پاکستان

میدان جنگ میں

شریف فاروق













پاکستان میدان جنگ میں

ھارت نے جب ٦ ستمبر ١٩٦٥ء کو لاقوامی قوانین کے علی الرغم پاکستان کی قانونی ں عبور کر کے پرامن شہریوں پر قیامت صغرا ی اور رات کے اندھیرے میں نہتے لوگوں پر ا دھند بم برسائے تو پاکستان کی بہادر فوجوں ہریوں نے سترہ روز میں ہی نہ صرف بھارت اس جارحانہ اقدام کا دندان شکن جواب دیا نہ اپنی جنگی مہارت ، پرجوش ولولہ اور دفاع ن کی لاجواب مثال پیدا کر کے دنیا بھر سے تحسین حاصل کی ۔

قیام پاکستان کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ پاکستانی قوم کو میدان جنگ میں داد شجاعت دینا پڑی ۔ یہ تاریخ کا ایک سنہری باب تھا جس کی جملہ تفصیلات کو محفوظ کرنا ضروری تھا چنانچہ دنیاء صحافت کے فرزند شریف فاروق نے اسے کتابی صورت میں مرتب کیا ہے ۔

* اس کتاب میں نہ صرف سترہ روز کی جنگی ڈائری ہے بلکہ بھارت و پاکستان کے مناقشات کی تفصیل ہے ، نیز اس جنگ کے اثرات اور پاکستانی قوم کے اجتماعی کردار پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے ۔ ہر محاذ کی عکاسی کے علاوہ پاک فوج کے تینوں شعبوں (بری ، فضائی ، بحری) کے دلاوروں کی سوانح ، مشرقی پاکستان کے بہادروں کی ولولہ انگیز قربانی اور اس حصۂ ملک میں جنگی صورت حال کی تفصیل بھی دی گئی ہے ۔

* یہ مصور تاریخ آئندہ نسلوں کیلئے مشعل راہ کا کام دے گی ۔ اس میں جرأت و جوانمردی کا مظاہرہ کر کے اعزاز حاصل کرنے والوں کی فہرست بھی ہے ۔

سب سے آخر میں پہلی پاک بھارت جنگ کے بعد امن و صلح کیلئے روس کی مدد سے ''تاشقند کانفرنس'' اور اس کے نتیجہ میں ''اعلان تاشقند'' کی صورت میں جو دستاویز تیار ہوئی اس پر دونوں ملکوں میں پیدا شدہ اثرات دئے گئے ہیں ۔ گویا کہ یہ کتاب تاریخ پاکستان کے ایک مکمل باب پر مشتمل ہے ۔ جو ١٩٤٧ء سے شروع ہوا اور ١٠ جنوری ١٩٦٦ء کو ختم ہوا ۔



Collec Bio of soldiers

گل محمد

کی تسلیمات کے ساتھ

نور محل ۔ نشتر آباد ۔ پشاور





پاکستان میدانِ جنگ میں

مُرتّبہ

شریف فارُوق

ناشر

بساطِ ادب ○ چوک انارکلی ○ لاہور ۲

بار اوّل —— جنوری سنہ ١٩٦٦ء
تعداد —— دو ہزار
قیمت —— دس روپے ٥٠ پیسے
مطبع —— کنول آرٹ پریس لاہور
طابع —— افتخار احمد بھٹہ
ناشر —— ثناءاللہ بھٹہ
تزئین کار —— اے۔ حکیم



چوہدری ثناءاللہ بھٹہ کتاب کے اشاعتی انتظامات میں



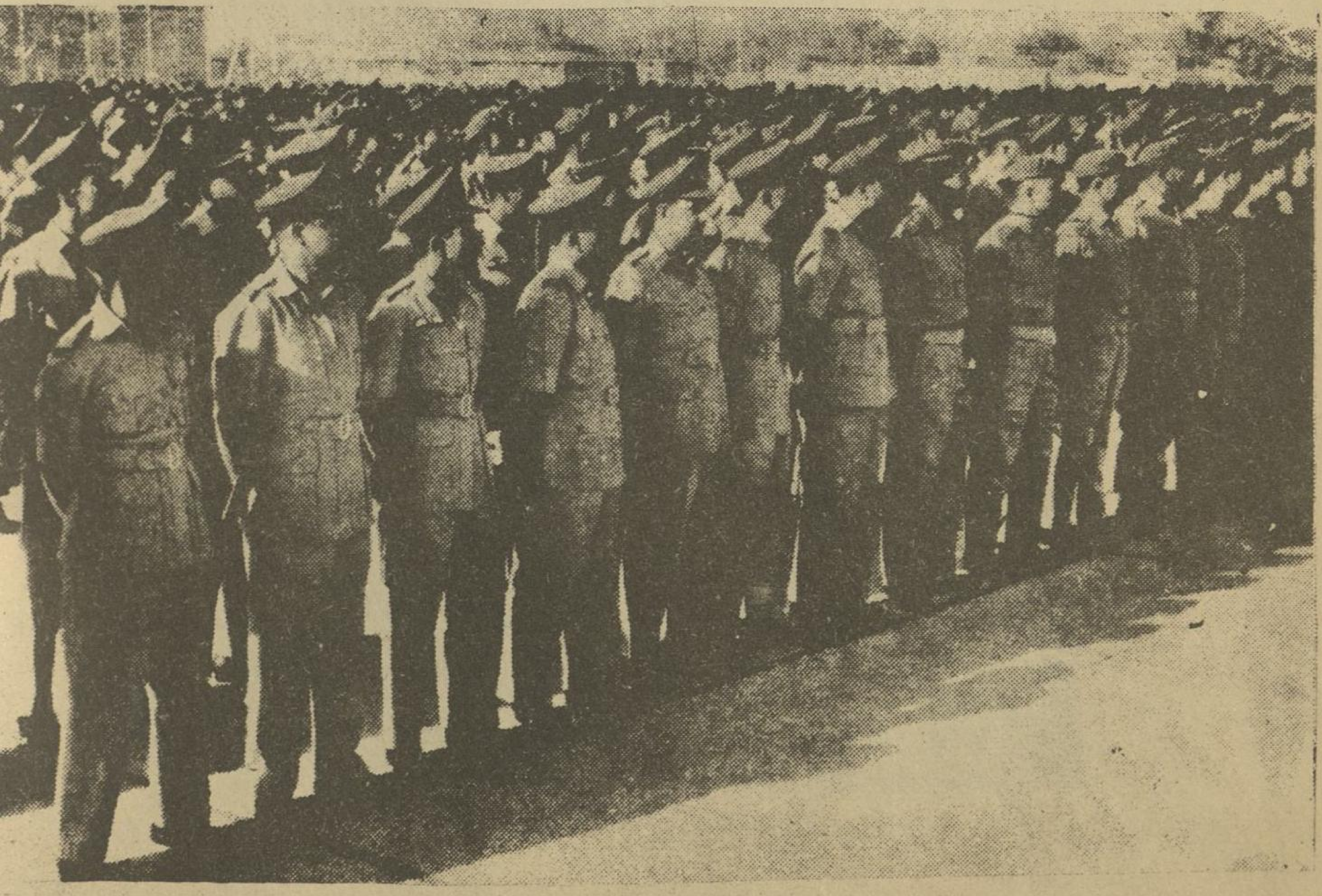
افواجِ پاکستان کے اُن سرفروش شہداء کے حضور میں جو وطن کی خاطر جان دے کر زندۂ جاوید ہو گئے۔

عساکرِ پاکستان کے اُن صف شکن مجاہدین کے نام جن کی شجاعت کے کارنامے تاریخِ عالم کے صفحات پر درخشندہ و تابندہ رہیں گے

پاکستانی قوم کے اُن جیالے فرزندوں کی نذر جن کے بے پناہ عزم اور بے مثال ایثار نے دشمن کے عیّارانہ عزائم کو خاک میں ملا دیا۔



○ ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما ○



فہرست

قوم بیدار ہے

چاند تارے کا پرچم اُڑاتے ہُوئے
خاک میں دشمنوں کو ملاتے ہُوئے
پاک افواج کو دیکھو جاتے ہُوئے
ایک سیلِ رواں اُن کی یلغار ہے

قوم بیدار ہے

زندگی موت سے بڑھ کے ٹکرا گئی !
فیصلے کی، بالآخر، گھڑی آ گئی !
تیرگی کی گھٹا ہر طرف چھا گئی !
دستِ ملت، مگر شعلہ بردار ہے

قوم بیدار ہے

دِل نثارِ وطن، جاں نثارِ وطن
خُونِ اہلِ وطن سے بہارِ وطن
آنچ آئے نہ تم پر نگارِ وطن
تجھ پہ کٹ مرنے سے کس کو انکار ہے

قوم بیدار ہے

اکرم طاہر

○○



گُل محمّد
صدر
افریشیائی اقتصادی کانفرنس

تعارف

ایک طرف محاذِ جنگ پر یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور دوسری طرف قوم یک جہتی، اتحاد، ایثار اور قربانی کا مرقع بنی ہوئی تھی۔ جس بے مثال جُرأت، دیانت اور اخلاقی عظمت کا ثبوت پاکستانی قوم نے دیا ہے اس کی مثال غالباً دُنیا کی بہت کم قومیں پیش کریں گی۔ اس لیے یہ کہنا بے جا نہیں ہو گا کہ اِس معرکے نے پاکستانی قوم کو ایک عظیم قوم بنا دیا ہے۔

وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اور جس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا، پھر شہید ہوا یا غالب آیا ہم اس کو اجرِ عظیم عطا کریں گے

○

بھارت نے ۶ ستمبر کی صبح کو پاکستان کی مقدس سرزمین پر جو وحشیانہ حملہ کیا اس کے اثرات و نتائج کا صحیح تعین تو مستقبل کا مورّخ ہی کرے گا لیکن جہاں تک پاکستانی قوم کا تعلق ہے اس کے لیے یہ جنگ غیر معمولی نعمت ثابت ہوئی ہے۔ اِس جنگ کے باعث ہماری ملّی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جسے نئی تاب و تواں نہ ملی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ابتلاء آزمائش کے ان سترہ دنوں میں ہمیں اس قدر سرخرو کیا ہے کہ خود ہمیں حیرت ہو رہی ہے کہ کیا واقعی ہم وہی قوم ہیں جو ۶ ستمبر سے پہلے تھے؟ اس جنگ کی بھٹی سے قوم کندن بن کر نکلی ہے اس لیے ہماری قوم کا ایک ایک فرد اپنا سر فخر سے بلند کئے اور سینہ تانے ہے۔ مقامِ شکر ہے کہ دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں پاکستانی قوم کی عسکری اور ملّی زندگی کی جگمگاہٹیں اس کی عظمت کو دوبالا نہ کر رہی ہوں۔

۱۹۴۷ء میں قائدِ اعظمؒ کی بے پناہ جد و جہد کے نتیجہ میں جو پاکستان دنیا کے نقشے پر جلوہ گر ہوا تھا اور جن نامساعد حالات سے گزر کر یہ ملک آگے بڑھ رہا تھا اس کو اگر کسی نے صحیح معنوں میں عزت، وقار اور استحکام بخشا ہے تو وہ صدر ایوب کی عظیم شخصیت ہے انھوں

نے اپنی بے پناہ صلاحیتوں سے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستانی قوم وہ قوم ہے جو پہاڑوں سے ٹکرا سکتی ہے۔ سمندروں کو پھلانگ سکتی ہے۔ مشکلات کے ہمالہ اس کے سامنے انتہائی بے مایہ ہوتے ہیں۔ شجاعت، بسالت اور تہوّر ان کی گھٹی میں ہے۔ آزمائش و کشاکش کے دور میں اس کا اصلی جوہر چمکتا ہے اور جب وہ اس بھٹی میں پڑتی ہے تو کندن کی طرح چمک کر نکلتی ہے اور اس کے کردار کی رفعتوں سے اس کے آبا و اجداد کا گلستانِ تاریخ مہک اُٹھتا ہے۔

پاکستانی قوم کے یہ سترہ دن جن کا ایک ایک لمحہ ہمارے لیے سرمایۂ افتخار ہے اس کی تفصیلات و جزئیات کو مرتب کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ ان ایّامِ زریں کا ایک ایک لمحہ دُنیا کی دوسری قوموں کی صدیوں کی تاریخ پر بھاری ہے۔ ایک ایسی قوم جو دو حصّوں میں تقسیم ہو اور دونوں کے درمیان بارہ سو میل لمبا دُشمن کا آتشیں علاقہ ہو، ایسا دُشمن جو ہر قسم کے آداب سے تہی دامن ہو اس کے ایک حِصّہ پر یہ سمجھ کر حملہ کر دیا جائے کہ چٹکی بجاتے اور پلک جھپکتے خاکم بدہن بھسم کیا جا سکتا ہے جس کے بارے میں یہ خیال ہو کہ وہ چھ گُنا بڑے حملہ آور کا کس طرح مُقابلہ کر سکے گی؟ جس کے خلاف ہمیشہ جارحانہ اور حریفانہ کارروائیاں کی گئی ہوں اور جس مُلک کا اپنا کردار یہ ہو کہ اس نے حیدر آباد، مناوادر، جونا گڑھ اور دُوسرے علاقوں کو ہڑپ کر لیا ہو۔ جس نے گوا پر حملہ کر کے اسے ہتھیا لیا ہو اور جس نے دُنیا کی تمام قوموں کے سامنے کشمیر میں استصواب رائے عامہ کا حلفیہ وعدہ کر کے بدعہدی کرنا اپنا شعار بنا رکھا ہو۔ وہ مختصر سی کم وسیلہ قوم کس طرح ایسے ذلیل اور جارح دُشمن کا مقابلہ کر سکے گی — پھر قوم کا وہ حصہ جس کی آبادی بصد مُشکل ساڑھے چار کروڑ نفوس پر مشتمل ہو اُس کا یہ حملہ برداشت کرنا اور دُشمن کو منہ توڑ جواب دینا اس کے لیے حیرت انگیز ثابت ہُوا۔ یہ حیرت صرف ہمارے دُشمن کے لیے ہی تعجب و استعجاب کا باعث نہیں تھی تمام دُنیا پاکستان کی بہادر افواج کے عظیم کارناموں پر ششدر رہ گئی۔ ہماری فوجیں جس بہادری، دلیری اور جُرأت سے لڑیں اور دُشمن کو ہر محاذ پر دندان شکن جواب دیا اس کا اندازہ کرنا آسان کام نہیں۔ ہمارا ایک ایک بہادر اور مجاہد طارقؒ، خالدؓ اور محمود غزنویؒ و بابر ثابت ہُوا۔ ہمارے ہر غازی کا بازو بازوئے حیدرؓ اور ہمارے

ہر شہید کا عزم، عزمِ شبیرؓ ثابت ہوا۔ چشمِ فلک نے واہگہ، سیالکوٹ اور چھمب میں ایسے ایسے مناظر دیکھے جن کا نظارہ کر کے بدر و حنین کی یادیں تازہ ہو گئیں۔ محبت و اخوت اور اپنے ساتھیوں کے لیے جانبازی و جاں سپاری کے ایسے ایمان افروز نظارے دیکھنے میں آئے کہ دورِ حاضر کا انسان اس کا تصوّر نہیں کر سکتا۔

ایک طرف محاذِ جنگ پر یہ کچھ ہو رہا تھا اور دوسری طرف قوم یک جہتی، اتحاد، ایثار اور قربانی کا مرقع بنی ہوئی تھی جس بے مثال جرأت، دیانت اور اخلاقی عظمت کا ثبوت پاکستانی قوم نے دیا ہے اس کی مثال بھی غالباً دُنیا کی بہت کم قومیں پیش کریں گی۔ اس لیے یہ کہنا بے جا نہیں ہو گا کہ اس معرکے نے پاکستانی قوم کو ایک عظیم قوم بنا دیا ہے۔ ہمارے ہاں صنعت کاروں اور تاجروں کے طبقے کو ہمیشہ مشتبہ نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ لیکن معرکہ و آزمائش کے اس دور میں یہ داغ بھی دُھل گیا ہے اور اب قوم کے تمام طبقات اپنے آپ کو ایسے محسوس کر رہے ہیں گویا وہ تمام آلائشوں سے پاک نئی صورت میں جلوہ گر ہوئے ہیں۔ اس کتاب کے ان صفحات میں جنھیں ہمارے ملک کے ممتاز و معروف صحافی اور میرے عزیز دوست نے مرتب کیا ہے افواجِ پاکستان کے حضور ادنیٰ خراجِ عقیدت وارادت ہے۔ جس انداز میں انھوں نے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے وہ ہنگامی نہیں بلکہ ترتیب وار ایک ایک دن کے اہم واقعات، فوجی محاذ، اندرونِ پاکستان اور بین الاقوامی محاذ پر جو کچھ ہوا اس کا ایک ایک منظر آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ اس کتاب کی حیثیت ایک مستقل تاریخی دستاویز کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی شجاعت و بہادری کی انفرادی داستانیں بھی ہمارے لیے سرمایۂ صد افتخار ہیں۔

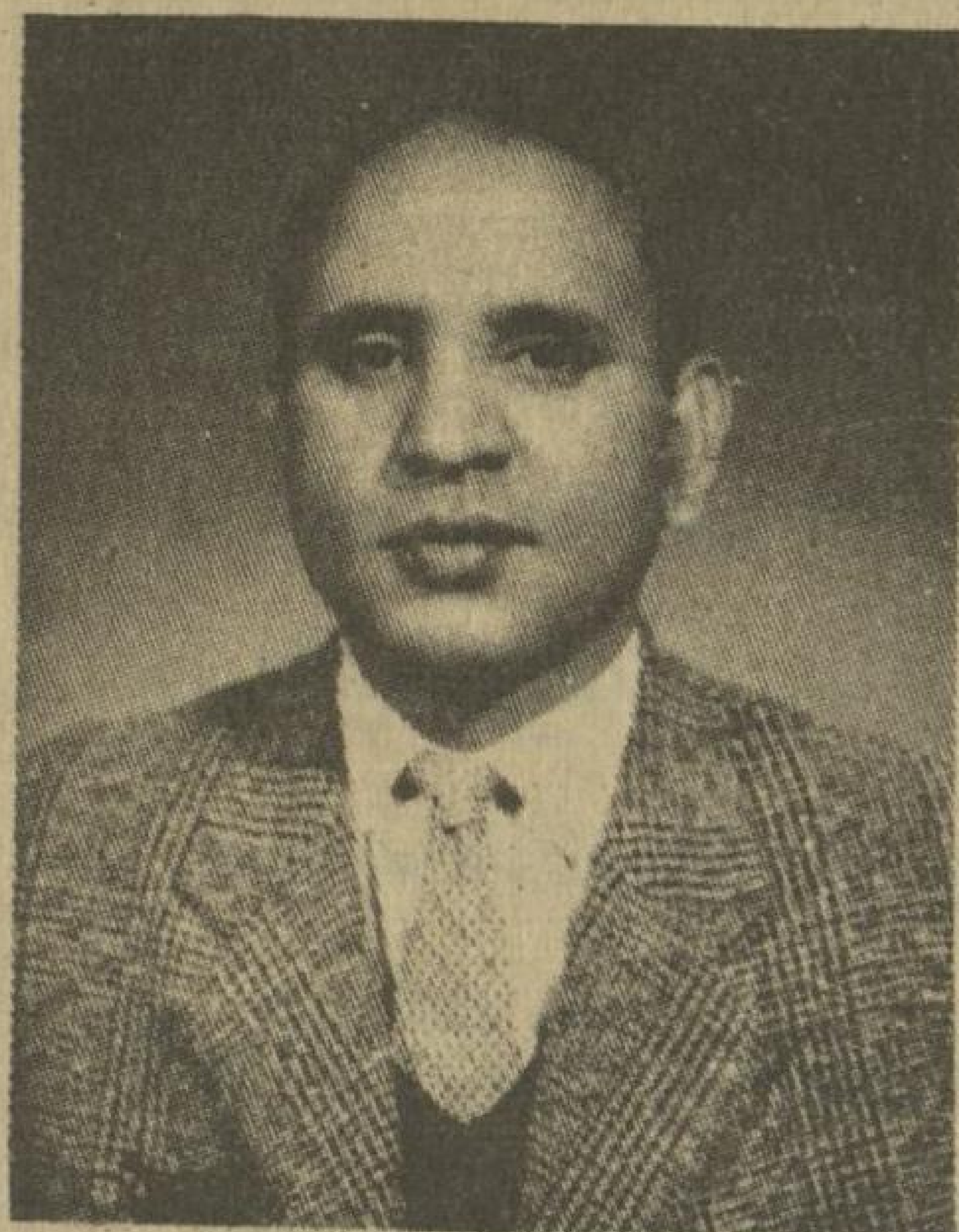
صدر

افریقی ایشیائی اقتصادی کانفرنس

نشتر آباد۔ پشاور

گُل محمدؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



محمد شریف فاروق

مصنّف

"پاکستان میدانِ جنگ میں"

ابتدائیہ

طارقؓ، خالدؓ، ابوطلحہؓ، زبیر بن العوامؓ، صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم، سلطان محمد فاتح، محمود غزنوی، بابر رضوان اللہ علیہم الاجمعین اور اسی سلسلے کے دوسرے مردانِ صف آرا و صف شکن کی بہادری کے واقعات پڑھا کرتے تھے تو یہ یقین نہیں آتا تھا کہ آئندہ کبھی ان کارناموں کا اعادہ ہو سکے گا لیکن اس سال چھ ستمبر کے بعد سترہ روز کی جنگ میں پاکستان کی بہادر فوجوں نے ہندوستان کی فوجوں کے مقابلہ میں اپنی شجاعت کے کارناموں سے تاریخ عالم میں جس سنہرے باب کا اضافہ کیا ہے اس سے ہمارا سر فخر سے بلند اور یہ یقین پختہ تر ہو جاتا ہے کہ ماضی کی طرح پاکستانی قوم کا مستقبل بھی یقیناً درخشاں ہو گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو قوم اتنے بے جگر مجاہد پیدا کر سکتی ہے، جو مائیں اتنے بے خوف بیٹے پیدا کر سکتی ہیں، جو بہنیں آتش بجاں غازیوں کو دشمن کے پرخچے اڑانے کے لیے میدانِ جنگ میں بھجوا سکتی ہیں اور جو باپ اپنے بیٹوں کی شہادت پر اپنا سر فخر و غرور ——— ہاں ——— فخر و غرور سے بلند کر کے سینے تانے چل سکتے ہیں، اس قوم کو دنیا کی کوئی عیار طاقت نیچا نہیں دکھا سکتی۔ وہ زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ اس پر بڑے سے بڑے دشمن کا حملہ بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اس پر جارحیت کارگر نہیں ہو سکتی۔ اس پر بزدلوں کا ٹڈی دل بے اثر رہے گا۔ بھارت نے پاکستان پر جو جنگ ٹھونسی اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ پاکستانی قوم کا ایک ایک فرد ناقابلِ تسخیر قلعہ ہے اور اس قلعے کے مورچے سے جو بھی ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا اس پہلے معرکے نے قوم کو جو خود اعتمادی، بلند حوصلگی اور خارا شگاف جواں ہمتیں عطا کی ہیں وہ ہمارا لازوال اور بے مثال سرمایہ ہے۔ قوم کے اس سرمایہ اور جذبہ میں نہ تو کوئی کمی ہوگی اور نہ ہی ہونی چاہیئے۔

ہمارے بہادر فضاؤں میں، زمین پر اور سمندر میں جس بے جگری سے لڑے ہیں کیا انھیں کسی طرح فراموش کیا جا سکتا ہے، مورخ جب ایک صدی بعد بھی بھارت کے اس بزدلانہ حملہ کے واقعات پر قلم اُٹھائے گا تو اسے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اپنے سے چھ گنا بڑے اور جابر و قاہر دشمن نے جب پاکستان کے مغربی حصّہ پر ذلیل جارح کی طرح حملہ کیا تو بنیتالیس کروڑ کے اس ٹڈی دل کو اس محاذ پر چار کروڑ بہادروں نے دنداں شکن جواب دیا مورخ یہ بھی لکھے گا کہ اگر پاکستان کے مشرقی حصہ کو بھی اسی پیمانے پر جنگ میں حصہ لینا پڑتا تو بھارت کا صفایا ہو گیا ہوتا اور جس طرح سیالکوٹ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بنا ہے اسی طرح یہ حصّۂ وطن بھی بھارتی سُورماؤں کا بہت بڑا مرگھٹ بن جاتا۔

بھارت کے خلاف ہمارا یہ معرکہ اتنا عظیم اور بے پناہ ہے کہ اس نے فتح مندیوں اور کامرانیوں کے ایک لامتناہی سلسلے کی بنیاد رکھ دی ہے لیکن ہمیں سوچنا یہ ہے کہ ان ناقابلِ یقین اور محیّر العقول کامیابیوں کا اصل راز کیا ہے، ہمارے جانبازوں نے کس طرح دشمن کا مُنہ توڑ جواب دیا اس کے کئی وجوہ ہیں۔ دشمن نے ہمارے وطن کی مقدس سرزمین پر حملہ کیا تھا، اس کا دفاع اہم ترین فرض سمجھا گیا، اس دفاع میں ان تمام بہادروں نے دشمن کے چھکّے چھڑائے جنھیں اپنی ماؤں اور بہنوں کی عزت و ناموس کا پاس تھا، جنھیں اپنے بیٹے اور بیٹیوں کا مستقبل درخشاں مقصود تھا۔ جنھیں اپنی اور اپنے اہلِ وطن کی سربلندی و سرفرازی کا احساس تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ پاکستانی جانبازوں کی ملّی اور تاریخی روایات، شجاعت و تہوّر کے واقعات سے اَٹی پڑی ہیں اور وہ تاریخ کے صفحات میں درخشاں

ستاروں کی طرح روشن ہیں۔ اِن میں کہیں محکومی و مجبوری نہیں اس میں صرف بہادری و ظفرمندی کے جگمگاتے ہوئے عنوانات ہیں۔ ان روایات کو کون داغدار کرے ؛ اس کی تیسری وجہ ہماری وہ مذہبی تعلیمات تھیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان زندہ رہے تو غازی اور مر جائے تو شہید ہوتا ہے اور شہادت مسلمان کی عظیم ترین معراج ہوتی ہے یہی جہاد کی رُوح اور ایک مسلمان کی متاعِ عزیز ہے۔ اِس کی چوتھی وجہ یہ تھی کہ ہمارے بہادر جوان اعلیٰ تربیت یافتہ دورِ حاضر کے تمام اسلحہ اور ساز و سامان سے آراستہ اور دُشمن پر ہر وقت جھپٹ پڑنے کے لیے اسی طرح بیقرار ہے جس طرح شیر کچھار سے نکل کر جھپٹ پڑتا ہے۔ اس کی پانچویں وجہ یہ تھی کہ ایک ایک مجاہد کو خواہ وہ فوج میں تھا یا عام شہروں میں، فیکٹری میں تھا یا کھیت میں اس بات پر کامل ایمان تھا کہ جس مقصد کے لیے ہم لڑ رہے ہیں وہ حق و صداقت پر مبنی ہے۔

اِس لیے کشمیر میں لڑنے والے مجاہدین ہوں یا پاکستان کی سرحدات پر دادِ شجاعت دینے والے جانباز اور دُشمن کو تباہ کرنے والے غازی، وہ دُشمن پر اس طرح ٹوٹ پڑے گویا دشمن کی ہلاکت ان کا مقصدِ حیات اور وظیفۂ زندگی ہے۔ اُنھوں نے ایسی بے پناہ دادِ شجاعت و بسالت دی کہ انسان اِن کے کارناموں پر حیران و ششدر رہ جاتا ہے اور انسانی فہم ان محیر العقول واقعاتِ شجاعت کو تسلیم کرنے سے قاصر نظر آتا ہے۔ کون ہے جو عزیز بھٹی، حبیب الرحمٰن، اختر حسین، عبد العلی، ظفر مسعود، محمد محمود عالم، یونس حسن، خالد حسن واسطی، احسن رشید شامی، سرور، اختر حسین، ابرار حسین، محمد شریف اور ان جیسے وطن کے ہزاروں جانبازوں کا جواب پیدا کرے۔ اب ہم کس کس کی بہادری و شجاعت کی داستان بیان کریں۔ آسمانِ شجاعت پر لاتعداد آفتاب و ماہتاب درخشاں ہیں ان کی روشنی ہمیشہ ہی ارضِ پاک کو منوّر و تابناک رکھے گی۔ ان بہادرانِ صف شکن میں سے چند ایک کی ایمان افروز اور رُوح افزا داستانیں ان صفحات میں شامل کی جا رہی ہیں۔

بہادری کی ان داستانوں کے بارے میں اظہار رائے کرنے کے بارے میں میں صرف اتنا ہی عرض کروں گا۔ کہ جس طرح یہ جنگ ساری قوم نے مل کر لڑی ہے۔ اسی طرح جن جن حضرات کو جنگ اور بہادرانِ عرصہ جنگ کے بارے میں جو کچھ معلوم تھا۔ اخبارات میں شائع کرایا اور وہاں سے میں نے اخذ کیا۔ ان تمام حضرات کا دلی شکریہ ادا کرنا میرا اوّلین فرض ہے۔ انہیں یکجا کرنے سے مقصد صرف یہ تھا کہ یہ داستانیں جو ہماری قومی زندگی کا عزیز ترین سرمایہ ہیں کہیں نظروں سے اوجھل نہ ہو جائیں اور انہیں محض وقتی اور ہنگامی روح پروری کا سامان ہی نہ سمجھ لیا جائے۔ اس لئے قارئین کرام کو اگر کہیں کوئی کوتاہی اور کمزوری نظر آئے تو اسے نظرانداز کر دیں کہ مقصد اولین صرف اور صرف اپنی قومی تاریخ کے ایک باب کو جمع کرنا ہے' اسی طرح مختلف جنگی محاذوں پر جو کچھ ہوا ہے اسے بھی ترتیب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کوشش میں کس حد تک کامیابی ہوئی ہے اس کے اصل منصف تو خود قارئین کرام ہوں گے۔ مجھے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہے کہ اتنے تھوڑے عرصے میں اتنے عظیم اور وسیع موضوع کو مرتب کرنا ایک انسان کے بس کی بات نہیں، دنیا میں جتنی اہم اور قابل ذکر جنگیں ہوئی ہیں ان کے بارے میں متعدد کتابیں لکھی گئیں۔ ان میں جرنیل بھی تھے اور عام سپاہی بھی، قلمکار بھی تھے اور عام شہری بھی، ان میں تاریخی کتب بھی تھیں اور روزمرہ کے واقعات پر مشتمل ڈائریاں بھی' اس لئے یہ ترتیب تو محض اس جذبۂ خلوص کا ایک ہلکا سا عکس ہے جو ہمارے دلوں کے اندر اپنے عظیم اور شجاع بہادروں کے لئے ہے۔ اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی جائیں گی۔ اور جیسا کہ دستور ہے اسی طرح پہلے سے موجود کتب سے استفادہ کیا جائے گا۔ اس لئے اگر یہ کتاب کسی طرح مفید ہو تو اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ کتاب کی ترتیب بعض مقامات پر اس لئے بھی مشکل اور کٹھن ہو گئی تھی۔ کہ جو بہادر جس محاذ پر تھا وہ اپنے اندر شجاعت و بہادری کی تاریخ لئے ہوئے تھا اور ہر مرحلہ تاریخ کی عظمت کا عکاس تھا۔ اب اتنے بڑے مرحلے کو کیسے انسان ایک ہی نشست یا ایک ہی کتاب میں سمو سکتا ہے۔ مجھے تسلیم ہے کہ اپنی بساط بھر کوشش کے باوجود ہزاروں صف شکن بہادروں کی داستانیں جمع ہونے سے رہ گئی ہوں گی۔ اور کئی محاذ ایسے ہوں گے جن پر کچھ نہیں لکھا گیا ہو گا لیکن یقین مانئے کہ اس میں نہ تو نیت کو کچھ دخل ہے اور نہ ہی ارادہ شامل۔ جو کمی اور کوتاہی

ہم سے رہ گئی ہے وہ ہمارے دوسرے بھائی پوری کر دیں گے۔ معمولی سے شعری تصرف کے ساتھ ایک شعر پیش خدمت ہے۔ ؎

کوئی حد بھی ہے آخر اس شجاعت کے فسانے کی
سناتا جا رہا ہے جس کو جتنا یاد آتا ہے!

بھارت کو جس بری طرح سے ہمارے ان بہادروں کے ہاتھوں ذلت آمیز شکستوں پر شکستیں کھانا پڑی ہیں اس کے اثرات انتہائی دور رس ہیں اور بھارتی عوام ذہنی اور نفسیاتی پستی سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔ یہ ہے سب سے بڑی کامیابی جو ہمیں نصیب ہوئی ہے۔ آخر میں اس امر کی وضاحت بے جا نہیں ہوگی کہ دشمن نے مشرقی پاکستان میں بھی کچھ کم حرکات خبیثہ نہیں کیں۔ لیکن وہ مشرقی پاکستان کے بے جگر فرزندوں کے عزم و حوصلہ اور بہادری و شہزوری سے گھبرا گیا۔ اس نے دیکھا کہ مغربی پاکستان کے محاذ پر اسے اس بری طرح سے ذلت آمیز شکست ہو رہی ہے تو مشرقی پاکستان میں اسی پیمانے کا محاذ کھل جانے سے اس کا بھرکس نہ نکل جائے۔ تاہم قوم مشرقی پاکستان کے غازیوں اور شہداء کو سلام کہتی ہے۔ اس جنگ نے قوم کو ایک ناقابل تسخیر قوم کی حیثیت میں منظم و مشخص کر دیا ہے۔ اب مشرق اور مغرب میں کوئی فرق نہیں رہا، وہ توہمات و خدشات جو جنگ سے پہلے ہمارے دشمنوں نے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان پھیلائے ہوئے تھے ان کا ایسے خاتمہ ہوا ہے کہ وہ اب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو گئے ہیں اس جنگ نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ انگریز نے مشرقی پاکستان کے بہادر عوام کے دلوں میں جو یہ بات ڈالی ہوئی تھی کہ وہ "مارشل ریس" نہیں ہے محض ڈھونگ تھا۔ دراصل مشرقی پاکستان کے بہادروں نے کبھی انگریز کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کیا تھا وہ ہر وقت آمادۂ بغاوت رہتی تھی۔ آپ بے شک متحدہ بنگال کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں "انارکسٹوں اور باغیوں" کو اس سرزمین نے جنم دیا ؟ اگر انگریز اس علاقے کو فوج میں بھرتی کر لیتا تو اس کا کیا حشر ہوتا ؟ وہ ۱۹۴۷ء سے بہت پہلے اپنا بستر گول کر گیا ہوتا۔ جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا اور قوم نے آزادی کی نعمتوں سے لطف اٹھایا تو تمام رجعت پسندانہ بت پاش پاش ہو گئے اور ہمارے بہادر مشرقی پاکستانی بھائیوں نے ثابت کر دیا کہ وہ شجاعت و بہادری میں اپنی مثال آپ ہیں۔ ان کے مقابلے پر ٹھہرنا محال ہے

۲۳ ستمبر کی جنگ بندی کے بعد دنیا کے سبھی دانشوروں نے مسئلہ کشمیر کی اہمیت کے پیش نظر اس کے قطعی تصفیہ پر زور دیا۔ واشنگٹن (امریکہ)، کابل (افغانستان)، اور تاشقند (روس) میں یہ معاملہ شدت سے زیر بحث آیا۔ تاشقند کانفرنس میں بھارت و پاکستان کے لیڈروں میں جو مذاکرات ہوئے اور بقائے امن کی جو بنیادیں استوار کی گئیں وہ تاریخ کا ایک حصہ بنیں گی اس لئے مستقبل کے قاری کی سہولت کے لئے انہیں بھی کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب جنگ کے ایک دور کی مکمل تاریخ بن گئی ہے۔

جن شعراء، ادباء اور اہل قلم حضرات کے رشحاتِ قلم، گاہے گاہے، اس کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔ اُن سے فرداً فرداً اجازت حاصل نہیں کی جا سکی۔ میں اُن سے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ انہوں نے اس معارکۂ عظیم پر اپنے خیالات کا اظہار جس خلوص اور جذبۂ خدمتِ ملت سے کیا ہے اس کا تقاضا تھا کہ اُن کی تحریریں ملک و بیرونِ ملک میں زیادہ سے زیادہ تشہیر پائیں۔ چنانچہ میری یہ جسارت بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ہمارے جن دلاوروں اور شہداء کو صدر پاکستان کی طرف سے ان کی اعلیٰ کارکردگی پر اعزازات دے گئے ہیں ان کے نام شامل فہرست کیے گئے ہیں۔ اس کے باوجود اگر کسی بہادر کا نام رہ گیا ہو تو مطلع کیا جائے تاکہ نئے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جا سکے۔

اس موقع پر بے جا نہیں ہو گا اگر میں یہ کہوں کہ اس کتاب کی ترتیب کا آغاز، جنگ بندی کے بعد مانکی شریف (نوشہرہ ضلع پشاور) کی خاموش فضا میں کیا گیا۔ مرحوم پیر صاحب مانکی شریف کے ساتھ میرے ذاتی مراسم تھے۔ انہی کی نسبت سے جواں سال پیر صاحب مانکی شریف سے شناسائی ہے۔ اس لئے جنگ بندی کے بعد اس خاموش فضا میں، میں نے کتاب کی ترتیب کا آغاز کیا۔ میں پیر صاحب مانکی شریف کی ان ایام کی مہمان نوازی کا بھی ممنون ہوں۔

آخر میں میں اپنے محترم دوست اور اس کتاب کے ناشر چودھری ثناء اللہ بھٹہ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس کتاب کی تدوین، ترتیب اور حُسن و خوبصورتی میں اپنے وسیع اشاعتی تجربہ و صلاحیتوں کو پورے طور پر بروئے کار لائے رہیں ان کی مدد سے ہی اس تاریخی دستاویز کو موجودہ رنگ و روغن سے پیش کرنے کے قابل ہُوا۔

۱۲۔ جنوری ۱۹۶۶ء

شریف فاروقی



متحدہ اسلامی محاذ کے وفد نے صدر ایوب کو بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کی تمام مذہبی جماعتوں کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلادیا
وفد میں
مولانا کوثر نیازی۔ شیخ حسام الدین، مفتی محمد محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی شامل تھے

سترہ روزہ جنگ کا حاصل

۱۹۴۷ء میں پاکستان سیاسی طور پر وجود میں آیا۔ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ہر پاکستانی کے دل و دماغ میں پاکستان کا وجود عقلی و جذباتی لحاظ سے راسخ ہوا ۔ ان سترہ دنوں نے ہر پاکستانی کو پاکستان کا ہم معنی بنا دیا اور اب ان میں سے ہر ایک یہ محسوس کر رہا ہے کہ پاکستان اور وہ دو جدا چیزیں نہیں۔ اس کا وجود عبارت ہے پاکستان سے اور پاکستان عبارت ہے اس کے وجود سے ۔

○

ہر قوم کو زندہ رہنے اور آگے بڑھنے کے لئے ایک مثبت، فعال اور زندہ جذبے کی ضرورت ہے ۔ اس محاذ عظیم کے طفیل ہم میں یہ جذبہ از سر نو تازہ ہو گیا ہے ۔

○



اپوزیشن کے ممتاز رہنماؤں سے صدر ایوب جنگی صورت حال پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں چوہدری محمد علی مولانا
ابوالاعلیٰ مودودی صدر ایوب، چوہدری غلام عباس، میاں افتخار عارف اور خواجہ محمد صفدر

ایک نصب العین، ایک نظریۂ حیات، ایک آئیڈیل تھا جس نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے دِلوں کو گرمایا، وہ یک بارگی اُٹھے، اُنھوں نے جدوجہد کی اور وہ چیز حاصل کر لی جسے ساری دُنیا ناممکن الحصول سمجھتی تھی۔ پاکستان کو عدم سے وجود میں لانے کے لیے مسلمانوں نے کچھ کم قربانیاں نہیں دیں اور اس کے وجود میں آنے کے بعد اُسے دُشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے بھی اُنھوں نے ہر مصیبت کو خندہ پیشانی سے جھیلا اور اس راہ میں وہ سب کچھ کیا جس کی ایک زندہ قوم سے بجا طور پر توقع کی جاتی ہے۔ بے شک پاکستان کی تاریخ کے یہ سب کے سب روشن باب ہیں اور ان پر ہم سب فخر کر سکتے ہیں، لیکن ۶ ستمبر کو جب ہندوستان نے بغیر کسی اعلانِ جنگ کے انتہائی عیاری اور مکاری سے کام لیتے ہوئے پہلے لاہور پر اور اس کے بعد سیالکوٹ پر اپنی پوری طاقت کے ساتھ حملہ کیا اور یہ سمجھ کر حملہ کیا کہ مغربی پاکستان کے یہ دو سب سے اہم شہر اُس کے بھرپور حملے کی تاب نہیں لا سکیں گے تو اُس وقت پاکستان کی افواج اُس کے عام شہریوں اور نوجوان مردوں کے علاوہ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں نے جو کچھ کر دکھایا وہ نہ صرف پاکستان کی تاریخ کا ایک ایسا واقعہ ہے جس کے اثرات ابدالآباد تک اسے متاثر کرتے رہیں گے، بلکہ دُنیا کے

فوجی کارناموں میں بھی اس کا ہمیشہ شمار ہوتا رہے گا۔

پاکستان کا قیام ایک نصب العین کی سیاسی فتح تھی، لیکن ۶ ستمبر سے ۲۳ ستمبر تک پاکستان کی حفاظت کے لیے جو لڑائی لڑی گئی اُس نے یہ ثابت کر دیا کہ مسلمانانِ پاکستان کے لیے اُن کا نصب العین ایک عملی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اور اب معاملہ محض نظریات کا نہیں رہا بلکہ یہ جنگ لڑ کر ہم نے ان نظریات کو ایک ٹھوس شکل دے دی ہے۔

گزشتہ برسوں میں بہت سے حلقوں کی طرف سے برابر یہ کہا جاتا رہا ہے کہ ایک ہے یہ پاکستان، اس کی سرزمین، اس کے باشندے، اس کا دستور اور اس کی معاشرت اور اُس کی صبح و شام کی زندگی اور ایک ہے نظریۂ پاکستان۔ ان حلقوں کی طرف سے نظریۂ پاکستان کو سامنے رکھتے ہوئے مملکت پاکستان کے عمل و فکر میں ہزار مین میخ نکالے جاتے تھے اور ایک لحاظ سے یہ چیز پاکستان کی مادی و معنوی ترقی میں ایک رکاوٹ بن گئی تھی۔ ۶ ستمبر سے لے کر ۲۳ ستمبر تک کی یہ جو مختصر سی مدت ہے اس نے نظریے اور عملی شکل کے اس ظاہری بُعد کو ختم کر دیا اور یہ بات عملاً ثابت ہو گئی کہ جہاں تک نظریۂ پاکستان کی اساس یعنی جذبۂ اسلامیت کا تعلق ہے، ہر پاکستانی کے دل میں وہ بدرجہ اتم موجود ہے اور اس میں کسی مذہبی فرقے، ذات اور برادری کی گروہ بندی کا فرق نہیں۔ سب اسی نظریے کو مانتے ہیں اور سب کے نزدیک اس نظریے کی عملی شکل یہ پاکستان ہے۔ اپنی جملہ کوتاہیوں کے ساتھ۔

ان سترہ دنوں نے پاکستان کو وہ اعتقادی، ذہنی اور جذباتی ہم آہنگی دی ہے کہ اگر ہماری زندگی اُسی ڈھرے پر چلتی رہتی جو ۶ ستمبر سے پہلے تھا۔ تو یہ ہم آہنگی لازماً ہمیں حاصل ہوتی کیونکہ یہ زمانے کا تقاضا ہے ہماری انفرادی و اجتماعی ضرورتیں اس کی متقاضی ہیں اور پھر یہ کہ ہماری بقا کی یہ واحد صورت ہے، لیکن یہ متاع ہمیں برسوں کے بعد حاصل ہوتی اور اس دوران میں خدا معلوم ہمیں مذہبی، علاقائی اور گروہی تعصبات کی کن کن تفرقہ انگیزیوں سے گزرنا پڑتا۔ سترہ دن کی اس لڑائی نے ہم پاکستانیوں کو جو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو سیاسی لحاظ سے ایک قوم بنے تھے۔ صحیح معنوں میں عقیدے میں اور جذباتی طور پر بھی ایک متحد قوم بنا دیا۔ اس محاربۂ عظیم کا اس ملت پر یہ سب سے بڑا احسان ہے۔

آج کی دُنیا میں ہمیں جو متحد اور یک جان و یک رُوح قومیں نظر آتی ہیں اُنمیں سے ہر ایک کو اپنی تاریخ کے ایک نہ ایک دَور میں اِس مرحلے سے گزرنا پڑا ہے اور اِس کے نتیجہ میں وہ قومیں متحد ہُوئیں اور اُن کے سامنے ترقی و اقبال کی راہیں کُھلیں۔ بعض قوموں کو اِس مرحلے سے گزرنے میں صدیاں لگیں، پاکستان خوش قسمت ہے کہ اُسے ایک ظالم و مکّار کے حملے نے سترہ دنوں میں یہ نعمت عطا کر دی۔

مِلت پاکستان کو اِن سترہ دنوں میں جو اتحاد و ہم آہنگی نصیب ہُوئی اُس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ قیامِ پاکستان نتیجہ ہے مُسلمانوں کے جذبۂ اسلامیت کا، اِس جذبے نے حصُولِ پاکستان کی جد وجہد کے دوران میں مُسلمانوں کو وحدت بخشی تھی۔ گویا یہ جذبہ جب اپنی صحت مندانہ رُوح کے ساتھ بروئے کار آتا ہے تو اس سے مُسلمانوں میں افتراق نہیں، بلکہ اتحاد و یک جہتی پیدا ہوتی ہے۔ اور اُن میں فرقوں اور گروہوں کے باہمی جھگڑے نہیں رہتے۔ یہی صحت مند جذبۂ اِسلامیت تھا جو اس موقع پر اُبھرا اور وہ ہمارے اتحاد و ہم آہنگی کا باعث بنا۔ ضرورت یہ ہے کہ حکومت، تمام مذہبی جماعتیں اور سیاسی تنظیمیں اس جذبۂ اِسلامیت کو اسی صورت میں پروان چڑھائیں اور اس کے طفیل اپنی تاریخ کے اس نازک موڑ میں ہمیں جو یک جہتی و اتحاد نصیب ہُوا ہے اُسے زیادہ سے زیادہ مستحکم کرنے کی کوشش کریں۔

اپنے سے کئی گُنا تعداد رکھنے والے اور بے حساب اسلحہ سے مسلح دُشمن کو شکست دے کر ہماری افواج نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اِس مُلک کو ہر بڑے سے بڑے دُشمن کے سخت سے سخت حملے سے محفوظ رکھنے کی ہمّت رکھتی ہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں خُدا کے فضل و کرم سے یہ مُلک مامون و محفوظ ہے اور اس پر کوئی آنچ نہیں آسکتی۔ اِن سترہ دنوں میں ہم میں سے ہر ایک نے دیکھا کہ ہماری افواج کا ایک ایک جوان کس طرح اِس مُلک پر نثار ہونے کے لیے تیار رہتا اور اس طرح ہم نے یہ بھی دیکھا کہ عوام اپنے بہادر جوانوں پر کس طرح محبت و خلوص سے پروانہ وار گر رہے تھے۔ عوام اور فوج کا یہ دلی اتحاد اور ایک دُوسرے کے لیے ہر بڑی سے بڑی قربانی دینے پر آمادگی، اِسی جنگ کا ایک بہت بڑا عطیہ ہے جس نے ہر جوان کو تاریخی رستم و سہراب اور عوام کے ہر فرد کو پاکستان کا سپاہی بنا دیا۔

جس قوم کے عوام میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے اور اُس کی افواج ملک کی حفاظت کے لئے لڑنا دینی فریضہ سمجھیں، وہ قوم طاقتور بن کر رہتی ہے۔ اور اُس کے لیے عروج کی منزلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ وہ جذبہ، وہ شعور، وہ ولولہ، وہ یقین و ایمان جس نے کہ پاکستان کو وجود بخشا، اسلام اور اسلامیت کا تھا۔ فرقہ واریت اور گروہی تعصبات سے بلند و برتر اس جنگ نے ہم سب میں اسے دوبارہ حیاتِ تازہ بخشی ہے۔ گویا اس لحاظ سے ان دنوں میں پاکستان نے نیا جنم لیا ہے۔ ہمارا قومی اتحاد اور ہماری یک جہتی و ہم آہنگی اسی جذبہ اسلامیت کا عملی مظہر ہے۔ اس نے ہر جوان کو حیدرؓ و خالدؓ کا عزم و ہمت عطا کی اور اس سے ہر شخص صحابہ کے جذبۂ ایثار و قربانی کو اپنانے کے لیے تیار ہو گیا۔

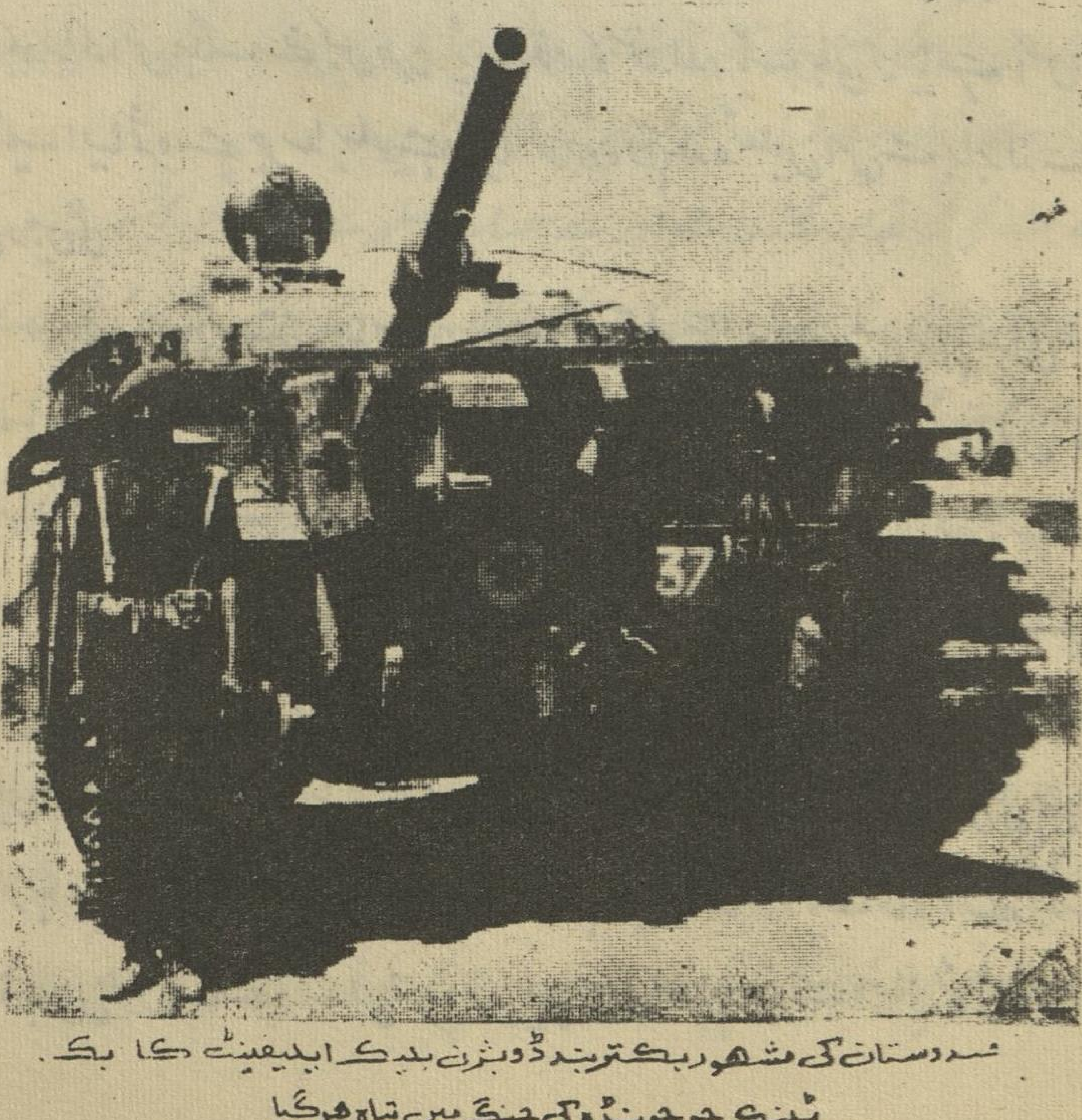
ہر قوم کو زندہ رہنے اور آگے بڑھنے کے لیے ایک مثبت، فعال اور محرک جذبے کی ضرورت ہے۔ اس محاربۂ عظیم کے طفیل ہم میں وہ جذبہ از سرِ نو تازہ ہو گیا ہے۔ اس ضمن میں دُوسری ضروری چیز قومی اتحاد ہے۔ صرف ظاہری اتحاد نہیں بلکہ ذہنی و جذباتی اتحاد۔ ہم سب نے دیکھ لیا کہ اس جنگ نے کس طرح پُوری قوم کو متحد اور یک جان کر دیا ہے۔ اس جنگ کا یہ ایک ایسا ثمرہ ہے جو سدا بہار ہے یقیناً موجودہ و آئندہ نسلیں اس سے برابر لذت یاب ہوتی رہیں گی۔

۱۹۴۷ء میں پاکستان سیاسی طور پر وجود میں آیا۔ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ہر پاکستانی کے دل و دماغ میں پاکستان کا وجود عقلی و جذباتی لحاظ سے راسخ ہوا ہے۔ ان سترہ دنوں نے ہر پاکستانی کو پاکستان کا ہم معنی بنا دیا اور اب اُن میں سے ہر ایک یہ محسوس کر رہا ہے کہ پاکستان اور وہ دو جُدا چیزیں نہیں اُس کا وجود عبارت ہے پاکستان سے اور پاکستان عبارت ہے اُس کے وجود سے۔ قوموں کی زندگی میں جب یہ مرحلہ آتا ہے تو پھر کوئی بھی طاقت اُس کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتی۔ پاکستان نے جو شاندار فتوحات محاذ ہائے جنگ پر حاصل کی ہیں اور دُشمن کو ہر ہر معرکے میں جس طرح شکست دی ہے ہمارے نزدیک محاذ ہائے جنگ کے عقب میں خود مُلک کے اندر ان سترہ دنوں میں داخلی محاذ پر جو اُسے کامیابی ہُوئی ہے، وہ بھی

کچھ کم شاندار نہیں۔ ضرورت اِس کامیابی کے دوائر کو وسیع کرنے اور انھیں مؤثر بنانے کی ہے۔
ہمیں پوری اُمید ہے کہ حکومت اور عوام دونوں اس نعمت سے پورا فائدہ اُٹھائیں گے۔

پاکستان کے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ اُس کے عوام و خواص اپنی اسلامی اساس کو قائم رکھ کر اور اُسے مضبوط بنا کر ایک قوم بنیں۔ متحد و مستحکم قوم جس میں کہ فرقہ وارانہ اختلافات، علاقائی تعصّبات اور گروہی جنبہ داریاں نہ ہوں۔ ۶ ستمبر سے ۲۳ ستمبر کے معرکے نے اس مسئلے کو تو احسن طریقے سے حل کر دیا۔ ہر قوم کو ایک متحد و مستحکم قوم بننے کے لیے اپنی تاریخ میں اکثر اسی طرح کے کسی نہ کسی عظیم خطرے سے دوچار ہونا پڑا جو آگے چل کر اُس کے لیے اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ثابت ہوُا۔ اس خطرے سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برا ہونے کے بعد یہ متحد قوم آگے بڑھی، اس نے مادی لحاظ سے ترقی کی، اُسے متنوع عروج ملا اور دُنیا کی قوموں میں اپنا ایک بلند اور ممتاز مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔

ہمارے نزدیک پاکستان کی تاریخ میں اپنی سترہ دنوں کی کم و بیش یہی اہمیت ہے، اور یہ انشاء اللہ العزیز نقطہ آغاز ہوں گے پاکستان کے شاندار مستقبل کے۔



ہندوستان کی مشہور بکتربند ڈویژن بلیک ایلیفینٹ کا ایک
ٹینک جو چونڈہ کی جنگ میں تباہ ہوگیا



منظلوم کشمیری امن و عافیت کی تلاش میں۔



کشمیری مجاہد دشمن کی تاک میں

کشمیر کا تاریخی پس منظر
اور
بھارت کے وعدے

دنیا کی کوئی قوم اگر یہ سمجھتی ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر برصغیر پاک و ہند، ایشیا یا دُنیا میں امن قائم رہ سکتا ہے تو یہ بات غلط ہے۔ پاکستان ایک ہزار سال تک کشمیر کے لئے جنگ جاری رکھے گا لیکن جب تک کشمیری عوام کو ان کا بنیادی حق خود اختیاری نہیں مل جاتا وہ آرام اور چین سے نہیں بیٹھے گا۔

ذوالفقار علی بھٹو



کشمیر جنت نظیر کی یہ سرسبز و روح پرور وادیاں آج ماتم کناں ھیں۔

"مسئلہ کشمیر — جو بھارت اور پاکستان کے لئے آتش فشاں کی حیثیت رکھتا ہے ہماری اور آپ کی زندگیوں میں حل ہو جائیگا؟" میں نے آں جہانی پنڈت نہرو سے پوچھا۔ نہرو انڈیا ہاؤس لندن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے یہ ۱۹۶۳ء اکتوبر کی بات ہے۔ اور انڈیا ہاؤس کے باہر کشمیری نوجوان کتبے اٹھائے خاموش مظاہرہ کر رہے تھے۔

پنڈت جی بڑے کائیاں اور گھاگ سیاست دان تھے۔ سوال میں چھپے ہوئے طنز کو پاگئے۔ لیکن وہ دو ٹوک جواب نہیں دے سکتے تھے۔ انہوں نے اپنا پرانا گنجلک اور منافقانہ انداز اختیار کرتے ہوئے آئیں بائیں شائیں شروع کر دی۔ موضوع کو الجھانے اور انگریز و دوسرے اخباری نمائندوں کو گمراہ کرنے کے لیے "دو قومی نظریہ" ہندو مسلم سوال سیکولرازم اور نہ جانے کیا کیا افسانے سنانے شروع کر دیئے۔ پنڈت جی کا یہ انداز پورے بھارتی ذہن کی عکاسی کرتا تھا۔ اور آج تک وہاں اس میں کوئی فرق نہیں آیا۔

کشمیر کا مسئلہ اس قدر واضح اور دو ٹوک ہے اس کی تفصیلات و جزئیات اتنی بار دہرائی جا چکی ہیں کہ اب اس تمام داستان کو بیان کرنا تضیع اوقات سے کم نہیں بھارت

جو ایشیا میں 'حق و صداقت' 'امن و آشتی' 'آزادی و جمہوریت' 'انسانی حقوق اور شرف ایشیا' کا علمبردار بنا ہوا تھا۔۔ اس کی بے غیرتی اور ڈھٹائی تو اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ پاکستان پر جارحانہ حملے کرنے بین الاقوامی سرحدوں کو توڑنے لاہور اور سیالکوٹ پر کئی اطراف سے حملہ کرنے کشمیر میں حد متارکہ کو توڑنے، لاکھوں لوگوں کو دوبارہ اپنے جبر و جور کا نشانہ بنانے میں اس کی سیاسی بے غیرتی نے بمبار اور لڑاکے طیاروں، ٹینکوں، توپوں، مشین گنوں، سٹین گنوں اور آگ برسانے والے دوسرے آلات حرب و ضرب کو انتہائی وحشیانہ طریقوں سے استعمال کرنے، نہتے اور معصوم شہریوں پر بموں کی آتش باری اور ان کے گاؤں کے گاؤں کو راکھ کا ڈھیر بنانے۔ سترہ دن تک پاکستان کی سرحدات پر بزدلانہ حملے کرنے۔ بنیادی انسانی حقوق کے منشور کی دھجیاں اڑانے اور ابتدائی انسانی اخلاق کو اپنے پاؤں تلے روندنے کے باوجود بھارت کا بوڑھا فلسفی صدر رادھا کرشنن فائر بندی کے فیصلے کے بعد مشرقی یورپ، مغربی یورپ، ایشیا اور دوسرے ملکوں کے دورے پر پوری بد دیانتی کا پرچار کرنے کیلئے نامساعد حالات میں بھی نکل پڑتا ہے ۔ وہ یوگوسلاویہ، رومانیہ، چیکوسلواکیہ اور نہ جانے کہاں کہاں امن اور جمہوریت کا ڈھنڈورا پیٹتا پھرتا ہے جس قوم کا صدر، ایسا صدر جو فلسفی ہو۔ صاحب علم و عرفان ہو۔ عالم اور اعلیٰ پائے کا مصنف ہو جسے دنیا کے کئی ملکوں نے ڈاکٹر آف لاز کی ڈگریاں دی ہوں۔ وہ اس قسم کے جارحانہ حملے کے جواز میں انصاف اور انسانی شرافت کے تمام تقاضوں کو نظر انداز کر دے اور اس حالت میں بھی یہ ڈھنڈورا پیٹے کہ انسانوں کو ان کا حق خود ارادیت ملنا چاہیئے۔ لیکن خود نہ کشمیریوں کو حق دینے کیلئے تیار ہو اور نہ اسے اس بات پر شرم آئے کہ خود اس نے اپنی سیناؤں کو پاکستان پر حملہ کرنے کے احکام صادر کئے۔ اس سے اس ملک کے وزراء اس ملک کے باشندوں اور عوام سے کیا توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں۔

دراصل ڈاکٹر رادھا کرشنن، لال بہادر شاستری، مسز اندرا گاندھی اور اسی طرز کے لوگ دور حاضر میں سیاسی منافقت کے وہ رسوائے زمانہ مہرے ہیں جن کی مثال تاریخ حاضر پیش نہیں کرسکتی اور غالباً اتنے گھٹیا درجے کے منافق آئندہ بھی پیدا نہ ہوں یہ ذہن بھارتی زندگی

کے ہر شعبے پر حاوی ہے ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک اٹھارہ سالہ حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ بھارت ہی ایک ایسا ملک ہے جس نے ایک مسئلہ کو خود اقوام متحدہ میں پیش کیا اور دنیا کی تمام قوموں کے نمائندوں کی موجودگی میں یہ وعدہ کیا کہ پچاس لاکھ کشمیری عوام کو ان کا حق خود ارادیت دیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے استصواب رائے عامہ کرایا جائے گا۔ اس کے بعد ہٹ دھرمی، بھارتی حکومت اور بھارتی لیڈروں نے جو قلابازیاں کھائی ہیں۔ بدنیتی اور بے ایمانی کی جو چالیں چلی ہیں۔ اقوام متحدہ کی ہر قرارداد اور تجویز کو ٹھکرایا ہے اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ اس کے برعکس پاکستان نے ان تمام قراردادوں اور تجویزوں کو منظور کر لیا جو مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے پیش ہوئیں۔

کیا بھارت ان حقائق سے چشم پوشی کر سکتا ہے؟ کیا وہ اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ کشمیری عوام جن کا عظیم سیاسی ماضی خون ریز جدوجہد سے عبارت ہے اور جس کے رہنما ہمیشہ قاہر و جابر سامراجی قوتوں اور طاقتوں سے ٹکراتے رہے ہیں۔ وہ پاکستان کی ان مساعی سے بے خبر ہوں گے۔ ان کے دل میں پاکستان کے لئے حقیقی محبت نہیں ہوگی وہ انہی جذبات اور جدوجہد کے باعث جدوجہد آزادی کو قوت بخشنے کے لئے بے قرار نہیں ہوتے ہونگے؟ یہ کوئی ڈھکے چھپے حقائق نہیں ہیں۔ ان حقائق کو نہ تو نظر انداز کیا جا سکتا ہے اور نہ ان کی موجودگی میں تحریک حریت کو کچلا جا سکتا ہے۔

موئے مبارک کی تحریک سے کون آشنا نہیں؟ کیا اس تحریک میں کشمیری عوام نے اپنا خون نہیں بہایا؟ کیا شیخ محمد عبداللہ اور ان کے رفقا کی گرفتاریوں کے وقت اور اس کے بعد مسلسل مظاہرے اور ہنگامے نہیں ہوتے رہے؟ کیا بوڑھوں، جوانوں، عورتوں اور مردوں نے ایک ساتھ خون نہیں بہایا؟ یقیناً ایسا ہوا اور کون ہے جو ان حقائق پر پردہ پوشی کرے۔ کیا کشمیر کی جنت نظیر وادیوں میں آزادی و جمہوریت کے نعروں کے ساتھ کشمیر کے خوبصورت لیکن مظلوم لوگوں کا خون نہیں بہا اور وہ کونسا دن ہے، وہ کونسی صبح ہے، وہ کونسی شام ہے جس کے شفق زاروں میں کشمیری عوام کا خون نہ بہتا ہو۔ یہ خون بہتا ہی رہے گا۔ یہ خون اسوقت تک نہیں رکے گا جب تک کہ کشمیری عوام کو ان کا حق خود ارادیت نہیں مل جاتا۔

بھارت کہتا ہے کہ وادیٔ کشمیر میں، سری نگر اور جموں کے شہروں میں، پہاڑوں کی اوٹ، کھلے میدانوں اور سبزہ زاروں میں جو خون بہہ رہا ہے وہ پاکستانی فوجیوں کا ہے۔ اس خون میں کشمیری عوام کا خون شامل نہیں۔ اپریل ۱۹۶۵ء کے بعد سے بھارتی سامراج کے راون کو خاکستر بنانے کے لئے جو زبردست اور بے پناہ آگ بھڑک رہی ہے کیا یہ پاکستانی بھڑکا رہے ہیں؟ اس میں کشمیری عوام کا کوئی دخل نہیں۔ اگر یہی بات ہے تو آپ اس آتش کدے کو ٹھنڈا کیوں نہیں کر دیتے؟ ان پاکستانیوں کو کشمیر سے باہر کیوں نہیں دھکیل دیتے؟ بھارتی سامراج کو کیا معقول مسکت اور موزوں جواب دیا "اگر مجاہدین آزادی باہر سے گھس آئے ہیں تو پھر پچاس لاکھ کشمیری باشندوں کو INTRUDERS سمجھا جائے" اس سے زیادہ مناسب جواب کوئی دوسرا نہیں دے سکتا اور یہ جواب صرف کشمیری عوام کا جوان خون ہی دے سکتا تھا۔ عالمی تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو جگہ جگہ ایسے واقعات بکھرے ہوئے نظر آئیں گے کہ جب تک قوموں کے مسائل حل نہ کرائے گئے جنگ کا خاتمہ نہ ہو سکا اور نہ ہی اس کے امکانات معدوم کئے جا سکے۔ قوموں کے مسائل ٹالنے سے ٹلا نہیں کرتے وہ زندہ رہا کرتے ہیں اور ان کی آگ ملکوں کے در و بام کو خاکستر کا ڈھیر بنا دیا کرتی ہے۔ جدوجہد آزادی اور متنازعہ امور کے حل پر صدیاں بیت جاتی ہیں۔ لیکن انہیں دبایا نہیں جا سکتا یہی کیفیت کشمیر کی بھی ہے۔ جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس کانٹے کو بیخ و بن سے اکھیڑا نہیں جائے گا۔ کشمیری عوام کو ان کا پیدائشی اور بنیادی حق خود ارادیت نہیں دیا جائے گا یہ ہو نہیں سکتا کہ یہ مسئلہ حل شدہ قرار دے دیا جائے۔

بھارتی لیڈروں نے کتنی بار یہ کہا کہ کشمیر کا مسئلہ کبھی کا حل ہو چکا۔ اس پر مزید گفتگو نہیں کی جا سکتی۔ اب یہ بھارت کا اٹوٹ حصہ بن چکا ہے کیا دنیا نے اسے تسلیم کر لیا کیا بھارت کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی فائر بندی کی قرارداد ماننا نہیں پڑی؟ کیا اس قرارداد میں یہ حقیقت درج نہیں کہ جموں و کشمیر کا مسئلہ ایک اہم سیاسی مسئلہ ہے اور اسے فائر بندی کے بعد حل کیا جائے گا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے جب یہ کہا کہ ہمیں اگر ایک ہزار سال تک بھی لڑنا پڑے تو لڑیں گے"۔ کچھ غلط نہیں کہا تھا۔ دراصل وہ تاریخ کی ایک مثبت

حقیقت کا اظہار کر رہے تھے، عالمی تاریخ کے ان تمام تنازعات کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ جن کے حل کے لئے قوموں کو صدیوں تک خون بہانا پڑا۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان ستمبر کی جو جنگ ہوئی ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو ایسی کئی جنگیں ہوں گی اور ان کے دائرے کئی ملکوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ کشمیر کے اس پس منظر پر جذباتی اور عقلی استدلال کے بعد آیئے اب ہم اس مسئلہ کے دوسرے پہلو پر روشنی ڈالیں۔

۱۹۴۷ء میں جب پاکستان اور بھارت آزاد ہوئے تو تقسیم ہند کا بنیادی اصول یہ طے پایا کہ پاکستان کے حصے میں وہ علاقے آئیں گے جو ہر لحاظ سے وہاں کی قومی زندگی سے تعلق رکھتے ہوں۔ نئے تاریخی۔ جغرافیائی۔ اقتصادی اور فوجی اہمیت کے پیش نظر وہ پاکستان سے وابستہ ہوں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو جموں وکشمیر کی ریاست کا تعلق سو فیصد پاکستان سے قائم ہوتا ہے اور یہ حقیقت اتنی واضح ہے کہ کوئی شخص اس سے اختلاف نہیں کر سکتا۔ ذرا جغرافیئے پر نگاہ دوڑایئے۔ کشمیر پاکستان کے ساتھ تین طرف سے ملا ہوا ہے اور اگر یہ بھارت کے ساتھ ملا ہوا ہے بھی تو صرف اس ۲۵ میل کے خطے کی وجہ سے جو تقسیم کے وقت مسلم اکثریت والے ضلع گورداسپور کو بددیانت ریڈکلف چند سکوں کے عوض بھارت کے حوالے کر گیا تھا۔ تاریخ میں بہت کم ایسا ہوا ہو گا کہ برطانوی جج نے مسند انصاف پر بیٹھ کر اتنی بڑی بے ایمانی اور ضمیر فروشی کی ہو۔ تاہم یہ موقع اس ناسور کو کریدنے کا نہیں۔ تمام موسموں میں کھلے رہنے والی سڑکیں جو ہمالیہ کے دروں سے ہوتی ہوئی جنوب اور جنوب مغرب کی طرف جاتی ہیں ان کا تعلق بھی پاکستان سے ہی قائم ہے اور جموں کا میدان تو واضح طور پر مغربی پاکستان سے اپنا سلسلہ قائم کرتا ہے۔ پاکستان کی معاشیات کے لئے اہمیت رکھنے والے تمام دریاؤں کا ابتدائی سلسلہ اسی ریاست سے شروع ہوتا ہے جو دشمن ملک جو کشمیر پر اپنا قبضہ رکھتا ہے وہ پاکستان کو بے اندازہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ فوجی اہمیت کے لحاظ سے بھی چونکہ پاکستان چاروں طرف سے ان ملکوں کے اندر گھرا ہوا ہے جن سے ہمارے تعلقات ہمیشہ دوستانہ نہیں رہے ہیں اس لئے جنوب مشرقی کونے میں کشمیر پاکستان کی سلامتی کے لئے ایک لازمی حصہ بن گیا ہے۔

سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ریاست کے تقریباً اسّی فی صد باشندے مسلمان ہیں

اور چونکہ یہ تقسیم کا بنیادی تصور تھا اس لئے کشمیر پاکستان کا حصہ بن گیا اب یہ کشمیر کے لوگوں کی اپنی رائے ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ یا بھارت کے ساتھ شامل ہوں۔ ریاست کے ایک وسیع علاقے کو قبضے میں لینے کے بعد بھارت نے بذاتِ خود متعدد بار قومی اور بین الاقوامی پلیٹ فارم پر اس امر کا وعدہ کیا کہ کشمیر بھارت کے ساتھ عارضی طور پر شامل کیا گیا ہے اور آخری فیصلہ کشمیری عوام کی خواہش کے مطابق کیا جائے گا۔ اب آپ ذرا اور پیچھے ہٹ کر دیکھئے تو آپ پر یہ واضح ہوگا کہ کشمیر کا مسئلہ بعض اہم معاملات میں جوناگڑھ اور حیدر آباد سے بالکل مختلف اور برعکس ہے۔

ان ریاستوں میں اکثریت ہندو عوام کی تھی اور حکمران مسلمان تھا۔ ان حکمرانوں کے فیصلے منسوخ کرتے ہوئے اور ان کے خلاف فوج کشی کرتے ہوئے اس بنا پر مداخلت کا حق حاصل کر لیا گیا کہ انہوں نے عوام کی رائے کی ترجمانی کیوں نہیں کی۔

دوسرے نمبر پر دونوں ریاستیں بھارت کے ساتھ ملتی تھیں نہ کہ پاکستان کے ساتھ اس کے برخلاف کشمیر پاکستان کے ساتھ ملتا ہے ماسوائے اس بہت ہی تھوڑے سے علاقہ کے جو بھارت کے ساتھ لگتا ہے کشمیر کے بارے میں بھارت کا موقف یہ ہے کہ ریاست کشمیر بھارت کا لازمی حصہ ہے۔ دلائل یہ پیش کئے جا رہے ہیں کہ ریاست کے مہاراجہ نے اکتوبر ۱۹۴۷ء میں رسمی طور پر بھارت سے الحاق قبول کر لیا تھا۔ دو عام انتخابات اور ریاست کی اپنی بنائے والی آئین ساز اسمبلی کی قرار داد الحاق کے ذریعے ریاست کے عوام کی خواہشات کا اظہار پہلے ہی ہو چکا ہے۔ کشمیر میں رائے شماری اب قانون اور ضابطہ کی حیثیت نہیں رکھتی۔ کسی قسم کی رائے شماری فرقہ وارانہ فسادات کا باعث بنے گی۔ بھارت نے "دو قومی" نظریے کو کبھی قبول نہیں کیا۔ کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت بھارت کی "لادینی" حکومت کی وجہ سے ہے۔

ان سوالوں کے جواب آسان ہیں۔ مہاراجہ کی طرف سے کشمیر کا بھارت سے الحاق جائز نہیں اور کسی ضابطہ اور قانون کی حیثیت نہیں رکھتا۔ جب اس نے الحاق کی پیش کش کی تو اس وقت پاکستان اور اس کے درمیان جوں کا توں رکھنے کا ایک معاہدہ AGREEMENT (STAND STILL) پہلے سے ہی موجود تھا جس کی موجودگی میں وہ کسی دوسرے معاہدہ کا مجاز نہیں کیونکہ قانونی رکاوٹ راستے میں حائل ہے۔ مہاراجہ کی پیش کش کے وقت وہ خود مصروفِ

بنک تھا اور کشمیر کے بیشتر حصہ سے محروم ہو چکا تھا۔ الحاق کشمیری عوام کی رائے کے برخلاف تھا۔ پاکستان کے ساتھ جوناگڑھ کے الحاق کے معاملہ کو بھارت نے تسلیم نہ کیا۔

کشمیر کا الحاق قبول کرتے ہوئے بھارتی گورنر جنرل اور وزیر اعظم نے اسے مشروط الحاق کا نام دیا۔ قانون میں مشروط الحاق کا وجود ہی نہیں۔ الحاق کا اعلان کرتے ہوئے اس وقت کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور وزیر اعظم جواہر لال نہرو اور دوسرے لیڈروں نے وعدہ کیا تھا کہ آخری فیصلہ کشمیری عوام ہی کریں گے۔ دوسرے ریاست کے عوام کی رائے نہ عام انتخابات اور نہ آئین ساز اسمبلی کے ذریعے حاصل کی گئی ہے ان انتخابات میں الحاق کے مسئلہ کا ذکر نہ تھا۔

انتخابات ہر پہلو سے آزاد نہ تھے، نہ منصفانہ۔ ۱۹۵۷ کے انتخاب میں ۷۵ نشستوں میں ۵۹ نشستیں نیشنل کانفرنس نے بلا مقابلے حاصل کر لیں۔ ۱۹۶۲ کے انتخاب میں ۴۳ نشستیں بلا مقابلہ حاصل کی گئیں۔ اس کے علاوہ کشمیر کی سیاسی زندگی میں دباؤ ایک مستقل پہلو تھا۔ آئین ساز اسمبلی میں الحاق کی کوشش کے بارے میں جو قرار داد منظور کی گئی وہ شیخ عبداللہ کی گرفتاری اور ممبروں کو رشوت دینے اور ان پر دباؤ ڈال کر مجبور کرنے کے بعد عمل میں آئی۔ تیسرے نمبر پر کشمیر کا بھارت کے دوسرے علاقوں سے مقابلہ حماقت ہے۔ محض اس وجہ سے کہ تقسیم کے منصوبہ میں اس امر پر اتفاق کا اظہار کیا گیا کہ برطانوی ہند کے نام سے پکارے جانے والے علاقے مسلم اور ہندو اکثریت کے ماتحت تقسیم کئے جائیں گے۔ اس لئے بنارس، بمبئی اور اسی طرح کے دوسرے علاقوں میں رائے شماری کا سوال پیدا نہیں ہوتا یہ صرف ریاستیں ہی تھیں جن کی قسمت کا فیصلہ ہونا تھا۔ چونکہ بھارت دو قومی نظریہ پر عمل کرتا ہو یا نہ لیکن اس نے تقسیم قبول کی اور اس وقت سے وہ کشمیر کے بارے میں فیصلہ کا پابند ٹھہرتا ہے جب کہ اس نے اس کا کئی بار وعدہ بھی کیا ہے۔ بے جا نہیں ہوگا۔ اگر میں اس وقت بھارت کے پہلے گورنر جنرل اور وزیر اعظم کے وہ اعلانات و بیانات اور تقریریں بھی یہاں درج کر دوں جو تاریخی حیثیت رکھتی ہیں اور بھارت ان سے انکار نہیں کر سکتا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن گورنر جنرل آف انڈیا نے ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ایک خط کے جواب میں کہا "ہماری پالیسی یہ ہے کہ جس ریاست میں بھی الحاق کا مسئلہ متنازعہ فیہ ہو وہاں ریاست کے لوگوں کی خواہشات کے مطابق یہ مسئلہ حل ہونا چاہئے۔ اس لئے میری حکومت کی یہ خواہش ہے

جونہی کہ ریاست کشمیر میں امن و امان بحال ہو جائے اور وہاں سے بیرونی حملہ آور نکل جائیں۔ ریاست کے الحاق کا مسئلہ عوام کی رائے سے حل کیا جائے۔ میں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ان ہنگامی حالات میں کشمیر کو مدد دینے کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ ریاست کو متاثر کر کے اسے ہندوستان کے ساتھ الحاق پر مجبور کیا جائے۔ ہماری رائے جس کا ہم بار بار کھلے بندوں اظہار کر چکے ہیں یہ ہے کہ کسی بھی متنازعہ علاقے یا ریاست کے الحاق کا مسئلہ وہاں کے عوام کی رائے کے مطابق ہونا چاہیئے اور ہم اس وعدے پر قائم ہیں۔" وزیر اعظم برطانیہ اور وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کے نام ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو پنڈت نہرو نے ایک تار کے ذریعہ اس امر کی وضاحت کی۔ اس کے بعد ۲ نومبر ۱۹۴۷ء کو بھارتی عوام کے نام ایک نشری تقریر میں بھارتی وزیر اعظم نے کہا۔ "ہم مسئلہ کشمیر کا کوئی حل اس بحرانی دور کے گزرنے سے پہلے اور کشمیری عوام کی اپنی آزادانہ رائے کے اظہار سے قبل نہیں کریں گے۔ یہ مسئلہ آخر کار کشمیری عوام ہی حل کریں گے۔

میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہماری ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے کہ جہاں کسی ریاست کا ہندوستان یا پاکستان کے ساتھ الحاق کا جھگڑا ہو وہاں یہ جھگڑا ریاست کے عوام کو طے کرنا چاہیئے۔" ۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء کو پنڈت نہرو نے وزیر اعظم پاکستان کے نام ایک خط میں لکھا "کشمیر کے الحاق کا مسئلہ اقوام متحدہ کے زیر نگرانی رائے شماری یا ریفرنڈم کے ذریعے کیا جانا چاہیئے۔" جب کشمیر میں جنگ جاری تھی تو بھارت اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں لے گیا اس کے نمائندہ گوپال سوامی آئینگر نے ۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء کو اپنی تقریر میں کہا "ہم کشمیر میں صرف امن و امان دیکھنا چاہتے ہیں اور اس بات کو عملی شکل دینا چاہتے ہیں کہ کشمیری عوام پوری آزادی اور پر امن طریقے سے اپنی ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کریں۔ ہمیں اس سے زیادہ دلچسپی نہیں ہے ہم اس امر پر متفق ہیں کہ ریاست میں امن و امان بحال ہونے کے بعد وہاں بین الاقوامی اداروں کے زیر اہتمام رائے شماری کرائی جائے گی۔" اس کے بعد دوبارہ ۲۷ مئی ۱۹۴۸ء کے روز اقوام متحدہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا "بلاشبہ ہم نے منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے لئے زمین ہموار ہونے پر رائے شماری کرانے کا وعدہ کر رکھا ہے لیکن اگر رائے شماری میں ہندوستان کے ساتھ الحاق سے انحراف کیا گیا تو پھر ہمیں اس کا کیا کرنا ہوگا؟ محض یہی کہ ہم کشمیر کے بھارت سے علیحدگی اختیار کرنے کے راستے

میں حائل نہ ہوں گے"۔ پنڈت نہرو نے دوبارہ اعلان کیا۔

"سب سے پہلے میں آپ کو ۱۹۴۷ء کے ان اہم دنوں کی یاد دلانا چاہتا ہوں جب میں سری نگر آیا اور اس امر کی یقین دہانی کی تھی کہ بھارتی عوام کشمیریوں کی جدوجہد میں ان کا ہاتھ بٹائیں گے۔ اس یقین پر میں نے ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے شیخ عبداللہ سے ہاتھ ملایا تھا۔ میں اس بات کو دوبارہ دہراتا ہوں کہ حالات خواہ کچھ ہوں حکومت اس وعدہ کو پورا کرے گی۔ وعدہ یہ ہے کہ کشمیریوں کو اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرنا ہوگا اور اس میں بیرونی مزاحمت کو ذرا بھی دخل نہیں ہوگا۔ یہ یقین دہانی اسی طرح قائم ہے اور قائم رہے گی"۔ اس کے بعد پنڈت جی نے ۲ جنوری ۱۹۵۱ء کو امرت بازار پتر کا کلکتہ کو بیان دیتے ہوئے کہا "کشمیر نہ بھارت اور نہ پاکستان کی ملکیت ہے۔ کشمیر کشمیریوں کا ہے جب کشمیر کا الحاق بھارت سے ہوا تھا تو ہم نے کشمیری لیڈروں پر یہ چیز واضح کر دی تھی کہ ہم رائے شماری کے پابند ہوں گے۔ اگر وہ کشمیری بھارت میں شمولیت کے حق میں رائے دیں گے تو درست ورنہ ہمیں علیحدگی سے بھی کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔

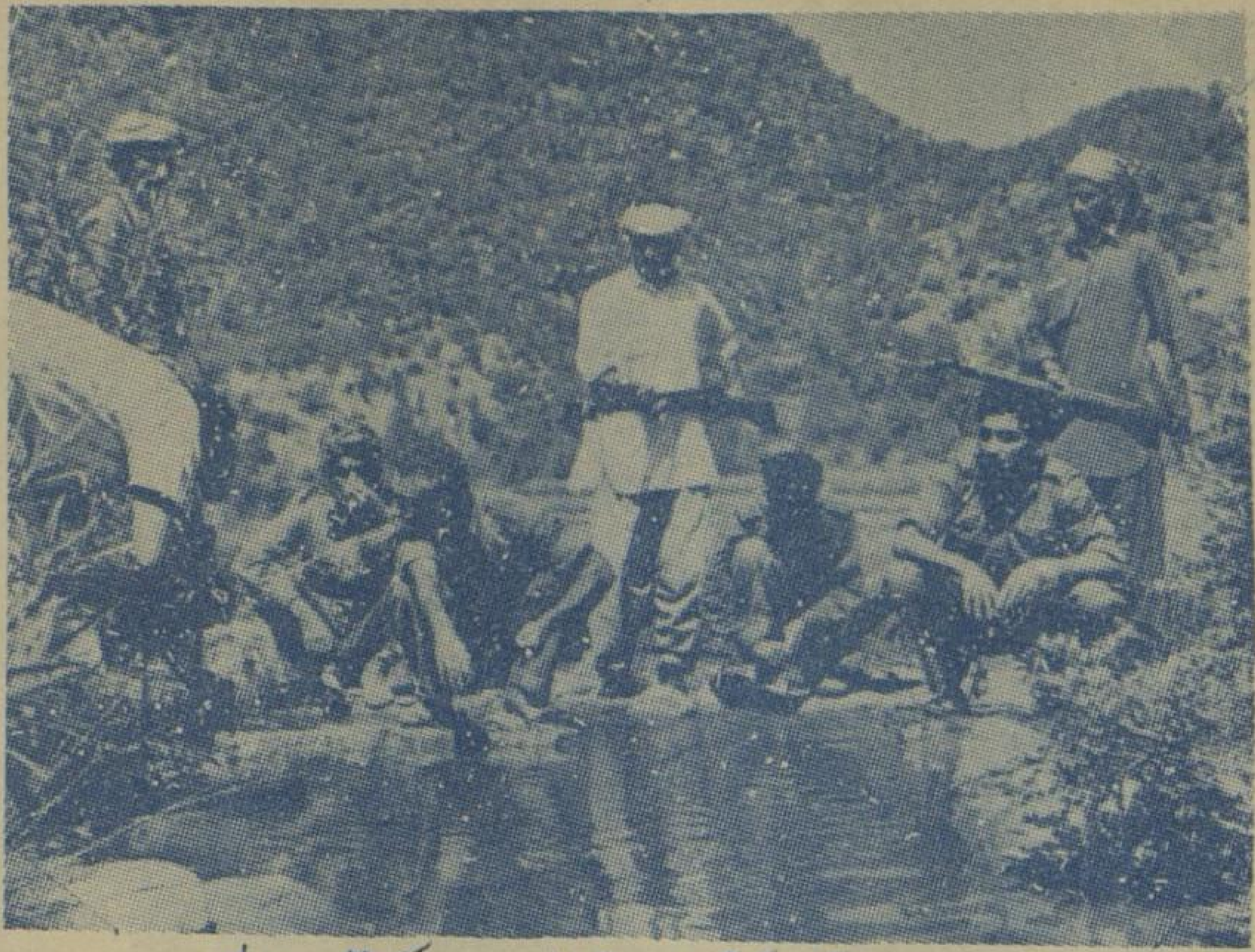
ہم نے یہ مسئلہ اقوام متحدہ کے حوالے کر دیا ہے اور اس کے پرامن حل کی راہ طلب کی ہے۔ چونکہ ہم ایک بڑی قوم ہیں۔ لہذا اس بات سے انحراف کسی صورت زیب نہیں دیتا اس مسئلے کا آخری حل ہم نے کشمیری عوام کے ہاتھ پر چھوڑ دیا ہے اور ہم ان کے فیصلے کے ہر لحاظ سے پابند ہوں گے"۔ اس طرح بھارت کے لیڈروں نے ایک ہزار ایک وعدے کئے۔ ان وعدوں سے وہ چاہیں بھی تو مکر نہیں سکتے اور نہ ہی انہیں نظر انداز کیا جا سکتا ہے



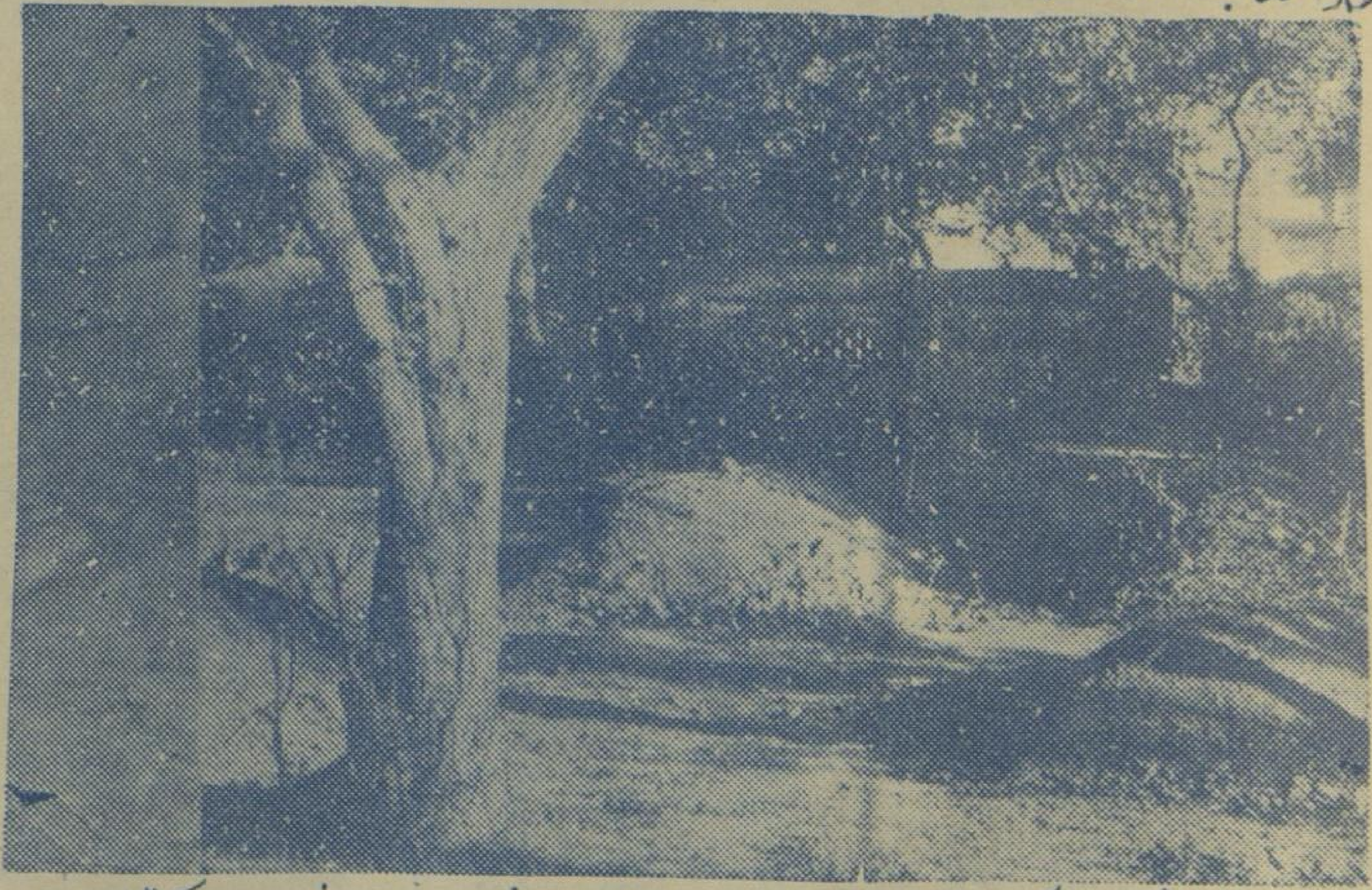
پاکستانی مستورات نے بھی فوجیوں کیلئے خون کا عطیہ دیا۔



افتخار احمد بھٹہ طابع کتاب ھذا

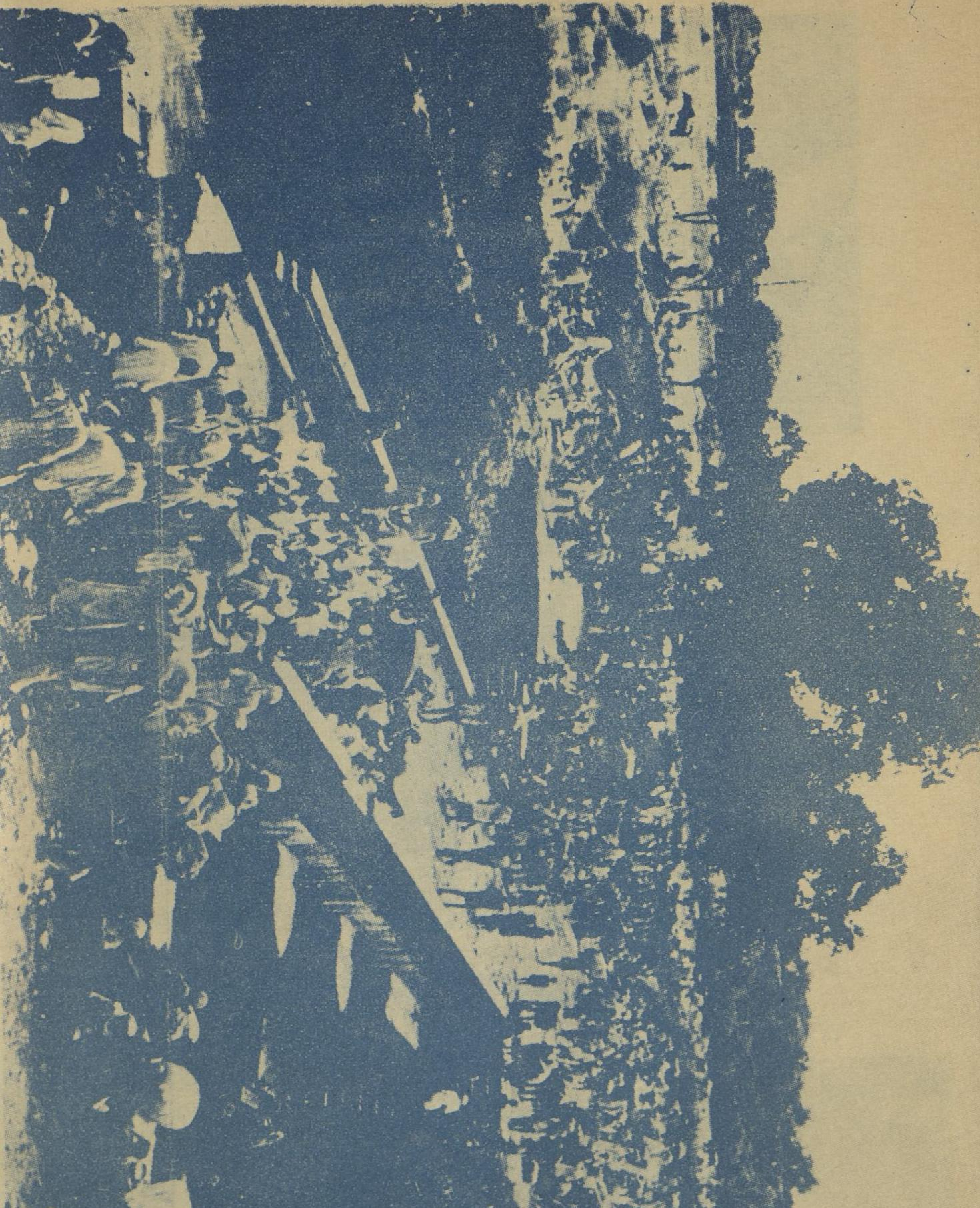


بھارتی فوجی کشمیری مجاہدین کی قید میں



اعوان شریف (گجرات) میں بھارتی بمباری سے شہید ہونے والوں کی قبریں





جموں (کشمیر) سے ہزارہا بھارتی پاکستانی فوجوں کی فاتحانہ یلغار کے خوف
سے بھاگ رہے ہیں



CITY PRICES

Mekay QUALITY SHIRTS

Evening Standard

43,922 MONDAY, SEPTEMBER 6, 1965 4d

CLOSING PRICES

LANDDROST

This is war, says Ayub Khan as Chavan is cheered in Delhi

India's Defence Minister Chavan

Pakistan's President Ayub Khan

INDIA INVADES PAKISTAN, DRIVES FOR LAHORE

'Bombed city captured' say unofficial reports, but Karachi claims 'attackers stopped'

Crack Indian troops stormed across the Pakistan frontier today in a three pronged drive on Lahore, major communications centre.

لندن کے اخبار ایوننگ سٹینڈرڈ نے ۶ ستمبر کو ہی بھارت کی طرف سے پاکستان پر حملہ کی اطلاع

"بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ لاہور پر چڑھائی" کی جلی سرخی سے دی

ایوننگ ٹائمز لندن
نے ۶ ستمبر کو ہی پاک
و بھارت جنگ کا اعلان
اس سرخی سے کیا۔
"بھرپور جنگ"
ٹینک اور جیٹ طیارے
حصہ لے رہے ہیں
"لاہور فتح ہو گیا"
حالانکہ ۶ ستمبر کے
واقعات ۷ ستمبر کے
اخبار میں شائع
ہونے چاہییں تھے

World's Largest Evening Sale

The Evening News

and STAR

NIGHT SPECIAL

No. 26,021 HH DON MONDAY SEPTEMBER 6 1965

What The Evening News Says

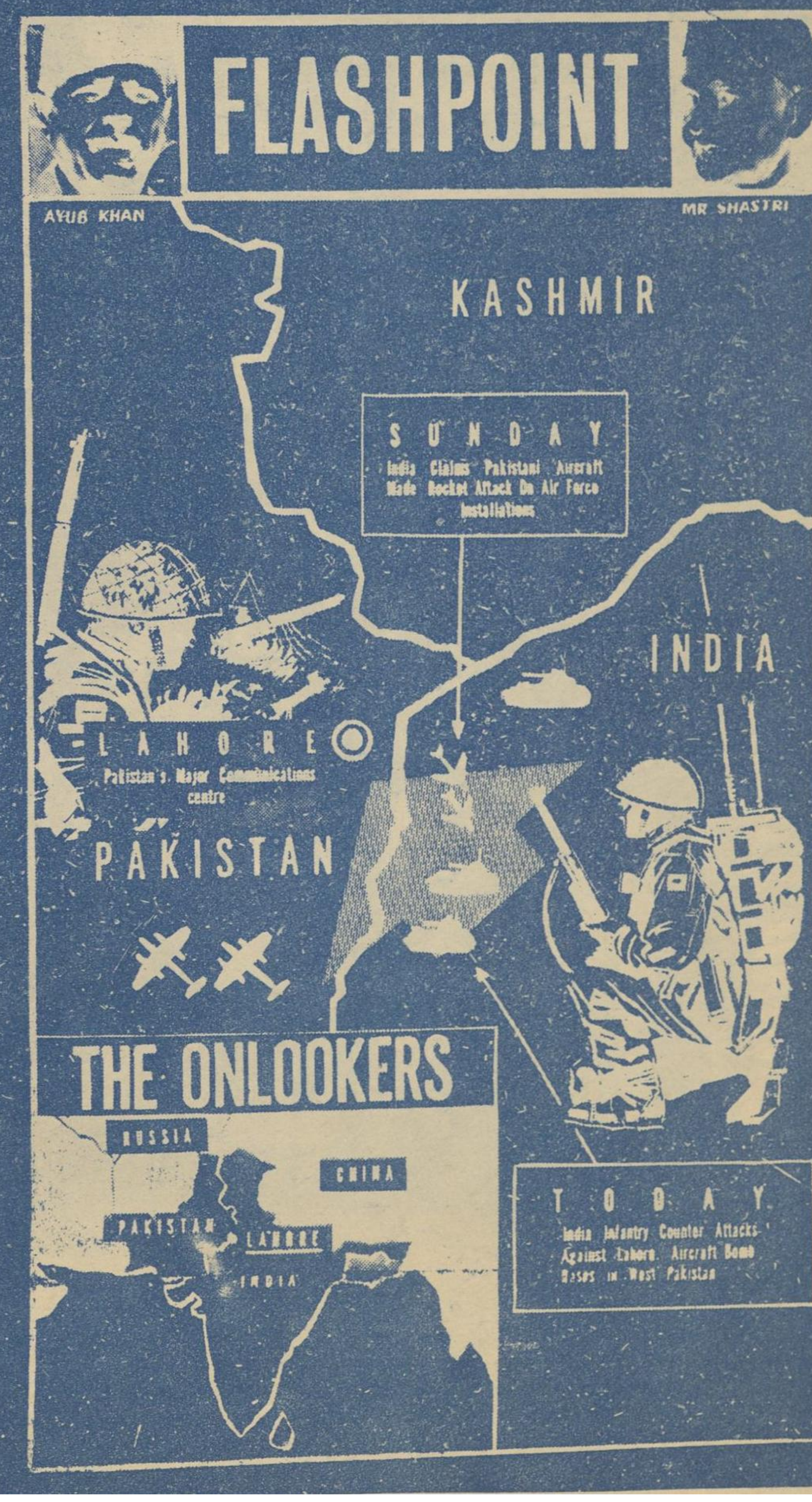
If this test for the Uni[...]ations it is a stil[...]ner test of Commonwealth. The Peace Mission all set to tackle Vietnam should fly at once to New Delhi and Karachi to talk to these brother members.

See

TO-NIGHT The News Is Grave . . . PAKISTAN Has Been Invaded And Premier Shastri Of INDIA Is Reported To Have Said It Is

FULL SCALE WAR

Tanks And Jets Go In: Lahore 'Captued'



CITY 'BOMBED AND SHELLED'

INVASION! To-day, Indian troops swept over the border with Pakistan. They launched a three-

knocked out of commission by the Indians.

Savage fighting was reported at Moghul Pura ...

LESLIE THOMA[...] TALKS TO

Their Man

'Time To Give A Crushing



بھارتی فوجی بغیر اعلان جنگ پاکستان کی حدود میں داخل ہو رہے ہیں



پاکستان کی پہلی شہیدہ مس عابدہ طوسی



شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ جیل میں



وزیر خارجہ پاکستان ذوالفقار علی بھٹو اور آغا ہلالی ۱۹۶۳ء میں آنجہانی وزیر اعظم جواہر لال نہرو اور وزیر خارجہ سورن سنگھ کے ہمراہ



ہندوستانی فوج لاہور کارپوریشن کے علاقہ میں داخل ریڈیو سٹیشن بند شہر خالی

پرتاپ

لاہور خالی ہو گیا ... کے مناظر

لاہور کے بعد سیالکوٹ بھی خالی ہو گیا

بھارتی ہوائی جہازوں نے پشاور میں پاکستانی فوج کا ہیڈکوارٹر تباہ و برباد کر دیا

کراچی کو لاہور سے کاٹ دینے کیلئے بھارتی فوج کی برق رفتار پیشقدمی دشمن آخری دموں پر

سیالکوٹ ایک ... کی مار گیا لاہور کی طرف فاتحانہ پیشقدمی جاری

پرتاپ

لاہور کے ہوائی اڈہ پر ہمارا قبضہ دشمن سیالکوٹ سے بھاگ نکلا

ہماری فوج لاہور سے آگے نکل گئی پاکستانی قصور سے بھی بھاگ گئے

ملاپ

ہماری فوج کا سندھ کے اہم شہر پر قبضہ حیدر آباد کی طرف مارچ

ہمارے جوان سندھ میں ۹ میل آگے بڑھ گئے سیالکوٹ شمال کی جانب سے کاٹ دیا گیا

ملاپ

فتح زندہ باد!

راجستھان نے دشمن کو ... پر قبضہ کر لیا

بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو بھارت کے تمام
اخبارات نے جلی سرخیوں سے ایسی خبریں شائع
کیں جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ پاکستان ہر
محاذ پر شکست اور بھارت فتح حاصل کر رہا ہے۔

Sayı: 214 — 15 EYLÜL 1965

İstiklâl

• HAFTALIK SİYASİ GAZETE • NÜSHASI 50 KURUŞ • ABONE ŞARTLARI: YILLIK 25, ALTI AYLIK 12.5 LİRA •

12 sayfa — 50 kuruş

ہم پاکستان کے ساتھ ہیں

چونکہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں

حامد

PAKİSTANLA BERABERİZ

Çünkü Bütün Müslümanlar Kardeştir

PAKISTANLI kardeşlerimiz, bütün yakın tarihimiz boyunca bizim en hasbi ve candan dostlarımız olmuşlardır. Bu dostluk, ne ticari, ne sınai, ne askeri ne de siyasi ittifak ve bağlardan ileri geliyordu. Bunun yegâne sâik ve sebebi cihanşümul islâm kardeşliği idi. Evet, Hint yarımadasını bu mert insanlarının dilleri, ülkeleri, iklimleri, hayat şartları bize benzemiyordu. Ama her iki millet şu ölümsüz gerçeği bütün ruh u cânıyla tasdik hususunda birleşmişlerdi: O da, Allah'tan (C.C.) başka Tanrı olmadığına ve son Peygamberin (S.A.) bütün insanlığa ilâhi elçi olduğuna imandı. Bu imandan gelen İslâm kardeşliği bağları onlarla bizi o kadar sıkı bağlarla bağlamıştır ki, iki kavim arasında böylesine candan bir sevgi ve itimadı insanlık tarihi henüz kaydetmemiştir. 1911 Trablusgarp, 1912 Balkan, 1914 Birinci Dünya ve nihayet 1920 Milli Mücâdele savaşlarımız esnasında, Hint Müslümanlarının kalpleri bizim için çarptı. Bizim için ağladılar, bizim için çırpındılar, bizim için ayaklandılar. Bu esnâda kendileri de o t enhus İngiliz idaresi altında inliyorlardı. Buna rağmen aralarında binlerce altın topladılar ve bize yardım olarak gönderdiler. İçlerinden akın akın gönüllüler çıktı ve bizim ordularımızda müşterek haçlı düşmana karşı savaştı. Nihayet Birinci Cihan Savaşı sonunda meş'um Sevr muahedesi ortaya konduğu zaman bütün Hint Müslümanlığı arslanlar gibi kükredi. Milyonlarca insan birden şahlandı. Hindistan'da yer yerinden oynadı. Mitingler yapıldı, heyetler toplandı ve meşhur «Hint Hilâfet Temsilciliği» (Indian Khilafat Delegation) kuruldu. Avrupaya mümessiller gönderildi ve Türkiye'nin, İslâm Hilâfetinin hakları savunuldu..

(Devamı 12 nci sayfada)



PAKİSTANLI KARDEŞLERİMİZE MESAJ

Mâruz kaldığınız Hint tecâvüzü karşısında bütün Türkiyeli kardeşlerinizin kalbi sizin için çarpmaktadır. Bizleri birbirimize bağlıyan islâmi uhuvvet rabıtaları son derece kavi ve lâyezaldir. 1911 Trablusgarp, 1912 Balkan, 1914 Birinci Cihan ve en son Milli Mücadele Harplerimiz esnasında bizlere gösterdiğiniz yakın alâka ve dostluğu minnetle hatırlıyor ve şu zor günlerinizde sizleri düşünüyor ve sizler için dua ediyoruz. Allah bizimle beraberdir ve zafer yakındır. Sizlere Türk Milletinin selâmlarını ulaştırmakla şeref duyarız.

YENİ İSTIKLAL
Haftalık İslâmi Gazete
ISTANBUL

MESSAGE TO OUR PAKISTANI BRETHERN

The hearts of your Turkish brethern beat for you on account of the Indian aggression. The ties of Islam and brotherhood, which tie us to each other, are very strong and eternal. We remember with deep gratitude your close interest and friendship shown to us during the wars in Tripoli in 1911, in the Balkan War in 1912, the First World War in 1914 18 and finally in our War of Independence. We are thinking of you [illegible] in your difficult days at present and praying for you. God [illegible] with us and victory will come soon. We feel honoured in [illegible]veying to you the greetings of the Turkish nation.

Yeni Istiklâl
Weekly Islamic Newspaper
Istanbul



ترکیہ کے ہفت روزہ

استقلال کا ایک صفحہ

عبدالرحیم سکارنو صدر

انڈونیشیا۔

محمد رضا شاہ پہلوی

شاہنشاہ ایران





فیلڈ مارشل
محمد ایوب خاں
صدر پاکستان

۶ ستمبر

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں

کا

اعلانِ جنگ

- "لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے دشمن کو فنا کر دو" : صدر ایوب
- "ارضِ پاک پر قدم رکھنے والے دشمن کے ہر سپاہی کا سر کچل دو"۔ : جنرل محمد موسٰے
- "بھارت کے ساتھ فیصلہ کن جنگ کا دور شروع ہو گیا ہے"۔ : ائیر مارشل نور خاں



دعا

یہ غازی، یہ ترے پُراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

دوعالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت، نہ کشور کُشائی

خیاباں میں ہے منتظر لالہ کب سے
قبا چاہیے اس کو خُونِ عرب سے

کیا تُو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں، نظر میں، اذانِ سحر میں

طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو
وہ سوز اُس نے پایا انہی کے جگر میں

کشادِ درِ دل سمجھتے ہیں اس کو
ہلاکت نہیں موت اُن کی نظر میں

دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لَاتَذَر میں

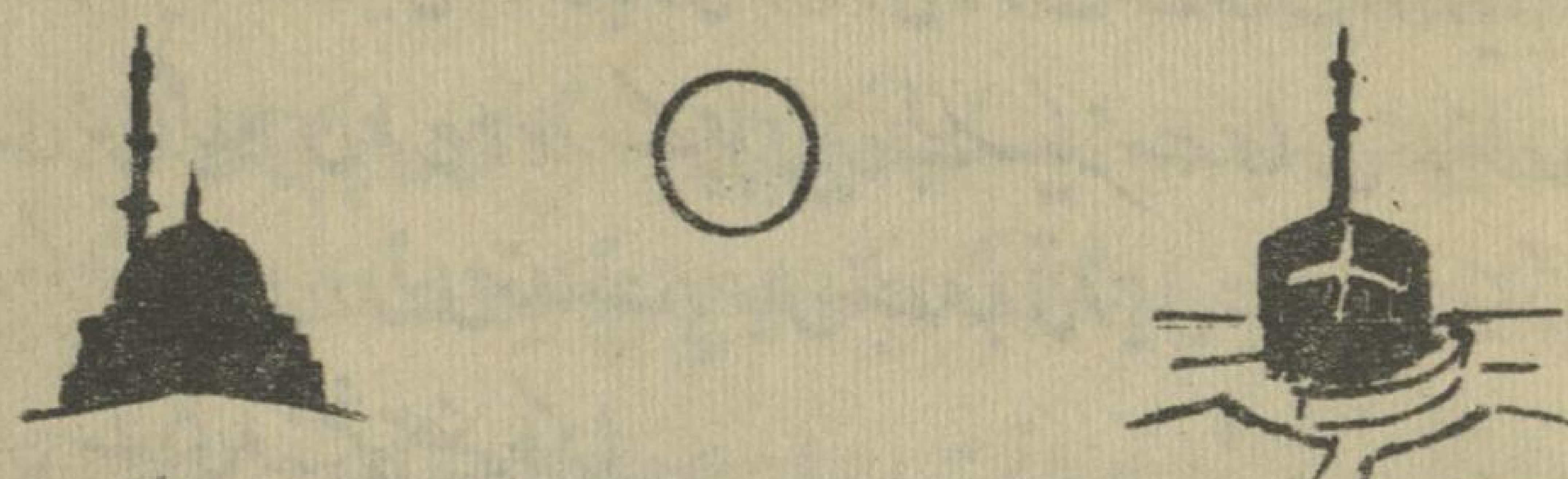
عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کر دے

اقبالؒ



لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اس کے پیغام بر ہیں'



بھارتی فوجوں نے جسڑ (سیالکوٹ)، واہگہ اور بیدیاں پر حملہ کر دیا۔ پاکستان کی بہادر افواج نے بڑی بے جگری سے نہ صرف اس کا منہ توڑ جواب دیا بلکہ ان کے حملوں کو روک دیا۔ افواجِ پاکستان نے جسڑ کے علاقہ میں دریائے راوی کے جنوبی حصہ میں اپنے گھرے ہوئے علاقے پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور دریائے راوی کے شمال میں بھی دشمن کو برباد کر دیا۔

بھارتی فوجوں نے یہ حملہ سوموار چھ ستمبر کی صبح کو تین بجے مختلف محاذوں سے کیا تھا۔ اس کے ساتھ انڈین ایئر فورس بھی پوری طرح حرکت میں آگئی۔ اس نے وزیر آباد، ڈھوالی لاہور کے علاقہ پر حملہ کیا اور دو مسافر ٹرینوں پر حملے کیے۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون اور وزیر اعظم شاستری نے اس ظالمانہ جارحیت کو پارلیمنٹ میں "بہترین دفاع" قرار دیا۔ حکومتِ پاکستان کے ایک ترجمان نے بتایا، کہ پاکستانی فضائیہ نے بھی جوابی حملے شروع کیے اور دشمن کے آٹھ ٹینک اور قریباً بیس فوجی گاڑیاں تباہ کر کے رکھ دیں۔

مغربی پاکستان کی ان سرحدات پر پاکستانی فوجوں کا حملہ اس قدر زبردست اور ہمہ گیر تھا کہ اس جنگ میں آٹھ سو بھارتی ہلاک یا زخمی ہوئے۔ تمام علاقے میں تباہ شدہ ٹینکوں فوجی گاڑیوں اور بھارتی سورماؤں کی لاشوں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ سرکاری طور پر ان خبروں کی توثیق کی گئی کہ پاکستانی فضائیہ نے بھاری تعداد میں توپوں اور بندوقوں کو تباہ کر دیا اور دس ٹینک کلیتہً برباد کر کے رکھ دیے۔

جنگ کے پہلے دن ہی بھارتی فوجوں کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا گیا۔ پاکستانی افواج نے انہیں اس طرح پیچھے دھکیلا کہ وہ فوجی اہمیت کے کسی علاقہ پر قابض نہ ہو سکیں۔ پاکستانی جوانوں اور ان کے افسروں نے یہ لڑائی اس شاندار طریق سے لڑی کہ اسے حیرت انگیز حد تک کم نقصان ہوا اور صرف سات افراد زخمی ہوئے بھارتی فوجوں کو صرف جبڑ کے میدانِ جنگ میں جس طرح برباد کیا گیا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف ایک حملے میں دو سو بھارتی سورماؤں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور بھاری تعداد کو جنگی قیدی بنا لیا گیا۔ اس طرح لاہور کے پچاس میل لمبے سیکٹر سے بھارتی حملہ آوروں کو منہ کی کھانا پڑی۔ واہگہ اور بیدیاں دونوں مقامات پر جہاں سے بھارتی فوجوں نے زوردار حملہ کیا تھا۔ پاکستانی فوجوں نے اپنی پوزیشن مضبوط کر لی۔

بھارتی فوجوں نے لاہور پر یہ سہ طرفہ حملے پانچ، سات اور دس بجے صبح کیے اور دیہاتی آبادی کو اپنی گولہ باری کا نشانہ بنایا۔ اس تباہ کن گولہ باری میں انہوں نے کسی قسم کی کوئی تمیز روانہ رکھی اور بے گناہ اور معصوم شہریوں کو تباہ و برباد کیا۔

برکی کے علاقے میں بھی بھارتی فوجوں نے اسی طرح وحشیانہ جارحیت کا ثبوت دیا۔ کئی گاؤں کو تاخت و تاراج کر دیا۔ اس گولہ باری میں قریباً پچاس افراد جن میں زیادہ تر عورتیں، بچے اور بوڑھے تھے شہید اور بے شمار کو زخمی کر دیا۔ جب پاکستانی فوجیں اس علاقہ میں پہنچیں تو بھارتی فوجیں دو میل اندر گھس آئی ہوئی تھیں۔

بھارت نے پاکستان کے ان علاقوں پر اقوامِ متحدہ کے مبصر جنرل نمو کے مطابق چار ڈویژن فوج سے حملہ کیا۔ پاکستانی فضائیہ نے فضائی معرکوں میں بھارتی فضائیہ کے بائیس "۲۲" لڑاکا طیارے تباہ کر دیے اور متعدد بھارتی طیاروں کو بُری طرح نقصان پہنچایا۔ پاکستانی فضائیہ نے پٹھانکوٹ کے بھارتی فوجی ہوائی اڈے پر حملے کئے۔ اس اڈے کی حفاظت کے زبردست انتظامات کیے گئے تھے اور یہ خاص طور پر ایسی کارروائیوں کے لیے مخصوص تھا جو خشکی پر لڑنے والی بھارتی فوج کی مدد کے لئے کی جاتی ہیں۔ سرکاری ترجمان نے بتایا کہ پاک فضائیہ کے حملے کے بعد بھارتی فضائیہ کے ۱۲ لڑاکا طیارے زمین پر پڑے پڑے جل رہے تھے۔ ان کے علاوہ تباہ ہونے والے ۹ بھارتی طیارے آواز کی رفتار سے زیادہ تیز پرواز کرنے والے مگ طیارے تھے کچھ اور طیاروں کو بُری طرح نقصان پہنچا

بھارتی علاقے میں بھارتی فضائیہ اور پاکستانی فضائیہ کی براہِ راست جھڑپیں بھی ہوئیں۔ ایک فضائی معرکے میں بھارتی طیاروں کی تعداد پاکستانی طیاروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی، پھر بھی پاکستانی ہوابازوں نے بھارت کے آٹھ ہنٹر لڑاکا طیارے گرا لیے۔ پاکستانی فضائیہ کے صرف دو سیبر طیارے کام آئے۔ پاکستانی طیاروں نے رفتار اور دشمن کا نشانہ بنانے میں بہترین نشانہ بازی کا زبردست مظاہرہ کیا۔

بھارتی طیاروں نے وزیر آباد کے نزدیک دو مسافر گاڑیوں پر بھی حملے کئے۔ یہاں پاک فضائیہ نے ایک حملہ آور بھارتی جیٹ طیارہ کو مار گرایا تھا۔ تاہم مزید تفصیلات کے مطابق پیر کی صبح کو بھارتی فوج نے اچانک حملہ کر کے جسٹر کے علاقہ میں دریائے راوی کے جنوب میں گھرے ہوئے پاکستانی علاقے پر قبضہ کر لیا تھا۔ پاکستانی فوج نے شام تک اس علاقے سے بھارتی فوج کو مار مار کر بھگا دیا اور اسکے علاوہ پاکستانی فوج نے الٹا بھارت کے اُس گھرے ہوئے علاقہ کو بھی لے لیا جو دریائے راوی سے شمال کی طرف واقع ہے۔ جسٹر کی لڑائی میں دشمن کو بھاری جانی نقصان اُٹھانا پڑا۔ بھارتی فوج اپنے پیچھے فوجیوں کی جو لاشیں چھوڑ گئی انھیں باقاعدہ گنا اور شناخت کیا گیا اور ان کی تعداد دو سو نکلی۔

سارے مُلک میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا۔ اور ڈیفنس آف پاکستان رولز نافذ کر دیے گئے ۔ یہ اقدام پاکستان پر بھارت کے حملہ سے پیدا ہونے والی صورتِ حال کے پیشِ نظر کیا گیا ۔ ہنگامی حالت کا اعلان کرنے کا فیصلہ اسی صبح کو کابینہ کے ایک اجلاس میں کیا گیا جس کا متن حسب ذیل ہے۔ کابینہ کا ایک خاص اجلاس آج صبح منعقد ہوا اور بھارتی افواج کے پاکستانی سرحد پار کر لینے اور وزیر آباد ریلوے سٹیشن پر کھڑی ہوئی ایک مسافر گاڑی پر بھارتی طیاروں کے حملہ سے پیدا شدہ خطرناک صورتِ حال پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان میں ہنگامی صورت حالات کا اعلان کر کے ڈیفنس آف پاکستان آرڈی ننس و ڈیفنس رولز نافذ کر دیے جائیں۔ ہنگامی صورت حالات کا اعلان "ہرگاہ صدر کو اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ ایسی ہنگامی حالت پیدا ہو چکی ہے جس سے پاکستان کو جنگ کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے لہٰذا صدر نے نئے آئین پاکستان کے آرٹیکل (۳۰) کی دفعہ (۱) کے تحت حاصل شدہ اختیارات کے تحت پاکستان میں ہنگامی

صورت حالات کا اعلان کر دیا ہے:"

بھارت نے پاکستان کی مقدس سر زمین پر جس جارحانہ حملے کا آغاز ۶ ستمبر کی صبح کو کیا اس کی مثال دوسری جنگ عظیم کے بعد کہیں نہیں ملتی۔ یہ حملہ کسی اعلان کے بغیر کیا گیا اگر اس کا تقابل کسی جارحانہ کارروائی سے کیا جا سکتا ہے تو وہ صرف ہٹلر کے جارحانہ حملے سے ہے، اس نے بھی اسی طرح کسی اعلان کے بغیر چیکوسلواکیہ پر حملہ کر کے بین الاقوامی سرحد کی خلاف ورزی کی تھی۔ بھارت کے اس جارحانہ حملے کے بعد پاکستان میں بھی ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا۔ صدر ایوب نے ۶ ستمبر کو ساڑھے گیارہ بجے انگریزی میں جو تقریر کی اس میں انھوں نے کہا:

"دس کروڑ پاکستانی عوام کے لیے آزمائش کی گھڑی آ پہنچی ہے۔ بھارتی افواج نے آج صبح سویرے پاکستانی علاقہ لاہور کے محاذ پر حملہ کیا۔ اُنھوں نے بزدلانہ طریقے سے وزیر آباد کے سٹیشن پر ٹھہری ہُوئی ایک مسافروں کی گاڑی پر بھی گولیاں برسائیں۔ یہ اُس سنگین جارحانہ کارروائیوں کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو بھارتی حکمرانوں نے جان بوجھ کر گزشتہ پانچ ماہ سے شروع کر رکھا ہے۔ اس کی ابتدا گزشتہ ماہ مئی میں جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی سے ہُوئی جب اُنھوں نے کارگل سیکٹر میں ہماری طرف کی تین چوکیوں پر قبضہ جما لیا۔ اقوام متحدہ کی مداخلت پر انھیں یہ تین چوکیاں عارضی طور پر خالی کرنی پڑیں جن پر اگست میں انھوں نے پھر قبضہ کر لیا۔ اپنی جارحیت کے دوران انھوں نے بڑھ کر ٹیٹوال میں چوکیوں پر قبضہ کیا۔ پھر وہ اوڑی اور پونچھ کے علاقہ میں پُوری قوت سے داخل ہُوئے اُنھوں نے جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی پر ہی بس نہیں کی بلکہ پاکستان کے علاقہ میں اعوان شریف گاؤں پر گولہ باری کی۔ صاف ظاہر ہے کہ ان اشتعال انگیزیوں کے جواب میں ہم نے جس صبر و تحمل کا ثبوت دیا اس کا بھارتیوں نے غلط مطلب لیا۔ بھارتی جارحیت کو روکنے کے لیے آزاد کشمیر کے فوجیوں کو مجبوراً بھمبر سیکٹر میں داخل ہونا پڑا۔ بھارتیوں نے مجنونانہ طور پر اپنی فضائی فوج کو جنگی سرگرمیوں میں شریک کر کے بحران کو مزید سنگین بنا دیا۔ اس وقت تک ساری دُنیا پر یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ کشمیر میں بھارتی جارحیت کا مقصد محض پاکستان پر حملہ کی تیاریاں کرنا ہے۔ آج اُنھوں نے اس کا آخری ثبوت ہی فراہم نہیں کیا بلکہ اپنے ان ناپاک ارادوں کو بھی ثابت کر دیا جو قیام پاکستان کے وقت سے ان کے دلوں میں ہیں۔ بھارتی حکمرانوں نے کبھی بھی ایک ایسے

آزاد پاکستان کے قیام کو تسلیم نہیں کیا جہاں مسلمان اپنے لیے وطن کی تعمیر کا کام کر سکیں۔ گزشتہ ۱۰ برس میں تمام جنگی تیاریاں ہمارے ہی خلاف کی جاتی رہی ہیں۔ اُنھوں نے چینی ہوّا دکھا کر ہمارے چند مغربی دوستوں سے وسیع پیمانے پر جنگی امداد حاصل کی۔ ہمارے دوست بھارتی حکمرانوں کی ذہنیت کو نہیں سمجھ سکے اور بھارت کی ان چکنی چپڑی باتوں میں آ گئے جن میں اس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ اگر ایک مرتبہ پوری طرح اسلحہ سے لیس ہو گیا تو چینیوں سے لڑے گا۔ ہمیں ہمیشہ اس امر کا علم رہا کہ یہ ہتھیار ہمارے خلاف استعمال کیے جائیں گے۔ وقت نے یہ بات اسی طرح ثابت کر دی ہے۔ اب جبکہ بھارتی حکمرانوں نے اپنی روایتی بزدلی اور منافقت کے ساتھ اعلانِ جنگ کے بغیر اپنی افواج کو پاکستان کی مقدس سرزمین میں گھسنے کا حکم دے دیا ہے ہمارے لیے وقت آ گیا ہے کہ بھارتی سامراج کو ختم کرنے کے لیے مُنہ توڑ جواب دیں۔

لاہور کے بہادر لوگوں کو دشمنوں کے پہلے مقابلہ کے لیے چُنا گیا ہے۔ تاریخ میں ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا کہ اُنھوں نے دشمن کی تباہی کے لیے اس کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکی۔

پاکستان کے دس کروڑ عوام جن کے دل کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز کے ساتھ دھڑکتے ہیں وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک بھارتی توپیں ہمیشہ کے لیے خاموش نہ کر دی جائیں۔ بھارتی حکمرانوں نے ابھی یہ محسوس نہیں کیا کہ ان کا واسطہ کس قسم کی قوم سے پڑا ہے۔ وہ اللہ کے نام پر ایک فردِ واحد کی طرح ایمان اور اپنے منصفانہ مقصد کے لیے لڑے گی۔ اللہ نے انسانوں سے وعدہ کیا ہے کہ ہمیشہ سچ کو فتح نصیب ہو گی۔ ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ہم جنگ میں مصروف ہیں۔ ہمارے بہادر فوجی دشمن کو بھگانے کے لیے آگے بڑھ چکے ہیں۔ پاکستان کی مسلح افواج کو اپنے جوہر دکھانے کا موقع ملا ہے۔ وہ عزم و یقین کے ایسے جذبہ سے سرشار ہیں جس نے کبھی دغا نہیں دی وہ دشمن کو تباہ کن جواب دیں گے۔

حکومت پاکستان پوری طرح تیار ہے اور اس کے تمام وسائل صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔ حملہ آور کے خلاف اپنی جدوجہد میں بلاشبہ ہمیں ان تمام اقوام کی حمایت اور ہمدردی حاصل ہو گی جو امن اور آزادی پر یقین رکھتی ہیں۔ ہم اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق اپنے انفرادی اور اجتماعی دفاع کو استعمال کر رہے ہیں جس کو منشور کے ساتویں باب میں تسلیم کیا گیا

ہے۔ میرے عزیز ہم وطنو! آزمائش کی اس گھڑی میں آپ کو بالکل پُرسکون رہنا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ کو اپنا سب سے اہم اور بڑا فرض ادا کرنا ہے جس کا تقاضا ہے کہ اسے پُوری یک سُوئی اور مستعدی سے ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کو کامیابی عطا کرے گا۔ کیونکہ اس نے ہمیشہ انہیں فتح عطا کی ہے جو حق وصداقت کے لیے جدوجہد کرتے ہیں حملہ کرنے کے لیے تیار رہیئے اور اس فتنہ پر زبردست یلغار کیجئے جس نے آپ کی سرحدوں پر سر اٹھایا ہے۔ اس فتنہ کی تباہی مقدر ہو چکی ہے۔ آگے بڑھئے اور دُشمن کا مقابلہ کیجئے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہے، پاکستان پائندہ باد۔"

اس کے ساتھ ہی بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد مُوسیٰ نے پاکستانی فوج کے شیر دل جانبازوں کے نام اپنے سپاس نامہ میں کہا "بہادرو! دُشمن کے ہر اس سپاہی کا سر کُچل کر رکھ دو جو ہمارے وطن مقدس کی سرزمین پر قدم رکھنے کی جسارت کرے۔ مجھے پُوری توقع ہے کہ آپ میدانِ جنگ میں اسی روائتی عزم اور شجاعت سے آگے بڑھیں گے جس کے لیے آپ ساری دُنیا میں مشہور ہیں۔ انشاءاللہ فتح وظفرمندی آپ کے قدم چُومے گی آزمائش کی یہ گھڑی ہی عظمت حاصل کرنے کی گھڑی ہے بھارتی فوج نے آج علی الصبح بزدلانہ فریب کاری سے جارحانہ پیش قدمی کر کے پاکستان کے جسّڑ، واہگہ اور بیدیاں کے علاقوں میں گھس آنے کی کوشش کی بھارتی فوج کی یہ جارحانہ کارروائی حد درجہ بزدلانہ طرز کی تھی کیونکہ یہ حملہ اعلان جنگ کئے بغیر کیا گیا۔ ہمارے بہادر جوانوں نے جو اِن علاقوں کی حفاظت پر مامور تھے دُشمن کی پیش قدمی کو کامیابی سے روک لیا ہے اور لڑائی کے چند گھنٹوں کے اندر اندر دُشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچا کر صورت حالات پر پُوری طرح قابو پا لیا ہے ہماری پاک سرزمین پر بھارت کے اس عیارانہ اور بُزدلانہ حملے نے ہماری فوج کو موقع دے دیا ہے کہ وہ بھارت کے جنگ پسند حکمرانوں کو اچھی طرح بتا دیں کہ پاکستان جارحانہ حملہ کرنے والے دُشمن پر کاری ضرب لگا کر اپنی پُوری حفاظت کر سکنے کا اہل ہے۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ ہماری فوج کا ایک ایک فرد جہاد کے لیے تیار ہے اور وہ گھڑی آ گئی ہے جب ہماری فوج کو دُشمن کا سر کُچلنے کا موقع ملے گا۔

"بہادرو! ہمارے مُلک کے مستقبل اور آنے والی نسلوں کی تقدیر آپ کے کارہائے نمایاں

پرمنحصر ہیں آپ جو بری فوج میں ہیں اور پاکستان کی دوسری دو افواج فضائیہ اور بحریہ ہی دشمن کے ناپاک ارادوں کو کچلنے کے لیے قوم کے عزم اور دلیری کا ثبوت مہیّا کرنے والے مضبوط ستون ہیں۔ مجھے آپ سے پوری توقع ہے کہ آپ اپنی پاک سرزمین کا چپہ چپہ دشمن سے محفوظ رکھنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگادیں گے۔ دشمن کی جارحانہ طاقت کو فیصلہ کن شکست دے کر آپ ایک عظیم الشان تاریخی کارنامہ سرانجام دیں گے۔ آؤ، جو بھی پاک سرزمین پر اپنا ناپاک قدم رکھے اسے کچل کر رکھ دو۔ آج ساری قوم کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں انشاء اللہ آپ قوم کی اُمیدوں کو بڑھ چڑھ کر پورا کر سکیں گے۔ بہادرو! آگے بڑھو اور اسی دلیری اور عزم مصمم سے آگے بڑھو جن کے لیے ساری دُنیا تمہیں جانتی ہے۔ انشاء اللہ فتح و نصرت تمہاری ہی ہوگی۔"

پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر وائس مارشل نور خاں نے بھی پاکستان کے قابلِ فخر مجاہدوں اور شیر دل جوانوں کے نام آرڈر آف دی ڈے میں اعلان کیا۔ "اب بھارت کے ساتھ فیصلہ کن جنگ کا دور شروع ہوگیا ہے اور یہی وہ موقع ہے جب ہمیں اپنا عظیم الشان فرض انجام دینا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بھارت نے ہماری عزت کو جو چیلنج دیا ہے ہم اس کا دندان شکن جواب دیں گے اور پاک فضائیہ کے ہوا باز، افسر اور دیگر عملہ پہلے سے کہیں زیادہ ذوق و شوق اور ہمت و عزم سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے گا۔ میں پاک فضائیہ کے سب افسروں اور جوانوں کی کامیابی کی دُعا کرتا ہوں۔ خدا انہیں دُشمن کو چُن چُن کر ختم کرنے کی توفیق دے۔"

"آرڈر آف دی ڈے" میں کہا گیا ہے "یکم ستمبر سے جب پاک فضائیہ کو کشمیر میں بھارتی طاقت کے خلاف نبرد آزما ہونے کے لیے طلب کیا گیا۔ ہم نے اپنی فضائی کارروائیاں بڑی کامیابی سے کی ہیں۔ ہماری یہ کامیابیاں پاک فضائیہ کے ہر فرد بشر کے اس شاندار طرزِ عمل کی مرہونِ منت ہیں جس کا مظاہرہ موجودہ ہنگامی صورت حالات سے نبٹنے کے لیے کیا گیا ہے۔"

فوج کے ساتھ ساتھ عوامی محاذ پر مشرقی اور مغربی پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں اور ان کے لیڈروں نے صدر ایوب کی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔ راولپنڈی میں کونسل مسلم لیگ، جماعت اسلامی، نظام اسلام پارٹیوں کے رہنماؤں سردار شوکت حیات، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، چودھری محمد علی اور ممتاز کشمیری رہنما چودھری غلام عباس نے صدر ایوب سے ملاقات میں

کہا" بھارتی جارحیت کے مقابلے کے لیے پوری قوم آپ کے ساتھ ہے آپ ایک عظیم مقصد کے لیے جنگ کر رہے ہیں آپ کی آواز قوم کی آواز ہے، ہمیں یقین ہے کہ موجودہ حالات میں ہر مکتبِ فکر کے افراد کو جہاد کے لیے تیار ہو جانا چاہیئے"

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا جب قوم کے تمام حلقوں نے کسی لیڈر کے ساتھ اس قدر کامل تعاون کا اظہار کیا ہو اور دفاعی مساعی میں پورا ساتھ دیا ہو۔ ان حالات کی بنا پر پورے ملک میں دلوں کی دھڑکنوں سے لے کر عوامی جذبات تک میں کسی مرحلے اور مقام پر ذرہ برابر عدم مدافعت دیکھنے میں نہ آئی۔

ملک بھر میں شہری دفاعی اقدامات کا آغاز کر دیا گیا۔ بلیک آؤٹ اور فضائی حملے سے بچاؤ کے لیے ضروری ہدایات دے دی گئیں۔ ریڈیو پاکستان سے تمام ایسے پروگرام جن کا تعلق تفریحِ طبع سے تھا انہیں جہاد اور جنگ کی صورت میں بدل دیا گیا۔ جوش و خروش کی بے پناہ موجیں پشاور سے لے کر چاٹگام کی پہاڑیوں تک یکساں ٹکرا رہی تھیں۔

پاکستانی قوم واقعی میدانِ جنگ اور حالتِ جنگ کا منظر پیش کر رہی تھی۔



جنگ کے چند گھنٹے بعد ہی پاکستانی فوجیں اور توپیں واہگہ محاذ پر تیزی سے پہنچائی جا رہی ہیں۔



وائس ایڈمرل
اے آر خاں
کمانڈر پاکستان
بحریہ

۷ ستمبر

- "پاکستان کو اپنی فضائیہ پر فخر ہے۔" : صدر ایوب
- "پاکستانی بحریہ کے تمام افسر اور جوان ایمان، جرأت اور اعتماد کے ساتھ اپنا مقدس فرض سرانجام دیں" : وائس ایڈمرل اے آر خاں
- "ہماری افواج زمین پر اور فضا میں ہر جگہ دشمن کو دندان شکن جواب دے رہی ہیں۔ عوام ناموسِ وطن کی خاطر کٹ مرنے کو تیار ہیں" : ملک امیر محمد خاں گورنر مغربی پاکستان



قدم مِلا کے چل

وطن کے لال، نونہال، مُسکرا کے چل
تُو وقت کے سپاہی سے قدم ملا کے چل

چمن کی خوشی، تیرے دم سے باغ باغ ہے
تو آنے والے وقت کا نیا چراغ ہے
قدم بڑھا، قدم بڑھا، قدم بڑھا کے چل

تمہارے دائیں ہاتھ میں، وطن کی شان ہے
تمہارے بائیں ہاتھ میں، وطن کی آن ہے!
وطن کی آن بان کا علَم اٹھا کے چل

تمہارے آگے پیچھے، وطن کی سب ہوائیں ہیں
تمہارے پیچھے ساری قوم کی دعائیں ہیں
تو آندھیوں پہ عزم کی شمع جلا کے چل

ہے دُشمنوں کے واسطے تو ضربِ حیدری
علَم جہاں میں گاڑ دے، ملے سکندری
وطن کی راہبری کی قسم اٹھا کے چل
وطن کے لال، نونہال، مسکرا کے چل



پاکستانی مجاھد
محاذِ جنگ
کی
طرف
رواں
دواں
ھیں؛

پاکستان کی بری فوج نے منگل کے روز لاہور سیکٹر میں بھارت کے بکتر بند ڈویژنوں اور پاکستان کے ہوائی بیڑہ نے بھارت کے فوجی ٹھکانوں پر کاری ضربیں لگائیں۔ پاکستان کی فضائیہ نے دُشمن کے ان ٹھکانوں پر بھرپور حملے کئے جہاں سے بھارتی طیارے اُڑ کر پاکستان کے شہروں پر حملے کرتے تھے۔ پاکستانی فضائیہ نے مختلف کارروائیوں کے دوران بھارت کے اکتیس طیارے تباہ کر دیے ان میں سے چوبیس طیارے صبح اور سات تیسرے پہر تباہ کئے گئے۔ اس طرح پاکستان کی فضائیہ نے گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں بھارت کے ۵۳ طیارے تباہ کر دیے ۔ پاکستان کی فضائیہ نے کل بائیس بھارتی طیارے تباہ کئے تھے۔ صدر ایوب نے ان عظیم الشان کامیابیوں پر فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر وائس مارشل نور خاں کو مبارکباد کا پیغام دیتے ہوئے کہا۔۔

"میں یہ تہنیتی پیغام آپ کو اور آپ کے فضائیہ کے تمام جوانوں اور افسروں کو ان کے شجاعانہ کارناموں پر ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کے کارناموں سے نہ صرف قوم کے حوصلے اور زیادہ بلند ہو گئے ہیں بلکہ ان کا پاک فضائیہ کی ملکی دفاعی صلاحیت و استعداد پر اعتماد بھی بڑھ گیا ہے۔ ہم سب کو آپ پر فخر ہے"

دریں اثناء پاکستان کی فوجوں نے لاہور کے علاقہ میں بھارتی فوج کے سہ طرفہ حملہ کو بے اثر اور ناکام بنا دیا۔ پاکستانی فوجوں نے نہ صرف بھارت کے حملہ کو روک دیا بلکہ جوابی کارروائی کر کے دشمن پر کاری ضرب لگائی۔ اور اسے سخت جانی نقصان پہنچایا۔

بھارت نے صبح جو حملے کئے تھے اس میں بھی اسے شدید جانی نقصان پہنچایا گیا۔ بھارتی فوج کے ایک بریگیڈ نے صبح واہگہ سے دس میل شمال میں حملہ کیا۔ پاکستانی فوج فوراً حرکت میں آگئی اور اس نے پوری قوت کے ساتھ اس حملہ کو فیصلہ کن طور پر پسپا کر دیا۔ بھارتی فوج نے دوسرا حملہ قصور کے علاقہ میں کھیم کرن سے آٹھ میل جنوب میں کیا۔ پاکستان کی فوج نے اس حملہ کو بھی مؤثر طور پر پسپا کر دیا۔ اس جگہ بھارتی فوج کو سخت جانی نقصان پہنچایا گیا۔ اس کے علاوہ بھارتی فوجیوں کی ایک بہت بڑی تعداد جس میں ایک میجر بھی شامل تھا قیدی بنا لیا گیا۔ لاہور سیکٹر میں بھارت نے تین جگہ سے جو حملہ کیا تھا اسے بے اثر بنا دیا گیا اور صورت حال پوری طرح پاکستان کی فوج کے قابو میں رہی۔

بھارت کے ہوائی بیڑہ نے مشرقی پاکستان میں چاٹگام، کرمی ٹولا، جیسور، لال منیرہاٹ، رنگ پور اور مغربی پاکستان میں کراچی، راولپنڈی اور سرگودھا پر حملہ کر کے فضائی جنگ کا دائرہ وسیع کر دیا۔ پاکستان کے ہوائی بیڑہ نے اس حملہ کا مؤثر اور دندان شکن جواب دیا۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے مشرقی پاکستان کے نواح میں بھارت کے فضائی اڈوں پر حملہ کیا۔ دشمن کے گیارہ کینبرا طیاروں کو مار گرایا اسی طرح مشرقی پاکستان کے علاقہ پر پرواز کے دوران بھارت کا ایک اور جیٹ طیارہ گرا دیا گیا۔

صدر ایوب نے مشرقی پاکستان کے بہادر باشندوں کے نام اپنے پیغام میں کہا "بھارت کے جنگ پسند حکمرانوں نے مشرقی پاکستان میں بھی جارحانہ فضائی کارروائیاں شروع کر دی ہیں میں اہل مشرقی پاکستان کو ان کے اس حوصلے اور جرأت پر مبارکباد دیتا ہوں جس سے وہ دشمن کی جارحیت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ مشرقی پاکستان کی ایک ایک انچ سرزمین کی حفاظت سارا پاکستان مل کر کرے گا۔"

مشرقی پاکستان میں بھارت کے ساتھ اس فضائی جنگ میں پاکستان کا ایک سیبر فائٹر ضائع ہو گیا۔ تاہم اس کا پائلٹ بحفاظت پاکستان کے علاقے میں اتر آیا۔ بھارت کے طیاروں نے سرگودھا کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا۔ پاکستان کے طیاروں نے فوراً پیچھا کر کے ان کے طیاروں کو جا لیا اور آٹھ ہنٹر طیاروں کو مار گرایا۔ سارے دن کی کارروائی میں

پاکستان نے مختلف علاقوں میں بھارت کے چوبیس کینبرا، ہنٹر اور دوسری قسم کے طیارے مار گرائے۔ گزشتہ شب پاکستان نے بھارتی فضائی اڈوں میں پٹھان کوٹ، آدم پور (نزد جالندھر)، ہلواڑہ (نزد لدھیانہ) جام نگر (نزد بمبئی) وغیرہ کے فوجی ٹھکانوں پر بھرپور حملے کیئے۔ پاکستان کی فضائیہ کے بمبار طیاروں نے بھارتی فضائیہ کے دوسرے اڈوں پر نیچی اڑان کرکے ٹھیک نشانے پر حملے کیئے اور ان اڈوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ جب پاکستانی طیارے حملہ کرکے واپس آرہے تھے تو ان اڈوں پر بھارتی طیارے جلتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ پاکستان کی فضائیہ کے طیارے اپنا مشن مکمل کرکے بحفاظت واپس آئے۔ ایک پاکستانی طیارہ گم ہوگیا۔

بھارتی فضائیہ کے طیاروں نے سرگودھا میں پاکستان کے فضائی اڈہ پر حملہ کرنے کی اپنی ناکام کوشش جاری رکھتے ہوئے سہ پہر دوبارہ اپنے مسٹیئر ز طیارے بھیجے جو ایک ہزار پونڈ کے بموں سے لیس تھے۔ پاکستانی فضائیہ کے طیارے ان کے مقابلہ کے لیے فوراً اڑے اور انھوں نے دشمن کا ایک طیارہ مار گرایا۔ بھارتی فضائیہ اپنے اس حملہ میں سرگودھا کے ہوائی اڈے کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکی۔ مشرقی پاکستان میں پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے سہ پہر دوسری مرتبہ بھارت کے ایک ہوائی اڈہ پر حملہ کیا اور دشمن کے چار طیاروں کو زبردست نقصان پہنچایا جن میں دو کینبرا طیارے بھی شامل تھے۔ پاکستانی فضائیہ کے ایک طیارے کو نقصان پہنچا۔

پاکستانی فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے سہ پہر سری نگر کے ہوائی اڈہ پر بھی گولیاں چلائیں۔ اس کارروائی میں دو بھارتی طیارے تباہ کر دیئے گئے اور فوجی ٹھکانوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ دشمن سری نگر کے ہوائی اڈہ کو مغربی پاکستان پر فضائی حملوں کے لیے استعمال کرتا تھا۔

لاہور سیکٹر میں دشمن کے حملوں کو وہیں روک دیا گیا۔ جنگ جاری رہی اور صورت حال پوری طرح اور مؤثر طور پر پاکستانی فوج کے قبضہ میں رہی۔

پاکستان کے عبوری دارالحکومت پر بھارت کے فضائی حملہ سے چھ افراد شہید اور بیس مجروح ہوئے شہید ہونے والوں میں دو خواتین اور ایک پانچ سالہ بچہ بھی شامل تھے بھارتی طیارے فضا میں بہت اونچے اُڑ رہے تھے اور انھوں نے سیٹلائٹ ٹاؤن کے قریب تین بم گرائے اس جگہ کچھ لوگ ایک شادی کی تقریب میں شرکت کرنے کے بعد واپس آرہے تھے۔ اس علاقہ میں چودہ مکان بالکل تباہ ہوگئے یہاں چودہ افراد مجروح ہوئے جن میں سے دو کو شدید زخم آئے۔ ایک اور مقام چوہار پل پر دو بھارتی بم دو مال بردار ٹرکوں پر گرے اس سے ٹرکوں پر سوئے ہوئے افراد شہید ہوگئے تاہم املاک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تیسری جگہ جہاں بھارتی طیاروں نے بمباری کی اسلام آباد کے علاقہ میں واقعہ ایک گاؤں شکرپاڑیاں تھا اس جگہ کوئی شخص مجروح نہیں ہوا کیونکہ بم کھیتوں میں گرے بھارت کے فضائی حملہ میں جو افراد شہید ہوئے ان میں ہائی سکول کا ایک طالب علم اُیوب چھبیس سالہ رضیہ بیگم زوجہ برکت حسین، ستائیس سالہ صابرہ بی بی زوجہ محمد اشرف اور ایک پانچ سالہ بچہ سعید احمد شامل تھے یہ سارے ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس خاندان کے دو دوسرے افراد محمد اشرف اور اس کی والدہ مسمات مرزا نور مجروح ہوئیں۔

بھارتی طیاروں نے منگل کو علی الصبح ہی کراچی پر جو حملہ کیا اس میں چھبیس شہری مجروح ہوئے۔ مجروحین میں سے بائیس افراد کو مختلف مقامی ہسپتالوں میں داخل کرادیا گیا۔ ان میں سے ایک شخص پی۔ ای۔ سی ہاؤسنگ سوسائٹی کے علاقہ سے اور اکیس تین ہٹی اور نفیس آباد کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے دُوسرے زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد کے بعد گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ تین ہٹی اور نفیس آباد علاقہ کے بائیس اور پی ای سی ہاؤسنگ سوسائٹی کے چار افراد بھارتی طیارہ سے برسائے جانے والے گولوں سے مجروح ہوئے۔ تین شہریوں کا جو شدید مجروح ہوئے تھے آپریشن کیا گیا اور ان کے جسم سے گولوں کے چھوٹے ٹکڑے نکالے گئے یہ تین افراد نفیس آباد کے انیس، خورشید اور بشیر تھے۔ نفیس آباد کے ایک شخص عبداللہ کا سارا کنبہ مجروح ہوا جس میں پانچ بچے بھی شامل تھے۔ زخمی ہونے والوں میں لیاقت آباد بی ۱۰ علاقہ

کے چار بھائی ضمن علی شاہ، ظاہر علی شاہ، اورنگ زیب اور عبدالقدوس بھی شامل تھے پی ای سی ہاؤسنگ سوسائٹی کے جو افراد زخمی ہوئے وہ مسٹر اور مسز اختر، میرزادہ اور سہیل تھے۔ مسز اختر آزاد کا جناح ہسپتال میں آپریشن کیا گیا۔ فضائی حملہ کے تمام مجروحین نے کہا کہ انھوں نے بجلی کے جھٹکا کی طرح کچھ محسوس کیا اور جب وہ بیدار ہوئے تو ان کے زخموں سے خون نکل رہا تھا۔

بھارتی فضائیہ نے رات کے وقت کراچی پر بمباری کرنے کی ایک بار پھر کوشش کی لیکن پاک فضائیہ کے جری فضائی دستوں نے جو کراچی کے فضائی دفاع پر مامور تھے بہادر ہیے دشمن کی یہ کوشش بھی خاک میں ملا دی۔ بھارتی حملہ آور طیاروں کا پاک فضائیہ نے فوراً مقابلہ کر کے انہیں کراچی سے باہر ہی جا لیا اور اس وقت تک ان کا تعاقب جاری رکھا جب تک کہ وہ پاکستانی علاقہ سے باہر نہ ہو گئے۔ عوام کو دشمن کے طیاروں کی آمد کی اطلاع دینے کے لیے پہلا سائرن ٹھیک سوا سات بجے شام بجایا گیا اور صرف ۳۲ منٹ کے بعد حملہ آور طیاروں سے پاک ہو جانے کا سائرن بجا دیا گیا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کا کہنا تھا کہ صبح کے ہوائی حملے کا بھی کراچی کے بیس لاکھ عوام کے حوصلوں پر مطلق کوئی اثر نہ پڑا بلکہ دشمن کا سر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کچل دینے کا ارادہ ہر ایک کے دل میں اور پکا ہو گیا۔

اگرچہ پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس اور پیر الٰہی بخش کالونی میں جہاں علی الصبح چار بجے کے بعد حملہ ہوا لوگوں کو اسی حملے نے بیدار کیا لیکن کراچی اور دوسرے حصوں کے باشندوں کے لیے یہ کوئی نئی خبر نہ تھی کیونکہ اس کالونی اور تین ہٹی کے پاس والے نالے سے متصل جھونپڑیوں والی غریب آبادی کے لوگ اس سے پہلے ہی گھروں سے نکل کر بم زدہ علاقہ کے بارے میں پوچھ گچھ میں لگے ہوئے تھے۔

پاکستان کے دارالحکومت پر فضائی حملہ کر کے بھارت کے جنگ پسند رہنماؤں نے موجودہ تصادم کو بڑھانے کی طرف ایک اور قدم اٹھایا۔ پاکستانی اور غیر ملکی اخباری نمائندوں نے صبح کے وقت وہ مقامات دیکھے جہاں بھارتی طیاروں نے بم گرائے تھے انھوں نے دیکھا کہ اس علاقہ کے عوام پرسکون اور پرعزم تھے۔ راولپنڈی میں غیر سرکاری و سرکاری دفاتر

اور کاروباری مراکز میں بدستور کام ہوتا رہا اور بازاروں میں چہل پہل رہی۔ دریں اثنا سفارتی مبصرین نے پاکستان کے دارالحکومت پر بھارت کے اس فضائی حملہ کو خود دیکھا اور انسے لاہور سیکٹر پر بھارتی حملہ کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال میں سنگین موڑ قرار دیا۔ شہری آبادی پر بم برسا کر بے گناہ مردوں، عورتوں اور بچوں کو نشانہ بنانے کی اس وحشیانہ کارروائی کی طرف بین الاقوامی تنظیموں کو توجہ دلائی گئی۔

مشرقی اور مغربی پاکستان میں جہاں جہاں بھارتی جنگ بازوں نے حملے کئے عوام کے حوصلے بدستور بلند رہے، عزم و حوصلہ میں پختگی اور بلندی ہوتی رہی۔ صدر پاکستان نے میجر جنرل اختر حسین ملک جنرل آفیسر کمانڈنگ بارہویں ڈویژن کو بہادری کا سب سے بڑا اعزاز "ہلال جرأت" دیا۔ کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے انہیں بتایا کہ یہ اعزاز آزاد کشمیر کی فوجوں کی مدد اور پاکستان کے تحفظ کے سلسلہ میں بے مثال خدمات انجام دینے کے صلہ میں دیا گیا ہے۔

پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل اے۔ آر۔ خاں نے بھی "آرڈر آف دی ڈے" کا اعلان کر دیا۔ انھوں نے اپنے "آرڈر" میں کہا کہ "بحریہ کے افسر اور جوان ایمان، جرأت اور اعتماد کے ساتھ اپنا مقدس فرض انجام دیں اور ان پر جو اعتماد کیا گیا ہے اس پر پورے اتریں۔ بھارت نے جارحیت کا ارتکاب کیا ہے اور اس نے پاکستان کے خلاف کھلم کھلا جنگ چھیڑی ہے۔ پاکستانی فوج اور فضائیہ میں ہمارے بہادر ساتھی پہلے ہی بھارت کو دندان شکن جواب دے چکے ہیں، قوم پوری یک جہتی کے ساتھ سپریم کمانڈر اور مسلح افواج کے ساتھ ہے، انشاء اللہ فتح ہماری ہوگی۔"

صبح ہی صبح حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے اعلان کیا کہ "تمام پاکستانی کمانڈروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ اس جنگ میں سکھوں کے مقدس مقامات کا احترام کیا جائے گا۔ سکھ عوام اپنا آزاد وطن حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں پاکستانی عوام اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ بھارت نے پاکستان پر جنگ مسلط کر دی ہے جس کا مقابلہ پوری طاقت سے کیا جائے گا۔"

مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے بھی ریڈیو پاکستان لاہور سے نہایت پُر جوش اور حوصلہ افزا تقریر کی، اس میں آپ نے افواجِ پاکستان اور پاکستانی عوام کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا — "وطن کے لیے کوئی بھی قربانی بڑی نہیں، لاہور پر حملہ کرنے والی فوجوں کا منہ توڑ دیا گیا ہے۔ اس جنگ میں پاکستان بھارت کو ایسا بھرپور جواب دے گا کہ اسے زندگی بھر ہماری سرحدوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی جُرأت نہ ہو گی۔"

عوام کا جوش وخروش اور جذبۂ ایثار شدید سے شدید تر ہوتا جا رہا تھا اور دفاعِ وطن کے لیے ملک کے طول وعرض میں لاکھوں روپے کے عطیات وصول ہو رہے تھے لاہور اور دوسرے مقامات سے جب فوجی جوانوں کے قافلے، جیپیں یا گاڑیاں گزرتیں۔ تو کیف وسرور کا ایک عجیب عالم ہوتا۔ عوام انہیں جس بے پناہ جذبۂ حمیت سے الوداع کہتے اور اس میں جو خلوص ہوتا وہ شاید ہی کسی کو نصیب ہو سکے۔

بین الاقوامی محاذ پر پاکستان کو بھارت کی جارحانہ کارروائیوں کے مقابلے پر جو عدیم المثال کامیابی حاصل ہو رہی تھی وہ مقصد کی سچائی کے باعث تھی۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے پاکستانی سفیر جنرل رضا سے ایک ملاقات میں پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کی صورتِ حال پر گفتگو کی۔ اُنھوں نے پاکستان پر بھارت کے حملہ کو بین الاقوامی ضابطۂ اخلاق کی صریح خلاف ورزی قرار دیا اور بھارت کو متنبہ کیا کہ اسے اپنے مجرمانہ اور توسیع پسند عزائم کے نتائج بھگتنے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔

چینی حکومت کے بیان میں کہا گیا۔ کہ "بھارت نے کشمیر کے معاملے میں ہمیشہ مکاری اور مجرمانہ دغا بازی سے کام لیا ہے۔ اس نے کشمیر میں مسلح فوجی جارحیت کا ارتکاب کیا تھا، مگر اس نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اب پاکستان پر بھی مسلح حملہ کر دیا ہے جو جارحیت کی بدترین مثال ہے۔"

بیان میں اقوامِ متحدہ پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا گیا "کہ یہ ادارہ کشمیر کے معاملے میں پہلے ہی سخت بدنام ہے، ۱۸ سال گزر جانے کے باوجود اس نے کشمیریوں کو حقِ خود ارادیت نہیں دلایا بلکہ بھارت نے کشمیر میں جو ظالمانہ، جابرانہ اور متشددانہ اقدامات کئے ہیں ان پر اقوامِ متحدہ کو حرف گیری کی جُرأت نہیں ہوئی۔

بھارت نے کشمیر میں ہر غیر قانونی اقدام کیا اس نے بار بار جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کی اور پاکستان کی چوکیوں پر حملے کئے مگر جوں ہی پاکستان نے اپنی سلامتی اور آزادی کے دفاع کیلئے جوابی کارروائی کی تو اقوام متحدہ کی آنکھیں کھلیں اور اس نے کشمیر میں جنگ بند کرنے کی اپیل داغ دی۔

یہ افسانہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ اقوام متحدہ جس نے ۱۸ سال سے انصاف کا دامن چھوڑ رکھا ہے اب یکایک انصاف کی علمبردار بن گئی ہے اور سیکرٹری جنرل کی ایک رپورٹ پر پاکستان اور بھارت میں مصالحت کرانے چلی ہے حالانکہ یہ رپورٹ ہی غیر منصفانہ ہے۔ بھلا کسی غیر منصفانہ بات سے منصفانہ نتائج کیسے اخذ کئے جا سکتے ہیں، اقوام متحدہ نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ یہ ادارہ سامراجیوں کا آلہ کار ہے۔ پاکستان کے خلاف بھارت کی جارحیت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔"

چین نے کہا۔ کہ "پاکستان پر جارحانہ حملے سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ بھارت کے حکمران توسیع پسند ہیں۔ اگرچہ وہ بظاہر امن کی مالا جپتے رہتے ہیں۔ مگر بباطن اُنھوں نے ہمسایہ ممالک کے علاقے ہتھیانے کی کوشش کبھی ترک نہیں کی موجودہ دور میں بھارتی حکمرانوں سے بڑا ریاکار کوئی نہیں ہوگا۔ اس کا تجربہ بھارت کے سارے ہمسایوں کو ہے۔

چین کے عوام کو بھی بھارت کی ریاکاری کا گہرا تجربہ ہے۔ بھارت نے اکتوبر ۶۲ء میں چین پر حملہ کیا تھا۔ مگر اسے کچھ حاصل نہیں ہُوا۔ تاہم اس کے بعد بھی بھارتی حکمران اشتعال انگیزیوں اور چین کی قومی حدود میں مداخلت سے باز نہیں آئے۔ وہ اب بھی چین اور سکم کی سرحد پر چینی حدود میں مداخلت کر رہے ہیں اور چین بھارت سرحد کے مغربی حصے میں چینی باشندوں کو ہراساں کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

چین نے بھارتی حکومت کو چین کی حدود کی خلاف ورزی کرنے سے باز رہنے کو کہا ہے مگر ان پر کوئی اثر نہیں ہُوا۔ اب چین بھارتی جارحوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھ رہا ہے۔ اس نے اپنی سرحد پر دفاعی انتظامات کو سخت کر دیا ہے اور سرحدوں پر متعین فوج کو ہوشیار رہنے کا حکم دیا ہے۔

بھارت نے اب پاکستان کے خلاف شرمناک جارحیت کا ارتکاب کیا ہے۔ اسے اس

جارحیت کا خمیازہ بھگتنے کے لیے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ چین کا ایمان ہے کہ پاکستانی عوام ایشیا اور ساری دُنیا کی امن پسند اقوام کی حمایت و امداد سے بھارت کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ پاکستان کے دس کروڑ عوام اپنی مادرِ وطن کی حفاظت کے لیے یکجان ہو کر اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بھارتی جارحوں کو مار مار کر اپنی سرحدوں سے نکال دیں گے۔"

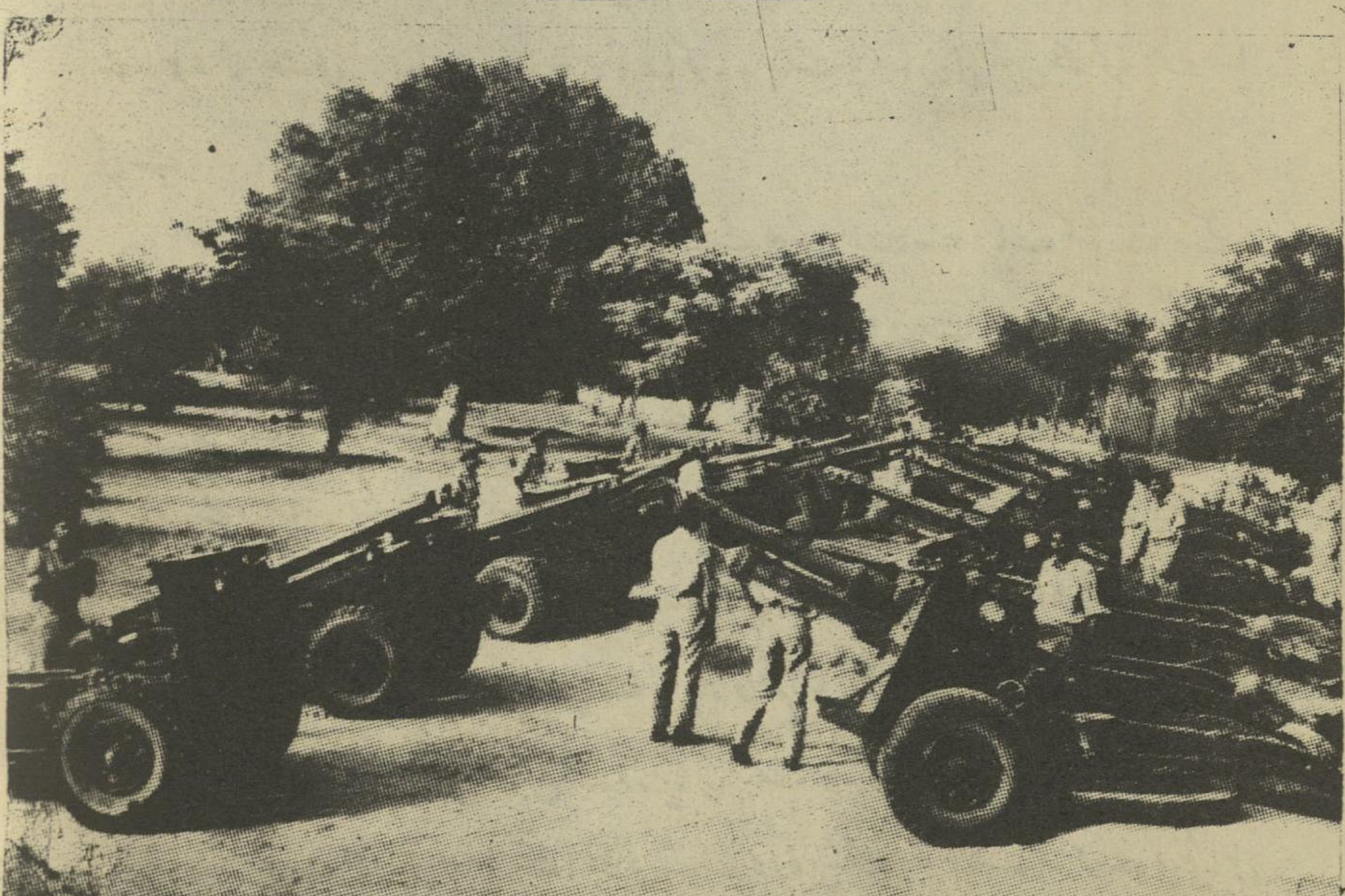
اِس کے ساتھ ہی انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے قصرِ صدارت میں اخبار نویسوں کو ایک بیان دیتے ہوئے برملا اعلان کیا کہ "انڈونیشیا موجودہ جنگ میں کشمیری عوام اور پاکستان کے ساتھ ہے"۔ اُنھوں نے کہا "انڈونیشیا کے نوجوانوں نے گزشتہ جمعہ اور سوموار کو بھارتی سفارت خانے کے سامنے جو مظاہرے کیے تھے ان پر میں پُوری طرح مطمئن اور ان کا حامی ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انڈونیشیا کسی بھی قوم کی جدوجہدِ آزادی اور حقِ خود ارادیت کا حامی رہا ہے۔ اس وقت پاکستانی عوام اپنی آزادی اور بقا کے لیے بہادرانہ جنگ لڑ رہے ہیں اس لیے ہماری تمام تر حمایت انہیں حاصل ہے"۔ انڈونیشیا نے جس طرح اہلِ کشمیر اور پاکستان کے ساتھ واضح و بے باکانہ حمایت کی اس سے یوں ظاہر ہوتا تھا گویا یہ جنگ پاکستان کی نہیں بلکہ خود انڈونیشیا کی ہے۔

صدر ایوب نے وزیرِ اعظم رُوس مسٹر کوسیجن کے ۲۴ راگست کے ایک مکتوب کے جواب میں ایک بار پھر یہ کہا کہ "وہ کشمیری عوام کو حقِ خود ارادیت دلانا چاہتے ہیں"۔ امریکی صدر مسٹر لنڈن بی۔ جانسن نے جو ان ایام میں اپنے آبائی گاؤں گئے ہوئے تھے بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ پر بہت تشویش کا اظہار کیا اور اُنھوں نے امریکی وزیرِ خارجہ مسٹر ڈین رسک، اقوامِ متحدہ میں امریکی مندوبِ اعلیٰ مسٹر آرتھر گولڈ برگ اور نیشنل سیکورٹی امور کے خصوصی نائب مسٹر مک جارج بنڈی سے رابطہ قائم کیا۔ اسی طرح دُنیا کے دُوسرے ملکوں کے سربراہوں نے بھی دونوں ملکوں کے درمیان جنگ پر اظہارِ تشویش کیا۔ برطانوی وزیرِ اعظم مسٹر ہیرلڈ ولسن نے بھی اپنی کابینہ کے اجلاس کے بعد دونوں مُلکوں کو جنگ بند کرنے کی نئی اپیل کی۔

وزیرِ خارجہ پاکستان مسٹر بھٹو نے سیکورٹی کونسل کے صدر کو بھارت کی جارحانہ

کارروائیوں اور پاکستانی علاقہ میں زبردستی گھس آنے کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اُنھوں نے کہا "پاکستان پر جو جارحانہ کارروائی ٹھونپی گئی ہے اس میں ہماری خواہش اور مرضی کو کوئی دخل نہیں۔ یہ پاکستان کے خلاف بدترین جارحیت ہے اور اس سے اقوامِ متحدہ کے چارٹر کو شدید ترین خطرہ درپیش ہے اور اس نے اقوامِ متحدہ کو شدید ترین امتحان سے دوچار کر دیا ہے۔" اقوامِ متحدہ میں پاکستان کے مندوبِ اعلیٰ سید امجد علی نے بھارت کے جارحانہ اقدامات کے خلاف شدید احتجاج کیا اور کہا کہ "جو کچھ ہٹلر نے یورپ میں کیا تھا وہی بھارت ایشیا میں کر رہا ہے۔"

سکیورٹی کونسل نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جس میں کہا گیا "کہ بھارت اور پاکستان کو فی الفور جارحانہ کارروائیاں ترک کر دینی چاہئیں" اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل یوتھانٹ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ "بہت جلد" برصغیر کا دورہ کریں گے۔



چھمب کے محاذ پر بھارت کی بھگوڑی فوج کا چھوڑا ہوا اسلحہ یہ توپیں اب پاکستان کے قبضے میں ہیں



عبدالرحیم
سوئیکارنو
صدر
جمہوریہ
انڈونیشیا

۸ رستمبر

"انڈونیشیا پاکستان کو فوجی امداد دے گا"

: صدر سوئیکارنو کا اعلان

- لاہور سیکٹر میں پاکستانی فوج نے اپنی پوزیشن پوری طرح مستحکم بنا لی

- پاکستانی بحریہ نے بھارتی بندرگاہ دوارکا پر شدید گولہ باری کرکے اس کا راڈار نظام اور ساحلی توپخانہ تباہ کردیا۔



اہالیانِ لاہور محاذ پر جانے والے پاکستانی فوجیوں پر پھول نچھاور کر رہے ہیں۔

لاہور

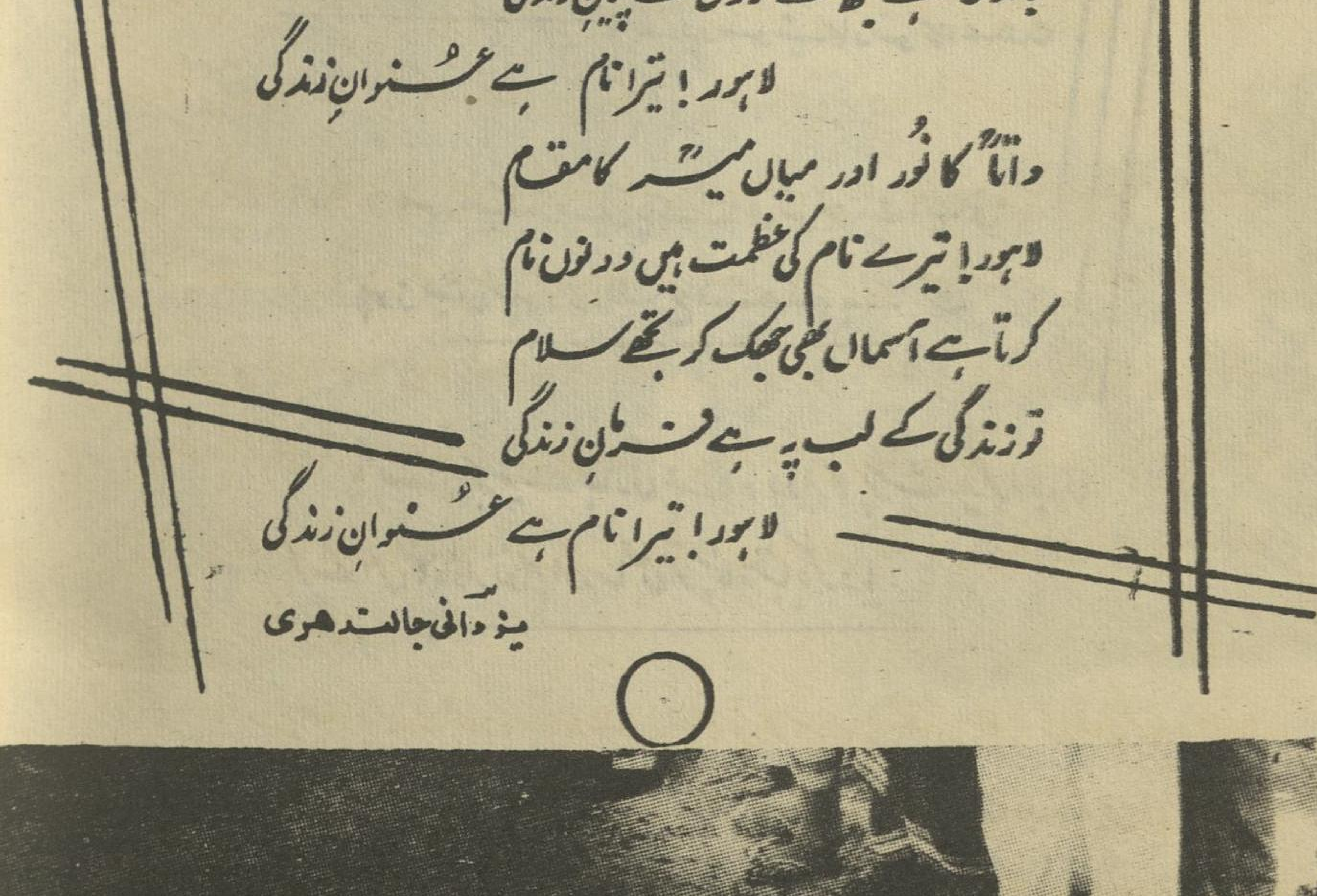
تجھ سے عیاں ہے رونقِ بُستانِ زندگی
تری جبین ہے صبحِ درخشانِ زندگی
تُو زندگی کی آن ہے، تُو شانِ زندگی
باندھا ہے تجھ سے رُوح نے پیمانِ زندگی

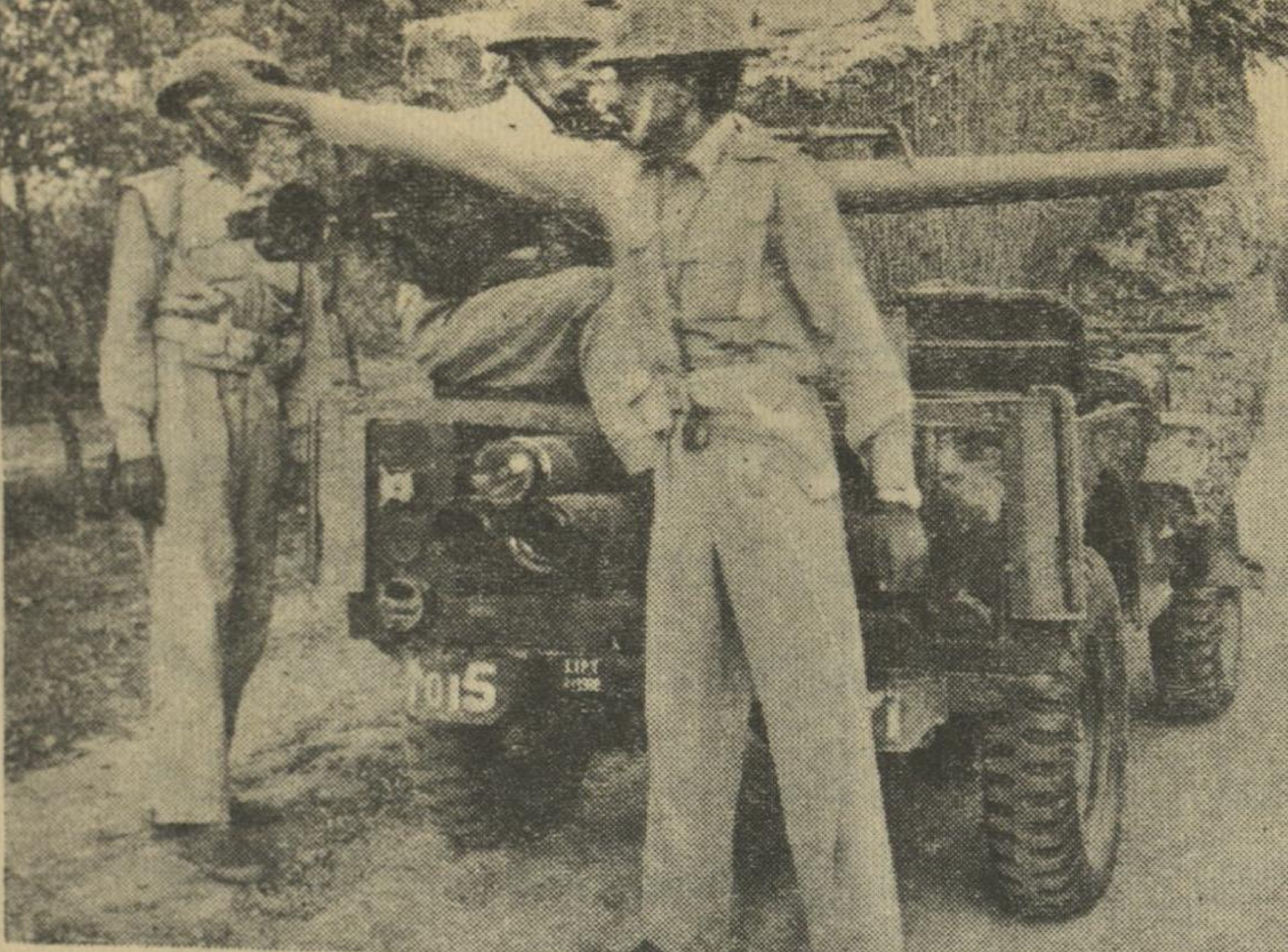
لاہور! تیرا نام ہے عُنوانِ زندگی

داتاؒ کا نُور اور میاں میرؒ کا مقام
لاہور! تیرے نام کی عظمت ہیں دونوں نام
کرتا ہے آسماں بھی جھک کر تجھے سلام
تو زندگی کے لب پہ ہے فرمانِ زندگی

لاہور! تیرا نام ہے عُنوانِ زندگی

یزدانی جالندھری





واہگہ محاذ پر
بھارت کا پہلا ٹینک
اس نادر جنگی ٹینک شکن
توپ سے تباہ کیا گیا جو فوری
طور پر ایک جیپ کے گدّے
کو اڈہ بنا کر چلائی
گئی

لاہور کے محاذ پر پاکستانی فوج دُشمن پر مسلسل دباؤ ڈالتی رہی اور اس نے اپنی پوزیشن مستحکم کرلی۔ پاکستانی فوج کو دُشمن کے خلاف بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی جب کہ دُشمن نے دو اور محاذ کھولنے کی کوشش کی جس میں اسے منہ کی کھانی پڑی ان میں سے ایک محاذ جموں، سیالکوٹ سرحد پر اور دوسرا محاذ حیدر آباد ڈویژن میں گڈارو کے علاقے میں کھولنے کی کوشش کی گئی دُشمن نے جموں، سیالکوٹ سرحد پر تین مقامات سے بین الاقوامی سرحد عبور کرلی تھی لیکن پاکستانی فوج نے دُشمن کے دانت کھٹے کردیئے۔ اس نے دُشمن کے پچیس ٹینک تباہ کردیئے اور پانچ میدانی توپوں پر قبضہ کرلیا۔ دُشمن نے سیالکوٹ کے ایک ہسپتال اور عدالتوں پر گولہ باری کرکے اپنے انسانیت سوز جرائم کی فہرست میں ایک اور اضافہ کیا جہاں تک گڈارو کے محاذ کا تعلق تھا۔ دُشمن کی فوج نے اس علاقے میں راجستھان کی سرحد عبور کرکے پولیس کی دو چوکیوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ پاکستانی فوج بہت جلد پہنچ گئی اور اس نے دُشمن کی پیش قدمی کو روک دیا اس علاقے میں جوابی کارروائی کی گئی اور پاکستانی فوجوں نے ان دونوں محاذوں پر دُشمن کے بہت سے سپاہی گرفتار کرلیے۔

پاکستانی فضائیہ نے متعدد مقامات پر بھارتی فوجیوں پر حملے کرکے بری فوج کو مدد دی اس کارروائی کے دوران پاکستان کی فضائیہ نے دُشمن کی بکتر بند گاڑیوں اور ٹرکوں کی ایک بڑی تعداد کو تباہ کردیا۔ پاکستانی فضائیہ نے صبح سرگودھا پر بھارتی فضائیہ کے حملہ کو ناکام بنا دیا بھارتی

فضائیہ کے ساٹھ سے زائد طیارے تباہ کئے جا چکے تھے اور اس طرح مجموعی طور پر بھارت کے طیاروں کا پانچواں حصّہ تباہ کر دیا گیا تھا۔ پاکستان کی بحری فوج نے بھی بھارت کے تین طیارے مار گرائے۔

پاکستان کی دلیر اور طاقتور فضائی فوج نے بھارتی فضائیہ کی کل طاقت کا پانچواں حصّہ مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ باخبر ذرائع کے مطابق بھارتی فضائیہ کے پاس کل چار سو طیارے تھے۔ ان میں سے تین سو پچاس کارروائی کے قابل تھے۔ ان میں سے پاکستان کی فضائی فوج ساٹھ سے زائد لڑاکا بمبار اور دوسرے طیارے تباہ کر چکی تھی اور یہ تعداد بھارتی فضائیہ کی کل طاقت کا پانچواں حصّہ تھی۔

پاکستان کی بری فوج تمام محاذوں پر بھارتی فوجوں پر بھاری دباؤ ڈالتی رہی — لاہور کے پچاس میل لمبے محاذ پر بھارتی فوجوں نے پیر کو بڑا حملہ شروع کیا تھا پاکستان کی بری فوج اس حملے کو پسپا کر کے ہر محاذ پر بھارتی فوج پر سخت دباؤ ڈالتی رہی - ایک سرکاری ترجمان نے بتایا — "پاکستان کی بری فوج نے بھارتی فوجوں کے تمام حملے پسپا کر دیے ہیں اور اب سارے محاذ پر اپنی پوزیشن کو مستحکم بنا رہی ہے مختلف محاذوں پر کئی جھڑپوں کے دوران بھارتی فوج کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ چھمب کے محاذ پر بھارتی فوجوں نے آزاد کشمیر اور پاکستان کی فوجوں کے آزاد کرائے ہوئے علاقے میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن اسے بھاری جانی نقصان اُٹھا کر راہِ فرار اختیار کرنی پڑی۔ بھارتی فوج ایسی افراتفری میں بھاگی کہ اپنے پیچھے توپ خانہ کی ایک رجمنٹ کو لیس کرنے کے قابل اسلحہ چھوڑ گئی۔ اس لڑائی میں بھارتی فوج کے متعدد ٹینک بھی تباہ کر دیئے گئے۔"

۸ ستمبر کی رات کو پاکستان ایئر فورس کے بمبار طیاروں نے بھارتی فضائیہ کے ہوائی اڈوں ہلواڑہ (لدھیانہ) اور جودھ پور پر نیچی پرواز کر کے صحیح نشانے لگائے اور ان بھارتی اڈوں کے رن ویز کو بھاری نقصان پہنچانے کے علاوہ متعدد طیارے تباہ کر دیئے۔

نئی دہلی ریڈیو نے یہ تسلیم کیا کہ پاکستان ایئر فورس کے طیاروں نے بھارت کے ان بہت سے ہوائی اڈوں پر گزشتہ روز اچانک حملہ کیا جہاں سے بھارتی طیارے پاکستان کی شہری

آبادیوں پر حملے کر رہے تھے بھارتی ریڈیو نے یہ بھی تسلیم کر لیا کہ پاکستان کے حملے سے متعدد بھارتی طیارے تباہ ہو گئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی بھارتی ریڈیو نے اپنے عوام کو یہ کہہ کر تسلی دینے کی کوشش کی کہ پاکستان ایئر فورس نے جو طیارے تباہ کئے ہیں وہ ناقابلِ استعمال تھے۔

سرکاری ترجمان نے بتایا کہ "پاکستان ایئر فورس کے ہوائی اڈے سرگودھا پر بھارتی فضائیہ نے گزشتہ رات بہت بڑا حملہ کیا جس میں بیس سے زائد کینبرا بمباروں نے حصہ لیا۔ انھوں نے نیچی پرواز کر کے حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن پاکستانی فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے انھیں مار بھگایا۔ ہوائی اڈے کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا اور نہ ہمارے کسی طیارہ کو نقصان پہنچا ہے۔ شام کو بھارتی کینبرا طیاروں نے بہت زیادہ بلندی سے کراچی میں منوڑا پر بم گرائے لیکن پاکستان کے کسی فوجی ٹھکانے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔"

اگر پاکستان ایئر فورس نے فضائی جھڑپوں میں بھارتی فضائیہ کو بھاری نقصان پہنچایا تو پاکستان کی بری فوج نے بھی توپوں سے فائرنگ کر کے دشمن کے چار طیارے مار گرائے۔ ایک سرکاری ترجمان نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ "قصور کے علاقے میں پاکستان کی بری فوج نے بھارتی فضائیہ کا ایک نیٹ جیٹ لڑاکا طیارہ مار گرایا۔ کل نارووال کے علاقے میں مشین گن کی فائرنگ سے ایک نیٹ گرایا گیا تھا اور اس کا بھارتی ہوا باز ہلاک ہو گیا اس کے علاوہ بری فوج کے توپچیوں نے سرگودھا پر بھارتی حملہ کے دوران کل دو ہنٹر طیارے مار گرائے۔"

پاکستان کی ان زبردست اور بہادرانہ کارروائیوں کے باعث بھارت میں صفِ ماتم بچھ گئی اور گھبراہٹ کے عالم میں دشمن بوکھلا اٹھا۔ پاکستان کی خبریں اس قدر درست اور مبالغہ سے مبرا تھیں کہ اسے اپنے عوام کو ان خبروں کی صداقت کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے جھوٹ کی مہم چلانا پڑی، چنانچہ اس نے یہ جھوٹ گھڑا کہ "بھارتی فضائیہ نے کلکتہ کے اوپر پاکستان ایئر فورس کا ایک لڑاکا طیارہ مار گرایا ہے"۔ سرکاری ترجمان نے بھارت کے اس دعوے کو سفید جھوٹ قرار دیا۔ ترجمان نے مزید کہا کہ "پاکستان ایئر فورس کے ایک طیارہ کے لاپتہ ہونے کا اعلان کل کیا جا چکا ہے یہ طیارہ بھارتی فضائیہ کے ہوائی اڈہ کلائی کنڈہ پر حملہ کر کے واپس

آرہا تھا کہ لاپتہ ہوگیا پاکستانی فضائیہ نے اس حملے میں کل صبح بھارت کے گیارہ کینبرا طیارے تباہ کیے تھے۔" ترجمان نے نئی دہلی ریڈیو کے اس اعلان کو افترا قرار دیا کہ "پاکستان ایئر فورس کے طیاروں نے دہلی، بمبئی اور کلکتہ پر فضائی حملے کیے ہیں بھارت نے یہ بھی جھوٹ بولا کہ اس کے طیاروں نے چک لالہ پر بم گرائے ہیں حالانکہ اس کا حملہ شہری ٹھکانوں پر تھا۔"

رات ایک بجے تقریباً بارہ بھارتی ٹرانسپورٹ طیاروں نے مغربی پاکستان میں چنیوٹ، سانگلہ ہل، چک جھمرہ اور وزیر آباد کے علاقوں میں چھاتہ فوج کے سپاہی اتار دیئے، سرکاری ترجمان کا کہنا ہے کہ "پیشتر اس سے کہ وہ کسی قسم کا نقصان پہنچا سکتے آج شام تک ان میں سے زیادہ تر چھاتہ سپاہی گرفتار کر لیے گئے۔"

تازہ ترین اطلاع کے مطابق لاہور، شاہدرہ، جہلم، راولپنڈی، سکھر، بدین اور کراچی کے نواحی علاقوں میں بھی بھارتی چھاتہ سپاہی اتارے گئے حکومت نے عوام، بالخصوص دیہی عوام سے التماس کی کہ وہ رات بھر خبردار رہیں اور ان چھاتہ سپاہیوں کو خواہ وہ فوجی وردی میں ہوں یا سفید لباس میں صبح تک ختم کر دیں تاکہ وہ پاکستان کے پلوں اور رسل و رسائل کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ ریڈیو پاکستان سے کہا گیا کہ کل تک ہماری مقدس سرزمین دشمنوں سے پاک ہو جائے گی۔

بہت سے چھاتہ سپاہیوں نے خود ہی ہتھیار پھینک کر اپنے آپ کو ان لوگوں کے حوالے کر دیا جنھوں نے انھیں چھاتے سے اترتے دیکھ لیا تھا۔ اس وقت تک بھارتی فوج کے جتنے بھی قیدی اور چھاتہ فوج کے سپاہی ہاتھ آئے تھے ان کے طرز عمل سے یہی معلوم ہوا کہ وہ بے دلی سے میدان میں آئے تھے کیونکہ ان کے سامنے کوئی نصب العین نہیں۔ ایک سرکاری ترجمان نے عوام کو خبردار کیا کہ وہ ان بھارتی چھاتہ سپاہیوں سے ہر وقت ہوشیار رہیں۔ بھارت ہمارے ملک میں چھاتہ فوج کے سپاہی اتارنے کا جواز پیدا کرنے کے لیے پہلے سے راستہ ہموار کر رہا تھا۔ چنانچہ بھارت کے ریڈیو سٹیشنوں سے پچھلے چند روز سے لگاتار یہ کہا جا رہا تھا کہ "پاکستان کی چھاتہ فوج جالندھر اور پٹھانکوٹ کے علاقوں میں اتر چکی ہے" بھارت کے اس پروپیگنڈے کا مقصد ایک تو یہ تھا کہ وہ پاکستان میں اپنی چھاتہ فوج اتار کر بزدلانہ

تخریبی کارروائیاں کرنے کا جواز پیدا کرلے اور دُوسرے بھارت میں وہ جس بے گناہ کو چاہے پاکستانی چھاتہ فوج کا سپاہی قرار دے کر گرفتار کرلے۔

حکومت نے عوام کو خبردار کیا "کہ بھارت کے تخریبی کارروائیاں کرنے والے ان چھاتہ سپاہیوں کی تلاش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں اور جہاں انھیں کسی پر بھارتی چھاتہ فوج کے سپاہی ہونے کا شبہ ہو اسے فوراً گرفتار کرکے نزدیک ترین فوجی چوکی یا تھانے میں پہنچادیں۔ بھارتی فوج کے چھاتہ سپاہی جنگلوں میں، ندی نالوں میں گنے اور کپاس کے کھیتوں میں چھپنے کی کوشش کریں گے اور ہر ایسی جگہ سے فائدہ اُٹھائیں گے جسے وہ اپنے خفیہ اڈہ کے طور استعمال کرسکیں لہٰذا ایسی ہر جگہ کو ان کی تلاش کے لیے چھان مارا جائے یہ چھاتہ سپاہی عموماً دریاؤں کے کشتیوں کے گھاٹ پر اور مُسافروں کے اُترنے اور چڑھنے والی جگہوں پر پائے جائیں گے۔ خاص طور پر ایسے مشتبہ اشخاص کی نگرانی کی جائے جنھوں نے ڈھیلے ڈھالے اور بوجھل لباس پہن رکھے ہوں کیونکہ یہ چھاتہ بردار سپاہی اپنے ہتھیار اور تخریبی کارروائیوں میں کام آنے والے آلات کپڑوں میں ہی چھپائے ہُوئے ہوں گے" عوام کو مشورہ دیا گیا کہ وہ اپنے لائسنس والے ہتھیار دن رات ساتھ رکھیں اور ان چھاتہ سپاہیوں کو یہ موقع نہ ملنے دیں کہ وہ کہیں سے کوئی چیز حاصل کرسکیں اِس لیے لوگوں کو کپڑے، کھانے پینے کی اشیاء اور دیگر ایسی قابلِ استعمال چیزیں رات کو ہرگز باہر رکھ کر نہ سونا چاہیئے" بھارتی فوج کے جو فوجی قیدی اور یہ چھاتہ سپاہی پکڑے جاچکے تھے اُنھوں نے یہ تاثر دیا کہ وہ بد دلی سے لڑائی کے میدان میں آئے تھے کیونکہ ان کے سامنے کوئی نصب العین نہیں قصبوں اور دیہات کے باشندوں کو خاص طور پر مشورہ دیا گیا کہ "وہ باقاعدہ گروہ بنا کر ان چھاتہ سپاہیوں کو تلاش کریں یہ چھاتہ سپاہی بجلی گھر، پُل، سڑکیں اور اس قسم کے اور اہم اڈے برباد کرنے کی غرض سے بھیجے گئے ہیں۔"

پاکستان کی سرحدات اور اندرونِ پاکستان بھارتی چھاپہ ماروں کی تخریبی کارروائیوں کے ساتھ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی جدوجہد بدستور جاری تھی، چنانچہ صدائے کشمیر ریڈیو کے نشریہ کے مطابق چوبیس گھنٹوں میں مقبوضہ کشمیر میں مختلف مقامات پر جھڑپوں اور چھاپوں

کے دوران بھارتی فوج کے کم و بیش تین سو سپاہی مُجاہدین کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔

مقبوضہ کشمیر میں ایک مقام پر اسدن کی سب سے بڑی جھڑپ ہوئی جس میں مجاہدین نے دو سو بھارتی سپاہی ہلاک اور انچاس مجروح کئے۔ انقلابی کونسل کے ہیڈ کوارٹر میں موصول ہونے والی ایک خبر میں کہا گیا کہ پچھلے ۴۸ گھنٹوں میں بھارتی فوجی دستوں نے مجاہدین کے ایک کیمپ پر حملہ کیا۔ اِس جگہ ڈٹ کر مُقابلہ ہُوا اور رات بھر لڑائی جاری رہی۔ آخر بھارتی فوج کے قدم اکھڑ گئے اور وہ راہِ فرار اختیار کر گئی۔ ہلاک ہونے والے بھارتی فوجیوں میں دو افسر بھی تھے۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے مزید بتایا "کہ مجاہدین نے سری نگر، سون مرگ روڈ پر بھارتی فوج کے ایک بہت بڑے قافلے پر حملہ کیا اور دُشمن کے پندرہ ٹرک تباہ کر دیئے اُسی طرح مجاہدین نے راجوڑی کے علاقہ میں بھی بھارتی فوج کے ایک قافلہ پر حملہ کیا اور تیرہ بھارتی فوجیوں کو ہلاک اور سات ٹرکوں کو برباد کر دیا۔ مجاہدین کے اور چھاپہ مار دستوں نے سری نگر سے کرگل جانے والی سڑک کا تین میل لمبا ٹکڑا تباہ کر دیا اور اس طرح اس علاقے میں بھارتی فوجوں کی نقل و حرکت مشکل بنا دی"۔ جہادِ آزادیٔ کشمیر روز بروز زور پکڑتا جا رہا تھا۔ کیونکہ کشمیری دھڑا دھڑ مجاہدین میں شامل ہو رہے تھے اور مجاہدین کی تعداد روزانہ بڑھ رہی تھی۔ جن علاقوں کو مجاہدین بھارتی فوج سے پاک کراتے تھے وہاں کے سب لوگ خُدا کا شکر ادا کرتے اور مجاہدین کے لشکر میں شامل ہو جاتے۔

بھارت کے خلاف اس جہاد میں پاکستانی بحریہ نے بھی بھرپُور حصّہ لیا۔ چُنانچہ ۸ ستمبر بُدھ کی صبح کو پاکستانی بحری بیڑے نے کاٹھیاواڑ کے ساحل پر بھارت کے فوجی اڈے دوارکا پر زبردست گولہ باری کی اور اس اڈے کو تباہ کر دیا۔ یہ اڈہ کراچی سے دو سو دس میل دور کاٹھیاواڑ کے ساحل پر ایک اہم بھارتی فوجی بندرگاہ ہے اِس اڈے پر بھارت کے رڈار مرکز اور فوجی ٹھکانوں کو برباد کر دیا گیا۔ بھارت نے اس اڈے کو پاکستان کے دُوسرے علاقوں پر بمباری کے لیے رہنمائی کے مرکز کے طور پر بھی استعمال کیا تھا۔ دراصل ۷ ستمبر کو جب بھارتی طیاروں نے کراچی پر بمباری کی تو بحریہ کے کمانڈر انچیف نے دُشمن کے خلاف

کارروائی کا حکم دے دیا اور کہا کہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر دشمن کا منہ توڑ جواب دیا جائے۔

چنانچہ علی الصبح دو پاکستانی بحری جہازوں جعفر اور منصور نے دوارکا کے ہوائی اڈے اور رڈار سسٹم پر دھاوا بول دیا اور ان کے گولے عین نشانے پر لگے اور دشمن کو اس امر کا موقع ہی نہ دیا گیا کہ وہ سنبھل کر جوابی حملہ بھی کر سکے۔ اس اڈے پر ڈیڑھ گھنٹے تک بمباری کی جاتی رہی نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی، بھارت کو اس حملے کا وہم و گمان بھی نہیں تھا چنانچہ اس نے گھبراہٹ کے عالم میں اپنے طیاروں کو حملہ کرنے کے لیے بھیجا، لیکن پاکستانی بحری بیڑے کی توپوں کا رخ ان جہازوں کی طرف ہو گیا اور تین حملہ آور طیاروں کو مار گرایا گیا

جنگ میں شدت کے باعث مغربی پاکستان کے تمام شہروں میں بلیک آؤٹ کا اعلان کر دیا گیا۔ عوام کے تعاون کا یہ عالم تھا کہ ہزاروں رضا کاروں نے اسے کامیاب بنانے میں رضا کارانہ سعی شروع کر دی۔

بین الاقوامی محاذ پر انڈونیشیا کی سپریم آپریشنل کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں بڑی دیر تک پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کی نوعیت پر غور و خوض کیا گیا۔ اس اجلاس کے بعد انڈونیشیا کے نائب وزیر اعظم سوم نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ "پاکستان نے چونکہ تحریری طور پر امداد طلب کی ہے علاوہ بریں انڈونیشیا پاکستانی اور کشمیری عوام کی جدوجہد میں ان کا حامی ہے اس لیے انڈونیشیا پاکستان کو فوجی امداد دے گا۔" انڈونیشیا کا پارلیمانی وفد ان ہی ایام میں پاکستان کا دورہ کر رہا تھا اس کے لیڈر نے کراچی میں ایک عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا "آپ کی خوشی ہماری خوشی اور آپ کا غم ہمارا غم ہے۔"

دریں اثناء بھارت کی جارحیت کے خلاف پاکستان کو فوجی امداد دینے کے سوال پر ایران اور ترکی کے وزرائے اعظم میں ۹ ستمبر جمعرات کو انقرہ میں غور کرنا طے پایا۔ ایرانی وزیر اعظم امیر عباس ہویدا جمعرات کو انقرہ پہنچ کر حصہ لیں گے۔

ترکی کے وزیر اعظم مسٹر ارگیپلو نے ۸ ستمبر کو ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ "پاکستان کو بھارتی حملہ کے خلاف فوجی امداد دینے کے سوال پر سنٹو کے تحت غور کیا جائے گا جس کے پاکستان، ترکی اور ایران ممبر ہیں۔"

ترکی کے دو مرکزی وزراء نے صدر جنرل گورسل سے تحریری طور پر درخواست کی کہ ترکی کی پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا جائے تاکہ پاکستان پر بھارت کے "جارحانہ حملے" سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کیا جا سکے۔

دونوں وزراء نے مزید کہا کہ "بھارت نے پاکستان پر پہلے حملہ کر کے جارحیت کا ارتکاب کیا ہے اگر بھارت اپنی جارحیت جاری رکھے تو ترکی کو اس سے سفارتی تعلقات ختم کر لینے چاہئیں اور پاکستان کو جو ہمارا عظیم دوست اور حلیف ہے ہر قسم کی امداد بہم پہنچانی چاہیئے"۔

حکومت ایران کا ایک بیان ریڈیو ایران سے نشر کیا گیا جس کا متن درج ذیل ہے۔

"ایران کے عوام نے پاکستان پر حملہ کی خبر بے انتہا دکھ اور اضطراب سے سنی ہے' ایرانی قوم کے اپنے بھائیوں سے گہرے تعلقات ہیں یہ دونوں ملک ثقافتی اور مذہبی رشتے میں منسلک ہیں' ان کی جغرافیائی حیثیت بھی ایک ہے' اس کے علاوہ مختلف شعبوں میں بہت قریبی تعلقات ہیں۔

دونوں قومیں دوستی اور محبت کے ابدی رشتوں میں منسلک ہیں' پاکستان پر بھارت کے حملہ سے ایرانی عوام کو شدید تشویش لاحق ہو گئی ہے' ایرانی عوام اپنے پاکستانی بھائیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور اس بات کا تہیہ کرتے ہیں کہ وہ محض ہمدردی کے اظہار پر اکتفا نہیں کریں گے بلکہ اپنے پاکستانی بھائیوں اور بہنوں کی ہر ممکن مدد کریں گے"۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری مسٹر یوتھانٹ نیویارک سے لندن پہنچ گئے، جہاں رہائش کے قریبی ہوٹل میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر میکلین سٹوارٹ نے ان کے ساتھ ملاقات کی' جب اخباری نمائندوں نے اس ملاقات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ "سلامتی کونسل اور یوتھانٹ دونوں ملکوں کے درمیان صلح کرانے کے سلسلہ میں مساعی بروئے کار لا رہے ہیں، برطانیہ ان کا مکمل حامی ہے اور یہی یقین دہانی کرانے کے لیے وہ یوتھانٹ سے دوبارہ مل رہے ہیں' یوتھانٹ نے نیویارک میں اخبار نویسوں سے ایک ملاقات کے دوران کہا تھا کہ "یہ کام خاصہ مشکل ہے انھیں اپنی کامیابی کا بہت زیادہ یقین نہیں ہے"۔ اس اثناء میں پاکستان نے اقوام متحدہ میں اپنا کیس تیار کر لیا۔

پاکستان کی حمایت میں دُنیا کے تمام آزاد مُلکوں، اخبارات اور ممتاز شخصیتوں کی طرف سے حمایت کا سیلاب بڑھنا شروع ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی چین نے بھارت سے زبردست احتجاج کیا کہ اس کی جارحانہ سرگرمیوں کے ہولناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں" اس مقصد کے لیے حکومت چین نے بھارتی حکومت کو ایک مراسلہ بھی دیا ۔ اس مراسلے میں چین نے کہا کہ چین اور سکم کی سرحد پر بھارت کی غیر قانونی کارروائیاں رُک جانی چاہئیں ورنہ بھارت کو ہولناک نتائج کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔"

کشمیر میں آزاد کشمیر اور پاکستان کی فوجوں نے چھمب سیکٹر میں جوڑیاں سے آگے اپنی پیش قدمی جاری رکھی اور وہاں بھارتی فوجوں کا صفایا کر دیا گیا یہاں بہت سے ٹینک پاک آزاد فوجوں کے ہاتھ آئے جو بالکل کارآمد تھے ۲۵ پونڈ کے گولے پھینکنے والی چھ بھارتی توپوں پر بھی قبضہ کر لیا گیا، ۲۵ بھارتی فوجیوں کو جنگی قیدی بنا لیا گیا۔ ان میں دو افسر اور دو جونیئر کمشنڈ افسر بھی شامل تھے اس علاقہ میں پاکستانی حکام نے سول نظم و نسق قائم کر دیا۔

نئی دہلی میں بھارتی ترجمان نے دعویٰ کیا کہ "ہماری فوجیں جنگ بندی لائن کے جنوب کی طرف جوڑیاں سیکٹر میں پیش قدمی کر رہی ہیں اور پاکستانیوں کی پیش قدمی روک دی گئی ہے بھارتی فوج آگے بڑھنے کے لیے دباؤ ڈال رہی ہے پورے جوڑیاں شہر میں آگ لگ چکی ہے اور بھارتی فوج نے جوڑیاں کے علاقہ میں بہت سا پاکستانی جنگی سامان اپنے قبضہ میں لے لیا ہے" حکومت بھارت کے ترجمان نے دعوےٰ کیا کہ کشمیر کے شمال میں بھارتی فوجوں نے پاکستانی فوج سے ایک اہم پہاڑی مورچہ چھین کر پونچھ کی طرف سے پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اِس پہاڑی مورچہ سے شہر پونچھ نظر آتا ہے اور یہ مورچہ فوجی اہمیت رکھتا ہے بھارت کی فضائی فوج کے طیاروں نے چھمب جوڑیاں سیکٹر میں کئی حملے کیئے ان حملوں میں مزید پانچ پاکستانی ٹینک اور توپیں و ٹرانسپورٹ گاڑیاں بے کار کر دی گئیں۔"

خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندوں نے محاذ سے خبر دی "کہ چھمب کے علاقہ میں بھارتی فوج کو آزاد فوجوں سے جو تباہ کن شکست ہوئی اِس سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ کوئی فوج کتنی ہی طاقتور

اور مسلح کیوں نہ ہو۔ کسی نصب العین کے بغیر اچھی طرح جنگ نہیں کر سکتی۔ بھارتی فوج کی پسپائی سے یہ ظاہر ہو رہا تھا وہ پسپا نہیں ہو رہی بلکہ بھارتی فوجی جان بچانے کے لیے اندھا دھند بھاگ رہے ہیں۔ وہ آزاد فوجوں کی پیش قدمی کے آگے بالکل نہ ٹھہر سکے اور نہایت افراتفری کے عالم میں بھاگ نکلے۔ وہ علاقہ جو بھارتی فوج کا گڑھ تھا اور جس کی حفاظت کے زبردست انتظامات کئے گئے تھے اب وہی علاقہ دشمن کی تباہ کن شکست کا منظر پیش کر رہا ہے۔ میلوں دُور تک بھارتی فوج کے مہلک ترین ہتھیار بکھرے پڑے ہیں۔ ان میں انتہائی جدید امریکی جنگی سامان بھی شامل ہے، امریکی جیپیں۔ ایم ۱۴ قسم کی خودکار رائفلیں۔ ۱۰۶ ملی میٹر کی ریکوئلس رائفلوں سے لیس جیپیں، فرانسیسی ایم اے ایکس ٹینک۔ مرسیڈیز ٹرک اور دوسرے ملکوں کا بنایا ہُوا دوسرا بالکل نیا جنگی سامان ہر طرف بکھرا ہُوا ہے۔ رم اور جن قسم کی شرابوں کی بوتلیں۔ ڈبوں میں بند اور تازہ راشن، دوائیں، ڈاک کے لفافے اور ٹینکوں سے لے کر جوتوں اور انڈرویئر تک بے شمار چیزیں اس علاقے میں پھیلی ہُوئی ہیں۔ جہاں سے بھارتی فوجی انتہائی بدنظمی سے بھاگے ہیں۔ بھارتی فوجیوں نے جو دمدمے وغیرہ بنا رکھے تھے ان میں سے لاتعداد پوسٹر بھی برآمد ہُوئے ہیں۔ جن میں شیواجی اور دوسرے ہندو جنگ بازوں کو ان کے کارناموں پر خراجِ عقیدت پیش کیا گیا تھا۔ عدم تشدّد اور اعتدال پسند گاندھی ازم کے علمبرداروں کے یہ رنگا رنگ پوسٹر بڑے معنی خیز ہیں۔ بھارتی پاکستانی فوجوں کو دیکھتے ہی خوفزدہ ہو کر جس طرح بھاگے اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ بھارتی فوج کا ایک ٹرک ڈرائیور اپنے ٹرک کا انجن چلانے کے بعد اس ٹرک کو چھوڑ کر بھاگ نکلا جب پاکستانی فوجی اس جگہ پہنچے تو اس وقت بھی ٹرک کا انجن چل رہا تھا۔ توپ کے ایک مورچہ پر فرانس کا بنا ہوا ٹینک، ایک ٹرک اور ایک جیپ دیکھ کر بھی بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ اُن کے ڈرائیور کس طرح سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے ہوں گے۔ اس مورچہ پر ٹینک کی نالی کا رُخ پیش قدمی کرنے والی پاک فوج کی طرف تھا اور اس میں میگزین بھی موجود تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس ٹینک کو چلانے والے اگر ذرا بھی حوصلے اور ہوش سے کام لیتے تو آسانی سے فائرنگ کرنے کے بعد منظم طور پر پسپا ہو سکتے تھے۔"



مسٹر او تھانٹ

سیکرٹری جنرل

اقوام متحدہ

۹ ستمبر

• جنگ کی موجودہ صورتِ حال بڑی سنگین ہے"

——————— : او تھانٹ

"کشمیر میں رائے شماری کے سمجھوتہ کے بغیر جنگ بندی بے فائدہ ہے" : بھٹو

پاکستان کی بہادر، شجاع اور جانباز فوجوں نے بھارتی فوجوں کو ان کی سرحدات میں دھکیل دیا۔

پٹھانکوٹ اور جودھپور کے فضائی اڈوں پر پاکستانی طیاروں کی تباہ کن بمباری

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھانٹ کی صدر ایوب اور وزیر خارجہ بھٹو سے بات چیت۔

پیغام

صلائے عام دے رہی ہے خنجروں کی دھار بھی
کہ دشمنانِ دیں کے سروں کی فصل پک گئی!
یہ ذوالفقارِ حیدری تمہاری ترجمان ہے
مجاہدو! بہادرو! وطن تمہاری آن ہے

حسن بخت

دل ہے عجیب چیز نزاکت کے باوجود
رقصاں ہے خنجروں کی قطاروں کے درمیاں
شاداب ہوئے خونِ شہادت سے آرزو
ہے چشمۂ حیات مزاروں کے درمیاں
سرمایۂ تبسم شیریں ہے زہرِ درد
رنگیں پھول کھلتے ہیں خاروں کے درمیاں
اس سے بڑی نہیں ہے کوئی عشرتِ جہاد!
مقصد کی رہ میں موت ہو یاروں کے درمیاں

نعیم صدیقی

ہم راہِ عمل کے رہرو ہیں، قرآن ہمارا رہبر ہے
اسلام ہماری دولت ہے، ایمان ہمارا جوہر ہے
قبضے میں ہمارے سب کچھ ہے کس کس کو کریں ہم لوگ عیاں
ہم اور ہمارا عزم جواں، ہم اور ہمارا عزم جواں

کلیم عثمانی



محاذ لاہور پر واہگہ، جسڑ اور قصور کے تینوں علاقوں سے بھارتی فوجوں کو شدید نقصان پہنچا کر پیچھے دھکیل دیا گیا یہ وہ علاقے تھے جہاں سے بھارت نے اپنی جارحانہ سرگرمیوں کا آغاز کیا تھا۔ اب جنگ کا محاذ بھارتی علاقہ قرار پایا۔ اس جنگ میں بے شمار بھارتیوں کو قیدی بنایا گیا اور اسلحہ کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا گیا۔ واہگہ کے علاقہ سے جس بھارتی فوج کو نکالا گیا تھا وہ پاکستانی فوج کے دباؤ کے تحت مسلسل پیچھے ہٹتی چلی گئی اور اس کا اسلحہ فاتح پاکستانی فوج کے ہاتھ آیا۔ سیالکوٹ کے علاقہ میں بھارتی فوج کو کمک پہنچ گئی تھی تاہم شدید مزاحمت کے باوجود اسے پیچھے ہٹا دیا گیا۔ سرحد کے قریب جنگ جاری رہی۔ یہاں دشمن کے ۲۳ ٹینک تباہ کر دیئے گئے اور اسلحہ سے بھری ہوئی پانچ گاڑیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ گڈارد کے علاقہ میں بھی بھارتی پیش قدمی روک دی گئی جوڑیاں کے علاقہ میں پاکستانی فوج نے اپنی پوزیشن اور مضبوط بنالی۔ دن بھر پاکستانی طیارے اِس علاقے میں پرواز کرتے رہے۔

راولپنڈی میں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ پاکستانی فوج نے کل واہگہ کی سرحد پر جوابی حملہ کر کے بھارتی فوج کو پاکستان کی سرزمین سے مار مار کر باہر نکال دیا" اس جوابی حملے میں بھارتی فوج کے متعدد جوان گرفتار کر لیے گئے اور بہت سے سامانِ جنگ پر قبضہ کر لیا گیا۔ بھارتی فوج پاکستانی یلغار کی تاب نہ لاتے ہوئے بھاگ کھڑی ہوئی اور اپنے علاقے پر پاکستانی فوج کا پورا کنٹرول ہوگیا۔ ترجمان نے کہا "سیالکوٹ کے علاقے میں جہاں دشمن نے کل نیا محاذ کھولنے کی

کوشش کی تھی صورت حال مکمل طور پر قابو میں ہے پاکستانی فوج نے دشمن کی پیش قدمی پوری طرح روک دی ہے، اور دشمن کو منہ توڑ جواب دیا۔ اس علاقے میں دشمن کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ آج بھی اس کے تینتیس ٹینک تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دو دن میں صرف اس محاذ پر دشمن کے ۵۸ ٹینک تباہ کئے جا چکے ہیں دشمن لاہور کے محاذ پر بوکھلا گیا تھا اور اس نے زبردست شکست کھانے کے بعد سیالکوٹ کے محاذ پر اپنی ساری طاقت جھونک دی تھی لیکن پاکستان کی غیور فوج نے دشمن کو منہ توڑ جواب دیا اور اس کے ٹینکوں کو تباہ کرنے کے علاوہ گولہ بارود سے بھری ہوئی پانچ گاڑیوں اور چار جیپوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ دشمن نے کل راجستھان کی سرحد عبور کر کے پاکستانی علاقے میں آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن پاکستانی فوج نے اس کے چھکے چھڑا دیئے - اس کی پیش قدمی روک دی ہے اسے سخت نقصان پہنچایا ہے اور اب اسے پاکستانی علاقے سے نکال باہر کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق دشمن اس علاقے میں بہت سی تازہ دم فوج لے آیا ہے اور گولہ بارود اور اسلحہ پہنچانے کے لیے غیر فوجی گاڑیاں استعمال کر رہا ہے"۔ ترجمان نے کہا کل بھارتی فوج نے جوڑیاں کے اس علاقے میں گھسنے کی ایک اور ناپاک کوشش کی جسے پاکستان اور آزاد کشمیر کی فوج دشمن سے آزاد کرا چکی ہے دشمن نے اس علاقے پر کئی حملے کئے لیکن انھیں سخت نقصان کے ساتھ ناکام بنا دیا گیا۔ اس علاقے میں پاکستانی طیارے دشمن کی صفوں کے پیچھے اس کی سپلائی لائن پر زبردست حملہ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے دشمن کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ قصور کے محاذ پر دشمن کو کمر توڑ شکست دی جا چکی ہے اور اب دشمن کو کچھ اور پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔ پاکستانی طیارے بھاگتے دشمن پر کاری ضرب لگا رہے ہیں"۔ ترجمان نے کہا گزشتہ دو دن میں پاکستانی علاقوں پر پاکستانی فضائیہ کا پورا کنٹرول ہے اس ہفتے بھارتی طیاروں کو پاکستانی طیاروں کے ہاتھوں جو شدید نقصان اٹھانا پڑا ہے اس کی وجہ سے اب دشمن کے طیاروں کو پاکستانی علاقوں پر کھلم کھلا حملے کرنے کی جرأت نہیں پڑتی کل رات پھر پاکستانی طیاروں نے پٹھانکوٹ اور جودھپور کے ہوائی اڈوں پر سخت حملے کیے رن وے اور دوسرے مقامات کو سخت نقصان پہنچایا۔ پاکستانی طیارے مختلف مقامات پر پاکستانی

فوجوں کی امداد بھی کرتے رہے اُنھوں نے دُشمن کے متعدد ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں، سامان اور فوج لے جانے والی گاڑیوں اور دوسرے ساز و سامان کو سخت نقصان پہنچایا اور کئی توپوں کو ٹھنڈا کر دیا۔ پاکستانی فوج نے بالخصوص سیالکوٹ کے محاذ پر دُشمن کو زبردست نقصان پہنچایا۔اس کی وجہ سے اس کے ۲۵ ٹینک برباد ہو گئے۔ اس کے علاوہ دُشمن کی پانچ توپوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ بھارتی طیاروں نے لاہور کے ہوائی اڈے پر بم برسائے اور اُنھوں نے ایک چھوٹے مواصلاتی طیارے کو گرا دینے کی کوشش کی طیارے کو کچھ نقصان پہنچا لیکن وہ زمین پر اُترنے میں کامیاب ہو گیا۔"

ترجمان نے کہا "کل رات بھارت کے کینبرا طیاروں نے کراچی پر بمباری کی۔ اُنھوں نے سرگودھا اور پشاور پر حملہ کرنے کی بھی کوشش کی لیکن کسی اڈے کو نقصان نہیں پہنچا۔" ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مُطابق کل رات اور آج صبح بھارتی طیاروں نے کراچی پر حملہ کیا۔ انھوں نے سرگودھا پر بھی حملہ کیا لیکن پاکستانی طیاروں کے پہنچتے ہی وہ دُم دبا کر بھاگ گئے۔ پاکستان کے کسی فوجی اڈے کو نقصان نہیں پہنچا۔" فضائیہ کے کمانڈر انچیف نے بتایا کہ "پاکستان کے بہادر فضائی جانبازوں نے دُشمن کے اب تک ساٹھ طیاروں کو مار گرایا۔" انھوں نے کہا "پاکستانی فضائیہ کے جوانوں نے جس بہادری اور کارکردگی کا ثبوت دیا ہے اس کا مقابلہ دُوسری عالمی جنگ کے دوران میں برطانیہ سے کیا جا سکتا ہے۔" اُنھوں نے بھارتی طیاروں کی تباہ کاریوں کی تفصیلات بیان کرتے ہُوئے کہا ۲۴ بھارتی طیاروں کو فضائی لڑائی میں تباہ کر دیا گیا ۷ کو طیارہ شکن توپوں سے مار گرایا گیا، ۲۶ بھارتی فضائی اڈوں پر حملوں سے برباد کر دیئے گئے ۱۵ کو جن میں گیارہ کینبرا طیارے تھے کلکتہ سے ساٹھ میل دُور کلائی کُولا کی فضائی چھاؤنی اور اڈوں پر مار گرایا گیا اس کے علاوہ پاکستان کی بری اور بحری توپوں نے مار گرائے اس تمام جنگ میں پاکستان کے صرف چھ طیارے ضائع ہُوئے اس طرح تناسب چھ کے مقابلے پر ایک رہا ہے۔"

اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر یوتھانٹ جو ۷ ستمبر کو نیویارک سے برصغیر پاک و ہند کے دورے پر روانہ ہوئے تھے لندن اور تہران میں مختصر قیام کے بعد کراچی پہنچ گئے۔ تہران

کے فضائی اڈے پر اُنھوں نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہُوئے کہا "میں پاکستان اور بھارت کے لیڈروں سے اقوام متحدہ کی اُن قرار دادوں کی روشنی میں گفتگو کروں گا جو اس سال کے اوائل میں منظور کی گئی تھیں"۔

چک لالہ کے فضائی اڈے پر وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو موجود تھے یہ وہی فضائی اڈہ ہے جس کے بارے میں آل انڈیا ریڈیو نے دعویٰ کیا تھا کہ اُسے تباہ کر دیا گیا ہے حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ بھارتی طیاروں نے معصوم شہریوں پر بم برسائے اور بھاگ نکلے۔ وزیر خارجہ نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہُوئے کہا "جب تک جنگ بندی کی کوئی موثر صورت نہ ہو برصغیر پاک و ہند میں پائدار امن کا قیام ممکن نہیں"۔

سیکرٹری جنرل کراچی میں مختصر قیام کے بعد راولپنڈی پہنچے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے مددگار مسٹر برائن ارگوہارٹ بھی تھے۔ فضائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہُوئے کہا "میں فی الحال یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا مشن کامیاب ہوگا یا نہیں۔ میرا اوّلین فرض یہ ہے کہ میں سلامتی کونسل کو اپنے دورہ کی رپورٹ پیش کروں"۔ یوتھانٹ نے اپنی آمد کے فوراً بعد وزیر خارجہ مسٹر بھٹو کے ساتھ ستر منٹ تک گفتگو کی اس وقت سیکرٹری امور خارجہ مسٹر عزیز احمد ایڈیشنل سیکرٹری امور خارجہ مسٹر آغا شاہی اور وزارت خارجہ کے دوسرے افسر موجود تھے یہ گفتگو ستر منٹ تک جاری رہی۔ دوپہر کے کھانے پر سیکرٹری جنرل نے صدر ایوب سے بھی مُلاقات کی اور تیسرے پہر وہ بعض ضروری کاغذات اور مسودات کا مطالعہ کرتے رہے۔

برطانیہ نے دولتِ مشترکہ کے وزرائے اعظم کے ساتھ اس مقصد کے لیے مذاکرات شروع کر دیئے کہ اگر یوتھانٹ کا مشن ناکام ہو جائے تو وزرائے اعظم کا ایک مشن پاکستان اور بھارت کا دورہ کرے اور دونوں ملکوں کے درمیان جنگ بندی اور مصالحت کی کاوشوں کو بروئے کار لایا جائے۔

وزیر اعظم چین نے ایک بار پھر اپنے بیان میں بھارت کو جارح قرار دیا اور کہا کہ "اس ننگی جارحیت کے جو بھی نتائج نکلیں گے بھارت اس کا ذمہ دار ہوگا۔ یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ بھارت جیسے رجعت پسند ملک نے پاکستان پر حملہ کرنے سے پہلے امریکہ کی موثر

امداد حاصل نہ کی ہوگی۔" انھوں نے کمیونسٹ دُنیا میں جدید اِستعماری قوت کے کردار پر بھی نکتہ چینی کی اور کہا کہ "ان کا کردار بھی فہم سے بالا ہے"۔ چینی وزیر خارجہ مارشل چن ژی جو اِن دنوں الجزائر کا دورہ کر رہے تھے اور جن کے ساتھ الجزیرہ جاتے ہوئے جناب بھٹو نے مُلاقات کی تھی نے پیرا کو جاتے ہوئے الجزیرہ کے فضائی اڈے پر کہا "پاکستان اپنے دفاع کی خاطر جو کچھ کر رہا ہے اس میں وہ قطعی حق بجانب ہے" اُنھوں نے بھارتی جارحانہ کارروائیوں کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے کہا "اُسے اپنی ان حرکات سے باز آجانا چاہیئے، دونوں ملکوں کے درمیان مصالحت کی ایک ہی صورت ہے کہ بھارت کشمیری عوام کو حق خودارادیت دے دے۔"

پاکستان نے بھارتی حملہ کے بعد جن دوست ممالک کو صورت حال سے آگاہ کیا تھا۔ ان میں سے اکثر نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا اور فوجی امداد کے ضروری اقدامات اور طریقہ کار پر غور کرنے لگے۔ انڈونیشیا کی جنگی کونسل کا اجلاس رات چار گھنٹہ تک جاری رہا اور کسی وقت اس کے فیصلوں کے اعلان کی توقع تھی۔ اس اجلاس میں یہ طے کیا جانا تھا کہ پاکستان کو امداد دینے کا طریق کار کیا ہو، چین پہلے ہی پاکستان کی مکمل حمایت کا اعلان کر چکا تھا اور اس نے بھارت سے واضح طور پر کہہ دیا تھا "اگر اس نے پاکستان کے خلاف اپنی جارحیت بند نہ کی تو اسے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

انقرہ میں ترکی اور ایران کے وزرائے اعظم مسٹر ارگپلو اور مسٹر عباس ہویدا کے درمیان بھی اس بارے میں مذاکرات ہوتے رہے، ایرانی وزیر اعظم صبح انقرہ پہنچے تھے توقع تھی کہ یہ دونوں ملک بھی آج کسی وقت اپنی امداد کی تفصیلات کا اعلان کر دیں گے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ انڈونیشیا اس علاقے کا واحد مُلک ہے جو بحری لحاظ سے بہت زیادہ مضبوط ہے اس کی بحریہ بہترین قسم کی آبدوزوں، طیارہ بردار جہازوں اور طاقتور جنگی جہازوں پر مشتمل ہے۔

انڈونیشیا کی برّی اور فضائی فوجیں بھی انتہائی طاقتور ہیں۔ فضائی فوج سپر سانک طیاروں، جدید ترین بمباروں اور رُوسی قسم کے ہیلی کوپٹروں پر مشتمل ہے۔ آواز سے زیادہ

تیز رفتار مگ طیارے رُوس نے جن ملکوں کو مہیا کیے ہیں اِن میں انڈونیشیا سرِ فہرست ہے۔

ترکی جو یورپ اور ایشیاء کے درمیانی علاقہ میں ہمیشہ سے ایک طاقت ور مُلک سمجھا جاتا رہا ہے۔ فوجی لحاظ سے آج کل انتہائی ترقی یافتہ ہے۔ وہ مغربی یورپ کے دفاعی سمجھوتہ (نیٹو) کا بھی رکن ہے اور اس لحاظ سے اس کے پاس جدید ترین فضائی، بحری اور بری قوت موجود ہے۔

ایران پاکستان کا قریبی ہمسایہ اور مُسلمان مُلک ہے اور اس کی فوجیں منظّم اور بہترین تربیت یافتہ ہیں اس کے علاوہ پٹرول اور تیل کے میدان میں اسے دُنیا بھر میں فوقیت حاصل ہے۔

الجزائر بھی اِن مُلکوں میں شامل تھا جنھوں نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا تھا اور اس بات کے واضح امکانات موجود تھے کہ اگر پاکستان نے ضرورت سمجھی تو وہ فوری طور پر مدد کو آئے گا۔ پاکستان الجزائریوں کو مدد دیتا آیا تھا اور اس کے سابق سربراہ بن بیلا اور موجودہ وزیرِ اعظم کرنل بومحی الدین بار بار اس کا اعتراف کر چکے تھے۔ الجزائری تربیت یافتہ اور ایک فوجی قوم ہیں اور فرانس کے خلاف آٹھ سال جنگِ آزادی لڑ چکے ہیں۔ سیلون بھی پاکستان کی حمایت کا اِعلان کر چکا تھا۔

ترکی کے وزیرِ اعظم مسٹر جیاری ارگیلو نے کہا۔ "کہ بھارت نے سلامتی کونسل کی بار بار کی اپیلوں کے باوجود جنگ کو کشمیر کے متنازعہ علاقہ سے پاکستان تک پھیلا کر صورتِ حال کو اور زیادہ خطرناک بنا دیا ہے، حالات میں جو تبدیلی ہُوئی ہے اِس سے ترکی کو اتنی ہی تشویش ہے جتنی پاکستان کو، کیونکہ دونوں ہی ملک سنٹو کے اتحادی ہیں۔ بھارت نہ صرف بری فوج میدان میں لے آیا ہے بلکہ اس نے پاکستان کے متعدد شہروں پر بمباری بھی کی ہے ظاہر ہے کہ اِس طرح اس نے سنگین حالات پیدا کر دیئے ہیں۔"

ترکی کے وزیرِ اعظم کا ایک بیان یہاں موصول ہُوا تھا جس میں بھارتی حملے کے متعلق اس رائے کا اظہار کیا گیا تھا بیان میں مزید کہا گیا تھا کہ "پاکستان اور ترکی نہ صرف ایک معاہدہ میں ایک دوسرے کے اتحادی ہیں، بلکہ ان میں انتہائی قریبی دوستانہ

اور برادرانہ تعلقات بھی ہیں۔ اِس لیے اس بات میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیئے کہ پاکستان کو جو نقصان پہنچ رہا ہے اسے ہم اپنا نقصان سمجھتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ اس تنازعہ کا تصفیہ کرلیا جائے ورنہ حالات سنگین ہوتے چلے جائیں گے۔ اور دونوں مُلکوں میں تصادم کا سلسلہ بھی اسی طرح جاری رہے گا۔"

ترکی کے سابق وزیراعظم اور ممتاز سیاست دان جنرل عصمت انونو نے کہا کہ "بھارت نے پاکستان پر جارحانہ حملہ کیا ہے۔ میری پارٹی کا مُوقف یہ ہے کہ پاکستان کو حملے کا نشانہ بنایا گیا ہے"۔

دریں اثناء ترکی میں مخلوط حکومت کی ایک جماعت "کسان پارٹی کے قائد کرنل الپ ارسلان نے کہا تھا۔ "کہ ترکی کو پاکستان کی ہر طرح امداد کرنی چاہیئے"۔

ایران کے وزیراعظم امیر عباس ہویدا نے انقرہ میں اعلان کیا کہ "پاکستان پر مسلح حملہ کیا گیا ہے اور اسے جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر ممکن امداد دی جانی چاہیئے" وہ انقرہ کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

وزیراعظم ایران ترکی کے وزیراعظم سے پاکستان کی فوجی امداد کے سلسلے میں بات چیت کرنے کے لیے انقرہ پہنچے تو ہوائی اڈے پر ترک وزیراعظم مسٹر ارگیلو اور دوسرے وزراء نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

ایرانی وزیراعظم نے کہا "پاکستان ہمارا دوست اور بھائی ہے وہ ہمارا عظیم دفاعی حلیف بھی ہے اس کے خلاف مسلح جارحیت کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ میری رائے میں اسے ہر قسم کی امداد دی جانی چاہیئے تاکہ وہ مسلح جارحیت کا منہ توڑ جواب دے سکے"۔ اِسی طرح سعودی عرب نے بھارت کو متنبہ کیا۔ کہ وہ پاکستان اور کشمیر کے عوام کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کرکے عرب مُلکوں سے اپنی دوستی کا ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے بلکہ اس کے لیے یہ بہتر ہوگا کہ بھارت کشمیریوں کا حقِ خود ارادیت تسلیم کرے۔ کراچی میں سعودی عرب کے سفارت خانے سے آج ایک بیان جاری کیا گیا جس میں بھارت سے کہا گیا کہ "اگر بھارت عرب ممالک سے دوستی برقرار رکھنا چاہتا ہے تو اسے کشمیری عوام کو حقِ خود ارادیت دینا چاہیئے"۔

اُردن کے وزیرخارجہ ڈاکٹر ضیغم نے کہاکہ ہم رائمنگ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کا حامی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ پاکستان اور بھارت میں جنگ ہو۔"

بغداد میں سرکاری طور پر بتایا گیا کہ عراق پاکستان اور بھارت کی جنگ کے بارے میں دوسرے عرب ممالک سے صلاح مشورے کر رہا ہے۔ عراق کی خواہش ہے کہ ان دونوں ممالک میں جلد از جلد مصالحت کرائی جائے۔"

پاکستان پر بھارت کے حملے کے خلاف جکارتا میں چوتھی بار مظاہرہ کیا گیا۔ چنانچہ صبح کئی ہزار نوجوانوں نے جو بھارت کے خلاف نعرے لگا رہے تھے بھارتی سفارت خانے پر حملہ کر دیا۔ مظاہرین نے کتبے اُٹھا رکھے تھے جن پر "بھارتی سامراج مردہ باد، جارحانہ کارروائی بند کرو" کے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ مظاہرین نے بھارتی سفارت خانے پر پتھراؤ کیا اور بہت سی کھڑکیوں کو توڑ دیا۔ سفارت خانے کے باہر کھڑی ہوئی تین موٹر کاروں کو مظاہرین نے تباہ کر دیا اور چند نوجوانوں نے عمارت پر چڑھ کر بھارتی جھنڈے کو اُتار پھینکا۔ جسے بعد میں پھاڑ کر اس کی دھجیاں فضا میں اُڑا دی گئیں۔ یہ مظاہرہ آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ ہزاروں مشتعل مظاہرین نے بھارتی سفارت خانے کے مرکز اطلاعات پر بھی حملہ کیا اور اسے تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ انھوں نے سفارت خانے کے قریب بھارتی باشندوں کے سکول پر بھی مظاہرہ کیا لیکن وہاں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

جکارتا پولیس نے شہر میں تمام بھارتی دوکانداروں کو انتباہ کیا کہ "وہ اپنی دکانیں بند کر دیں کیونکہ ان کی دکانوں پر حملے کا خطرہ ہے۔" بھارتی باشندوں کو عام طور پر اپنے گھروں میں رہنے کی ہدایت کی گئی۔

ترجمان نے کہاکہ "حملہ آوروں نے بھارتی سفارت خانے کی اینٹ سے اینٹ بجادی ہے۔ تمام فرنیچر ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ کاغذات اور فائلیں باہر بکھری پڑی ہیں۔ کئی موٹر کاریں اور ویگن تباہ کر دی گئی ہیں۔"

اسی اثناء میں ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا کہ "پاکستان اور بھارت کی موجودہ جنگ سے سامراجی طاقتیں ناجائز فائدہ اٹھانے کی فکر میں ہیں اور وہ اس جنگ کا دائرہ جنوب

مشرقی ایشیا تک بڑھانے کی کوشش کر رہی ہیں"۔ ریڈیو نے پاکستان اور بھارت کو مشورہ دیا کہ وہ حقیقت پسندانہ طرزِ عمل اختیار کریں اور متنازعہ مسائل کو کسی کی مداخلت کے بغیر باہمی بات چیت کے ذریعہ حل کر لیں۔

ماسکو ریڈیو نے اپنے نشریہ میں پاکستان کی امن پسندی کو خراجِ تحسین پیش کیا اور مسئلہ کشمیر کو سامراجیوں کی تخلیق قرار دیتے ہوئے اسے فوری طور پر حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ رُوس کی سابقہ حکومتیں کشمیر کو بھارت کا حصّہ قرار دیتی تھیں۔ ریڈیو کے تبصرہ نگار نے کہا کہ "اس وقت یہ فیصلہ کرنے کا وقت نہیں کہ حق پر کون ہے اہم ترین بات یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت میں جنگ بند کی جائے۔ رُوسی عوام جانتے ہیں کہ پاکستان امن پسند مُلک ہے اور وہ بھارت کے ساتھ دوستی کرنا چاہتا ہے۔

رُوسی حکومت بھی چاہتی ہے کہ ان دونوں ممالک میں قریبی دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں۔ اس مقصد کے لیے رُوسی وزیراعظم مسٹر کوسیجن مصالحت کی پیش کش کر چکے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اِس مسئلے میں سامراجیوں کی دخل اندازی سے قبل اسے حل کر لیا جائے تاکہ سامراجی صورتِ حال کو مزید خراب نہ کر سکیں"۔ ریڈیو نے مسئلہ کشمیر کو ایک ناسور قرار دیا جو برطانیہ کا پیدا کردہ ہے اور وہی اس مسئلہ کے حل کی کوششوں کو ناکام بنا رہا ہے تاکہ پاکستان اور بھارت دوستی کی فضا میں نہ رہ سکیں۔

پاکستانی مؤقف کے ساتھ اس انداز کی براہِ راست اور بالراست حمایت سے صرف ایک ہی بات واضح ہوئی کہ پاکستان کا مؤقف مبنی برصداقت ہے اور دُنیا کا ہر امن پسند اور حقیقت شناس مُلک اس کا حامی ہے۔

داخلی طور پر پاکستان میں دفاعی فنڈ عساکر پاکستان کے لیے تحائف اور خُون کی پیش کش کے جو مظاہرے دیکھنے میں آئے کہیں ان کی نظیر نہیں ملتی۔

جنگ لندن کے اخبارات کی نظر میں

"بھارت تباہی کے راستے پر گامزن ہے۔ اقوام متحدہ بھارت کے طرزِ عمل کے باعث تنازعہ کشمیر پر سترہ سال سے چپ ہے۔ بھارت نے خلاف قانون بین الاقوامی سرحد کو عبور کیا۔ اب اسے دنیا میں کوئی ہمدرد نہیں مل سکتا۔"

روزنامہ "گارڈین" لندن

"تمام خطا بھارت کی ہے اس نے منصفانہ طور پر مسلم اکثریتی علاقے کو پاکستان میں ضم ہونے کی اجازت نہیں دی۔"

"ٹیلیگراف" لندن

"بے شک ایشیا میں نئی لڑائی چھیڑنے کا ذمہ دار بھارت ہے۔ اگرچہ اصولی طور پر جنگ بندی کو تسلیم کر لیا گیا ہے مگر رائے شماری خواب و خیال ہے کیونکہ بھارت اس پر تیار نہیں ہے وہ سمجھتا ہے کہ مسلم اکثریت بھارت کے خلاف ووٹ دے گی۔"

"ایوننگ سینڈرڈ" لندن

"شہروں پر بمباری کو دیکھنا بے انتہا تکلیف دہ ہے اور دیکھنے والے قدرتی طور پر ان حادثوں کی توجہ فوجی ٹھکانوں پر بمباری کا نشانہ چوک جانے سے دوڑنے کی طرف مائل ہوتے ہیں لیکن میں اس کی تائید کرنے سے قاصر ہوں۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ہوائی حملے قصداً دہشت پیدا کرنے کی غرض سے کئے گئے تھے تاکہ لوگوں کے حوصلے پست ہو جائیں۔ مگر ایسے حملے کامیاب ثابت نہیں ہوتے کیونکہ لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ ملبے کے ڈھیروں پر جمع ہو جاتے ہیں اور "پاکستان زندہ باد" کا ترانہ گانے لگ جاتے ہیں جس کی لے میں سارا شہر ملبہ اٹھانے لگ جاتا ہے۔"

"دی ٹائمز" لندن



ایئر مارشل
نور خان
کمانڈر
فضائیہ
پاکستان

۱۰ ستمبر

"بھارت کے ناپاک عزائم ناکام بنا دیے جائیں گے
پاکستانی عوام کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی"

: صدر ایوب

نور خاں ایئر مارشل بنا دیے گئے، شجاعت کے مظاہرہ پر فضائیہ
کے لیے اعزازات۔

بڑھے چلو

روش روش، چمن چمن، بڑھے چلو بڑھے چلو
جبل جبل، دمن دمن، بڑھے چلو بڑھے چلو
بکُش بکش، بزن بزن، بڑھے چلو بڑھے چلو
مجاہدینِ صف شکن بڑھے چلو بڑھے چلو
جو راہ میں پہاڑ ہوں تو بے دریغ اکھاڑ دو
نشان اٹھاؤ اس طرح فلک کے دل میں گاڑ دو
ہیں کھیل دار اور رسن، بڑھے چلو بڑھے چلو
مجاہدینِ صف شکن بڑھے چلو بڑھے چلو

احسان دانش

جو مجاہد کارزارِ عشق میں بے باک ہے
اُس کے آگے دم بخود ہر صاحبِ ادراک ہے

پیکرِ آہن! نکل میدان میں جو ہو، سو ہو
جنّتِ ارضی بنا دے، ارضِ پاکستان کو

تیغِ بُراں لے کر اُٹھ ہر حلقۂ محفل سے تُو
اور ٹکرا ہر قدم پر لشکرِ باطل سے تُو

نسرا زدانش



امریکن ٹیلیویژن کمپنی چونڈہ کے محاذ پر پاکستان کے اگلے مورچوں کو فلما رہی ہے

پاکستانی فوجیں لاہور کے پچاس میل چوڑے محاذ پر دشمن پر کاری ضرب لگاتی رہیں۔ انہوں نے بھاگتے ہوئے دشمن کا تعاقب کر کے بھارتی علاقے میں بہت سی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ صبح پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے دشمن کا نیٹ قسم کا ایک طیارہ اس محاذ پر گرا لیا تھا۔ شام بھی پاکستان کی بری فوج نے چھوٹے ہتھیاروں سے اسی محاذ پر دشمن کے دو طیارے گرا لئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اُس دن اس محاذ پر دشمن کے تین طیارے تباہ کر دیئے گئے بیدیاں۔ کھیم کرن محاذ پر پاکستانی فوج مسلسل دباؤ ڈالتی رہی۔ اور وہ دشمن کو خود اس کے علاقے میں دور تک دھکیل کر اپنی پوزیشن کو مستحکم کرتی رہی۔ سیالکوٹ جموں محاذ پر بھی پاکستانی توپوں نے دشمن کے سنچورین قسم کے مزید ٹینک تباہ کر دیئے۔ گزشتہ اڑتالیس گھنٹے میں صرف اسی محاذ پر دشمن کے بیالیس سنچورین ٹینک تباہ کئے جا چکے تھے۔ یاد رہے کہ ہر سنچورین ٹینک کی قیمت آٹھ لاکھ روپیہ ہے۔

پاکستان کی شیردل فوجوں نے لاہور کے محاذ پر جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ اور وہ تمام سیکٹروں میں پیش قدمی کرتی رہیں۔ جنگی صورتِ حال پر سرکاری ترجمان نے بتایا۔ "واہگہ سیکٹر میں ہماری فوجوں نے دشمن کو نہ صرف پسپا کر دیا ہے بلکہ بھارتی علاقے کے اندر کئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے سیالکوٹ سیکٹر میں بھارتی فوجوں نے جنگی اہمیت کی کامیابیاں حاصل کرنے کی سرتوڑ کوششیں کیں لیکن پاکستان کے جیالے جوانوں نے دشمن کے تمام منصوبوں کو ناکام بنا دیا۔ اس سیکٹر میں دشمن کا زور ٹوٹ گیا اور صورت حال اس کے خلاف ہو چکی ہے۔ اس علاقے میں دشمن کو زبردست جانی نقصان پہنچا ہے۔

بیدیاں کھیم کرن سیکٹر میں پاکستانی افواج دشمن پر مسلسل دباؤ ڈال رہی ہیں ۔ دشمن کی قوتِ مزاحمت ٹوٹ چکی ہے۔ اور اسے مزید دھکیلا جا چکا ہے۔ سندھ اور راجستھان سیکٹر میں دشمن کی فوجوں کو ایک قدم آگے بڑھانے کی جرأت نہیں ہوئی۔ دشمن اس علاقے میں کل تازہ دم فوج لے آیا تھا لیکن پاکستان کی فضائیہ نے اپنی بری فوج کے ساتھ قریبی رابطہ رکھتے ہوئے دشمن کے خلاف مؤثر کارروائی کی اور اس کے دستوں کو راستے میں ہی روک دیا۔

کشمیر میں جوڑیاں کے علاقے میں آج صبح دشمن نے پھر ایک جوابی حملہ کیا۔ لیکن پاکستانی فوجوں نے دشمن کا یہ حملہ پسپا کر دیا اور اسے بھاری نقصان پہنچایا۔ ہماری فوجیں دشمن کی مضبوط صفوں کو چیرتی ہوئی آگے بڑھیں ۔ رکھنی نالہ اور دیوا کے شمال میں دریائے تاپ توی کے میدانی علاقے میں مجموعی طور پر صورت حال یہ ہے کہ ہماری فوجیں دشمن پر دباؤ جاری رکھے ہوئے ہیں اور فتح کئے ہوئے علاقے میں اپنی پوزیشن مستحکم بنا رہی ہیں"

ترجمان نے مزید بتایا کہ "قصور سیکٹر میں پاکستان کی فوج کی پیش قدمی جاری ہے پاکستان کی فضائیہ کے طیارے ہر محاذ پر اپنی بری فوجوں کی پوری امداد کر رہے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ رات بھارتی فضائیہ کے اڈوں پٹھانکوٹ۔ ہلواڑہ (لدھیانہ) آدم پور۔ جام نگر اور جودھپور کو کامیابی کے ساتھ نشانہ بنایا۔ اور ان ٹھکانوں پر صحیح نشانے لگائے۔

آج صبح لاہور سیکٹر میں بھارتی فضائیہ کے طیارے اپنی فوج کی امداد کے لئے آئے تو ہمارے لڑاکا طیاروں نے انہیں للکارا اور ایک لڑاکا بھارتی نیٹ طیارہ مار گرایا۔ گزشتہ رات بھارتی فضائیہ کے کینبرا بمباروں نے مغربی پاکستان میں سرگودھا اور دوسرے مقامات پر حملے کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پاکستانی فضائیہ کے کسی ٹھکانہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے"

ترجمان نے سرگودھا کے ان شہری نقصانات کی تفصیل بھی بیان کی جو بھارتی فضائیہ کے تین حملوں کے دوران ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ "پہلے حملے میں چار پولیس کانسٹیبل شدید زخمی ہوئے۔ دوسرے ہوائی حملے میں ایک بوڑھی عورت شہید اور اس کی بیٹی زخمی ہو گئی۔ گزشتہ رات کے ہوائی حملے میں ایک شخص زخمی ہوا۔" ترجمان نے مزید بتایا کہ "بھارتی فضائیہ کے ان حملوں کے دوران جائیداد کو بہت معمولی نقصان پہنچا۔ جبکہ کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اور ایک باغ مکمل طور پر جل گیا ہے۔

بھارت کے متعدد کینبرا طیاروں نے گزشتہ رات کراچی پر حملہ کیا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ ہمارے فوجی ٹھکانوں کو نقصان پہنچاتے۔ پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے انہیں مار بھگایا۔ بھارتی طیاروں نے لال مینز ہاٹ پر حملہ کیا اور بم گرائے۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔

بھارت کو تمام محاذوں پر عبرتناک شکست ہوئی۔ اس کا اعتراف بھارتی پارلیمنٹ میں وزیر دفاع مسٹر چون نے بھی کیا۔ جب انہوں نے بھارتی فوجوں کی پسپائی اور پاکستانی فوجوں کی پیش قدمی کا اعلان کیا تو پارلیمان کے ارکان پر سکوت اور تحیر کا عالم طاری تھا۔ یہ وہی ایوان تھا جس میں بھارتی وزیر دفاع مسٹر چون نے ۶ ستمبر کو پاکستان پر حملے کی "خوش خبری" سنائی تھی تو سارا ایوان تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔

پاکستانی فضائیہ نے بھارت کو میدانِ جنگ میں عبرتناک شکست دینے کے لئے جو محیر العقول کامیابیاں حاصل کیں ان پر صدر پاکستان نے ایئر وائس مارشل نور خان کو مارشل بنا دیا اور پاکستان فضائیہ کے چودہ جانبازوں کو بھارت کے خلاف فضائی کارروائی میں بےمثال شجاعت، قیادت اور جنگی مہارت کا مظاہرہ کرنے پر تمغے دیئے۔ گروپ کیپٹن محمد ظفر مسعود کو ہلالِ جرأت اور باقی تیرہ ہوابازوں کو ستارۂ جرأت دیا گیا۔

گروپ کیپٹن محمد ظفر مسعود کو پاکستان کے فضائی اڈے کی کمان کے دوران شاندار قائدانہ صلاحیتوں کے مظاہرے پر ہلالِ جرأت دیا گیا تھا بتایا گیا کہ گروپ کیپٹن ظفر مسعود کے زیرِ کمان ہوائی اڈے پر دشمن کے طیاروں نے دن رات حملے کئے۔ مگر انہوں نے اپنے وسائل سے اس طرح کام لیا کہ اس سے بہترین نتائج پیدا ہوئے۔ انہوں نے اس اڈے سے کی جانے والی دفاعی کارروائیوں میں بھی شاندار قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

فضائیہ کے دوسرے تیرہ افسروں کو فضائی جنگ، دشمن کے اڈوں پر حملوں، فوجی نقل و حرکت اور دوسری شاندار فضائی کارروائیوں میں اعلیٰ کارکردگی اور بےمثال جرأت و شجاعت کا مظاہرہ کرنے پر ستارہ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔ بہادروں میں یہ افسر شامل تھے۔

ونگ کمانڈرز صلاح الدین، زاہد بٹ اور نذیر لطیف، سکواڈرن لیڈرز سرفراز احمد رفیقی، محمد اقبال، سید سجاد حیدر، شبیر حسین سید اور محمد محمود عالم۔ فلائٹ لیفٹیننٹس

امتیاز احمد بھٹی، نذیر احمد خاں، یونس حسن خاں، چوہدری رضوان احمد۔ سید خالد حسن شاہ واسطی اور فلائنگ آفیسر ضیاء الدین حسن۔

فضائیہ کے ان جانبازوں کی جرأت اور شجاعت کے واقعات کی تفصیل یوں بیان کی گئی سکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم نے دشمن کے سات طیارے گرائے تھے اور دو کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔ انہیں ستارۂ جرأت کے علاوہ خصوصی نشان بھی دیا گیا۔

دوسرے افسروں نے بھی دشمن کے طیاروں کو مار گرایا۔ حالانکہ دشمن کی تعداد ان کی تعداد سے کہیں زیادہ تھی۔ انہوں نے دشمن کی طیارہ شکن توپوں اور طیاروں کی زبردست رکاوٹ کے باوجود دشمن کے ہوائی اڈوں پر زبردست حملے کئے اور انہیں تباہ کر دیا۔ ان میں سے جن افسروں نے اپنی میدانی افواج کی مدد کرکے دشمن کے بے شمار ٹینک، بکتر بند گاڑیاں اور فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں انہیں رات کے وقت بھی دشمن کے ٹھکانوں پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ اور انہوں نے بڑی خوبی سے نشانے لگائے۔

ستارۂ جرأت حاصل کرنے والوں میں سے سکواڈرن لیڈر سرفراز احمد رفیقی اور فلائٹ لفٹیننٹ یونس لاپتہ رہے۔

پاک فضائیہ کے سربراہ ایئر وائس مارشل نور خان نے اعزازات حاصل کرنے والے فضائیہ کے افسروں کو دلی مبارکباد پیش کی اور انہوں نے پاک فضائیہ کے مختلف مراکز کا معائنہ کیا۔

پاکستانی فوجوں کی شہرہ آفاق بہادری کا اعتراف دنیا بھر میں کیا جانے لگا۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے ایک تقریر میں کہا "پاکستان کی بہادر افواج نے بھارت کی زبردست فوجی قوت کو جس طرح زک پہنچائی ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔ پاکستان کے عوام کی کامیابی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ وہ حریت پسند اور سامراج کے شدید مخالف ہیں"۔ اس کے ساتھ ہی انڈونیشیا کی پارلیمنٹ نے پاکستان کو جنگی مدد دینے کے فیصلے کی بھی توثیق کر دی۔ بی بی سی کے تبصرہ نگار چارلس ڈگلس ہیوم نے جو فوجی امور کے ماہر ہیں اپنے تبصرہ میں پاکستانی فوجوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا "اگرچہ بھارت کے مقابلے پر پاکستانی فوجوں کی تعداد بہت کم ہے لیکن وہ بھارت سے بہت بہتر ہے۔ اگر دونوں ملکوں کے جوان کا جوان اور یونٹ کا یونٹ سے مقابلہ کرکے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ

پاکستانی فوج کی تربیت بہت اچھی ہے۔مغربی ملکوں کی فوجی امداد سے بھارت کی فوج کی نفری میں تو بہت اضافہ ہوگیا ہے لیکن اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ اس کی تربیت کا معیار گر گیا ہے"۔

برطانیہ کے اخبارات نے بھی پاکستانی افواج کی شاندار کارکردگی پر اظہار خیال کیا۔گارڈین نے اپنے دہلی کے نامہ نگار کے حوالے سے لکھا۔"بھارت کے متعدد سیاسی رہنما اور عوام پاکستان کے خلاف اپنی فوجوں کی کارکردگی سے سخت مایوس ہیں"۔

اسی اخبار کے لاہور کے نامہ نگار نے لکھا۔"پاکستان اپنے عوام کو جنگ کے بارے میں بالکل صحیح خبریں دے رہا ہے اس کے برعکس بھارتی حکمران جھوٹا پراپیگنڈہ کرتے ہیں۔"

لندن ٹائمز نے لکھا کہ "پانچ روز کی جنگ میں بھارت کو کسی محاذ پر کوئی کامیابی نہیں ہوئی ہے"۔

ڈیلی ایکسپریس نے پاکستان اور بھارت کی جنگ پر ایک کارٹون شائع کیا۔جس میں ایک انگریز دوسرے سے کہہ رہا تھا"جہاں تک مجھے علم ہے پاکستان کے پاس تین سو جنگی طیارے ہیں مگر بھارتی حکومت کا کہنا ہے کہ وہ پاکستان کے ۷۰۰ طیارے گرا چکی ہے"۔

ترکی کے وزیرِ خارجہ مسٹر عشق آئزک نے ترک اخبارات کی اس اطلاع کی تصدیق کی کہ ترکی پاکستان کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ترک اخبارات نے پہلے یہ اطلاع دی تھی کہ"ترکی نے پاکستان کو فوجی امداد دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس کے تحت اسلحہ اور گولہ بارود پاکستان کو بھیجا جا رہا ہے"۔

ترکی کی خبر رساں ایجنسی اناطولیہ کی اطلاع کے مطابق جب ترک وزیرِ خارجہ مسٹر عشق آئزک سے اخبارات کی اطلاع پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے کہا۔"ہم پاکستان کو جنگی ساز و سامان بطورِ امداد فراہم نہیں کر رہے بلکہ یہ اسلحہ پاکستان اور ترکی کے تجارتی معاہدہ کی اس دفعہ کے تحت دیا جا رہا ہے جس کا تعلق فوجی ساز و سامان سے ہے"۔ترکی کے ایک سرکاری ترجمان نے جمعہ کو رات گئے بتایا کہ پاکستان کو جنگی سامان کی ترسیل تیزی سے کی جائے گی۔دریں اثنا ترک وزیرِ اعظم مسٹر ارگپلو نے پاکستان کو فوجی امداد دینے کے سوال پر آج بھی ایرانی وزیرِ اعظم امیر عباس ہویدا سے اپنی بات چیت جاری رکھی۔دونوں مدبروں نے پاکستان کو امداد دینے کے طریقِ کار پر تبادلہ خیال کیا۔مسٹر ارگپلو نے ملکی مخالف پارٹیوں کے رہنماؤں سے بھی پاکستان کی امداد کے سوال پر تبادلہ خیال کیا۔معلوم ہوا

کو ری پبلکن پارٹی کے سربراہ اور سابق وزیر اعظم جنرل انونو سمیت تمام رہنماؤں نے پاکستان کو فوجی امداد دینے کی ضرورت کی پُرزور حمایت کی۔ عوامی سطح پر استنبول میں ترکی کی تمام سیاسی جماعتوں اور یوتھ مومنٹ کے زیرِ اہتمام ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں پاکستان پر بھارت کے حملے کی شدید مذمت کی گئی۔ ترک طلباء نے کل ایک جلوس بھی نکالا جس نے بھارتی دفترِ اطلاعات کے دروازے پر سیاہ رنگ کا ہار لٹکایا۔

ترکی میں پاکستانی سفیر نے بھی ترکی کی مخالف پارٹیوں کے رہنماؤں کو بھارتی حملے سے آگاہ کیا۔ چنانچہ پاکستان کی ان بے نظیر کامیابیوں اور دوست ملکوں کی حمایت کے باعث بھارتی وزیر خارجہ مسٹر سورن سنگھ نے اعلان کیا کہ اگر کسی ملک نے پاکستان کو فوجی مدد دی تو اسے بھارت کا دشمن تصور کیا جائیگا۔

اسی اثنا میں سعودی عرب کے شاہ فیصل نے جو صدر ناصر سے ملنے قاہرہ گئے ہوئے تھے۔ پاکستانی سفیر سید سجاد حیدر سے ایک ملاقات کے دوران تنازعۂ کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔ امریکی دفترِ خارجہ نے چینی وزیرِ اعظم مسٹر چو این لائی کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا" پاکستان اور بھارت کی جنگ میں امریکہ غیر جانبدار رہے گا۔ لیکن امن کی بحالی اور جنگ بندی کی کوششوں میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کو ہر ممکن مدد دے گا" تونس، نیپال کے سربراہوں اور عرب لیگ کے زعماء نے بھی پاکستان کے اس موقف کی حمایت کی کہ کشمیر میں رائے شماری ہونی چاہیئے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے جو ۹ ستمبر کو پاکستان پہنچے تھے صدر ایوب اور وزیر خارجہ بھٹو سے اپنی دو روزہ بات چیت مکمل کرلی۔ ۱۰ ستمبر کو انہوں نے صدر سے آخری ملاقات کی جو ۵۰ منٹ تک جاری رہی۔ مسٹر بھٹو کے ساتھ ان کی گفتگو پانچ گھنٹے جاری رہی۔

یومِ قائدِ اعظم پر صدر ایوب نے قوم کے نام ایک پیغام میں کہا:۔

"آج بانیٔ پاکستان کا یوم وفات ایسے موقع پر آیا ہے جب کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام ایک ایسے دشمن کے خلاف نبرد آزما ہیں جسے پاکستان سے بدترین قسم کی دشمنی ہے۔ بھارت ہمارا وہ بدعہد اور منافق دشمن ہے جس نے پاکستان کے قیام کے بعد ہی اس نئی مملکت کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی تھی قائدِ اعظم نے اعلان کیا تھا کہ پاکستان زندہ رہنے کے لئے وجود میں آیا ہے اور انشاء اللہ العزیز ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔ پاکستانی عوام اپنے وطن کے تحفظ کے لئے جو عظیم قربانیاں دے رہے ہیں

وہ رائیگاں نہیں جا سکتیں۔

آج اہلِ پاکستان یہ عزم کر چکے ہیں کہ وہ نہ صرف دشمن کو ملک سے باہر نکال دیں گے بلکہ اس جنگ کو جو دشمن نے ہم پر مسلّط کی ہے اس کے علاقے میں گھس کر لڑیں گے۔ پاکستان کو اس نازک وقت پر دنیا کی متعدد حریت پسند اقوام اور ممالک کی حمایت حاصل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ایسے ہی آڑے وقتوں پر قوموں کی دوستی کا امتحان ہوتا ہے۔ کسی بحران کے موقع پر شانہ بشانہ لڑنے ہی سے افراد اور اقوام کے درمیان محبت اور دوستی کے مضبوط رشتے استوار ہوتے ہیں۔ بھارت کے حملے نے ہمیں موقع دے دیا ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو پہچان سکیں۔

آج پاکستانی قوم بابائے قوم قائدِ اعظم محمد علی جناح کو اس سے بڑھ کر کوئی خراج عقیدت پیش نہیں کر سکتی کہ دشمن پر کاری ضربیں لگائے۔ انشاء اللہ بھارت کے جنگجو حکمران اپنے شرمناک منصوبوں میں اسی طرح ناکام ہوں گے جس طرح قائدِ اعظم کی تحریک پاکستان کی مخالفت میں ناکام ہو گئے تھے۔ ہمارے لئے کبھی اتنی بڑی مشکل نہیں آئی تھی جتنی بڑی آج درپیش ہے اور کبھی ہم اتنے بڑے امتحان سے دوچار نہیں ہوئے جتنا بڑا امتحان اس وقت ہمارے سامنے ہے۔

ہماری فتح حق و انصاف کی فتح ہوگی۔ انشاء اللہ ہم اللہ تعالیٰ پر پورے بھروسے اور ایمان کے ساتھ عظیم الشان کامیابیوں کی طرف آگے بڑھتے رہیں گے۔ "پاکستان پائندہ باد"

اس کے ساتھ ہی صدرِ پاکستان نے فوجی دفاعی فنڈ کے قیام کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے اپنی اپیل میں کہا۔ "ہماری تاریخ کے اس فیصلہ کن مرحلہ میں جبکہ ہم ایک ظالم دشمن کے حملہ کو پسپا کرنے میں مصروف ہیں ہم میں سے ہر ایک شخص کو اپنا حق ادا کرنا ہے۔ ہمارے جوان میدانِ جنگ میں اپنی بہترین صلاحیت اور کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس موقع پر پوری قوم کو اپنے تمام وسائل مجتمع کر کے ان جوانوں کی مدد کرنا چاہیئے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس مقدس جنگ میں آپ کا کیا حصہ ہے؟ آپ اس ذمہ داری سے مختلف طریقوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اصراف نہ کریں کم استعمال کریں اور زیادہ پیدا کریں۔ اس طرح جتنی آپ اپنی ضروریات کم کریں گے اتنا ہی آپ اس سے کم محتاج رہیں گے۔ وطن کی حفاظت کے لئے کوئی قیمت بھی بڑی نہیں اور کوئی قربانی بھی عظیم نہیں۔

جو امداد وصول ہو رہی ہے اس کے لئے میں نے نیشنل ڈیفنس فنڈ قائم کیا ہے تمام بینکوں اور ڈاک خانوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ عطیات وصول کریں جو نقد اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ اور سکیورٹیز کے ذریعہ دیئے جا سکتے ہیں۔ عطیات اکاؤنٹنٹ جنرل ریونیوز اور مشرقی یا مغربی پاکستان کے اکاؤنٹنٹ جنرل کے نام جمع کرائے جائیں "

اس اپیل کے جواب میں قوم نے جس فراخ دلی اور فرض شناسی کا ثبوت دیا اسے مورخ کبھی فراموش نہیں کرے گا۔

یوم قائداعظم کے موقع پر محترمہ فاطمہ جناح نے بھی نہایت پر جوش بیان دیا جس میں انہوں نے کہا۔

" آج جبکہ ہم قائداعظم مرحوم کا سترھواں یوم وفات منا رہے ہیں۔ میرے دل میں اس زمانہ کی یاد تازہ ہو گئی ہے جب قوم ان کی کامیاب قیادت میں ایک آزاد اور خود مختار مملکت کے حصول کی منزل مقصود پر پہنچی۔ قائداعظم دس کروڑ مسلمانوں کی امیدوں اور امنگوں کا مرکز تھے۔ اس برصغیر کے دس کروڑ فرزندان کو اپنے قائداعظم کی ذات پر پورا اعتماد اور بھروسہ تھا اور قائداعظم کو دس کروڑ مسلمانوں پر اعتماد تھا۔ قائداعظم اور مسلم قوم دونوں ایک دوسرے پر ایسا دلی اعتماد رکھنے میں حق بجانب تھے اور یہی قائداعظم کی اس حیرت انگیز طاقت اور قوت کا راز تھا جس کی مدد سے آپ نے زبردست مخالفتوں کے تمام طوفانوں کو شکست دے کر اس برصغیر کی روندی ہوئی مسلم قوم کے لئے آزادی کی جنگ جیتی۔ دنیا کی تاریخ میں کسی ملک کے باشندوں کے مزاج اور رجحانات اور اس ملک کے معمار کی زندگی اور خیالات میں اتنی قربت کہیں نظر نہ آئے گی جتنی قربت دنیا نے پاکستان مانگنے والے مسلم عوام اور بانی پاکستان قائداعظم کے مابین دیکھی۔ اگرچہ قائداعظم کو جسمانی طور پر ہم سے جدا ہوئے سترہ سال گزر گئے ہیں لیکن وہ اب بھی پاکستان کی روح و رواں ہیں اور خواہ ہم پر خوشی کے لمحے گزر رہے ہوں یا رنج اور پریشانی کی گھڑیاں قائداعظم کے اقوال و افعال ہمارے لئے ہمیشہ ولولے اور جوش کا سبب بنے رہے ہیں۔ مسلمان مخالفتوں کے بڑے بڑے طوفانوں کا مقابلہ کر چکے ہیں جو ان کے جداگانہ آزاد وطن قائم کرنے کے مطالبہ کے خلاف ہوتے اہل پاکستان اور اہل کشمیر کے مابین وہ رشتہ استوار ہے جسے نہ سونا چاندی خرید سکتا ہے اور نہ گولیاں ہی توڑ سکتی ہیں۔ ہم اپنی منزل مقصود کی طرف برابر بڑھتے رہیں گے۔ خواہ ہمارے راستہ میں کتنی ہی دشواریاں اور حالات

کتنے ہی ناساز گار کیوں نہ ہوں ہم اپنے حقوق حاصل کر کے رہیں گے۔ ہم پر جبراً جنگ ٹھونسی گئی ہے۔ ہم پر فضائی حملے کئے گئے ہیں لیکن مسلمان کی یہ فطرت ہے کہ اسے جتنا دبایا جائے وہ اتنا ہی ابھرتا ہے۔ بھارتی فوج پاکستان کی سرحد توڑ کر اس پاک سرزمین میں گھس آئی تھی اسے دندان شکن جواب دیا جا چکا ہے لیکن اب جبکہ بھارت نے ایک مرتبہ ہماری پاک سرزمین کو اپنے منحوس قدموں سے ناپاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ قائد اعظم کی قائم کردہ اس مملکت کا ہر فرزندِ توحید جارحانہ حملہ کرنے والے دشمن کا سر پاش پاش کر کے یقینِ محکم اور جراُتِ ایمانی کے ساتھ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ جو آج پاکستان کو ختم کر دینے کے خواب دے رہے ہیں ان کے ناپاک ارادے کبھی پورے نہ ہو سکیں گے۔ پاکستان ہمیشہ سلامت رہے گا۔ "قائدِ اعظم زندہ باد"

دوسروں کی نظر میں

"اب بھارت اور پاکستان میں جنگ برپا ہے اور صورتِ حال بے حد سنگین ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی کشمیر کے پہاڑوں میں ناکام رہا تو وہ زیادہ آسان جگہ مثلاً پنجاب میں لڑائی چھیڑ دینے پر مائل ہوگا۔ کل مسٹر شاستری کی یہ تنبیہ صریحاً بُرا شگون لئے ہوئے تھی کہ "ہمیں اپنی ساری پالیسی پر نظرِ ثانی کرنی پڑے گی اور سارے معاملے کو کہیں زیادہ وسیع حدود میں سوچنا ہوگا"۔ کچھ بعید نہیں کہ ۱۹۴۷ء کی طرح سارے برصغیر میں پھر جنگ کی آگ بھڑک اٹھے"۔

گارڈین، لندن - ۳ ستمبر ۱۹۶۵ء

"اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بھارت ہی نے ایک سرحدی جھگڑے کو بین الاقوامی جنگ بنا دیا ہے۔ ساری دنیا میں کروڑوں لوگ جو گاندھی کی پُر امن مزاحمت کے مداح اور معتقد رہے ہیں۔ اس مجنونانہ مظاہرے پر بہت مایوس ہوں گے۔ جس سے گاندھی کے جانشینوں نے اس اعلان کا خیر مقدم کیا کہ وہ ایک جارحانہ جنگ شروع کر رہے ہیں"

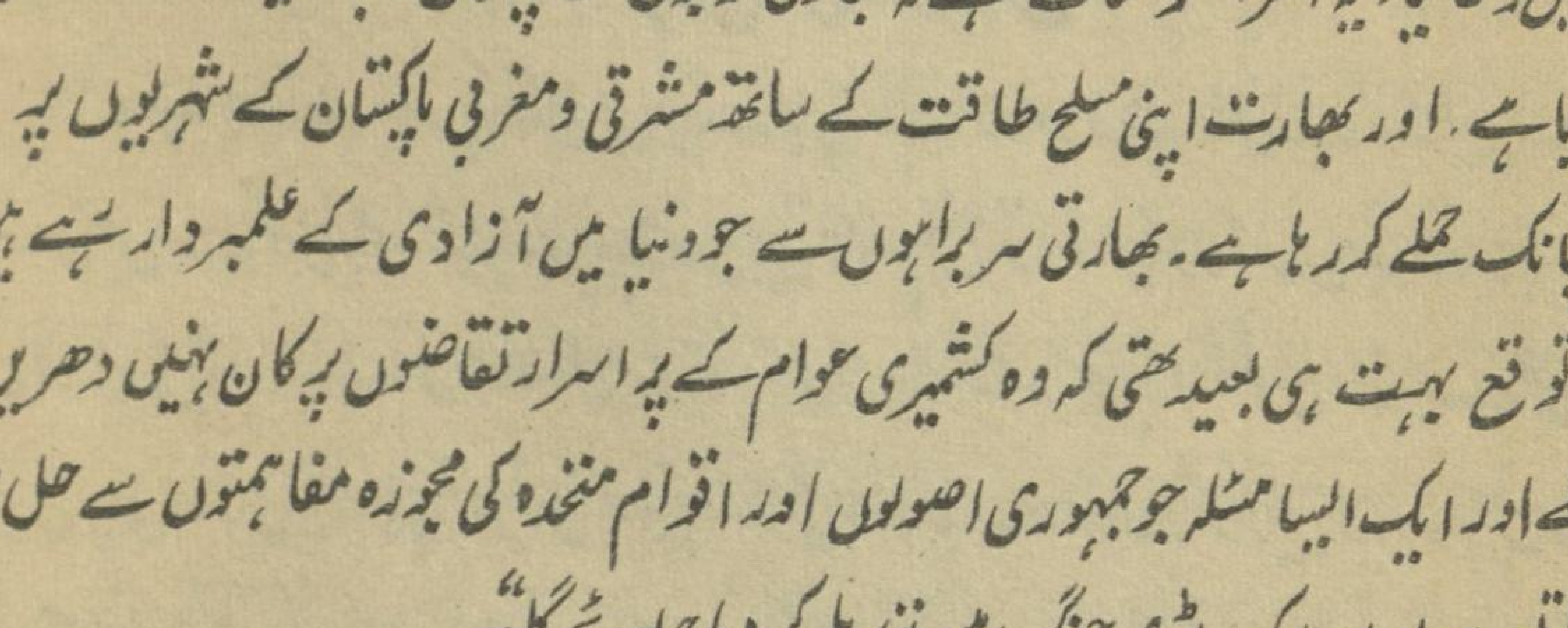
"لور پول ڈیلی پوسٹ"، ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء

"یہ بھارت ہی کا قصور ہے کہ اب لڑائی کشمیر تک محدود نہیں رہی۔ سوموار کو بھارت کے وزیرِ دفاع نے اعلان کیا کہ ہماری فوجوں نے لاہور کے قریب پاکستان پر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ بھارت کے جیٹ طیارے مغربی پاکستان کے ٹھکانوں پر بم برسا رہے ہیں۔ سنا ہے اس خبر کو سن کر بھارت کی لوک سبھا میں دیوانہ وار خوشی کا مظاہرہ کیا گیا۔ یہ ایک ایسا ردعمل ہے جس کی مثال قبل ازیں ایسے ہی حالات میں بارہا دکھائی دیتی رہی ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہوا ہے کہ خوشی کے نعرے آنسوؤں اور کراہوں میں تبدیل ہو گئے ہیں

قضیہ کشمیر کے سلسلے میں بھارت نے پاکستان پر جو مسلح حملہ کیا ہے اس نے طہران کے سیاسی حلقوں میں عجیب پریشان کن ردِعمل پیدا کیا ہے۔ کشمیر ہی برصغیر پاک و ہند کا واحد حصہ ہے جس کی حکومت کا درجہ طے کرنے کے لئے عوام کی تمناؤں اور جذبات کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ بھارتی فوجوں نے پاکستان کو جارحیت کا تختۂ مشق بنایا ہے۔ اور بھارت اپنی مسلح طاقت کے ساتھ مشرقی و مغربی پاکستان کے شہریوں پر اچانک حملے کر رہا ہے۔ بھارتی سربراہوں سے جو دنیا میں آزادی کے علمبردار رہے ہیں یہ توقع بہت ہی بعید تھی کہ وہ کشمیری عوام کے پر اسرار تقاضوں پر کان نہیں دھریں گے اور ایک ایسا مسئلہ جو جمہوری اصولوں اور اقوام متحدہ کی مجوزہ مفاہمتوں سے حل ہو سکتا ہے اسے ایک بڑی جنگ میں تبدیل کر دیا جائے گا۔"

روزنامہ "ایرانِ نوین" طہران،

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء



پاکستانی بمبار حملے کے لئے تیار ہے۔



سیالکوٹ کی
تباہی و
بربادی کا
ایک
منظر

۱۱ ستمبر

پاکستان کی بہادر اور جانباز فوجوں نے کھیم کرن پر قبضہ کر لیا

* سیالکوٹ کے ٹرنک بازار پر بمباری
* تباہی و بربادی کے ہولناک مناظر

لاہور میں کرفیو کا نفاذ

اللہ اکبر، اللہ اکبر

تم مردِ میداں، تم جانِ لشکر
آئینِ دیں ہیں تم سب کو ازبر
احکامِ باری، قولِ پیمبرؐ
اللہ اکبر، اللہ اکبر

رُوحِ وغا ہو، حیرت فزا ہو
حق کے امیں ہو، حق پہ فدا ہو
وِردِ تمہارا قرآن و خیبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

رُوحِ شجاعت، فخرِ وغا ہو
جانِ وفا ہو، صدق و صفا ہو
رکھتے ہو دل میں، سوزِ پیمبرؐ
اللہ اکبر، اللہ اکبر

جب کافروں پر جھپٹے ہو رَن میں
جاگے ہیں شعلے تن اور بدن میں
جبریلؑ تم کو دیتا ہے شہپر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

احسان دانش



پاکستانی فوجیں کھیم کرن سے امرتسر کی طرف دو (۲) میل آگے بڑھ گئیں

سیالکوٹ سیکٹر پر پھر دشمن نے آگے بڑھنے کی ایک اور کوشش کی۔ وہ یہاں ٹینکوں کے مزید یونٹ لے آیا۔ پاکستانی فوج گھمسان کی جنگ میں سہ پہر تک بھارت کے مزید ۳۶ ٹینک تباہ کر چکی تھی۔ لیکن اس کے باوجود لڑائی رات تک جاری رہی۔ لاہور سیکٹر میں دشمن نے صبح صبح ہربکے برکی روڈ پر آگے بڑھنے کی ایک اور کوشش کی لیکن پاکستانی فوج نے اسے شدید نقصان پہنچا کر یہ کوشش ناکام بنا دی۔ واہگہ کی سرحد پر بھی بھارتی فوجوں کو مسلسل پیچھے دھکیلا جاتا رہا۔ سندھ راجستھان سیکٹر پر پاکستانی فوجوں نے گڈارو کے علاقہ میں اپنی ایک چوکی واپس حاصل کر لی اور دشمن کی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا۔ چھمب اکھنور سیکٹر میں بھی بھارت کی ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا گیا۔ پاکستانی فضائیہ نے مغربی بنگال کے ایک ہوائی اڈہ پر شدید بمباری کر کے دو طیارے اور فوجی مراکز کو تباہ کر دیا۔ اب تک بھارت کے سارے مگ طیارے تباہ ہو چکے تھے۔

پاکستان کی فوجیں کھیم کرن سے آگے نکل چکی تھیں جو قصور کے محاذ پر پاکستان کی سرحد سے تین میل دور بھارتی علاقے میں امرتسر ترن تارن ریلوے لائن پر واقع ہے۔ اس وقت اس قصبے سے بہت آگے لڑائی ہوتی رہی۔ حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے متذکرہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا "کھیم کرن پر پاکستانی فوج کا قبضہ چند دن پہلے ہوا تھا۔ اس واقع کے بعد پاکستانی فوج کی پیش قدمی جاری ہے"۔ ترجمان نے کہا "دشمن کو لاہور اور سیالکوٹ کے محاذوں پر جو ذلت آمیز شکستیں ہوئیں ان سے بوکھلا کر اس نے بعض مقامات خصوصاً بیدیاں کے محاذ پر ایک سخت حملہ کیا

تھا۔ جسے سخت نقصان کے ساتھ ناکام بنا دیا گیا۔ چنانچہ اب دشمن پاکستان کے علاقے میں صرف چند سو گز اندر ہے۔ اس علاقے میں دشمن نے ہاتھ پاؤں مارنے کی بڑی کوشش کی لیکن اس کی کوئی پیش نہیں گئی۔ اور اب پاکستانی فوج حالات پر پوری طرح قابو پا چکی ہے۔ واہگہ کی سرحد پر پاکستان کی بہادر فوجوں کو جنگی اہمیت کی کئی اور کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اور وہ دشمن کو بدستور پیچھے دھکیلتی جا رہی ہیں۔ دشمن نے ہر کیے برکی روڈ پر آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن پاکستان کی بہادر فوجوں نے اسے سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا۔ جسٹر کے محاذ پر پاکستانی فوجیں دشمن کو پہلے ہی سرحد کے پیچھے دھکیل چکی ہیں اور اس کے بعد کوئی قابلِ ذکر واقعہ نہیں ہوا۔ جموں کے دونوں محاذوں یعنی جموں سیالکوٹ محاذ اور سانبہ پھلواڑا محاذ پر صورتِ حال پوری طرح قابو میں ہے۔ جموں سیالکوٹ محاذ پر دشمن ابھی تک پاکستانی علاقے میں ہے مگر اسے کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ تیسرے پہر اس محاذ پر دشمن نے اپنی مزید بکتر بند فوجیں لڑائی کی آگ میں جھونک کر آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن پاکستانی طیاروں اور توپوں نے اس کے مزید ۲۶ ٹینک تباہ کر کے اس کی کوشش ناکام بنا دی۔ ریڈیو پاکستان نے اطلاع دی "پاکستانی فوج کے ایک بریگیڈیئر محاذ جنگ پر دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔" ترجمان نے کہا "ابھی تک سندھ، راجستھان محاذ پر دشمن کو سرحد کے پیچھے نہیں دھکیلا گیا۔ پاکستانی فوج نے اس محاذ پر ایک جوابی حملہ کیا ہے۔ جس کی کامیابی کی پوری توقع ہے۔ دشمن نے کرگل۔ ٹتھوال اور اوڑی کے علاقوں میں جن چوکیوں پر قبضہ کیا ہے ابھی تک وہ اس کے قبضے میں ہیں"۔ ترجمان نے کہا "اکھنور کے محاذ پر دشمن کی ایک اور چوکی پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے اور پاکستانی فوج اپنی پوزیشن کو مضبوط کرنے میں مصروف ہے"۔ ترجمان نے جنگ کی صورتِ حال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا "لاہور کے محاذ پر دشمن نے دو ڈویژن پیدل فوج اور ایک بکتر بند بریگیڈ اور سیالکوٹ کے محاذ پر ایک بکتر بند ڈویژن اور پیدل فوج کے دو ڈویژنوں سے حملہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک پیدل ڈویژن پہاڑی ہے جسے چین کے مقابلے کے لئے مغربی ملکوں کے اسلحہ سے تیار کیا گیا ہے"۔ ترجمان نے اوڑی کے محاذ پر بھارتی فوج کے حملے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا "بھارت کی جانب مواصلات کا سلسلہ اچھا ہے اور بھارتی فوج نے توپوں کی مدد سے حملہ کیا تھا۔ آزاد کشمیر کی فوجوں کے پاس معمولی نوعیت کے چھوٹے ہتھیار تھے۔ ابھی تک یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکا کہ بھارتی فوج نے راجستھان، سندھ محاذ پر کتنی بڑی فوج سے حملہ کیا ہے"۔ ترجمان

نے کہا "بھارت نے لاہور پر اچانک حملہ کیا تھا اور مسٹر شاستری کو یہ توقع تھی کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ان کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ لیکن دشمن کو منہ کی کھانی پڑی اور اسے سخت نقصان کے ساتھ پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس محاذ پر دشمن کی بہت سی فوج تباہ و برباد کر دی گئی۔ اس کے بہت سے سپاہی گرفتار کر لئے گئے۔ اور بہت سے ٹینکوں اور سامان جنگ کے پرخچے اڑا دیے گئے اور اسے کمر توڑ شکست دے کر دفاع پر مجبور کر دیا گیا۔"

ترجمان نے کہا "بھارت کے جنگی ناخداؤں نے ہٹلر کی صلاحیتوں سے کلی طور پر محروم ہونے کے باوجود ہٹلر کی تقلید کرتے ہوئے پاکستان کی مقدس سرزمین پر حملہ کرنے کی ذلیل جسارت کی تھی۔ انہوں نے بھارتی قوم کو چٹ پٹ حملہ اور پٹ قبضہ کا یقین دلایا تھا۔ لیکن دو گھنٹوں کے اندر اندر صدر ایوب نے دشمن کو شیر ببر کی طرح للکارا اور ساری قوم نے جو قائدِ اعظمؒ کے ارشاد۔ اتحاد، تنظیم اور ایمان کی بھٹی سے نکل کر کندن بن چکی ہے بھارت کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں صدر ایوب کے اعلان پر لبیک کہی۔ چنانچہ پاکستان کی شیر دل افواج نے دشمن کو مار بھگایا۔ اس کے ایک سو سے زیادہ ٹینک تباہ کر دیئے اور اس کے ترسیٹھ طیارے برباد کر دیئے۔ اس کی بہت سی بکتر بند گاڑیاں سامان لے جانے والی گاڑیاں اور بہت سا گولہ بارود نیز دیگر سازوسامان بھی برباد کر دیا۔" ترجمان نے کہا۔ "صرف جموں اور سیالکوٹ محاذ پر دشمن کے بیالیس ٹینک تباہ کئے جا چکے ہیں"۔ ترجمان سے پوچھا گیا کہ کیا دشمن نے مشرقی پاکستان کے علاقے پر بھی حملہ کیا ہے؟ ترجمان نے کہا "آپ بھارت کی چالوں سے واقف ہیں۔ بھارتی اخبارات اور ریڈیو ایک عرصے سے افسانے تراش رہے ہیں کہ پاکستانی فوجیں مشرقی پاکستان پر جمع ہو رہی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس قسم کے بیانات حملے کا پیش خیمہ ہوں"۔ ترجمان نے کہا "متعدد محاذوں پر پاکستانی فوجیں خود حملے کر رہی ہیں اور بھارتی فوجیں دفاع پر مجبور ہو چکی ہیں۔ پاکستانی فوجیں اپنی پوزیشن کو مزید مستحکم بنا رہی ہیں تاکہ دشمن پر مزید کاری ضربیں لگا سکیں"۔ ترجمان نے ایک سوال کے جواب میں کہا "پاکستانی طیاروں نے ہلواڑہ (ضلع لدھیانہ) پر حملہ کر کے دشمن کے فوجی ٹھکانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ انہوں نے مغربی بنگال میں باغ ڈوگرہ کے مشہور ہوائی اڈے پر حملہ کر کے دو طیارے تباہ کر دیئے۔ ان میں سے ایک ہنٹر قسم کا ہے اور دوسرا ویمپائر قسم کا۔"

ترجمان نے کہا "پاکستانی طیاروں نے واہگہ کے محاذ پر لڑنے والی بھارتی فوج کی پچھلی صفوں پر

شدید بمباری کی چنانچہ دشمن کے چار ٹینک اور بہت سی گاڑیاں تباہ کردی گئیں۔ پاکستانی طیاروں نے سیالکوٹ جموں محاذ پر دشمن کی پچھلی صفوں پر شدید بمباری کی اور جب پاکستانی طیارے واپس آ رہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ آگ کے شعلے اور دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے۔ ترجمان نے کہا "آج دشمن نے سرگودھا پر حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی لیکن دشمن کے طیارے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے"۔ ترجمان نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا "آج فضائیہ پاکستان نے بری افواج کی امداد کے لئے دشمن پر جو حملے کئے ان کی وجہ سے صرف کھیم کرن کے محاذ پر دشمن کی آٹھ توپیں اور پندرہ گاڑیاں تباہ ہوگئیں"۔ اس اثنا میں رائٹر کے نمائندہ خصوصی متعین دہلی نے اطلاع دی مشرقی پنجاب کے میدانوں میں پاکستان اور بھارت کی بکتر بند فوجوں میں بے مثال گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اس لڑائی میں پاکستانی فوجیں حملہ کر رہی ہیں اور بھارتی فوجیں دفاع پر مجبور ہو چکی ہیں یاد رہے یہ وہی بکتر بند فوجیں ہیں جنہوں نے بڑے طمطراق سے لاہور کے محاذ پر حملہ کیا تھا وہ اب دم دبا کر بھاگ رہی ہیں"۔ پاکستان ریڈیو نے قبل دوپہر پاکستان کے فوجی ماہروں کے حوالے سے بتایا۔ فضائیہ پاکستان بھارت کے تمام مگ طیاروں کو نیست و نابود کر چکی ہے"۔

بھارت کی اس جنگ میں سب سے زیادہ رسوا کن حرکت سیالکوٹ کی شہری آبادی پر حملہ تھا۔ اس کے کینبرا طیاروں نے ہفتہ کی شب کو قلعہ کے علاقہ میں ایک ہزار پونڈ کا وزنی بم گرایا۔ جس سے ۱۹ شہید اور ۲۵ زخمی ہوئے۔ اس سے ڈیڑھ سو دکانیں اور عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ یہ تمام علاقہ ایسے لگتا تھا جیسے تباہی و بربادی کا وسیع قبرستان ہو بھارتی فضائیہ نے ۸ اور ۹ ستمبر کے درمیانی رات پیرس روڈ، رنگ پورہ اور پورن نگر پر بھی بمباری کی تھی اور اس سے ۹ افراد شہید ہوئے تھے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ۱۱ ستمبر ہفتہ سے کرفیو کے نفاذ کا حکم دے دیا۔ اس حکم کے تحت سوائے وہ اشخاص جن کے پاس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے جاری کردہ پاس تھے رات سات بجے سے صبح پانچ بجے تک گھوم پھر نہیں سکتے تھے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھانٹ راولپنڈی میں صدر ایوب اور وزیر خارجہ بھٹو کے ساتھ گفت و شنید کے بعد دوپہر کے وقت بمبئی پہنچ گئے۔ اتوار کو آپ نئی دہلی پہنچیں گے۔ جب

کراچی میں اخباری نمائندوں نے ان سے پوچھا کہ کیا انہیں اپنے مشن میں کامیابی کی کوئی صورت دکھائی دی ہے۔ تو انہوں نے کہا "اس کا دارومدار دہلی کی گفت و شنید پر ہے۔ میرا فرض یہ ہے کہ میں سلامتی کونسل کو اپنی رپورٹ پیش کروں اس لئے قبل از وقت کچھ نہیں کہا جا سکتا"

مسٹر بھٹو نے فضائی اڈے پر اوتھانٹ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا "پاکستان ہمیشہ امن پسند رہا ہے لیکن مستقل امن کی خاطر یہ ضروری ہے کہ جنگ بندی کے ساتھ ریاست جموں و کشمیر میں رائے شماری کرانے کی یقین دہانی کا سمجھوتہ بھی ہو" ——— اسی رات راولپنڈی میں پاکستان کے ایک ترجمان نے برصغیر میں مستقل امن کے لئے پاکستان کے تین نکاتی منصوبے کا اعلان کیا۔ اس میں کہا گیا۔

"اقوام متحدہ کی نگرانی میں ریاست جموں و کشمیر سے پاکستان اور بھارت اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔ ریاست میں تمام امن کی ذمہ داری اقوام متحدہ کی فوج کے سپرد کر دی جائے جس میں افریشیائی ملکوں کے دستے شامل ہوں، جنگ بندی کے تین ماہ کے اندر اندر کشمیر میں اقوام متحدہ کی ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قرارداد کی روشنی میں رائے شماری کرائی جائے۔"

اسی اثناء میں وزیر اعظم روس مسٹر کوسیجن نے بھارت اور پاکستان دونوں سے ایک بار پھر اپیل کی کہ وہ جنگ بند کر دیں۔ ترکی اور ایران دونوں نے بھارت کے خلاف پاکستان کو فوجی امداد دینے کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا۔ حکومت ترکیہ کے ایک ترجمان نے انقرہ میں بتایا "ترکی کا بنا ہوا اسلحہ انتہائی تیز رفتاری سے پاکستان کو بھیجا جا رہا ہے۔ ہم پاکستان کو فوجی امداد معاہدۂ استنبول کے تحت دے رہے ہیں" اس کے ساتھ ہی ہلال احمر کے ایک ترجمان نے اعلان کیا "ڈاکٹروں اور نرسوں کا ایک دستہ اور ہسپتال کا سامان فوری طور پر پاکستان روانہ کیا جا رہا ہے"۔ لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر آغا ہلالی نے برطانوی حکومت کے اس فیصلے کے خلاف احتجاج کیا کہ اس نے پاکستان کے اسلحے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ وزیر اعظم مسٹر ارگپلو نے اعلان کیا کہ ان کے وزیر خارجہ مسٹر حسن آئزک پاکستان جا رہے ہیں ان کے ہمراہ ایرانی وزیر خارجہ مسٹر عباس آرام ہوں گے۔

پاکستان کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا کہ وہ بھارت کے خلاف پاکستان کی جنگ میں امداد کے لئے دنیا کے تمام ملکوں سے کہیں گے۔ ان میں وہ ملک بھی شامل ہیں جو اقوام متحدہ کے رکن نہیں۔

صوبائی دارالحکومت میں مخالف جماعتوں کے ایک وفد نے گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان

سے ملاقات کی اور انہیں یقین دلایا کہ مخالف جماعتیں حکومت کے ساتھ تعاون کریں گی۔ اس وفد میں مولانا ابوالاعلےٰ مودودی۔ میاں طفیل محمد۔ سردار شوکت حیات خان۔ شیخ نسیم حسن اور خواجہ محمد رفیق شامل تھے

ان کے علاوہ متحدہ اسلامی محاذ کے ایک وفد نے شیخ حسام الدین کی زیر قیادت صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں سے موجودہ مسائل پر تبادلہ خیالات کیا اور اس امر کی پیش کش کی کہ اس نازک موقع پر قوم ہر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ شیخ حسام الدین نے صدر مجلس احرار اسلام پاکستان کی حیثیت سے ملک کے دفاع کے لئے ہزاروں رضا کاروں کی پیش کش کی۔ اسلام لیگ خاکسار الغرض ہر چھوٹے بڑے سیاسی گروہ نے اپنے آپ کو دفاع وطن کے لئے وقف کر دیا۔

لارڈ برٹرنڈرسل کو حق گوئی پر سزا

"بھارت نے پاکستان پر جو حملہ کیا ہے وہ کھلی ہوئی جارحیت ہے۔ اقوام متحدہ کے منشور کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اگر جارح کو جارح نہ قرار دیا جائے تو ایک بزدلانہ فعل ہوگا۔ اس طرح امن کی کوئی خدمت انجام نہیں دی جا سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو چین کے ساتھ دوستی اور آزادانہ پالیسی کی سزا دی جا رہی ہے۔ بھارت نے کشمیر کو سرکاری طور پر مدغم کرنے کے لئے جو کچھ کیا وہ وہاں کے حالات کو بگاڑنے کے لئے کافی وجہ جواز تھی، لیکن پاکستان کی بین الاقوامی سرحد کو پار کر کے، اعلان جنگ کئے بغیر اس پر حملہ کھلم کھلا جارحیت اور بہت بڑی حماقت ہے۔ اس لئے اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ وہ بھارت کو حملہ آور قرار دے"۔

لارڈ برٹرنڈرسل نوبل پرائز یافتہ ممتاز برطانوی فلسفی، مفکر اور مصنّف، جنہیں حق گوئی کی خاطر برطانوی حکومت نے ایک ماہ قید کی سزا دی۔



جنرل محمد موسیٰ
کمانڈر انچیف
بری افواج پاکستان۔

۱۲ ستمبر

سیالکوٹ سیکٹر میں پچاس ہزار بھارتی فوج کا حملہ بُری طرح ناکام بنا دیا گیا۔ پاکستان کی بّری اور فضائی فوجوں نے بھارت کا منہ توڑ دیا۔

"آنے والی نسلیں پاکستانی فوج پر ہمیشہ فخر کرتی رہیں گی۔ ہماری آزادی اور غلامی کے درمیان ہماری شیر دل فوج ناقابل تسخیر دیوار بن کر ڈٹ گئی ہے۔"

————— : جنرل مُحمّد موسیٰ

سیالکوٹ

تو نے دیا ہے جذبۂ خود دار کا پیام — تو نے سکھایا حق و صداقت کا احترام
تیری شجاعتوں کی حکایت ہوئی ہے عام — عظمت کے آسمان پہ چمکے گا تیرا نام

اے ارضِ سیالکوٹ، تری خاک کو سلام

جنگاہ میں وہ تیرے جیالوں کا بانکپن — کتنے جری ہیں تیرے جوانانِ صف شکن
نکلے تھے جب سروں پر وہ باندھے ہوئے کفن — بھارت کے سورماؤں کی نیندیں ہوئیں حرام

اے ارضِ سیالکوٹ، تری خاک کو سلام

تیرے مجاہدوں نے بصد شوق و آرزو — خونِ جگر سے لکھی ہے تفسیرِ جاہدوا
رکھ لی ہے تو نے ہمتِ مرداں کی آبرو — ملّت کو تو نے فتح و ظفر کا دیا پیام

اے ارضِ سیالکوٹ، تری خاک کو سلام

میدانِ رزم بن گئیں جب پاک سرحدیں — بڑھ بڑھ کے تو نے روک دیں دشمن کی یورشیں
مفلوج ہو کے رہ گئیں باطل کی قوتیں! — اہلِ وطن ہوئے تری جرأت سے شادکام

اے ارضِ سیالکوٹ، تری خاک کو سلام

تیری فضا میں خونِ شہیداں کی ہے ضیا — گونجی ہوئی ہے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کی صدا
تو نے خدا کی راہ میں مرنا سکھا دیا — چمکے گی تو زمانے میں جوں تیغِ بے نیام

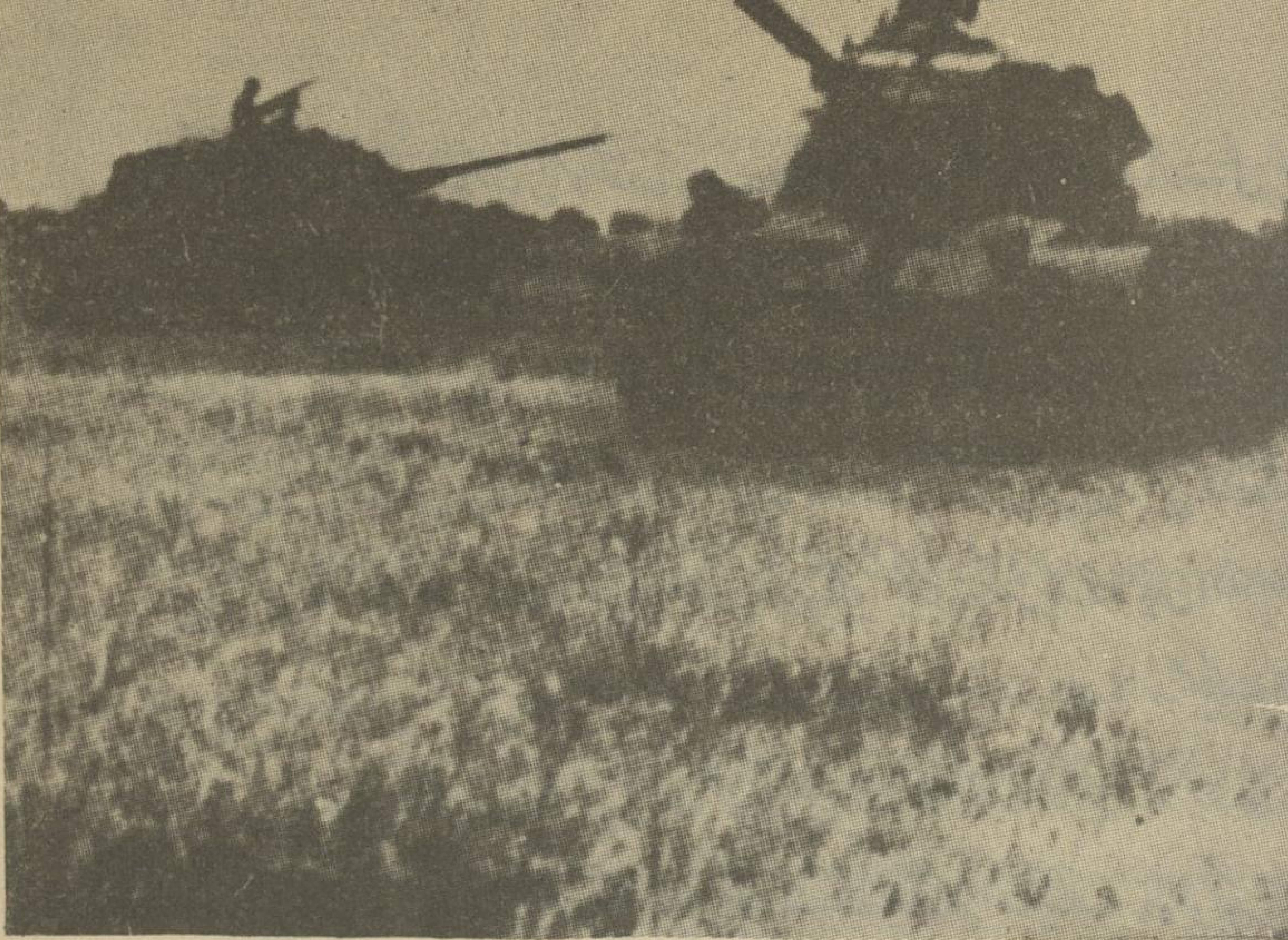
اے ارضِ سیالکوٹ، تری خاک کو سلام

تو ہے ازل سے حکمت و دانش کی انجمن — تیری فضا میں فکر و نظر کا ہے بانکپن
تو اک عظیم شاعرِ مشرق کا ہے وطن — اقبال سے ملی ہے تجھے عظمتِ دوام

اے ارضِ سیالکوٹ تری خاک کو سلام

طاہر شادانی

○



پاکستانی ٹینک میدان جنگ میں دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں

سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن کے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کا سب سے بڑا حملہ ناکام بنا دیا گیا۔ پاکستان کی فوجوں نے نڈر اور بہادر ہوابازوں کی امداد سے اس محاذ پر دشمن کے پینتالیس ٹینک تباہ کر دیئے اور دشمن کی بہت سی توپوں، فوج لے جانے والی گاڑیوں اور دوسرے ساز و سامان کو تباہ و برباد کر دیا۔ کھیم کرن کے علاقے میں بھارتی فوج کے لفٹیننٹ کرنل انت سنگھ، سات دوسرے افسروں اور ساڑھے تین سو سپاہیوں نے پاکستانی فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیئے، یہ سپاہی اور افسر چوتھی سکھ رجمنٹ سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی اکثریت سکھوں پر مشتمل تھی۔ وہ رات کی تاریکی میں پاکستانی فوج کے اگلے مورچوں کے پیچھے پہنچ گئے تھے۔ صبح جب گھوم پھر کر دیکھا گیا تو انہوں نے ایک گولی چلائے بغیر ہتھیار ڈال دیئے اور کہا "پاکستان سے ہماری کوئی دشمنی نہیں۔ ہمیں پاکستانی مورچوں کے پیچھے پہنچنے پر مجبور کیا گیا تھا اور ہم اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ہتھیار ڈال رہے ہیں"۔ ترجمان نے بتایا "اکھنور کے محاذ پر پاکستانی فوج نے دیوا کے شمال میں بھارت کی ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا ہے اور اب وہ اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنے میں مصروف ہے"۔

بھارت نے ٹینکوں اور پیدل فوج کے تین ڈویژنوں کے ساتھ سیالکوٹ سیکٹر میں کل جو حملہ شروع کیا تھا پاکستان کی شیر دل فوج نے اسے پسپا کر دیا۔ اس سیکٹر میں اب تک دشمن کے ۴۵ ٹینک تباہ کئے جا چکے تھے۔ اس کے علاوہ اس کی ۱۲۲ مسلح گاڑیاں اور دوسرا ساز و سامان تباہ کیا گیا۔ اس حملہ میں دشمن نے اپنی بکتر بند فوج کا بڑا حصہ استعمال کیا لیکن اسے بھاری جانی نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹنا

پڑا۔ دشمن کے مقابلہ میں پاکستان کا نقصان بے حد کم تھا۔ پاکستان اور بھارت کی بکتر بند فوجوں میں اس وقت تک جو لڑائیاں ہوئی تھیں یہ ان میں شدید ترین تھی۔ اس محاذ پر دشمن کی فوجوں کی مجموعی تعداد پچاس ہزار تھی۔ اس سے پہلے یہ اطلاع ملی تھی کہ سیالکوٹ سیکٹر میں ٹینکوں کی بہت بڑی اور سخت لڑائی جاری ہے۔ اور پاکستان کا توپ خانہ اور ٹینک شکن توپیں دشمن کا منہ توڑ جواب دے رہی ہیں نیز پاکستانی طیارے دشمن کی صفوں کے پیچھے ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں اور سپلائی لائن پر کاری ضربیں لگا رہے ہیں۔ دشمن اب تک پاکستان کے مقابلہ میں ۱۷۸ سے زائد ٹینک اور ۶۵ سے زیادہ طیارے، سینکڑوں گاڑیاں بہت سی توپیں اور بے شمار اسلحہ تباہ کرا چکا تھا۔ ایک اندازہ کے مطابق اب تک پاکستان کے مقابلہ میں بھارت کے چھ گنا زائد ٹینک تباہ ہو چکے تھے۔

لاہور سیکٹر میں دشمن نے کئی جوابی حملے کئے لیکن انہیں پوری طرح ناکام بنا دیا گیا اور دشمن کو بھاری جانی نقصان کے ساتھ ہی ساز و سامان میں زبردست نقصان اٹھانا پڑا۔ کھیم کرن سیکٹر میں پاکستانی فوجیں دشمن پر برابر اپنا دباؤ رکھے ہوئے تھیں اور دشمن کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑ رہا تھا۔ سلیمانکی کے علاقہ میں پاکستانی فوج نے متعدد چوکیوں اور بھارت کے ایک بڑے علاقے پر بھی قبضہ کر لیا۔ مگر اس علاقہ میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران نسبتاً خاموشی رہی اور پاکستانی فوجیں اس علاقے میں اپنی پوزیشن مستحکم بناتی رہیں۔

گزشتہ شام پاکستان ائر فورس کے لڑاکا اور بمبار طیاروں نے دشمن کے مورچوں اور رسد و کمک کے قافلوں پر حملے کئے اور بری فوجوں کی امداد کی۔ انہوں نے ۲۸ ٹینک اور ۱۲۳ بھاری بکتر بند گاڑیاں تباہ کیں۔ فضائیہ کے ایک ترجمان نے بتایا "پاکستانی فضائیہ کے بمبار طیارے دشمن کے ہوائی اڈوں اور دوسرے فوجی ٹھکانوں پر مسلسل حملے کرتے رہے۔ دشمن کے بمبار گزشتہ رات مغربی پاکستان میں چوروں کی طرح داخل ہوئے اور ملتان و نواب شاہ کے شہری ہوائی اڈوں پر حملہ کیا۔ لیکن وہ کسی ٹھکانے کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ بھارتی طیاروں نے کل رات مشرقی پاکستان میں کیشپ گنج (ضلع دیناج پور) کے شہری علاقوں پر بمباری کر کے اپنی وحشت و بربریت کا ایک اور ثبوت دیا۔ اس سے پیشتر بھارتی طیاروں نے منگل کی رات لال منیر ہاٹ (ضلع رنگ پور) ٹھاکر گاؤں (ضلع دیناج پور) کے شہری علاقوں کو بموں کا نشانہ بنا کر واضح کر دیا تھا کہ بھارت جنگ کے اکھاڑے کو

مزید وسعت دینے پر تلا بیٹھا ہے۔ لال منیر ہاٹ میں دو مکانات مسمار ہو گئے تھے اور ایک بوڑھی عورت اور ایک امریکی پادری ہلاک ہو گئے تھے۔ مشرقی پاکستان پر اندھا دھند بمباری کا اثر یہ ہوا کہ بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرنے میں عوام کا عزم اور بھی مستحکم ہو گیا اور ان علاقوں کے عوام بھارت کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کرنے کے لئے زبردست مظاہرے کرتے رہے اور حکومت پاکستان پر زور دیتے رہے کہ وہ ان کے لئے اسلحہ بہم پہنچائے تاکہ وہ بھارت کو اس کی درندگی کا مزا چکھا سکیں۔

سندھ راجستھان سیکٹر میں پاکستان کی مسلح سول فورس نے بھارتی حملہ آور فوج کو مار مار کر بھگا دیا۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق بھارتی دستے پاکستانیوں کے حملوں کی تاب نہ لا سکے اور پوری تیزی سے پسپا ہو کر اپنے علاقے میں چلے گئے۔ بھارتی فوج کو زبردست جانی نقصان کے علاوہ اسلحہ اور سامان جنگ کی بھاری مقدار سے بھی ہاتھ دھونے پڑے۔ پاکستانی دستوں کے ہاتھ ایک بکتر بند ٹینک بھی آیا، جس میں ۱۲۰ ملی میٹر کے گولے لدے ہوئے تھے۔ چند دن ہوئے بھارت نے دعویٰ کیا تھا کہ سندھ راجستھان سیکٹر میں گدڑا روڈ کے مقام پر نیا محاذ کھول دیا گیا ہے۔ جس سے حیدرآباد اور کراچی کے لئے براہ راست خطرہ پیدا کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس نام نہاد بھارتی محاذ کا شروع ہوتے ہی خاتمہ کر دیا گیا۔ تازہ اطلاع کے مطابق پاکستانی فوج نے بھارتی علاقہ جیسلمیر کے اندر ایک بھارتی چوکی پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ بھارتی بارڈر پولیس پاکستانی فوج کے ہاتھوں پکڑے جانے کے خوف سے اس علاقے میں تمام سرحدی چوکیاں چھوڑ کر فرار ہو گئی۔

شام پاکستانی طیاروں نے امرتسر کے نواح میں بھارت کے اہم فوجی ٹھکانوں کو بموں کا نشانہ بنایا۔ اور بھارتی فوج کے بہت سے ساز و سامان اور رسد اور کمک کی گاڑیوں کے پرخچے اڑا دیئے۔ بھارتی ریڈیو کی یہ اطلاع مضحکہ خیز تھی کہ پاکستانی طیاروں نے امرتسر کے شہری علاقوں پر بمباری کی تھی۔ پاکستانی طیارے صرف فوجی ٹھکانوں کو تباہ کرنے میں مصروف رہے تھے۔

پاکستان کی بری فوج اور فضائیہ کے ہاتھوں بھارتی فوج کو جو ذلت آمیز شکستیں ہو رہی تھیں بھارت میں مقیم غیر ملکی اخباری نمائندوں کے مکتوبات سے ان کی حرف بحرف تصدیق ہو رہی تھی۔ "نیویارک ٹائمز" کے نمائندہ مقیم نئی دہلی نے اپنے مکتوب میں بتایا "کہ اگرچہ بھارت نے اعداد و شمار پیش کرنے

سے احتراز کیا ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ بھارتی فوج کو گزشتہ ہفتے بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ علاوہ ازیں بھارت کے بے شمار ٹینک، طیارے اور دوسرا فوجی ساز و سامان تباہ ہوئے۔" نمائندہ خصوصی نے لکھا۔۔۔ "بھارت پاکستان کی جرأت اور معرکہ آرائی سے حیران و ششدر رہ گیا ہے۔ اور پورے تنازعہ کی جانب عالمی رویہ سے سخت دل شکستہ ہو گیا ہے۔"

رائٹر اور بی بی سی کے نمائندوں کے مطابق سیالکوٹ سیکٹر میں سخت لڑائی ہوتی رہی۔ "بھارت نے یہاں ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی کمک جھونک دی لیکن پاکستانی فوج نے بھارتی فوج کے دانت کھٹے کر دیئے اور اسے ایک انچ آگے نہیں بڑھنے دیا۔ صرف ایک دن میں (ہفتہ) اس سیکٹر میں لڑائی کے دوران میں پاکستانی فوج نے چھتیس ٹینک اور متعدد بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دیں۔ اب تک مختلف محاذوں پر جنگ کے دوران بھارت کے قریباً ڈیڑھ سو ٹینک تباہ کئے جا چکے تھے۔ اور ساٹھ سے زائد بھارتی طیارے ناکارہ بنائے جا چکے تھے۔

رائٹر کے نمائندہ نے لکھا۔ "بھارت نے لاہور کے محاذ پر آگے بڑھنے کی جو کوشش کی تھی وہ بری طرح ناکام رہی ہے۔ پاکستان کی فوج لاہور کے پچاس میل لمبے محاذ پر دو سیکٹروں میں بھارتی علاقہ میں لڑ رہی ہے۔ پاکستان کی فوج اگرچہ تعداد میں مقابلتاً کم ہے لیکن وہ اسلحہ سے پوری طرح لیس اور چوکس ہے۔ اور اس کے حوصلے بہت بلند ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق پاکستانی فوج کھیم کرن سے بہت آگے نکل چکی ہے۔ یہاں سے ریلوے لائن ترن تارن اور امرتسر کو جاتی ہے۔"

چھمب، اکھنور سیکٹر میں پاکستانی فوج نے دیوا کے شمال میں ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا اور وہ اپنی پوزیشن مستحکم کرتی رہی۔ جوڑیاں کا دورہ کرنے والے غیر ملکی اخباری نمائندوں کا کہنا تھا "یہاں نقصان کا تناسب یہ ہے کہ ایک پاکستانی ٹینک کے مقابلے میں چھ بھارتی ٹینک تباہ ہوئے ہیں سیالکوٹ سیکٹر میں پاکستان کی طیارہ شکن توپیں اور فضائیہ کے بمبار طیارے بری فوج کی پوری طرح مدد کر رہے ہیں۔" راجستھان سیکٹر میں رن کچھ میں مردانگی کے جوہر دکھانے والے پاکستانی فوجیوں نے جوابی حملہ شروع کر دیا۔ اور انہوں نے گڈارو کے علاقہ میں دو چوکیوں میں سے ایک پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ شمال میں ایک اور چوکی پر بھی پاکستانی فوج نے قبضہ کر لیا۔

پاکستان کی صف شکن فوجوں کے جوابی حملہ سے چھمب اور دیوا کی چوکیوں سے بھارتی فوجوں کا فرار ایک "قابلِ دید منظر تھا۔ بھارت نے کشمیر میں جنگ بندی لائن کی خلاف ورزیوں کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اس کے جواب میں بھارتی سامراج کے منہ پر پاکستان کا یہ پہلا طمانچہ تھا۔ پاکستان کی اسلامی جذبہ سے معمور فوجوں کے پہلے حملہ ہی نے بھارت کی ان دو چوکیوں کو تہس نہس کر دیا۔

محاذ جنگ سے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نامہ نگار اے ایچ رضوی نے ایک مکتوب لکھا۔ "پاکستان کا حملہ صبح ۵ بجے شروع ہوا اور گیارہ بجے بھارت کا کمانڈر "وسکی کی بوتل" مانگ رہا تھا۔ جنگی مبصروں کو علم ہے کہ "وسکی کی بوتل" سے مراد ہوائی تحفظ ہے۔

پاکستان نے بریگیڈیئر کے پیغام کو سن لیا۔ اس پیغام سے صاف ظاہر تھا کہ بھارتی دل چھوڑ بیٹھے ہیں اور اب میدان ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اس پیغام کے چند لمحوں بعد پاکستان کے جانباز بہادر اور شیر دل سپوت چھمب اور دیوا کی چوکیوں پر قابض ہو چکے تھے۔

اس وقت بھارتی فضائیہ کے ویمپائر بمبار طیارے فضا میں نمودار ہوئے۔ ان کی تعداد چار تھی جتنی دیر میں وہ بھاگتی ہوئی فوجوں کی مدد کو پہنچے تھے اس سے بھی کم مدت میں پاکستان کے آسمان کے محافظوں نے انہیں کشمیر کی مٹی کا ایک حصہ بنا دیا۔ بھارت کے قبضہ سے آزاد ہونے والے یہ دونوں قصبے چھمب اور دیوا ــــ بڑے مضبوط گڑھ تھے۔ ان کے مورچے سیمنٹ اور بجری سے بنائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ یہاں بھارتی فوجیں بہترین اور جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح تھیں۔ مال غنیمت میں حاصل ہونے والے اسلحہ خوراک اور دوسرے ساز و سامان سے اندازہ ہوتا تھا کہ بھارتی فوج مقابلے کے بغیر ہی فرار ہو گئی ہے۔

بھارتی فوج کے فرار کی بظاہر ایک ہی وجہ نظر آتی تھی کہ وہ بھارتی سامراجیوں اور رجعت پسندوں کے لئے جنگ نہیں لڑنا چاہتی۔ اس کی تائید ان بیانات سے بھی ہوئی جو بھارتی فوجیوں نے قید ہونے کے بعد دیئے۔

چھمب پر قابض ہونے کے بعد پاکستانی فوجوں نے کسی مقابلے کے بغیر دریائے توی عبور کر لیا اس کے بعد وہ برق رفتاری سے بھارت کے مضبوط گڑھ جوڑیاں کی طرف بڑھنے لگیں۔

چھمب سیکٹر میں پاکستان کے حملے کو فوجی زبان میں "عظیم تباہ کن حملہ" کا نام دیا گیا تھا اور یہ واقعی

تباہ کن ثابت ہُوا۔ یعنی بھارتی فوج کو چھمب سیکٹر میں مکمل تباہی سے ہمکنار کر دیا گیا۔

چھمب گزشتہ سترہ سال سے بھارت کا بہت بڑا گڑھ تھا۔ یہاں انہوں نے اتنی بھاری تعداد میں خوراک، اسلحہ اور گولہ بارود کے ذخیرے کر رکھے تھے۔ اگر وہ یہاں سالوں تک لڑنا چاہتے تو کافی ہوتے۔ لیکن پاکستان کی جواں ہمت، بہادر اور نظم و ضبط میں اپنی نظیر آپ فوجوں کے ایک ہی ہلے نے ان کے قدم اکھاڑ دیئے۔ اور اس نے دشمن کے سامنے راہ فرار کے سوا دوسرا کوئی راستہ کھلا نہ چھوڑا۔

ہماری فوجوں کی عظمت، اہلیت اور ہمارے نوجوانوں کے حوصلے اور تربیت نے ایک مرتبہ پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستانی فوج دشمن فوج سے کہیں اچھی ہے۔ یہاں بھی فرار میں بھارتی فوج نے رن کچھ کے ڈرامہ کا اعادہ کیا۔ یعنی انہوں نے بھاگنے میں بڑی تیزی دکھائی۔

بھارتی فوج نے فرار ہوتے وقت ان فطری رکاوٹوں سے بھی کام نہیں لیا جنہیں وہ پاکستان کی یلغار روکنے کے لئے استعمال کر سکتے تھے۔"

لیکن جیسا کہ آزاد فوج کے ایک افسر نے بتایا جب بھارتی فوجی بھاگتے ہیں تو پھر انھیں کچھ اور نہیں سوجھتا۔ وہ ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے۔ ایک بریگیڈ کمانڈر کی جیپ اس طرح کھڑی ہوئی تھی جیسے اس کو اپنے کمانڈر کے بھاگ جانے کا افسوس ہو۔ بھارت کی فضائی فوج کی کارکردگی کا بھی یہی حال تھا اس کے لڑاکا طیارے آزاد کشمیر کی فوجوں پر حملہ کرنے کے لیے کھلے آسمان میں نکلتے تھے لیکن پاکستانی طیاروں کو دُور سے دیکھتے ہی اپنا راستہ بدل لیتے اور بھاگ نکلنے کی کوشش کرتے۔ ایک مرتبہ بھارتی نیٹ طیارے آزاد فوجوں کے بعض مورچوں پر حملہ کرنے کے لیے آئے لیکن فوراً ہی پاک فضائیہ کے دو سیبر جیٹ طیارے نمودار ہوئے۔ بھارتی طیاروں نے انھیں دیکھتے ہی اپنا رُخ تبدیل کر لیا اور پھر وہ غوطہ لگا کر بھارتی علاقہ کی طرف واپس چلے گئے تاکہ پاکستانی طیاروں کی زد سے نکل سکیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بھارتی فوجیوں کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ کشمیر میں ان کی حکومت جو کوشش کر رہی ہے وہ ناکام رہے گی۔ اب ان میں لڑائی کا جذبہ نہیں رہا اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ لڑنے کو تیار نہیں تھے مگر اپنے حکمرانوں کی خوشی کی خاطر لڑنے پر مجبور تھے۔

میرے ساتھ ۳۵ پاکستانی اور غیر ملکی اخباری نامہ نگار بھی تھے۔ یہ سفر ہماری زندگیوں کا ناقابلِ فراموش واقعہ رہے گا۔ ہم جیپوں پر سوار تھے اور راستہ گرد وغبار سے اٹا ہُوا تھا۔ موت ہماری آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔ ہمارے سروں پر بھارتی طیارے سنسناتے اور گولیاں برساتے نکل جاتے ہمارے لئے زندہ رہ جانے کا سبب صرف ایک تھا کہ بھارتی فضائیہ کے طیارے نشانے سے چُوک جاتے تھے، ہم نے اسے اپنی خوش نصیبی خیال کیا۔ بہر حال اس مقام پر ہم زندہ رہتے یا مرجاتے اس کی ذمہ داری خود ہماری ذات پر تھی، کیونکہ قبل ازیں ہمیں بتادیا گیا تھا کہ بھارتی فوجیں اور فضائیہ "انسانی ہمدردی" کے نام سے واقف نہیں ہیں۔ لاہور پر بھارتی حملے اور وزیر آباد میں مسافر گاڑیوں پر بھارتی طیارے کی بمباری اس کی واضح مثالیں تھیں۔ اس کے باوجود ہم نے اصرار کیا کہ ہمیں جوڑیاں، چھمب سیکٹر پر ہی بھیجا جائے۔

ہمارا قافلہ کچھ عرصہ کے لیے توی میں رُکا، ہم نے توی کے صاف شفاف پانی سے منھ ہاتھ دھوئے اور گرد و غبار ہٹایا، کچھ لوگوں نے ٹھنڈا پانی پیا بھی، اس منظر کو دیکھ کر میرا دل فخر اور انبساط کے جذبات سے معمور ہو گیا۔ میرے وطن کے پاسبانوں نے مُلکی وقار کو چار چاند لگادیئے۔ یہ ہماری سرزمین جس پر برسوں سے بھارت کا غاصبانہ قبضہ تھا آزاد کرائی گئی تھی، اب اس کے باشندے بھارت کی طاغوتی طاقت کے پنجے سے آزاد ہیں۔ یہاں حدِ نگاہ تک چراگاہیں پھیلی ہوئی تھیں اور دریائے توی خاموشی سے بہہ رہا تھا لیکن اس کی خاموشی سے بھی ہم نے یہ پیغام سُن لیا کہ پاکستان کے جیالے سرفروشوں کیلئے "فتح" کی منزل قریب ہے۔

پاکستان کی ان بہادر فوجوں کے کارناموں پر کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے انھیں مبارکباد کا پیغام بھیجا، انھوں نے کہا کہ پاکستانی فوجی شیر کا سا دل رکھتے ہیں۔ یہ شیروں کی فوجیں دُنیا کی عسکری تاریخ میں ایک نیا باب تحریر کر رہی ہیں۔ اور ہماری آئندہ نسلیں اس کے کارنامے بڑے فخر سے یاد کیا کریں گی۔

پاکستانی فوجوں کے کارنامے تو تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔ قبائلی بہادروں نے بھی اصرار کیا کہ انہیں جہاد کیلئے بھجوایا جائے۔ چنانچہ دس ہزار قبائلی دشمن کے مقابلے کے لئے لاہور پہنچ گئے۔

بین الاقوامی محاذ پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے بھارتی لیڈروں سے ساتھ ملاقاتیں شروع کر دیں۔ بھارتی صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے بین الاقوامی چالبازی اور دسیسہ کاری کے لئے ریڈیو دلی سے تقریر کرتے ہوئے کہا "بھارت پاکستان سے جنگ کا خواہاں نہیں اور نہ ہی بھارت اپنے آپ کو پاکستان کے خلاف برسر جنگ سمجھتا ہے"۔ عراقی صدر عبدالسلام عارف نے قاہرہ میں پاکستانی سفیر سید سجاد حیدر سے کہا کہ کاسابلانکا میں عرب سربراہوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں عراق پاکستان کی حمایت کرے گا۔

سعودی عرب کے شاہ فیصل اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے دونوں ملکوں سے اپیل کی کہ وہ جنگ بند کر دیں۔ وزیر اعظم روس مسٹر کوسیجن نے جنگ بند کرنے کی اپیل کا اعادہ کرتے ہوئے صدر ایوب کے نام مکتوب روانہ کیا اس کا متن حسب ذیل ہے۔

"صدر گرامی قدر!

کشمیر میں جو خوفناک صورتحال پیدا ہوئی ہے اس نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں دوبارہ آپ سے مراسلت کروں۔ اس صورتِ حال کے بارے میں میری حکومت کے جذبات اس خط میں واضح کر دئے گئے تھے۔ جو اس سال ۲۰ اگست کو آپ کے نام لکھا گیا تھا۔

یہ بات بڑی تکلیف دہ ہے کہ کشمیر میں کشیدگی کم ہونے کی بجائے بڑھ گئی ہے اور خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ یہ بہت بڑے پیمانے پر جنگ کی صورت اختیار نہ کرلے۔ جنگ بندی لائن کی فی الواقع خلاف ورزی ہوئی ہے اور پاکستان اور بھارت کے باقاعدہ فوجی جنگی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ اور ٹینک و طیارے استعمال میں لائے جا رہے ہیں۔ اور مرنے والوں کی تعداد روز افزوں ہے۔

مسلح تصادم میں اضافے کے رجحان نے جنوب مشرقی ایشیا میں امریکی جارحیت سے پیدا ہونے والی صورتحال اور خراب کر دی ہے۔ اس قسم کی صورتِ حال سے بیرونی طاقتیں ہی فائدہ اٹھاتی ہیں۔ خاص طور پر ایسے ملکوں کو کمزور کیا جاتا ہے جو کم ہی مدت ہوئی آزاد ہوئے تھے۔ یہ طاقتیں افریقی ایشیائی اتحاد کو بھی کمزور بنانے کے درپے ہیں۔ یہ طاقتیں پاکستان اور بھارت کے درمیان خون خرابے کی مخالف نہیں ہیں۔ کیونکہ اس طرح انہیں اپنے مقاصد پورے ہوتے نظر نہیں آتے ہیں۔



وزیراعظم ایران
عباس آرام
اور
وزیر خارجہ ترکیہ
حسن اسحاق

۱۳ ستمبر

- پاک فضائیہ نے جموں کے فضائی اڈہ پر بھارت کے تمام ٹرانسپورٹ طیارے تباہ کر دیئے۔ سیالکوٹ کے محاذ پر بھارت کی ایک ڈویژن فوج کو برباد کر کے رکھ دیا۔

- دوسری جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے خوفناک جنگ میں بھارت کے مزید پچاس ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ

- ایران کے وزیراعظم اور ترکیہ کے وزیر خارجہ راولپنڈی پہنچ گئے

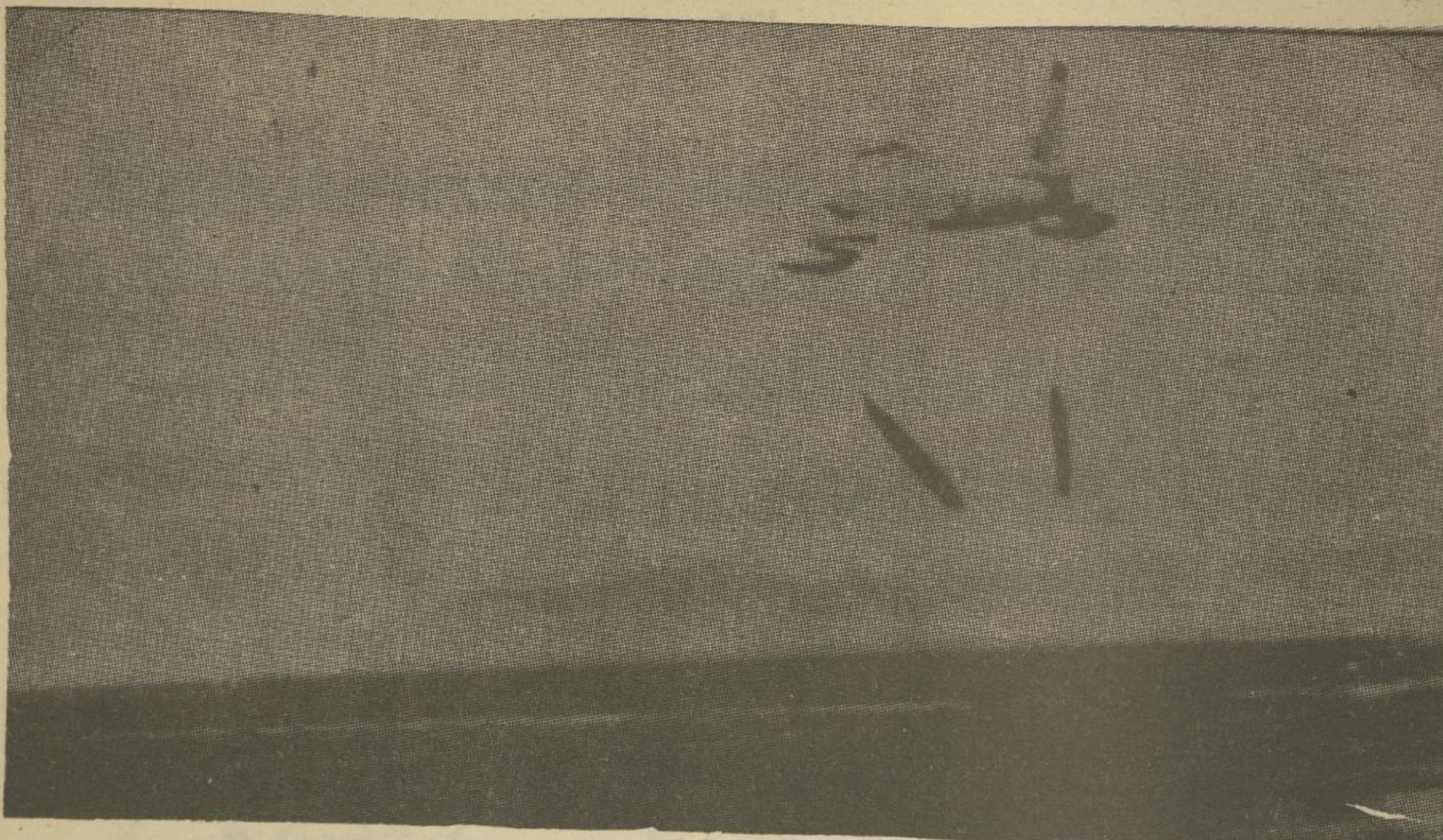
میدانِ چونڈہ

سرحدِ شہرِ چونڈہ پر اک میدان ہے
بھارتی سنچوریا ٹینکوں کا قبرستان ہے
سرنگوں ہیں خاک پر نندا کے اور چاون کے ٹینک
لشکرِ پورس کے ہاتھی تھے یہ سو سو من کے ٹینک
جاں اگر روشن نہ ہو شمعِ یقیں جلتی نہیں

ایک کافر ٹینک کی یہ صورتِ احوال تھی.....
اس کے اندر کچھ چنے تھے کچھ چنوں کی دال تھی!
رسّیاں تھیں، ہڈّیاں تھیں، ہیٹیاں تھیں، پیٹ تھے
ایک دو بنئے جہنم کی طرف لم لیٹ تھے
کانسی کے برتن بھی تھے، لوہے کی زنجیریں بھی تھیں
پاکٹوں میں نازنیں چہروں کی تصویریں بھی تھیں
چودھری[1] کہتا ہے چل سُوئے وزیر آباد چل
ٹینک کہتا ہے کہ منظر اکو دلِ ناشاد چل
چودھری کہتا ہے اگلا مورچہ سر کیجیے
دل یہ کہتا ہے نئی دہلی میں منتر کیجیے
مجھ کو ڈر ہے ہند کی درگت نہ بن جائے کہیں
یہ زمیں اک اور پانی پت نہ بن جائے کہیں!

سید ضمیر جعفری

[1] جنرل چودھری بری کمانڈر انچیف بھارت



پاکستانی بمبار دشمن کے مورچوں پر بم برسا رہا ہے۔

سیالکوٹ کے محاذ پر بھارت کی ایک ڈویژن فوج اور مزید پچیس ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ محاذ پر ہر طرف دشمن کی نعشیں بکھری پڑی نظر آتی تھیں۔ پرسوں تک اس علاقہ میں بھارت کی بکتر بند فوجوں کا ایک تہائی حصہ تباہ کیا جا چکا تھا۔ یہ لڑائی جنگِ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی میں شمار ہوتی ہے۔ اس لڑائی میں دشمن کی ایک ڈویژن فوج کا صفایا کر دیا گیا۔ لاہور کے محاذ پر جہاں دشمن کو ہفتے کے دن ذلّت آمیز شکست دی گئی تھی دشمن کو ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھنے دیا گیا۔ راجستھان کے محاذ پر پاکستان کی غیور فوجیں دشمن کے علاقے میں دور تک آگے بڑھ گئیں اور انہوں نے جودھپور ریلوے لائن کے موناباؤ نامی ریلوے سٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ اب تک بطورِ مجموعی دشمن کے دو سو نو ٹینک تباہ کئے جا چکے تھے۔ ان میں سے بیشتر سیالکوٹ کے محاذ پر تباہ کئے گئے۔

کل بھارتی فوج نے کھیم کرن قصور محاذ پر ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے پاکستانی فوج پر ایک سخت جوابی حملہ کیا تھا۔ جسے ہماری شیر دل فوج نے ناکام بنا دیا۔ ہماری بکتر بند اور پیدل فوجوں نے بمبار طیاروں کی مدد سے دشمن کی کمر ہمت توڑ دی اور اس کے تئیس ٹینک تباہ کر دیئے یا انہیں نقصان پہنچایا گیا۔ اس محاذ پر بھارتی فوجیوں کی بے شمار نعشیں پڑی تھیں۔ اور اس کا سامانِ جنگ بکھرا پڑا تھا۔ ترجمان نے یاد دلایا کہ حال ہی میں کھیم کرن، قصور محاذ پر بھارت کی چوتھی سکھ رجمنٹ کے لیفٹیننٹ کرنل اننت سنگھ، سات دوسرے افسروں اور ساڑھے

تین سو سپاہیوں نے پاکستانی فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ ان سپاہیوں سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد یہ معلومات حاصل ہوئیں کہ سکھ پاکستان کے خلاف لڑنا نہیں چاہتے اور انہیں پاکستان سے کوئی دشمنی نہیں۔ سرکاری ترجمان نے بتایا کہ "۱۱ ستمبر کو لاہور کے محاذ پر دشمن کو ذلت آمیز شکست دی گئی تھی۔ دشمن کو اس محاذ پر جو شدید جانی و مالی نقصان پہنچا اس کی وجہ سے دشمن ابھی تک ہوش سنبھالنے نہیں پایا اور ہماری فوجیں دشمن پر بدستور اپنا دباؤ ڈال رہی ہیں اور اسے نقصان پہنچا کر ٹھکانے لگانے میں مصروف ہیں"۔ ترجمان نے سیالکوٹ جموں محاذ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ "دشمن کو کل اس محاذ پر جو شکستِ فاش ہوئی تھی اس کا بدلہ لینے کے لئے آج پھر اس نے ٹینکوں۔ بکتر بند گاڑیوں اور ہوائی فوج کی مدد سے آگے بڑھنے کی کئی کوششیں کیں لیکن پاکستان کی بہادر فوجیں دشمن پر پل پڑیں اور پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے جھک جھک کر دشمن کو اپنے بموں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ یہ لڑائی کئی گھنٹے تک جاری رہی جس میں پاکستان کی طیارہ شکن توپوں نے دشمن کے دو اور طیارے گرالئے"۔ ترجمان نے یاد دلایا کہ "دو دن پہلے بھی دشمن نے چٹ حملہ اور پٹ فتح کی موہوم تمنا میں اپنی بکتر بند فوجوں کا بہت بڑا حصہ، مکمل ٹینک ڈویژن اور دو ڈویژن پیدل فوج لڑائی کی آگ میں جھونک دی تھی۔ لیکن اسے اس مجنونانہ کوشش میں اپنی ایک نہائی بکتر بند فوج کو تباہ کرانا پڑا تھا۔ پاکستانی فوج نے توپوں، طیارہ شکن توپوں۔ ٹینکوں اور طیاروں کی مدد سے دشمن کی کوششیں مٹی میں ملا دیں۔"

بی بی سی کی اطلاع کے مطابق دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ لڑائی ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی تھی،

جس میں بھارت کی ایک ڈویژن فوج تباہ ہوگئی۔ پاکستانی فوج دشمن کی راہ میں آہنی دیوار بن گئی اور دشمن اس سے کئی دفعہ سر ٹکرا کر پسپا ہونے پر مجبور ہوگیا۔ پاکستانی ٹینکوں۔ توپوں۔ طیارہ شکن توپوں۔ طیارہ شکن توپوں اور بمبار طیاروں نے دشمن کی صفوں کے پیچھے تباہی مچادی۔ اور اس کی کمک اور رسد پہنچانے والی گاڑیوں کے پرخچے فضائے آسمانی میں اڑا دیئے۔ غیر ملکی نامہ نگاروں نے اس لڑائی کا جو حال اپنے اخبارات میں چھپوایا ہے اس میں انہوں نے پاکستان کی بہادر بری اور فضائی فوجوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا۔ کہ اس فوج نے تعداد میں کم ہونے کے باوجود

بھارتی فوج پر ایسی کاری ضربیں لگائی ہیں جو ہر فوجی ماہر کے نزدیک سزاوار صد تحسین و آفرین ہیں۔ ان نامہ نگاروں نے اندازہ لگایا کہ اس وقت تک بھارت اپنے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کا آدھا حصہ تباہ کرا چکا تھا۔ چنانچہ سیالکوٹ جموں محاذ پر میلوں تک تباہ شدہ بھارتی گاڑیوں، ٹینکوں، کلدار توپوں، طیارہ شکن توپوں اور دوسرے فوجی سازوسامان کے ڈھانچے بکھرے پڑے تھے۔ ان نامہ نگاروں کے اندازے کے مطابق اس وقت تک بطور مجموعی بھارت کے دو سو چار ٹینک تباہ ہو چکے تھے۔

پاکستان کی بہادر فوجوں نے بھارت کے علاقہ میں ایک ریلوے سٹیشن موناباؤ پر قبضہ کر لیا۔ یہ ریلوے سٹیشن جودھ پور کو جانے والی ریلوے لائن پر واقع ہے۔ اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے ایک سرکاری ترجمان نے اخباری نمائندوں کو بتایا "پاکستانی فوجیں اب اس (گڈارو) سیکٹر میں فتح کئے جانے والے علاقہ میں اپنی پوزیشن مستحکم کر رہی ہیں"۔ ترجمان نے کہا پاکستانی فوجیں اس سیکٹر میں دشمن کا پیچھا کر رہی ہیں۔ بھارتی فوجیں جو چند روز پہلے یہاں سرحد عبور کر کے ہمارے علاقہ میں داخل ہو گئی تھیں اب پاکستانی فوجوں کے دباؤ کے تحت دم دبا کر تیزی سے پیچھے کی طرف بھاگ رہی ہیں ترجمان کے مطابق ہمارے جیالے جوانوں نے دشمن کو بے اندازہ نقصان پہنچایا اور اس کے فوجی سازوسامان کی ایک بڑی مقدار پر قبضہ کر لیا۔

ترجمان نے کہا "سیالکوٹ جموں محاذ پر پے در پے شکستیں ملنے کے باوجود ابھی تک دشمن کی بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ اور وہ پاکستانی فوج کے غیض و غضب سے بچنے کے لئے کئی ٹکڑوں میں بٹ چکی ہے۔ اس فوج کو ابھی تک کمک مل رہی ہے۔ وہ موقع پا کر پاکستانی فوج پر حملے کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ لیکن پاکستانی فوج جو اب تک دشمن کو ناک چنے چبواتی رہی ہے اس کی تمام چالوں سے آگاہ ہے اور وہ یقیناً دشمن کو کمر توڑ شکست دینے میں کامیاب ہو جائے گی۔"

ترجمان نے کہا "انڈیا ریڈیو بار بار اعلان کر رہا ہے کہ پاکستانی طیاروں نے امرتسر کی شہری آبادی پر حملہ کیا ہے۔ حالانکہ یہ سفید جھوٹ ہے۔ پاکستانی طیاروں نے امرتسر کے نواح میں دشمن کے فوجی جمگھٹوں اور اس کی رسد اور کمک کے وسائل کو تباہ کیا ہے لیکن انہوں نے شہری آبادی کو کبھی نشانہ نہیں بنایا۔" ترجمان نے کہا "بھارتی حکمرانوں نے لاہور کا محاذ یہ سوچ کر حملے کے لئے منتخب کیا تھا کہ اگر

بھارتی فوجیں پسپا ہوں تو مشرقی پنجاب کے سکھ اور ان کے مذہبی مقامات پاکستان کی جوابی کارروائی سے متاثر ہوں گے۔ لیکن پاکستان سکھوں کو بار بار یقین دلا چکا ہے کہ سکھوں کے مذہبی مقامات کا پورا احترام کیا جائے گا۔ اور انہیں نقصان نہیں پہنچنے دیا جائے گا چنانچہ پاکستانی فوجوں کے کمانڈروں کو اس سلسلے میں مفصل ہدایات دے دی گئی ہیں۔"

پاکستان فضائیہ کے بمبار طیاروں نے پیر کی سہ پہر جموں میں بھارتی ہوائی بیڑہ کے اڈہ پر حملہ کیا اور وہاں پر موجود بھارت کے تمام فوجی ٹرانسپورٹ طیارے جن کی تعداد چھ تھی تباہ کر دیئے یہ طیارے "ایپرن" پر کھڑے تھے۔ اس کے علاوہ دو ہینگروں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ ایک سرکاری ترجمان نے کہا۔ "دشمن اپنی فوجوں کو رسد اور اسلحہ پہنچانے کے لئے یہ ٹرانسپورٹ طیارے استعمال کرتا تھا۔"

پاکستان کے ہوائی بیڑہ کے لڑاکا طیاروں نے کل قصور سیکٹر میں دشمن کی فوج کو تحفظ دینے والے دو ہنٹر طیاروں میں سے ایک کو مار گرایا۔ ایک سرکاری ترجمان کے مطابق پاکستانی فضائیہ کے بمبار طیاروں نے اپنی فوج کو قریب سے مدد دیتے ہوئے کل مختلف سیکٹروں میں دشمن کے سترہ ٹینکوں کو تباہ کر دیا یا نقصان پہنچایا۔ دشمن کی بہت سی گاڑیوں کو جن میں ٹرک بھی شامل تھے تباہ کر دیا گیا۔ صبح پاکستانی فضائیہ نے بھارت کے فوجی ٹھکانوں پر حملے جاری رکھے۔ اور دشمن کو سخت جانی نقصان پہنچانے کے علاوہ اس کے فوجی سازوسامان کو تباہ کر دیا۔ پاکستانی فضائیہ نے امرتسر کے نواح میں بھارتی فضائیہ کے اہم ٹھکانوں پر حملے کئے۔ اس کے علاوہ پٹھانکوٹ۔ آدم پور۔ ہلواڑہ۔ جودھپور اور جام نگر پر بھی زبردست فضائی حملے کئے گئے۔ جب ہمارے طیارے بمباری کر کے واپس آ رہے تھے تو جام نگر اور پٹھانکوٹ کے ہوائی اڈوں سے آگ اور دھوئیں کے بادل اٹھتے ہوئے دیکھے گئے۔

گزشتہ شب دشمن کے کینبرا طیاروں نے سرگودھا اور مغربی پاکستان کے بعض دوسرے حصوں پر حملے کرنے کی کوشش کی لیکن ہمارے طیاروں نے انہیں مار بھگایا۔ دشمن کے طیارے ہمارے کسی بھی فوجی ٹھکانے کو نقصان پہنچائے بغیر بھاگ گئے۔"

پورے ملک میں پاک فضائیہ کے عدیم النظیر کارناموں پر اظہارِ مسرت کیا گیا اور سینکڑوں

ہزاروں تاریں اور پیغامات تہنیت انہیں بھجوائے گئے۔ ان سب کے جواب میں مارشل نورخان نے کہا ــــــ

"انشاءاللہ ہم سب آپ کے اس اعتماد کے صحیح حقدار ثابت ہوں گے"

پاکستان فضائیہ کے شاہین صفت بہادر جوانوں کی محیرالعقول کامیابیوں کے بارے میں ایئرمارشل نورخان نے "آبزرور" کے نمائندہ خصوصی پیٹرک سیل کو بتایا کہ "گزشتہ ہفتہ بھارت کے ساتھ جو فضائی جنگیں ہوئی ہیں ان سے بھارت کے تمام جارحانہ جنگی منصوبے خاک میں ملا دیئے گئے ہیں۔ پاکستان کے چھ طیاروں کے مقابلے پر بھارت کو ستر طیاروں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فضائیہ اور بری فوجوں کے درمیان باہمی رابطہ سے آگے بڑھنے کے تمام منصوبے رک گئے ہیں"۔

پیٹرک سیل نے خود اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا۔ "بھارت کو ضرورت سے زیادہ اپنی فضائی طاقت پر اعتماد تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ بھارت کے مقابلے پر نسبتاً پاکستان کی بہت چھوٹی طاقت کو جنگ کے ابتدائی چند دنوں میں ہی ناکارہ بنا دے گا۔ لیکن پاکستان نے گزشتہ سوموار کو بھارت کی جارحیت کا منہ توڑنے کے لئے پورے جوش و جذبہ کے ساتھ اپنی جوابی کارروائی کا آغاز کیا اور دشمن کے خلاف اپنی طاقت کا انتہائی موثر استعمال کیا۔ پاکستانی طیاروں نے بھارت کی سرحد کے اندر سو میل آگے جا کر پٹھانکوٹ، ہلواڑہ اور جام نگر کے فضائی اڈوں پر زبردست حملے کئے۔ ان میں سے کئی طیارے ایسے بھی برباد کئے گئے جو فضائی اڈوں پر کھڑے تھے۔

بھارت کی دوسری غلطی یہ تھی کہ اس نے درجنوں غیر موثر حملے کئے۔ اگر وہ بھی پاکستان کی طرح باضابطہ طریقے سے اور صرف پاکستان کے فضائی اڈوں پر حملے کرتا تو نتائج بہت مختلف نکلتے ــــ پاکستان کی کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی چھوٹی فضائی طاقت ــــ جس نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایشیا کی بہترین تباہ کن طاقت ہے، اس انداز میں بار بار زوردار حملے کئے کہ اس نے اس طویل سرحد پر بھارت کے حملوں کو تباہ کر کے رکھ دیا"۔

"ایوننگ سٹینڈرڈ" کے وقائع نگار خصوصی ٹام سٹیسی نے بھی پیٹرک سیل کے نظریات کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے لکھا۔ "اس وقت بھارت کے فوجی مظاہرے بہت مایوس کن ثابت ہوئے ہیں۔ پاکستان کی کامیابی کی ایک وجہ اس کا فوجی صدر اور ایک ایسی حکومت ہے جس پر فوجی

تنظیم کے اثرات اور طریقے ہیں"۔

وائس آف امریکہ نے اپنے نشریہ میں کہا۔ "انڈین ایئر فورس کو اس وقت تک ۱۴۰ طیاروں اور اس کے اہم اڈوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اس کا ایک ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ آل انڈیا ریڈیو نے یہ خبر نشر کی کہ بھارتی حکومت نے واشنگٹن سے درخواست کی ہے کہ اسے جیٹ لڑاکا طیارے دئے جائیں"۔

بھارت میں سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ یوتھانٹ کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ انہوں نے مسٹر لال بہادر شاستری اور بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ سے اپنی ملاقاتیں جاری رکھیں بھارتی وزیر خارجہ کو صبح کابینہ کے ہنگامی اجلاس اور اس کے بعد پارلیمانی امور کی طرف توجہ دینا پڑی۔ اس لئے سیکرٹری جنرل کو اپنی روانگی ملتوی کرنا پڑی۔ یوتھانٹ نے سردار سورن سنگھ سے دوبارہ ملاقات کی۔ یہ ملاقاتیں توقع سے زیادہ طول کھینچ گئیں۔ اس لئے طے یہی پایا کہ وہ دوسرے روز نیویارک روانہ ہوں۔ اس سے پہلے خیال یہ تھا کہ وہ ماسکو میں رکتے ہوئے نیویارک جائیں گے لیکن وہ ماسکو کے راستہ نہ جاسکے۔ داخلی محاذ پر قوم کے جذبہ وجوش اور ایثار و قربانی میں قطعی کوئی فرق نہیں آیا۔ بلکہ عوام کے تمام طبقات میں وہی جذبہ وجوش دیکھنے میں آیا جو اس قوم کا طرۂ امتیاز بن گیا۔





ذوالفقار علی بھٹو
وزیر خارجہ
پاکستان

۱۴ ستمبر

"ضرورت پڑی تو ہم ہزار سال تک بھی جنگ لڑتے رہیں گے"

وزیر خارجہ بھٹو

سیالکوٹ کے محاذ پہ بھارتی فوج آگے بڑھنے کی کوئی کوشش نہ کرسکی۔ بھارتی فضائیہ کے نو اور طیارے گرا لیے گئے۔ لاہور کے محاذ پہ بھارتی جرنیل کی ڈائری سے سنسنی خیز امور کا انکشاف۔

پشاور اور کوہاٹ پر بھارتی بمباری کی وحشیانہ کارروائی۔ ساٹھ سے زیادہ شہری شہید اور نہتو مجروح۔

ابھی جاگتے رہو

تم ہو جہاں، خدا کی عنایات ساتھ ہیں
تاریخ کی عظیم روایات ساتھ ہیں
اور خود کتابِ نور کی آیات ساتھ ہیں
ابھی جاگتے رہو

نعیم صدیقی

○

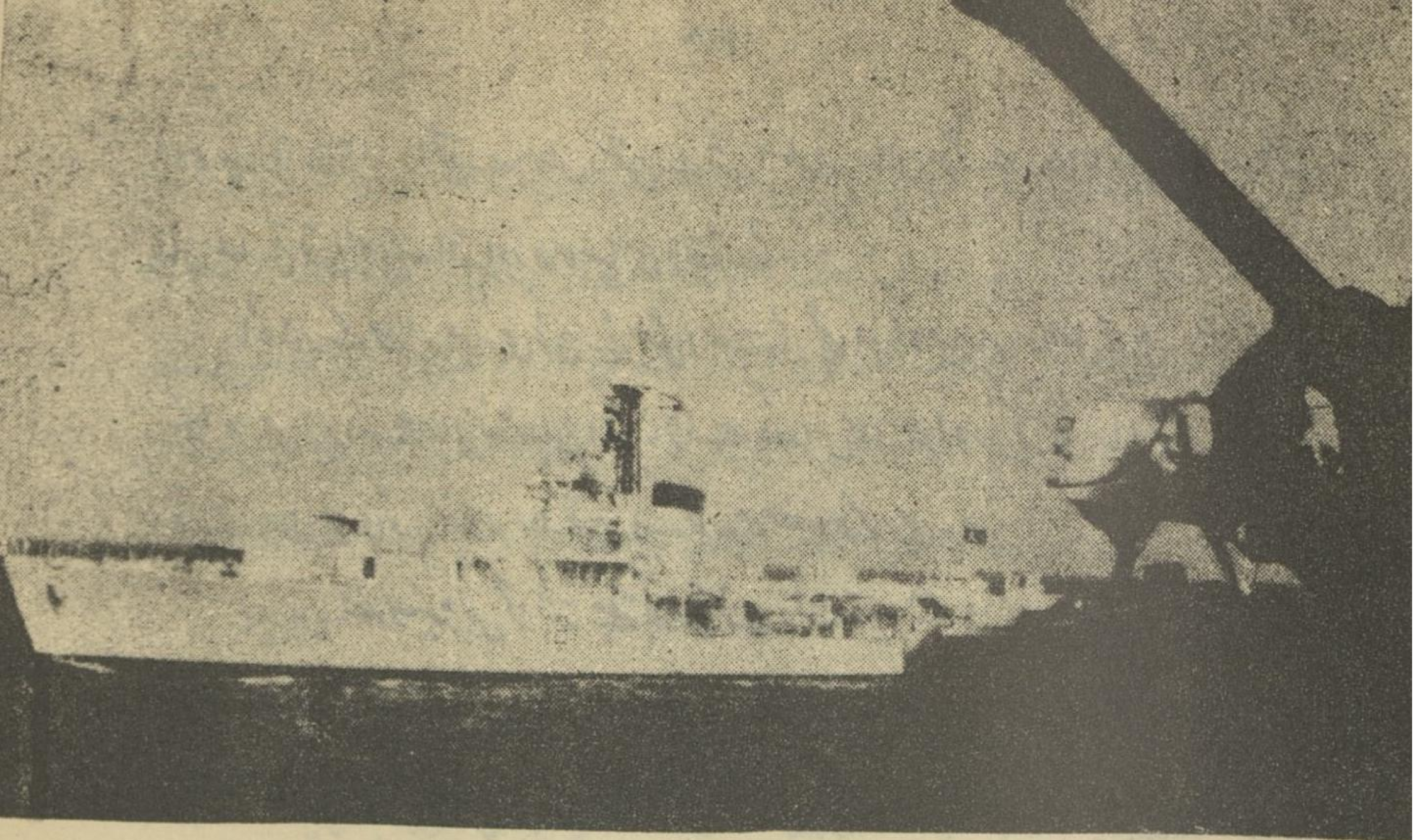
وطن کے بے باک سورماؤ
اُٹھاؤ، اپنا علم، اُٹھاؤ

حمایت علی شاعر

جہاں پہ کر دیں گے آشکارا
ہم اس لہو کا خراج لیں گے
لہو جو سرحد پہ بہہ چکا ہے
لہو جو سرحد پہ بہہ چکا ہے

تمہارے دم سے فزوں شان و احترامِ وطن
مجاہدینِ صداقت! تمھیں سلامِ وطن

عاصی کرنالی



بھارتی فوج نے سیالکوٹ کے محاذ پر آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کی البتہ لاہور سیکٹر میں دشمن نے پیہم ناکامیوں کے بعد ایک مقام پر پھر آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اس نے راوی کے پار سائفن کے نزدیک مقبول پور کے علاقے میں تین بار حملہ کیا مگر اس کا ہر حملہ پسپا کر دیا گیا۔ حملہ آور بھارتی ایک سو پچاس لاشیں اپنے پیچھے چھوڑ گئے اندازہ کیا گیا کہ کوئی تین سو بھارتی مجروح ہوئے۔ دشمن کے پانچ ٹینک بھی تباہ کئے گئے۔ دشمن کا ایک ہنٹر طیارہ بھی ہوا مار توپوں نے مار گرایا۔ جو قیدی ہاتھ آئے ان میں بھارتی فوج کا ایک افسر بھی تھا۔

سیالکوٹ سیکٹر میں پچھلے چند دن ٹینکوں کی زبردست لڑائی جاری رہی جس میں دشمن نے بری طرح زک اٹھائی۔ کل اس سیکٹر میں دشمن نے پھر آگے بڑھنے کی مطلق کوشش نہیں کی۔ فوجی ترجمان کا کہنا تھا کہ کھیم کرن۔ قصور سیکٹر میں ہماری فوجیں دشمن پر بدستور دباؤ ڈال رہی ہیں۔ اس علاقے میں ہماری ہوا مار توپوں نے دشمن کا ایک مائسٹیر طیارہ مار گرایا۔ جو اپنی فوج کی امداد کے لئے آیا تھا۔ دشمن کو برابر بھاری جانی نقصان پہنچایا جا رہا ہے اور ہماری فوجیں اپنے مورچے مضبوط کر رہی ہیں۔ اس سیکٹر میں ۱۲ ستمبر کو جو قیدی پکڑے گئے تھے انہوں نے بتایا کہ موجودہ جنگ جسے پاکستان پر ٹھونسا گیا ہے بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری کی چال ہے۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ بھارت میں مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف سے لسانی اور نسلی بنیادوں پر علیحدہ صوبے بنانے کے مطالبوں اور تحریکوں سے انہیں باز رکھا جا سکے۔

گڈارو۔ سندھ، راجستھان کے سیکٹر میں کل ہماری فوج نے دشمن کی ایک اور چوکی پر قبضہ کر

لیا جو بھارتی علاقہ میں واقع ہے۔ یہاں دشمن بے شمار اسلحہ اور سامان جنگ اور ۱۵ لاشیں پیچھے چھوڑ گیا۔ یہاں بھارتی فوج کا ایک افسر اور ۳۵ سپاہی ہاتھ آئے۔

اکھنور کے محاذ پر ہماری فوج نے جنگی اہمیت کی کچھ اور کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ دشمن کو اس سیکٹر میں بھی زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے اور اس کا اسلحہ اور دیگر جنگی سامان بھی ہمارے ہاتھ لگا ہے۔ یہاں ہماری فوج مفتوحہ علاقے میں اپنے مورچے مضبوط کر رہی ہے۔

بیدیاں، قصور سیکٹر میں گزشتہ ہفتے بھارتی فوج ذلت آمیز شکست کھانے کے بعد انتہائی افراتفری کے عالم میں بھاگی تھی۔ اور اس علاقہ میں اتنی زیادہ نعشیں چھوڑ گئی کہ پاکستانی حکام کو بھارتی فوجیوں کی بے شمار نعشوں کو آخری رسوم کے ساتھ ٹھکانے لگانے کے لئے شہری مزدور بھرتی کرنے پڑے ہیں۔"

پاکستانی فوج اور پاک فضائیہ نے آج مزید کامیابی حاصل کیں پاک فضائیہ نے مشرقی اور مغربی پاکستان میں بھارتی فضائیہ کے نو طیارے مار گرائے اور دو کینبرا طیاروں کو نقصان پہنچایا جبکہ پاکستانی فوج نے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا اور سندھ راجستھان سیکٹر میں ایک چوکی پر قبضہ کرنے کے ساتھ ہی بڑی تعداد میں بھارتی فوجیوں کو قیدی بنا لیا۔ کل سے جو بھارتی طیارے مار گرائے گئے تھے ان میں ایک ہنٹر، دو مائسٹر، دو کینبرا۔ تین سی ۱۱۹ پیکٹ اور ایک فوجی ڈکوٹا شامل تھا۔ اس کے علاوہ دو کینبرا طیاروں کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ ان کو آگ لگ گئی اور انہیں گرتے ہوئے دیکھا گیا۔ بھارتی فضائیہ نے مشرقی پاکستان میں لال منیر ہاٹ اور رشو گنج کی شہری آبادیوں پر وحشیانہ بمباری کی تھی اس کے جواب میں پاک فضائیہ نے آج بارک پور اور اگرتلہ کے بھارتی فوجی ہوائی اڈوں پر بھرپور حملہ کیا اور بار برداری کے تین بھارتی طیارے اور بھارتی فضائیہ کا ایک کینبرا اور ایک فوجی ڈکوٹا طیارہ تباہ کر دیا۔

پاکستان ایئر فورس کے بمبار طیاروں نے گزشتہ رات پھر سر بنگہ، آدم پور اور ہلواڑہ کے ہوائی اڈوں پر حملہ کیا اور دشمن کے طیاروں اور فوجی ٹھکانوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ پاک فضائیہ کے طیارے جب اپنی کارروائی مکمل کر کے واپس آ رہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ بھارتی ہوائی اڈوں سے آگ کے شعلے اٹھ رہے تھے۔ نئی دہلی میں بھارت کی وزارت دفاع نے یہ تسلیم کر لیا کہ پاک فضائیہ کے بمباروں نے آدم پور کے ہوائی اڈے کو بھاری جانی نقصان پہنچایا۔

بھارتی فضائیہ کے چار کینبرا طیارے لڑاکا طیاروں کے سائے میں پاکستان کی بری فوج پر حملہ کرتے آئے لیکن پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے انہیں جالیا اور دو کو نشانہ بنایا۔ اس کے بعد ان بھارتی بمباروں کے ایک ایک انجن میں آگ لگ گئی اور وہ نیچے جاتے ہوئے دیکھے گئے۔

پھر ایک بجے دوپہر عبوری دارالحکومت راولپنڈی میں ہوائی حملے کا سائرن بجایا گیا۔ لیکن پاک فضائیہ کے طیاروں نے دشمن کے طیاروں کا تعاقب کر کے انہیں بھگا دیا۔ قریباً چالیس منٹ بعد "سب ٹھیک" کا اعلان کر دیا گیا۔

گزشتہ شب پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے بھارت کا ایک کینبرا بمبار پشاور کے علاقہ میں مار گرایا۔ یہ بمبار ان بھارتی طیاروں میں سے ایک تھا جو پشاور کی شہری آبادی پر اندھا دھند فائرنگ کرنے آئے تھے۔

بھارت کے بمبار طیاروں نے گزشتہ شب پشاور اور کوہاٹ کی شہری آبادیوں پر اندھا دھند بمباری کی جس سے دونوں شہروں میں ۵۷ افراد شہید ہوگئے۔ دونوں شہروں میں زخمی ہونے والوں کی تعداد ۵۴ سے زیادہ تھی۔ اس بمباری سے متعدد مکانات گر گئے۔ کاریں تباہ ہوگئیں اور پشاور کے قریب ایک گاؤں لنڈی ارباب کی مسجد شہید ہوگئی۔ پاکستانی فضائیہ کے طیاروں کی آمد پر بھارتی طیاروں نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن ایک کینبرا طیارہ مار گرایا گیا۔

پشاور میں بھارتی طیارے کی بمباری بڑی شدید تھی۔ خاص طور پر پشاور کے نواح میں دو گاؤں لنڈی ارباب اور گڑھی لوہاراں شدید متاثر ہوئے۔ لنڈی ارباب میں بھارتی طیارے کا بم عین ایک مسجد میں گرا۔ جس سے مسجد مکمل طور پر شہید ہوگئی۔ مسجد کے اردگرد پچاس گز کے رقبے میں مکانات پیوند زمین ہوگئے۔ اس علاقے میں کھڑی چار کاریں بھی تباہ ہوگئیں۔ دوسرے گاؤں گڑھی لوہاراں پر دشمن نے بمباری کی۔ یہاں کی متعدد عمارات بھی اس سے متاثر ہوئیں۔ بمباری کے دوران دیہات کے لوگ ان طیاروں پر رائفلوں سے گولیاں چلاتے رہے۔

اس بمباری سے پشاور شہر میں بھی پانچ عمارتیں تباہ ہوگئیں۔ عمارتوں کا ملبہ ہٹایا جا رہا ہے۔ بھارتی طیاروں کا حملہ ایک بجے شب شروع ہوا۔ اور نصف گھنٹے تک جاری رہا پھر ایک بجے دوپہر راولپنڈی میں ہوائی حملے کے خطرے کا سائرن بجا۔ لیکن چالیس منٹ بعد

خطرہ ٹل جانے کا سائرن بجا دیا گیا۔ اس دوران بھارتی طیاروں کو مار بھگا یا گیا۔ پشاور شہر میں بھارتی طیاروں کی بمباری سے تیس افراد شہید ہوئے اور کوہاٹ میں ملبے سے ۲۷ لاشیں نکالی گئی اس طرح ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں زیادہ تعداد عورتوں اور بچوں کی تھی جس کے لئے امدادی کام جاری رہا۔ پشاور میں ایک بم امریکی قونصل کے مکان اور گرجا کے نزدیک گرا۔ لیکن یہ پھٹا نہیں۔ کوہاٹ میں دشمن کے بزدل ہوابازوں نے بڑا بازار حاجی بہادر کی زیارت کے نواحی علاقے، لیاقت ہسپتال۔ ڈسٹرکٹ جیل ہسپتال اور ہیلتھ سنٹر کو اپنی وحشیانہ کارروائیوں کا نشانہ بنایا۔ یہ عمارتیں منہدم ہو گئیں جس سے ۲۷ افراد شہید اور متعدد شدید زخمی ہوئے۔ دشمن کی بمباری سے پشاور اور کوہاٹ کے فوجی یا فضائی ٹھکانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اسی دوران میں راولپنڈی سے یہ بھی اعلان کیا گیا کہ "لاہور سیکٹر سے ایک بھارتی جرنیل کی ڈائری بھی قبضہ میں آئی ہے۔ اس ڈائری میں بڑے دلچسپ انکشافات کئے گئے۔ جن میں یہ بھی کہا گیا کہ حکمران بلاوجہ فوج کو جنگ میں جھونک رہے ہیں"۔ سیالکوٹ سیکٹر میں بھارت کو جو فاش شکستیں ہوئی ہیں ان کا اعتراف آل انڈیا ریڈیو کو اس صورت میں کرنا پڑا کہ "سیالکوٹ سیکٹر سے بھارتی سیناؤں کی پسپائی کا سبب یہ ہے کہ ہم نے جس مقصد کے لئے حملہ کیا تھا وہ پورا ہو گیا ہے"۔

مغربی اخبارات میں پاکستانی فضائیہ اور بری فوجوں کی شاندار کارکردگی کے سلسلہ میں مسلسل اور موثر بیانات اور اُن کے خصوصی نامہ نگاروں کی اطلاعات شائع ہو رہی ہیں۔ گارڈین کے ڈیفینس نامہ نگار کلیئر ہولنگورتھ نے بھارت اور پاکستان دونوں طرف سرحدوں کا دورہ کرنے کے بعد لکھا کہ "پاکستانی فضائیہ کو فضاؤں پر مکمل قابو ہے۔ پاکستان نے اس ضمن میں اپنی کامیابی کے جو دعاوی کئے ہیں وہ مبنی بر صداقت ہیں"۔ برطانیہ کے مشہور صحافی والٹر پارٹنگٹن نے کہا کہ "بھارتی دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ انہوں نے پاکستان کے ۷۰ ٹینک تباہ کر دیئے ہیں، لیکن وہ اس دعویٰ کے ثبوت میں کوئی شہادت پیش نہیں کرتے اور نہ ہی غیر ملکی نامہ نگاروں کو محاذ پر جانے دیتے ہیں۔ اس کے بر عکس پاکستانی مبصرین جو دعویٰ کرتے ہیں اس کے جواز میں ثبوت فراہم کرتے ہیں اور انہوں نے اخباری نمائندوں کو ہر محاذ پر جانے دیا"۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کی منگل کے روز بھی سرگرمیاں جاری رہیں——

بھارتی وزیرِاعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے اپنی حکومت کی طرف سے جنگ بندی اور دوسرے متعلقہ مسائل کے سلسلہ میں اپنا جواب دے دیا۔خبررساں ایجنسیوں کے مطابق ان کی پیشکش کا اصل مقصد یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح جنگ بند کرائی جائے۔اس پس منظر اور نئی دہلی میں او تھانٹ کی سرگرمیوں کے بارے میں پاکستانی حکومت کے طرزِ فکر سے آگاہ کرنے کا طریقہ صرف ایک ہی تھا کہ وزیر خارجہ پاکستان یا صدرِ مملکت بھی کوئی بیان دیتے۔چنانچہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے بیان میں یہ شہرۂ آفاق اعلان کیا کہ:"کشمیر کو آزاد کرانے کے لیے ہم ہزار برس تک بھی جنگ جاری رکھیں گے۔ جنگ بندی کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ پاکستان کے تین نکاتی منصوبہ کو تسلیم کیا جائے۔"

او تھانٹ کے بارے میں چین کے سرکاری روزنامہ "پیپلز ڈیلی" نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو واشنگٹن کا "سیاسی دلّال" قرار دیتے ہوئے کہا کہ "اس سے قبل انھوں نے جو رپورٹ پیش کی تھی اس میں بھارت کی کُھلم کُھلاّ حمایت کی گئی تھی۔"

وزیرِاعظم ایران مسٹر عبّاس آرام ہویدا اور وزیر خارجہ ترکیہ مسٹر حسن عشق نے وزیر خارجہ بھٹو کی طرف سے منعقدہ عشائیہ میں اعلان کیا کہ "بھارت نے پاکستان پر جو جارحانہ حملہ کیا ہے اس میں وہ پوری طرح پاکستان کے ساتھ ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ کشمیر میں آزادانہ رائے شماری ہو۔"

شہادت پورے خاندان کے لئے باعثِ فخر ہے

سیّد خلیل الرحمٰن شہید کے والد بزرگوار ریٹائرڈ کیپٹن عبدالرحیم نے اپنے نوجوان بیٹے کی شہادت پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا "مجھے اس بات پر ناز ہے کہ میرے اکلوتے بیٹے نے وطنِ عزیز کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جان قربان کر دی۔"

کیپٹن عبدالرحیم ساکن موضع توالہ ضلع راولپنڈی نے اپنے اکلوتے بیٹے سپاہی خلیل الرحمٰن کے کمانڈنگ آفیسر کے تعزیت نامہ پر اُن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا "میرے بیٹے کی شہادت کی خبر نے میرے پورے خاندان میں ایک برقی لہر دوڑا دی ہے، ہم اپنی رگوں میں نیا خون دوڑتا ہوا

محسوس کر رہے ہیں اور ہم پر ایک نیا جذبہ جاری و ساری ہو گیا ہے۔ خلیل الرحمٰن کی شہادت پورے خاندان کے لئے بہت بڑی عزت ہے اور آرمی کے ایک ریٹائرڈ کیپٹن اور او بی ای کا خطاب یافتہ ہوتے کے باوجود یہ کہتے ہوئے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتا کہ میرے بیٹے کی غیر فانی قربانی نے میری پوری سروس کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔

خلیل الرحمٰن اگرچہ میرا اکلوتا بیٹا تھا مگر مجھے اُس کی موت کا غم نہیں کیونکہ وہ ملک کی خدمت اور کشمیری بھائیوں کی آزادی کے لئے اپنی جان پر کھیل گیا۔ میں اپنی خدمات بھی وطن کے دفاع کے لئے وطن کی فوج کو پیش کرتا ہوں اور اللہ کی درگاہ میں دست بدعا ہوں کہ افواج پاکستان کو فتح عظیم نصیب ہو۔ آمین۔"

حوالدار محمد اقبال شہید کے والد بزرگوار جمعدار قائم دین (پنشنر) ساکن موضع کھائی ڈاک خانہ بھون تحصیل چکوال ضلع جہلم نے اپنے شہید بیٹے کے کمانڈنگ آفیسر کو تعزیتی خط کے جواب میں لکھا "مجھے فخر ہے کہ میرا بیٹا ملک و ملت کی آن پر قربان ہوا، اگر افسوس ہے تو صرف یہ کہ میں خود اس مقدس لڑائی میں بیماری کی وجہ سے حصہ نہ لے سکا۔

"میرا بیٹا" اقبال علامہ اقبالؒ کی سرزمین میں اُس کے خوابوں کی تعبیر کی حفاظت کرتا ہوا شہید ہوا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی اور سعادت ہو سکتی ہے۔

باپ کی حیثیت سے بیٹے کی جدائی کا غم ایک قدرتی امر ہے۔ لیکن یہ جدائی عارضی ہے اور ہم عنقریب دوسری دنیا میں ملنے والے ہیں۔ میرا اقبال شہداء کی صف میں ہوگا اور میں؟"

"۱۲۲ جاپانی پاکستان کو چھوڑ کر سوموار کو سہ پہر خاص جے۔ اے۔ ایل طیارے میں ٹوکیو انٹرنیشنل فضائی اڈے پہنچے۔ کراچی سے واپس آنے والی ایک خاتون نے کہا۔ بھارتیوں نے تقریباً ہر رات کراچی کے نزدیک کے صنعتی علاقے پر بمباری کی۔ مسز فومیو یوستی ہارانے جو اپنی ۱۸ سالہ بیٹی کے ساتھ آج ٹوکیو واپس آئیں، بیان کیا کہ "ہمیں رات کو ایک بلیک آؤٹ کے دوران میں جلدی جلدی اپنا ضروری سامان سفر کے لئے اکٹھا کرنا پڑا۔"

۱۴ر ستمبر ۱۹۶۵ء "جاپان ٹائمز" ٹوکیو



محمد رضا شاہ پہلوی

شہنشاہِ ایران

۱۵ ستمبر

بھارتی فضائیہ کا ایک تہائی حصّہ تباہ کر دیا گیا —— دشمن کے مزید تیس ٹینک پانچ توپیں، اکاون فوجی گاڑیاں اور چار طیارے تباہ کر دیے گئے۔

سندھ راجستھان سیکٹر میں پاکستانی فوجوں کی پیشقدمی جاری رہا۔ سری نگر، جودھ پور، پٹھانکوٹ اور ہلواڑہ کے ہوائی اڈوں پر پاک فضائیہ کے کامیاب حملے۔

یہی علم ہے نشانِ حیدر

یہی علم ہے نشانِ حیدر
اسی میں رازِ شکستِ خیبر

اسی میں خونِ حسینؓ شامل
یہی تھا طارق پہ سایہ گُستر

یہی ہے یروشلم کا فاتح
یہی تھا ایوبیوں کا شہپر

یہی تھا اعجازِ ابنِ قاسمؒ
اسی میں غزنی کی شان مضمر

یہی تھا غوری کا رہنما بھی
یہی مغل کرّ و فر کا محور

یہی فرنگی کا دشمنِ جاں
یہی ہے ٹیپوؒ کے خون میں تر

یہی علم ہے ہمارا ورثہ
یہی علم ہے ہمارا رہبر!

یہی علم ہے مینارِ معبد
یہی علم ہے ہمارا منبر

اسی میں ضربِ کلیم پنہاں
اسی میں نورِ خدا منوّر

یہی علم ہے نشانِ حیدر

حمایت علی شاعر

تیری پرِ پرواز سے پیدا فضا میں ارتعاش
تیری اک یلغار سے قصرِ باطل پاش پاش
تو جھپٹتا ہے عدو پر آگ برساتا ہُوا
دشمنوں پر خوف کی اک لہر دوڑاتا ہُوا

زندہ باد اے نازِ ملت، اے ہوابازِ وطن
ہے وقارِ ملک و ملت تجھ سے شہبازِ وطن

حافظ لدھیانوی



پاکستان کی برّی اور فضائی فوج کے سرفروشوں نے بھارت کے مزید چار طیارے، ۲۲ ٹینک ۵۱ گاڑیاں اور پانچ ہلکی اور بھاری توپیں تباہ کر دیں۔ ہماری فضائیہ نے دشمن کے پانچ ہوائی اڈوں سری نگر، جودھپور، ہلواڑہ، آدم پور اور پٹھانکوٹ پر پھر شدید بمباری کی۔ ان میں سے دو اڈوں آدم پور اور ہلواڑہ میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے گئے جن میں جل کر دشمن کے کئی اور طیارے بھی تباہ ہو گئے۔ یہ طیارے ان اڈوں پر چھپا کر رکھے گئے تھے۔ دشمن نے کل سیالکوٹ سیکٹر میں دو اطراف سے ایک اور حملہ کیا لیکن اسے بھاری نقصان پہنچانے کے بعد پسپا کر دیا گیا۔ اس سیکٹر میں ہماری فوجیں دشمن پر مسلسل دباؤ ڈالتی رہیں۔ — لاہور سیکٹر میں دشمن نے مقبول پور کے علاقہ میں ایک اور حملہ کیا لیکن اسے بھی پسپا کر دیا گیا اور دشمن کو یہاں بھی زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

ایک سرکاری ترجمان نے بدھ کی شام کو بتایا کہ پاک فضائیہ کے شاہبازوں نے کل رات سرگودھا پر ایک بھارتی کینبرا طیارے کو مار گرایا۔ یہ طیارہ حملہ کرنے کے لئے آیا تھا مگر وہ پاک فضائیہ کے کسی مرکز کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکا۔ ہمارے طیاروں نے بھی کل مختلف محاذوں پر اپنی برّی افواج کی امداد جاری رکھی۔ انہوں نے دشمن کی صفوں پر اور ان کے عقب میں تاک تاک کر نشانے لگائے اور دشمن کے ۲۲ ٹینک، پانچ بھاری اور ہلکی توپیں، تیل کے ذخائر اور ۵۱ بھاری گاڑیاں جن میں فوج لے جانے والے ٹرک بھی شامل تھے تباہ کر دیں یا انہیں شدید نقصان پہنچایا۔

دشمن کے ہوائی اڈوں پر حملوں کے دوران پاکستان کا ایک بمبار طیارہ لاپتہ ہو گیا۔ ان حملوں

میں دشمن کے ہوائی اڈوں اور ہینگروں کو تباہ کر دیا گیا۔ دشمن کے متعدد طیارے بھی جلتے ہوئے دیکھے گئے، جو اس وقت ان اڈوں پر موجود تھے۔ یہ حملے سرینگر، جودھپور، آدم پور، ہلواڑہ اور پٹھانکوٹ پر کئے گئے تھے۔

پاکستان کی بری افواج نے کل اور آج لاہور سیالکوٹ کے محاذوں پر دشمن کے متعدد حملے پسپا کر دئے اور اسے بھاری جانی نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا۔

بھارتی فوجوں نے صبح سیالکوٹ میں متعدد مقامات پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر پاکستان کی بہادر افواج نے انہیں زبردست نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا۔ اس حملے میں دشمن کے آٹھ ٹینک تباہ کر دئے گئے اور دشمن بے شمار لاشیں میدان میں چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔

بدھ کی شام کو دشمن نے بکتر بند دستوں کی مدد سے ایک اور حملہ کیا۔ ہماری جانباز فوجوں نے یہ حملہ بھی ناکام بنا دیا۔ دشمن کے بے شمار سپاہی موت کی نیند سلا دئے گئے اور اسے دُور تک پیچھے دھکیل دیا گیا۔ اس حملے کو پسپا کرنے میں ہماری فضائیہ نے بھی فوج کی مدد کی۔

لاہور کے محاذ پر کل بھارتی فوج نے توپ خانے اور بکتر بند دستوں کی مدد سے مقبول پورہ کے علاقے میں ایک اور حملہ کیا تھا۔ ہماری افواج نے یہ حملہ بڑی کامیابی سے پسپا کر دیا اور دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچایا۔

پاکستانی فوجوں نے بھارتی فوج کے ایک افسر کو بھی گرفتار کر لیا۔ بھارتی فوجیں زبردست مقابلہ کی تاب نہ لائیں اور پیچھے ہٹ گئیں۔

گنڈاورہ کے محاذ پر ہماری فوجوں نے دشمن کی ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا۔ جونہی پاکستان کی فوجیں اس چوکی کے قریب گئیں بھارتی فوجی دم دبا کر بھاگ گئے اور بہت سا اسلحہ چوکی پر ہی چھوڑ گئے۔

کھیم کرن قصور کے محاذ پر ہماری بہادر افواج نے دشمن کو برابر دبائے رکھا اور اس پر زبردست دباؤ ڈالا جاتا رہا۔ کل کی لڑائی میں ہماری صف شکن افواج نے بھارتی فوج کو شدید جانی نقصان پہنچایا۔ اس کے علاوہ ہمارے جوانوں نے طیارہ شکن توپوں سے بھارت کے ڈو ناٹ اور ایک ہنٹر طیارے کو مار گرایا۔ یہ تینوں طیارے ہمارے علاقے میں گرے اور ان کے ہوا باز ہلاک ہو گئے۔

کراچی سے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نامہ نگار نے اطلاع دی کہ محاذِ جنگ سے یہاں





جنگ میں شہریوں کا حصہ، پاکستانی نوجوان اپنی
فوج کی مدد کے لیے پٹرول کے کنستر گاڑیوں میں
لاد رہے ہیں۔

امریکن اسلحہ جو پاکستان بھیجنا مقصود تھا لیکن
بھارت کو بھیجا گیا



اور وہ پاکستان کے خلاف استعمال ہوا
اسلحہ کے بکسوں پر "شپ ٹو پاکستان"
بالکل صاف لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا
ہے کہ امریکہ جو فوجی امداد پاکستان کو
دینا چاہتا تھا وہ فوری فیصلہ کی بنا
پر بھارت کو بھیج گئی۔



پاکستانی توپ دشمن
پر گولہ باری کر رہی ہے





دشمن ہوائی جہاز پر فائرنگ، سفید نشان سیبر سے چلائی گئی گولیوں کے ہیں

پاک فضائیہ کی
گولہ باری سے دشمن
کے مورچوں سے
دھواں اٹھ رہا ہے



پاکستانی فاتح فوج کے چاک و چوبند سپاہی مقبوضہ بھارتی علاقے میں ایک مشین گن پوسٹ پر مستعد کھڑے ہیں۔



واهگه سرحد کی مسجد جس پر بھارتی فوج نے
بمباری کی اور دو شہید ہو گئے۔



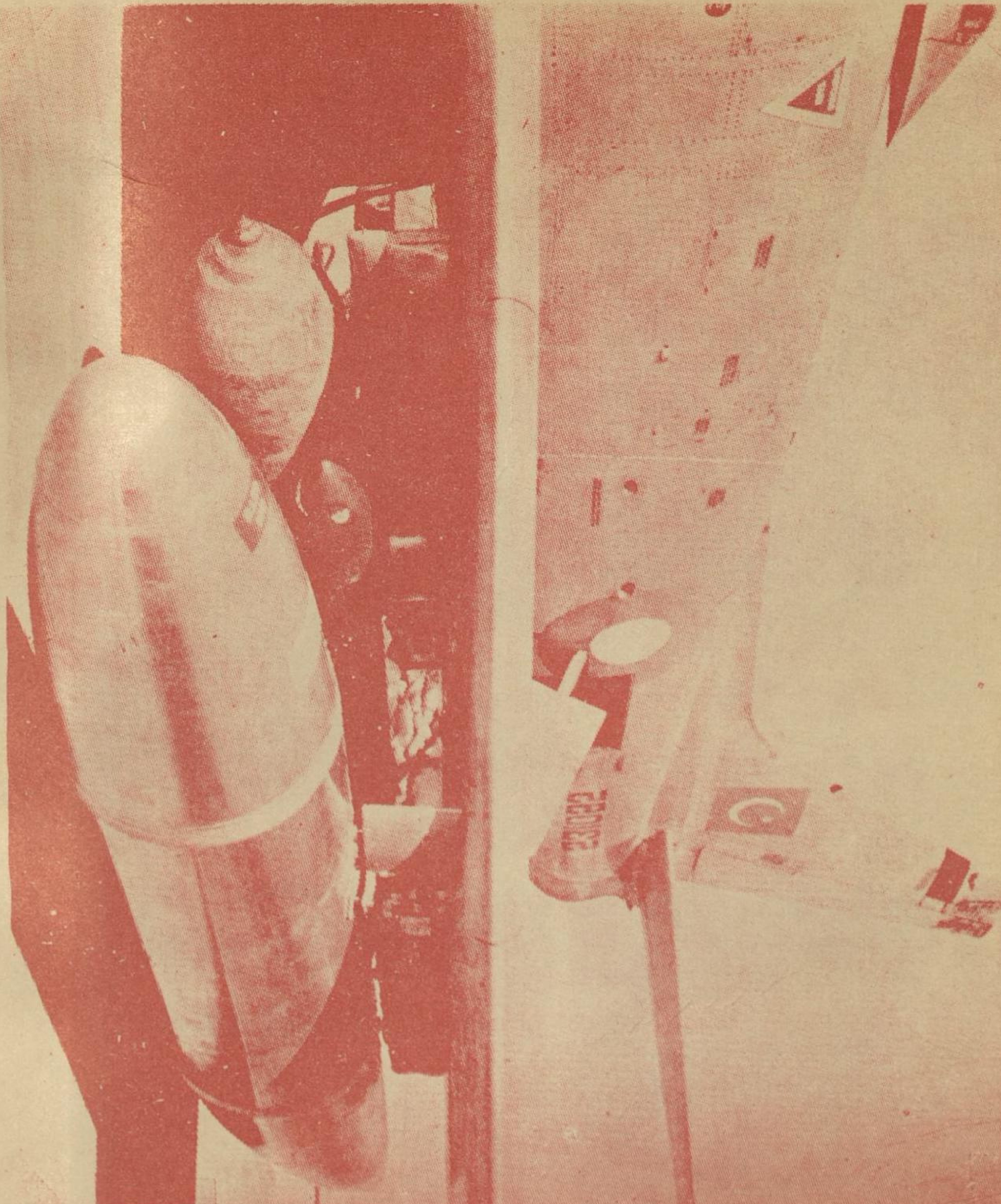
پاک فضائیہ کے تین بمبار لڑاکا دشمن پر
کاری ضرب لگانے جا رہے ہیں۔



سیالکوٹ سیکٹر میں پاکستانی بہادر دشمن
کی تاک میں۔



واہگہ محاذ پر پاکستانی ٹینک۔ جھاڑیوں
کی اوٹ میں۔



پاکستانی سیبر جیٹ
اپنے پروں کے
نیچے بھاری بم اور
راکٹ لے کر جا
رہا ہے



مسٹر اوتھانٹ
جنرل سیکرٹری اقوام
متحدہ اور صدر پاکستان



سیالکوٹ مین بازار میں
بھارتی بمباری سے تباہی۔



سیالکوٹ میں بھارتی
طیاروں کی بمباری سے
شہید ہونے والی مسجد
دوبارہ تعمیر ہو رہی ہے





اے، ایم، ایچ
شمس الضحیٰ
وزیر زراعت اور
ورکس بھارتی بمباری
سے تباہ شدہ فقیرہ
والہ (قصور) میں

پشاور میں بھارتی
ہوائی جہازوں کی
بمباری سے شہری
آبادی کی تباہی۔

کوٹ مراد خاں قصور
کی تباہی کا منظر





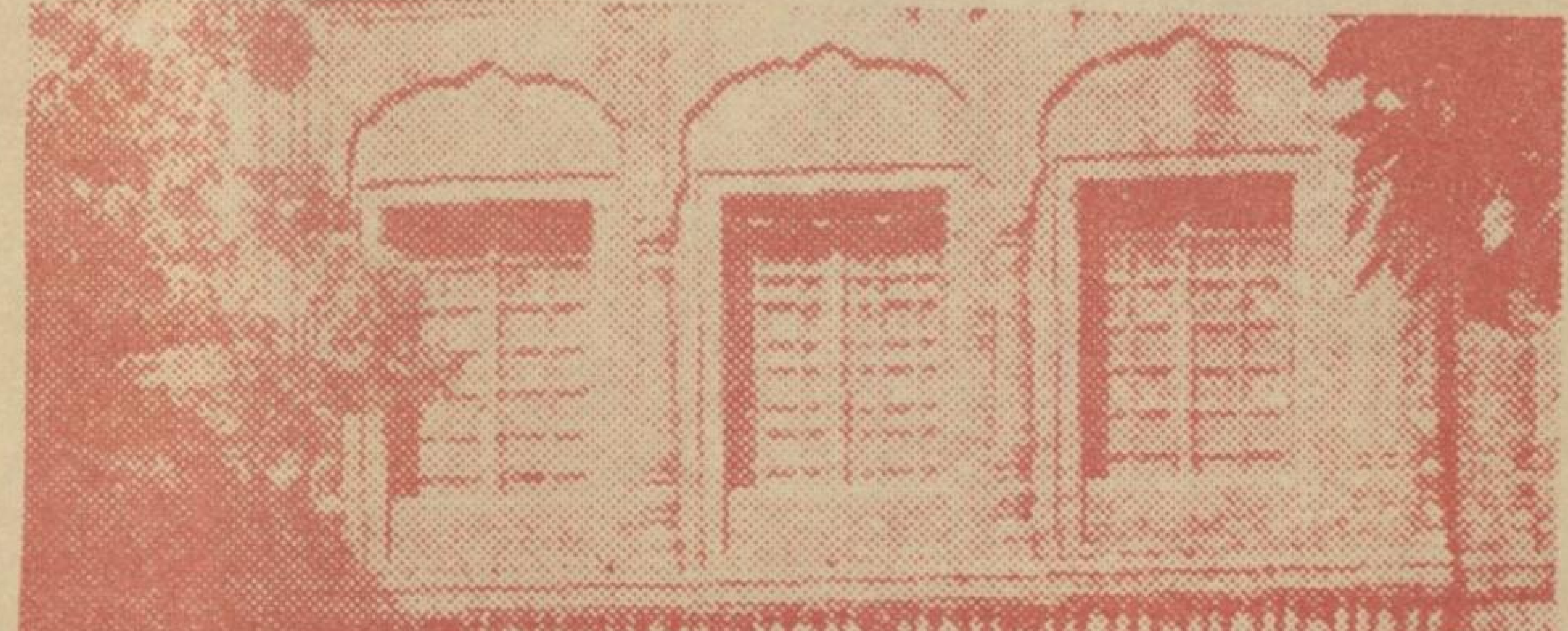
ارباب لنڈی (پشاور) میں بھارتی بمبار سے شہید مسجد



ارباب لنڈی (پشاور) میں ایک تباہ شدہ محلہ



کھیم کرن پر جب
پاک فوج نے قبضہ
کیا تو وہ بالکل خالی تھا
بازار اُجاڑ پڑے جگہ
گندگی کے ڈھیر لگے
ہوئے تھے۔ بھاگتی
ہوئی بھارتی فوج
کی بمباری سے کئی
محلے تباہ ہو چکے تھے۔



کھیم کرن میں مغل دور کے فن تعمیر کی ایک تاریخی
یادگار جو بمباری سے محفوظ رہ گئی ہے

لمحہ بہ لمحہ نہایت حوصلہ افزا خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ غیر جانبدار فوجی مبصرین نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ بھارتی فوج تقریباً ہر محاذ پر پسپا ہو چکی ہے۔ آج صبح ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ سیالکوٹ سیکٹر میں بھارتی حملے کا مکمل طور پر منہ پھیر دیا گیا ہے اور اب وہاں بھارتی فوج کا دم خم ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

محاذِ جنگ سے ایک کمانڈر کے حوالے سے اطلاع دی گئی ہے کہ صرف سیالکوٹ سیکٹر میں آج تک ڈیڑھ سو سے دو سو تک بھارتی ٹینک تباہ کر دئے گئے ہیں۔"

"اگر بھارتی یہ باور کرانے کی کوشش کریں کہ انہوں نے پاکستانی علاقوں کے اندر بمباری نہیں کی تو انہیں کہئیے کہ وہ خاموشی سے جہنم میں جائیں"۔ ان جذباتی خیالات کا اظہار امریکن براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے نمائندے مسٹر رائے میلونی نے کیا۔ یہ پیغام اور اس کے ساتھ فلمیں ریکارڈ شدہ مدت ہی بھجوائیں۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا "بھارتیوں نے جو تباہ کاری کی ہے اور جس طرح انہوں نے اس شہر کو تہس نہس اور برباد کیا ہے اور کٹی پھٹی لاشوں سے جس طرح یہ علاقہ اٹا پڑا ہے اس کے متاثرین کا مظاہرہ میں آپ کے سامنے کروں گا۔ چند رات پہلے کی بات ہے بھارتیوں نے پاک بھارت سرحد سے پانچ میل اِدھر اپنے فوجی ٹھکانوں سے اس شہر کو نشانہ بنایا اور کوئی بیس افراد کو شہید کر دیا اور کوئی ستر کے قریب زخمی ہو گئے۔ بھارتیوں نے ایک بہت بڑا بم عین مسجد پر گرایا جس سے یہ مسجد اور اس کے گردو نواح کے تمام علاقے کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھر گئیں۔ ہر طرف وسیع پیمانے پر تباہی و بربادی کا ایک ایسا وسیع قبرستان دیکھنے میں آیا کہ میں بے اختیار رو پڑا۔ ہاں میں ان لوگوں کے ساتھ چیخ پڑا جو اپنے شہداء کی یاد میں رو رہے تھے۔ ہاں میں اس لئے بھی رو پڑا کہ یہ جنگ نہیں تھی۔ یہ تو جان بوجھ کر تشدد اور جور کا مظاہرہ تھا۔

میں بیس سال سے صحافی چلا آرہا ہوں اور میں یہ بات محفوظ کر دینی چاہتا ہوں کہ میں نے آج تک اتنے بہادر اور فاتحانہ جذبات کے حامل فوجی جوان نہیں دیکھے جیسے کہ اس وقت پاکستان کی طرف سے دشمن کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ بھارت مکمل فتح کے دعوے کر رہا ہے۔ میں نے تو اس کا کہیں بھی نشان نہیں دیکھا۔ میدان جنگ پر تو ہر طرف پاکستانی چھائے ہوئے ہیں۔ وہ بہت حوصلہ مند ہیں۔ یہ حقیقت کسی طرح بھی چھپائی نہیں جا سکتی۔ دوسرے اگر واقعی بھارت اپنے دعوے میں سچا ہے

تو اس نے پاکستان کے بہادر فوجیوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو کیوں نہیں روک دیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستانی طیاروں نے انہیں فضا میں ہی تباہ کر دیا۔ یہ بہادر پاکستانی مسلمان فطرتاً لڑاکے سپاہی ہیں۔ یہ نہ خود کسی سے رحم کی درخواست کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کو بخشتے ہیں۔ اس وقت دونوں طرفوں نے جنگ میں اپنی کامیابی و کامرانی کے بلند بانگ دعاوی شروع کر دیئے ہیں لیکن اگر مجھ سے یہ کہا جائے کہ تم اپنی تمام دولت کا داؤ کس طرف لگانے کے لئے تیار ہو تو میں یہ کہوں گا کہ میں اپنا داؤ پاکستان کی طرف سے لگاؤں گا۔ میں نے آج تک کسی قوم کے اس قدر حوصلہ مند، بہادر اور پُر اعتماد فوجی نہیں دیکھے۔ فتح اُن کا مقدر ہو چکی ہے۔"

پاکستانی بہادر افواج نے جس طرح دشمن کے دانت کھٹے کئے دنیا کے تمام حقیقت پسند اخبارات، صحافیوں اور دوسرے ترجمانوں نے سراہا اور پر زور الفاظ میں انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے دہلی میں اپنے قیام کے اختتام اور نیویارک روانہ ہونے سے پہلے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ "وہ بھارتی اور پاکستانی حکومتوں کو جنگ بند کرانے میں ناکام رہے ہیں لیکن اس بات کی کوئی وجہ جواز نظر نہیں آتی کہ ایسی رضا پسندانہ سرگرمیوں کو نظر انداز کر دیا جائے جہاں تک میرا تعلق ہے میں اپنی سرگرمیوں میں کوئی فرق نہیں آنے دوں گا۔"

خواجہ شہاب الدین عرب ملکوں کے سربراہوں کو بھارت کے جارحانہ حملوں سے آگاہ کرنے کے لئے کاسابلانکا پہنچ گئے۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے ایک بیان میں کہا کہ "امریکہ جنگ کو بند کرانے کی مخلصانہ کوششوں میں مصروف ہے۔" وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے کہا کہ "صدر ایوب نے اس تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے سفارتی مداخلت کی جو تجویز پیش کی ہے ہم اس کے حق میں نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی امکان ہے۔"

صدر پاکستان نے قصرِ صدر میں تاریخی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا "پاکستان اس وقت زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔ ہم اپنی حفاظت کے لئے آخری وقت تک اور ہر قیمت پر جنگ کریں گے۔ پاکستان جنگ بندی کے لئے تیار ہے لیکن یہ جنگ بندی ایک باعزت

اور یا مقصد سمجھوتے کی بنیاد پر ہونی چاہیئے۔ جس کا مقصد یہ ہو کہ کشمیر کا تنازعہ مستقل طور پر طے ہو جائے تا کہ جنگ بندی کو بعد میں مزید جارحانہ کارروائی کے لئے استعمال نہ کیا جا سکے۔ پائیدار امن کے لئے پاکستان کا تین نکاتی منصوبہ جنگ بندی کی بنیاد ہو سکتی ہے۔"

اسی اثناء میں مسٹر بھٹو نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک کے اس بیان کو تاریخی واقعہ قرار دیا کہ انہوں نے کشمیر میں رائے شماری کرانے کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے کہا "اگر دنیا کے تمام ممالک بین الاقوامی اخلاق کا پرچم سنبھال لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا میں ہر جگہ یہ اخلاقی فضا پیدا نہ ہو۔"

صدر ایوب نے پاکستانی افواج کے جوانوں کو ایک پیغام تہنیت میں ان عظیم کارناموں پر مبارکباد دی۔ جو انہوں نے میدانِ جنگ میں انجام دئے۔

باپ۔ والدہ۔ بیوہ اور بھائی

سپاہی محمد ضمیر شہید کے والد بزرگوار جناب شیر خاں صاحب نمبردار ساکن پڈھ براستہ کھیوڑہ ضلع جہلم نے اپنے شہید بیٹے کے کمانڈنگ آفیسر کے تعزیت نامہ کے جواب میں لکھا۔

جس عزم اور استقلال کے ساتھ افواجِ پاکستان نے دشمن کا حملہ پسپا کیا ہے اس کی مثال قرونِ اولیٰ میں ہی ملتی ہے۔ مجھے اور شہید محمد ضمیر کی بوڑھی والدہ کو صدمہ تو ضرور ہوا ہے، لیکن اس کے شہید ہونے کی مسرت بھی ہوئی ہے، کیونکہ میرا بچہ ملک کے دفاع کے لئے شہید ہوا ہے، میری جانب سے بٹالین کے جوانوں سے سلام کے بعد کہئے کہ اسلام والے ہمیشہ ایسے ہی کارنامے کرتے آئے ہیں۔ شاباش!

ثابت قدم رہو، فتح و کامرانی آپ کے قدم چومے گی۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔"

لانس نائک عبدالرحمٰن شہید کی بیوہ محترمہ بی بی شہزادہ بیگم صاحبہ ساکن موضع کسراں ڈاک خانہ تھٹہ ضلع کیمبلپور نے اپنے شہید شوہر کے کمانڈنگ آفیسر کے تعزیتی خط کے جواب میں لکھا "میرے شہید خاوند کی شہادت پر آپ کے اور آپ کی پلٹن کے دوسرے تمام افسروں، جے سی اوز اور جوانوں کے جذبات پر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

میرے شہید خاوند نے ملک کے دفاع میں جام شہادت نوش کیا اور اس طرح وہ اب ہماری

دعاؤں سے بے نیاز ہو چکے ہیں اور قرآن پاک کے مطابق زندہ جاوید ہو گئے ہیں اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور اُن کے دیگر لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

میرے شہید خاوند نے اِسلام کے تحفّظ، ملک کے دفاع اور قوم کے ناموس کی حفاظت میں جان دے کر اپنا فرض ادا کیا ہے۔

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہُوا

اللہ تعالےٰ میرے تمام بھائیوں کو توفیق دے کہ وہ ملک و قوم کا تحفّظ کر سکیں اور مکّار دشمن کو کچل سکیں۔ آمین۔"

سپاہی سید امیر شہید کے بھائی غلام دستگیر نے کمانڈنگ آفیسر کو تعزیت نامہ کے جواب میں لکھا۔

"میرے عزیز بھائی سید امیر کی وطنِ عزیز کے لئے شہادت پر آپ نے جو تعزیتی پیغام ارسال فرمایا ہے نیز پسماندگان کی غم گساری فرمائی ہم سب آپ کی اس ہمدردی کے تہِ دل سے احسان مند اور شکر گزار ہیں۔ گو عزیز کی بے وقت موت ہم لوگوں کے لئے صدمہ عظیم تھی مگر بقائے اسلام و تحفّظِ وطن کے لئے ہم نے یہ صدمہ نہایت ہی صبر و تحمّل سے برداشت کیا ہے۔ مرحوم کی پچاسی سالہ بوڑھی نانی آپ کے اخلاص سے بے حد متاثّر ہوئی ہے۔ آپ جیسے بلند اخلاق، عالی حوصلہ اور نیک دل افسروں کی کمان کا نتیجہ ہے کہ آپ کے جاں باز سپاہیوں نے اسلام اور وطنِ عزیز کی خاطر جانیں قربان کرنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کیا۔ ان جاں بازوں کی قربانیوں ہی کا نتیجہ ہے کہ بزدل و مکّار دشمن کو پسپا ہو کر شکستِ فاش کھانی پڑی۔ خداوند تعالےٰ آپ لوگوں کو پاکستان کی بقا کے لئے زندہ رکھے۔ آمین ثم آمین۔"

ہندوستانی نائٹ طیارہ جس پر پاکستانی قبضہ ہے ↓





"پاکستان نے انصاف حاصل کرنے کا عزم کر رکھا ہے" : ایس ایم ظفر

۱۶ ستمبر

بھارت کو تمام محاذوں پر شکستیں ۔ تین سو ستاسی ٹینک اور بچاپونے طیارے تباہ ۔ دس روز کی لڑائی میں چھ ہزار آٹھ سو نواسی بھارتی فوجی ہلاک ۔

سرگودھا اور پشاور کے نواحی دیہات میں بمباری سے ۳۱ ، افراد جاں بحق

چین کی طرف سے بھارت کو الٹی میٹم

ترانۂ مجاہدین

اُردن ہے اِدھر چین ہے دمساز ہمارا
ترکی اُدھر، ایران ہے ہمراز ہمارا

ہم راہِ حقیقت سے ہٹے ہیں نہ ہٹیں گے
اب سارا زمانہ ہے ہم آواز ہمارا

دشمن کے لیے موت کا بنتا ہے بہانہ!
جس وقت جھپٹ پڑتا ہے شہباز ہمارا

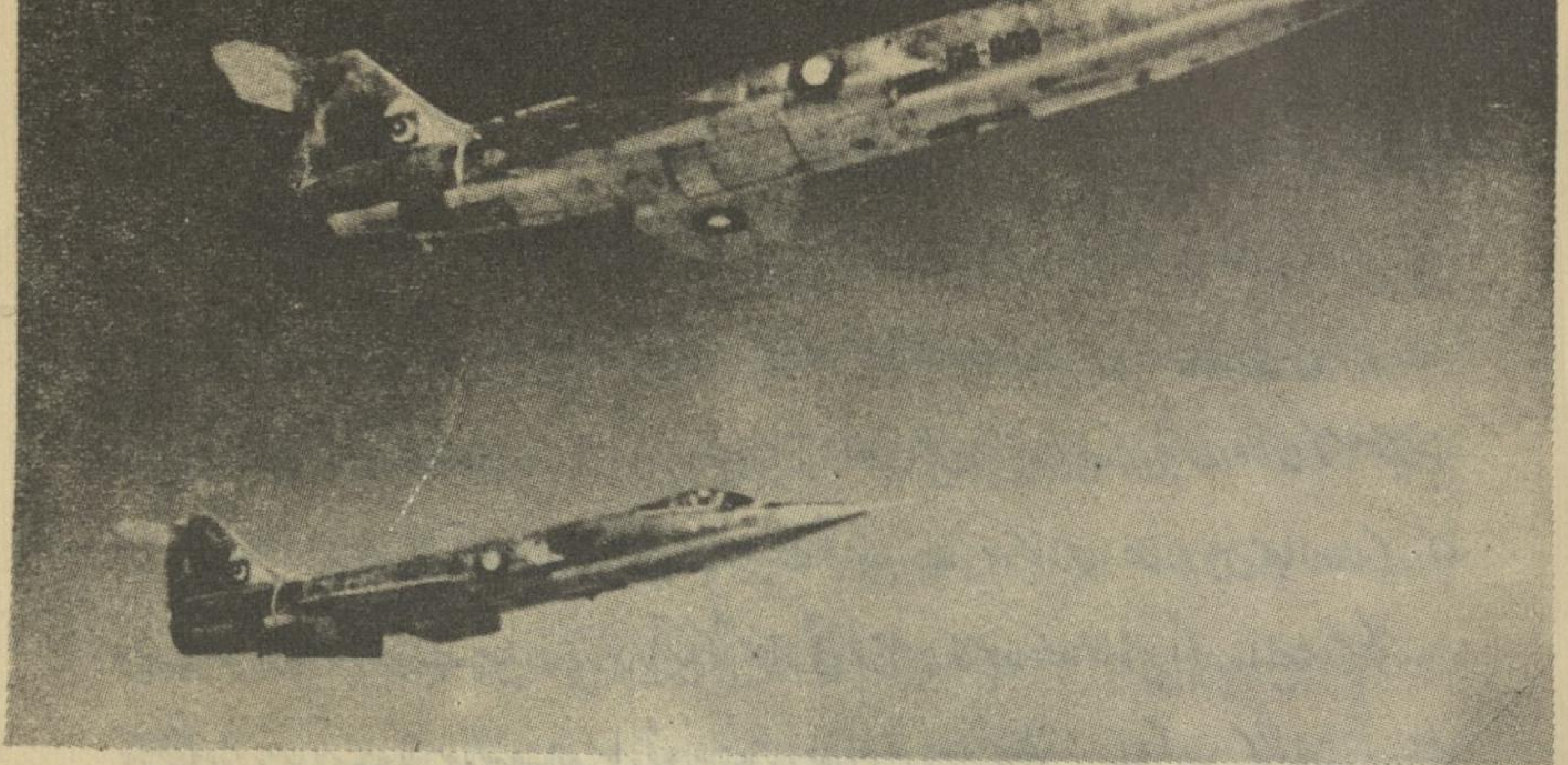
کفّار کی یلغار کو جو روکے ہُوئے ہے
لشکر ہے وہ سرمایۂ صد ناز ہمارا!

ہم فرض ادا کرتے رہیں گے یہ ابد تک
مسلک ہے ازل سے ہی تگ و تاز ہمارا

صدقہ یہ محمدؐ کا ہے اللہ کی رحمت
جبرئیلؑ کا پر ہے پرِ پرواز ہمارا

سارے ہی محاذوں پہ جو پسپا ہُوا بھارت
یہ فضلِ خُدا ہے، نہیں اعجاز ہمارا

رضوی خیرآبادی



پاکستان کے ایف ۱۰۴ قسم کے بمبار اپنی آواز سے زیادہ تیز پرواز پر

مغربی پاکستان کی تمام سرحدوں پر جنگ بدستور جاری رہی۔ اور صورتِ حال پوری طرح قابو میں رہی۔ لاہور کے سیکٹر میں دشمن اسی مقام پر رہا جہاں وہ سات روز پہلے تھا۔ البتہ اس پر پورا دباؤ ڈالا جا رہا کہ اسے جس قدر ممکن ہو ـــــ پیچھے ہٹایا جائے۔ سیالکوٹ جموں سیکٹر میں ہماری فوجوں نے پاکستانی فضائیہ کی مدد سے بھارتی فوجوں کو زبردست نقصان پہنچایا جس میں کم از کم ۳۶ ٹینک تباہ ہوئے۔ اس جنگ میں وہ بھارتی جنہوں نے مقابلہ کرنے کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کی انہیں زبردست جانی نقصان پہنچا۔ گدّارو سیکٹر میں پاکستانی فوج نے کچھ مزید کامیابیاں حاصل کیں۔ اور اب وہ کافی بڑے بھارتی علاقے پر قابض ہو گئیں۔ پاکستانی فضائیہ بھی اسی اثناء میں اٹاری سے بیاس تک کے فضائی علاقے پر پورا کنٹرول کر چکی تھی۔ کل بیاس کے قریب دور بھارتی علاقے کے اندر پاکستانی لڑاکا طیاروں نے بھارتی طیاروں کی پرواز کو دیکھا۔ وہ بہت نیچی پرواز کر رہے تھے۔ چنانچہ ان میں سے دو کو مار گرایا گیا۔ علاوہ ازیں سیالکوٹ جموں سیکٹر میں پاکستانی فضائیہ نے دشمن کے پچیس ٹینک تباہ کر دئے اور جموں سیکٹر میں سمبا کے مقام پر ایک کانوائے کی دو سو فوجی گاڑیوں کو تباہ کر دیا گیا۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کی تفصیلات کے مطابق کل شام تک تمام محاذوں پر بھارت کے تین سو ستاسی ٹینک اور پچانوے طیارے تباہ کئے جا چکے تھے۔ گزشتہ دس دن میں بھارت کے چھ ہزار آٹھ سو نواسی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا تھا۔ ان میں وہ سپاہی شامل

نہیں جنہیں کل سیالکوٹ کے محاذ پر گھمسان کی لڑائی میں ہلاک کیا گیا۔ اندازہ یہ تھا کہ ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سیالکوٹ پسرور ریلوے لائن مکمل طور پر پاکستان کے قبضے میں ہے۔ یہ ریلوے لائن سرحد کے ساتھ ساتھ جاتی ہے اور ان دنوں لڑائی کی وجہ سے دشمن کی توپوں کے گولے اس لائن پر گر رہے ہیں"۔ اعلان میں انڈیا ریڈیو کے اس اعلان کو مضحکہ خیز قرار دیا گیا کہ تیس میل لمبی اس لائن پر بھارت کا قبضہ ہے۔ سرکاری اعلان میں بھارت کے اس دعوے کو بھی لغو اور بے بنیاد قرار دیا گیا کہ "بھارتی فوجیں لاہور کے محاذ پر ایک ایسے مقام تک پہنچ چکی ہیں جہاں سے لاہور صرف چھ میل دُور ہے"۔ اعلان میں واضح طور پر بتایا گیا کہ "سات دن پہلے بھارتی فوجوں نے اس محاذ کے جس مقام پر حملہ کیا تھا اس سے انہیں ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھنے دیا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ بھارتی فوجوں کو اس مقام سے بھی کچھ پیچھے دھکیلا جا چکا ہے اور اس وقت جس جگہ لڑائی ہو رہی ہے وہ لاہور سے دس بارہ میل کے فاصلے پر بھارتی علاقہ میں واقع ہے"۔ سرکاری اعلان میں بھارت کے اس دعوے کو بھی جھٹلایا گیا۔ کہ "لاہور کی فضا پر بھارتی فضائیہ کا کنٹرول ہے"۔ اعلان میں بتایا گیا کہ "اگر لاہور کی فضا پر بھارتی فضائیہ کا کنٹرول ہوتا تو پاکستانی طیارے سرحد سے چالیس میل دُور اندر جا کر امرتسر اور جالندھر کے درمیان واقع بیاس کے پل پر منہ توڑ قسم کے ذ بھارتی طیاروں کو تباہ نہ کر سکتے"۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے ذمہ دار حلقوں کی اطلاع کے مطابق یہ خبر ملی کہ "کل سیالکوٹ سانبہ کے محاذ پر گھمسان کی لڑائی لڑی گئی ہے جس میں دشمن کی بہت سی فوج کو تہس نہس کر دیا گیا۔ اس کے بہت سے ٹینک تباہ کر دئے گئے اور بہت سی گاڑیاں برباد کر دی گئیں۔ اس محاذ پر صرف ایک دن میں دشمن کے اکسٹھ ٹینک تباہ کر دئے گئے۔ ان میں سے چھتیس ٹینک پاکستان کی جسور و غیور پیدل فوجوں نے اور پچیس ٹینک پاکستان کی بہادر فضائی فوجوں نے تباہ کئے ہیں۔ اس لڑائی میں دشمن کے جو سپاہی ہلاک ہوئے ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی ہے۔ پاکستانی طیاروں نے دشمن کی کم از کم دو سو گاڑیاں بھی تباہ کر دی ہیں جن میں فوج اور سامان لے جانے والی گاڑیاں دونوں شامل ہیں"۔

پاکستان کے ایک ترجمان نے سیالکوٹ کی لڑائی کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا "دشمن کی فوج نے یہ حملہ دو طرف سے کیا تھا اس نے ٹینکوں اور توپوں کی بہت بڑی تعداد لڑائی کی آگ

میں جھونک دی تھی۔ جونہی دشمن نے پیشقدمی شروع کی ہماری بہادر فضائیہ فضا میں داخل ہو گئی اور زمین پر پاکستان کی بڑی بڑی توپوں نے دشمن پر گولے پھینکنے شروع کر دئے۔ پاکستانی طیاروں نے زمینی فوجوں کی پشت پناہی کی اور دشمن کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ جب بھارتی کمانڈروں کو یہ معلوم ہوا کہ انہیں اس حملے میں منہ کی کھانی پڑی ہے تو انہوں نے اپنی فوجوں کو مجبوراً پیچھے ہٹا لیا۔ بعد میں انہوں نے پیدل فوج کی مزید کمک پہنچ جانے پر ایک بار پھر شدید حملہ کیا لیکن پاکستانی فوجوں کے ہاتھوں انہیں پھر سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا"۔ ترجمان نے بتایا کہ بھارتی فوجوں کی پسپائی کے بعد سارا میدانِ جنگ بھارتی سپاہیوں کی نعشوں سے اٹا پڑا تھا اور دشمن کے بہت سے ٹینک بکھرے پڑے تھے جن میں زیادہ تر تباہ شدہ تھے۔ لیکن بعض ایسے بھی تھے جن سے کام لیا جا سکتا ہے"۔ ترجمان نے کہا "پاکستان کے نقصانات نسبتاً تھوڑے ہیں"۔

ترجمان نے بتایا کہ "واہگہ اٹاری کھیم کرن محاذ پر نسبتاً سکون رہا۔ پاکستانی طیارے اور توپیں اس محاذ پر دشمن پر گولے برسانے میں معروف ہیں جن سے دشمن کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے"۔

ترجمان نے ایک رپورٹر کو بتایا کہ "گدڑوہ کے محاذ پر پاکستانی فوجوں کا حملہ جاری ہے۔ وہ دُور تک دشمن کے علاقے میں گھس چکی ہیں اور دشمن کا بہت بڑا علاقہ ان کے قبضے میں آ چکا ہے"۔

پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے بیاس کے پل پر دشمن کے ہنٹر قسم کے دو طیارے تباہ کر دئے یہ جگہ امرتسر اور جالندھر کے درمیان واقع ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ بھارتی طیارے لاہور کے محاذ پر دشمن کا مقابلہ کرنے والی پاکستانی زمینی فوجوں پر بم برسانے آ رہے تھے۔ پاکستانی طیاروں نے انہیں دبوچ کر وہیں گرا دیا۔ ترجمان نے کہا پاکستانی طیاروں نے جموں سانبہ سیکٹر پر دشمن کی کئی توپیں تباہ کر دیں۔ کل رات پاکستانی طیاروں نے نئی دہلی سے نوّے میل مغرب کی طرف واقع سرسہ کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا جس کی وجہ سے ہوائی اڈہ میں آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ دشمن کے طیاروں نے کل رات پھر سرگودھا اور پشاور پر حملہ کیا۔ پاکستان کے کسی فوجی ٹھکانے کو نقصان نہیں پہنچا۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق بھارتی فضائیہ کے طیاروں نے پشاور اور سرگودھا کی شہری آبادی پر اندھا دھند بمباری کر کے اس نہتے شہریوں کو شہید اور متعدد کو شدید مجروح کر دیا۔ مرنے والوں میں کئی عورتیں اور بچے شامل تھے۔ یہ بمباری پشاور اور سرگودھا کے نواحی دیہات پر

کی گئی۔ اس سے پاکستان کے کسی فضائی یا فوجی ٹھکانے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ البتہ بہت سے دیہی مکانات مسمار ہو گئے۔ بھارتی فضائیہ کے بزدل ہوابازوں نے علی الصبح سرگودھا کے ایک نواحی گاؤں پر اندھا دھند بم پھینکے جس سے ۲۱ افراد شہید اور ۸ زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں تین بچے اور پانچ خواتین شامل ہیں اس کے علاوہ بمباری سے ۳۲ مویشی بھی ہلاک ہو گئے۔ گاؤں کے بہت سے مکانات مسمار ہوئے اور ایک مسجد بھی شہید ہو گئی۔

بھارتی طیاروں نے کل بھی سرگودھا کے قریب ایک چک پر بمباری کی تھی جس میں تین افراد ہلاک ہوئے تھے۔ بھارتی فضائیہ کی اس وحشیانہ کارروائی سے سرگودھا کی دیہی اور شہری آبادی میں سخت اشتعال پھیل گیا اور وہ بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے پہلے سے زیادہ پُرعزم ہو گئے۔ ان دیہات پر جو بم گرائے گئے ان میں سے بعض ایک ایک ہزار پونڈ وزنی تھے۔

پشاور کے قریب ایک گاؤں لنڈی ارباب پر بھی بھارتی فضائیہ کے بمباروں نے صبح سویرے بمباری کی۔ جس سے بہت سے مکان مسمار ہو گئے۔ ابھی تک ملبے سے سات لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں جن میں سے چار مردوں اور تین عورتوں کی ہیں۔ گیارہ افراد زخمی ہوئے۔ اس گاؤں کی ایک مسجد بھی بمباری سے شہید ہو گئی۔ اس کے علاوہ پچاس جھونپڑیاں مسمار ہوئیں اور بہت سے مویشی ہلاک ہوئے۔ اس گاؤں پر دو بم گرے تھے۔ دوپہر تک امدادی کارروائی جاری تھی۔ گاؤں میں متعدد مکانات مسمار اور مسجد شہید ہو گئی۔ برصغیر میں سکوئش کے سب سے بڑے کھلاڑی ہاشم خاں بھی اس گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ یہ ہوائی حملہ تقریباً تین بجے رات ہوا۔ اس سے کافی دیر قبل خطرے کا سائرن بجا دیا گیا تھا اور مقامی آبادی حفاظتی تدابیر اختیار کر چکی تھی۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ بھارتی طیاروں نے اس سے قبل کوہاٹ اور پشاور پر پیر کی رات کو بھی بمباری کی تھی جس سے ساٹھ سے زیادہ شہری شہید ہو گئے تھے۔ دوسری مرتبہ بمباری کے باوجود شہر میں زندگی معمول پر رہی۔ اور مقامی بازاروں اور منڈیوں میں معمول کے مطابق خرید و فروخت جاری ہیں۔

پاکستانی فوجیں بہادری اور جوانمردی کے ان عظیم الشان کارناموں پر ملک اور بیرونِ ملک کے کونے کونے سے خراجِ تحسین وصول کر رہی تھیں۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں

نے اپنی ایک نشری تقریر میں کہا کہ "ہماری فوج کی استقامت اور حرب وضرب میں مہارت دیکھ کر دشمن ششدر رہ گیا ہے۔ میں مغربی پاکستان کے تمام باشندوں کی طرف سے اپنی افواج کو جو ہمارے ہی جسم و جان کا حصہ ہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ اس جہاد میں پوری قوم انکے ساتھ ہے۔"

سلامتی کونسل میں پاکستان کے وزیر قانون مسٹر ایس ایم ظفر نے شرکت کے لئے نیو یارک روانہ ہوتے وقت کراچی کے ہوائی اڈے پر کہا کہ سلامتی کونسل نے تنازعہ کشمیر کو طے کرنے کے لئے مناسب اقدامات نہ کئے اور اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی کی تو ہمیں سوچنا پڑے گا کہ ہمیں آئندہ کیا اقدامات کرنے چاہئیں۔

بھارتی وزیر اعظم شاستری نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ "انہوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو گفتگو کے ابتدائی مرحلہ میں بتا دیا تھا کہ بھارت کشمیر میں رائے شماری نہیں کرائے گا۔ کشمیر بھارت کا لازمی حصہ ہے۔"

روسی صدر مسٹر مکویان نے برما کے صدر جنرل نیون کے اعزاز میں منعقدہ دعوت کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا "پاکستان اور بھارت دونوں کو جنگ بند کر دینی چاہیئے"۔ چین نے بھارت کو الٹی میٹم دے دیا کہ وہ تین دن کے اندر اندر چین اور سکم کی سرحدوں سے اپنے مورچے اور جنگی تنصیبات کو ہٹالے ورنہ اسے سنگین نتائج بھگتنے ہوں گے۔

حکومت چین نے پیکنگ میں بھارت کے قائم مقام ناظم الامور مسٹر جے۔ ایس۔ مہتہ کو جو نوٹس دیا اس پر سولہ ستمبر ۱۹۶۵ء کی تاریخ درج تھی۔ اور اس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ نہ صرف یہ قلعہ بندیاں ختم کر دی جائیں بلکہ سرحدی خلاف ورزیاں سے باز آجائے اور وہ چینی باشندے جنہیں بھارتی فوجوں نے اغوا کیا ہے انہیں واپس کر دے۔ چین کے اس الٹی میٹم سے بھارتی حکومت پر لرزہ طاری ہو گیا اور اس پر شدید وحشت طاری ہو گئی

عین اس وقت جب جنگ کا میدان گرم تھا اور پاکستان کی بہادر شجاع فوجیں دشمن کے دانت کھٹے کر رہی تھیں، اسے ہر محاذ پر شکست فاش دی جا رہی تھی پورا عالم اسلام بھارتی سامراج کے خلاف ایک منظم اور مضبوط جذبۂ اخوتِ اسلامی سے سرشار نظر آتا تھا۔

چنانچہ مدینہ منورہ کی مسجدوں میں پاکستان کی فتح و نصرت کے لئے خضوع و خشوع سے دعائیں مانگی گئیں۔ قاہرہ کی اطلاع کے مطابق مفتیٔ مصر شیخ الاکبر حسن مامون نے پاکستان اور اسلام کی فتح و نصرت کے لئے دعا کی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مسلمانانِ عالم کو پاکستان کی امداد کرنی چاہیئے۔ جکارتہ کی اطلاع کے مطابق انڈونیشی طلباء کی انجمن نے اپنے اجلاس میں بھارت کی جارحیت کی مذمت کی اور دنیا بھر کے آزادی خواہ عوام سے اپیل کی کہ وہ حملہ آور کو تباہ کرنے میں پاکستان کی امداد کریں۔ ادھر افغانستان کی کابینہ نے بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ پر تشویش کا اظہار کیا۔ کابینہ کے ایک ہنگامی اجلاس کے بعد ایک اعلامیہ میں کہا گیا کہ "بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ سے جو سنگین صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے اس پر افغانستان کی حکومت اور عوام کو تشویش ہے"۔ قم کے ممتاز مذہبی رہنما محمد صادق الحسینی نے ایران میں پاکستانی سفارت خانہ کے نام ایک تار میں پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیّت پر تشویش کا اظہار کیا ہے آپ نے اپنے ایک پیغام میں کہا "پاکستان پر بھارت کے حملہ، بھارتی مسلمانوں پر جبر و تشدّد اور مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کے قتل عام سے مجھے اور قم کے دوسرے تمام مذہبی رہنماؤں کو سخت تشویش لاحق ہے"۔

سپاہی غلام حسین شہید کی والدہ محترمہ مسمّاۃ فضل نور سکنہ موضع ارڈ ٹرڈاک خانہ ڈومن تحصیل چکوال ضلع جہلم نے اپنے شہید فرزند کے کمانڈنگ آفیسر کے تعزیت نامے کے جواب میں لکھا "میرا اکلوتا لڑکا غلام حسین اپنے وطن کا دفاع کرتا ہوا شہید ہو گیا ہے۔ میں ایک بیوہ ہوں۔ میرا واحد سہارا خوش نصیب غلام حسین ہی تھا۔ اُس کی شہادت پر مجھے فخر ہے کہ اس نے ملک اور قوم کی خاطر اپنی جان قربان کر دی ہے۔ میرے اگر لاکھ غلام حسین ہوتے تو میں اُن کو بھی ملک و قوم پر قربان کر دیتی۔ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے میرے لڑکے کو شہادت نصیب کی۔

مَیں درگاہِ ایزدی میں دست بستہ ہر وقت دعا مانگتی ہوں کہ اپنے رحم و کرم سے پاکستان کو ہر میدان میں فتح و نصرت اور کامرانی سے سرفراز فرمائے، آمین ثم آمین"۔



مسٹر چو۔ این۔ لائی
وزیرِ اعظم چین۔

۱۷ ستمبر

پاکستان نے بھارت کے پانچسو مربع میل علاقے پر قبضہ کر لیا۔ دشمن کے پچپن ٹینک، چودہ توپیں، اور متعدد فوجی گاڑیاں تباہ کر دی گئیں

چین نے بھارت کو جو الٹی میٹم دیا تھا اس سے بھارت میں سخت گھبراہٹ پھیل گئی بھارت نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ چین اور سکم کی سرحد پر جانچ پڑتال کے لیے آزاد اور غیر جانبدار مبصر بھیجا جائے۔

○ ○ ○



آگے بڑھو

ارضِ پاکستان پہ پڑھ آئے کچھ اصحابِ فیل
چونچ میں کنکر سنبھالو، طائرو! آگے بڑھو!

ایک طوفانِ خس و خاشاک اُمنڈ آیا ادھر
آگ کے شعلو! اُٹھو، اے بجلیو! آگے بڑھو

ہر ہُنر کی آزمائش ہے کھُلے میدان میں!
شاعرو! رِندو! فقیہو! عالمو! آگے بڑھو

آج پھر دلّی نے پانی پت بُلایا ہے تمہیں
بابرو! آگے بڑھو، دُرّانیو! آگے بڑھو

اک زباں ہی بس سمجھتے ہیں تبسّم! یہ حریف
توپ کی بولی میں بات ان سے کرو، آگے بڑھو

عبدالرشید تبسّم



دشمن کے مورچوں کے قریب ایک پاکستانی او۔پی اپنی خفیہ کمین گاہ سے دشمن کی نقل و حرکت کا جائزہ لے کر اپنی توپوں کو گولہ باری کی ہدایات دے رہا ہے

محاذ جنگ سے موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق سیالکوٹ جموں سیکٹر میں گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی اور یہاں پاکستان کی صف شکن افواج نے سینکڑوں بھارتی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے علاوہ ان کے ۱۵ ٹینک اور ۲۴ توپیں تباہ کر دیں۔ اس محاذ پر بھارتی فوج نے کل دو طرف سے حملہ کیا تھا اور تمام دن کی زبردست جنگ کے بعد پاکستانی فوج نے اسے پسپا کر دیا تھا۔

کھیم کرن سیکٹر میں بھی دشمن نے کل دو دفعہ پیش قدمی کی ناکام کوشش کی لیکن ہر بار پاکستانی توپخانے نے گولہ باری کر کے اسے مار بھگایا۔ اس محاذ پر بھارتی فوج کے چار ٹینک تباہ ہوئے اور ہماری فوج نے پل بنانے کے بہت سے ساز و سامان پر قبضہ کر لیا۔ یہاں زمینی فوجوں نے گولہ باری کر کے بھارت کا ایک مسٹیر طیارہ بھی گرا لیا۔

واہگہ اٹاری سیکٹر میں صورت حال مستحکم رہی۔ یہاں گزشتہ چند روز سے کوئی نمایاں سرگرمی نہیں ہوئی۔ البتہ کبھی کبھی فریقین گولہ باری کرتے رہے۔ برکی سیکٹر میں بھی دشمن پر ہمارا توپ خانہ برابر آگ برسا رہا - یہاں گزشتہ آٹھ روز کے دوران بھارتی اپنے مورچوں سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکے ۔۔ اکھنور کے محاذ پر پاکستانی فوجیں دشمن پر برابر دباؤ ڈالتی رہیں اور انہیں راجستھان میں مزید کامیابی حاصل ہوئی۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق پاکستانی فوجیں اب تک دشمن کے پانچ سو مربع میل علاقے پر قبضہ کر چکی تھیں اور بھارتی فوج کے چھ سو سے زائد افسر اور سپاہی گرفتار کئے جا چکے تھے مزید

گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رہا

کل سیالکوٹ اور کھیم کرن کے معرکوں کے بعد دشمن کے تباہ شدہ ٹینکوں کی تعداد ۴۷۲ تک پہنچ گئی تھی۔ اس کے علاوہ ستر بھارتی ٹینکوں پر جو بالکل ٹھیک حالت میں تھے پاکستانی فوج نے قبضہ کر لیا۔ دشمن کے جو فوجی قید کئے گئے تھے ان میں بیس اعلیٰ افسر، ۱۹ جونیئر کمیشنڈ افسر اور ۵۳۰ دوسرے فوجی شامل تھے۔ ابھی بہت سے قیدیوں کی گنتی نہیں کی جا سکی۔

سیالکوٹ کے محاذ پر جہاں بھارتی فوجیوں کو کل شدید جانی نقصان پہنچایا گیا پاکستان کے صرف ۱۲ مجاہد شہید یا زخمی ہوئے۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے اس جنگ میں بھرپور حصہ لیا اور وہ تمام دن محاذ پر چھائے رہے۔ انہوں نے دشمن کا حملہ پسپا کرنے میں اپنی فوجوں کی پوری پوری مدد کی۔ دشمن نے اس محاذ پر آگے بڑھنے کے لئے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے لیکن ہمارے جیالوں نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور اس پر ایسی یلغار کی کہ بھارتی فوجیوں کے قدم اکھڑ گئے۔ آخری اطلاعات کے مطابق دشمن نے یہاں ایک اور حملہ کیا جس کے نتیجے میں اس محاذ پر ایک اور خون ریز جنگ جاری ہوئی

واہگہ امرتسر روڈ پر واہگہ کے آس پاس کے پورے علاقہ پر پاکستانی فوجوں کا کنٹرول رہا اور لاہور ہریکے روڈ پر بڑ بارہ تک کا علاقہ ان کے زیرِ نگین تھا۔

ریڈیو پاکستان نے جمعہ کی رات کو بتایا کہ "سیالکوٹ سیکٹر میں آج ہماری بہادر فوجوں نے جنگی اہمیت کی کچھ اور کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ بھارتی حملہ آوروں کو کل ہماری افواج نے جو زبردست جانی نقصان پہنچایا تھا۔ ابھی وہ سنبھلنے نہ پائے تھے کہ ہمارے جانباز مجاہد ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کی اچھی طرح خبر لی۔ اب اس سیکٹر میں دشمن پر برابر دباؤ ڈالا جا رہا ہے"!

گزشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران پاک فضائیہ کے لڑاکا بمبار طیاروں نے دشمن کے ہوائی اڈوں اور فوجی ٹھکانوں پر مزید حملے کئے اور بمباری کر کے انہیں شدید نقصان پہنچایا۔

ہمارے ہوابازوں نے سامبا جموں سیکٹر میں دشمن کے اڈوں اور فوجی اجتماعات پر حملے کر کے ۴۱ ٹینکوں کو نقصان پہنچایا۔ ان میں سے ۲۱ کو آگ لگ گئی تھی۔ انہوں نے بھارتی فوج کے دیکھ بھال کرنے والے ایک طیارے کو بھی مار گرایا اور گیارہ فوجی گاڑیوں کے علاوہ متعدد بھارتی توپیں برباد کر دیں۔ پاک فضائیہ کے بمباروں نے کل رات ہلواڑہ اور آدم پور کے ہوائی اڈوں پر بھی بمباری کی۔

رات بھارتی طیاروں نے بھی چکوال کے ہوائی اڈے پر حملے کی کوشش کی لیکن وہ کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

بھارتی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل ارجن سنگھ نے پہلی بار اپنے ریڈیو انٹرویو میں پاکستانی فضائیہ کی برتری کا اعتراف کیا اور کہا کہ "وہ اس امر کی ضمانت نہیں دے سکتے کہ پاکستانی فضائیہ کے حملوں کو روکا جا سکتا ہے"۔ بھارت کے مشہور مبصر اور مصنف فرینک مورس نے بھی پاکستانی فضائیہ کی برتری کا اعتراف کیا۔

ایک سرکاری ترجمان نے گھنٹی رات راولپنڈی میں بتایا کہ "پاکستان کی بہادر اور نڈر فوج نے مختلف محاذوں پر بھارت کے تقریباً پانچ سو مربع میل علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ چھمب جوڑیاں سیکٹر میں دو سو مربع میل کا علاقہ ہماری فوج نے بھارت کے قبضہ سے آزاد کرا لیا ہے۔ کھیم کرن سیکٹر میں ۸۰ مربع میل کا علاقہ اور راجستھان سیکٹر میں دو سو سے زائد مربع میل کا رقبہ ہمارے قبضہ میں ہے"۔ ترجمان نے مزید بتایا "واہگہ اور سیالکوٹ سیکٹروں میں دشمن کے بھرپور حملے پسپا کر دیئے ہیں اور دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھارت کے متعدد ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دی گئی ہیں"۔

کمانڈر انچیف پاکستان جنرل محمد موسیٰ نے محاذ کی اگلی صفوں کا معائنہ کیا۔ وہ اس عرصہ میں مسلسل مختلف محاذوں پر جا کر جوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

۱۲ ستمبر کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے صدر ایوب کو جو مکتوب بھیجا تھا اس کا جواب صدر نے ۱۵ ستمبر کو دیا۔ اس میں انہوں نے کہا کہ "جب تک تنازعہ کشمیر کا تصفیہ نہ ہو جنگ بند نہیں ہو سکتی۔ غیر مشروط جنگ بندی سے حملہ آور کی حوصلہ افزائی ہوگی"۔ صدر ایوب نے ان خطرناک حالات میں سیکرٹری جنرل کو جو مکتوب روانہ کیا وہ اس لحاظ سے بہت اہم تھا کہ اس میں انہوں نے پاکستان کی بنیادی پالیسی کے نکات کی وضاحت کر دی۔ مکتوب کا متن حسب ذیل ہے۔

"عزت مآب!

آپ کا ۱۲ ستمبر کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے درخواست کی ہے کہ میں ۱۴ ستمبر کو شام چھ بجے سے جنگ بند کرنے کا حکم جاری کروں۔ میں آپ کے ان جذبات اور خیالات کی قدر کرتا ہوں

جن کے تحت آپ نے یہ درخواست کی ہے۔ میں موجودہ لڑائی کے خطرات سے بھی پوری طرح آگاہ ہوں کہ یہ جنگ طول پکڑ سکتی ہے اور اس سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

میں اس بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ پاکستان نے شروع نہیں کی۔ اقوام متحدہ کا گزشتہ سترہ سال کا ریکارڈ شاہد ہے کہ **کشمیر کا تنازعہ پُرامن طور پر طے کرنے کے لئے اقوام متحدہ اور اس کے مصالحت کنندہ نے جو تجویز بھی پیش کی ہم نے اسے قبول کر لیا۔ موجودہ جنگ شروع کرنے کی تمام ذمہ داری بھارت پر عائد ہوتی ہے جو فوجی کارروائی کے ذریعہ ریاست جموں و کشمیر پر ہمیشہ کے لئے قبضہ کرنا چاہتا ہے۔** بھارت کی اسی خواہش اور کوشش کے نتیجہ میں موجودہ جنگ رونما ہوئی ہے۔ بھارت نے اپنی اس پالیسی کے تحت ۶ ستمبر کو پاکستان پر حملہ کر دیا۔ یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ سلامتی کونسل کی ۶ ستمبر کی جنگ بندی کی قرارداد جس پر عمل کرنے کے لئے آپ ہمیں کہہ رہے ہیں اس میں بھارت کے اس حملے کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

بہر حال پاکستان جنگ بندی کے خلاف نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ برصغیر کو ایک ہولناک تباہی سے بچانے کے لئے پاکستان جنگ بندی کا خیر مقدم کرے گا۔ لیکن یہ جنگ بندی ایک بامقصد جنگ بندی ہونی چاہیئے۔ جس کے ذریعے ہولناک تباہی اور جنگ کو روکا جا سکے نہ یہ کہ اسے صرف کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کیا جائے۔ بہ الفاظ دیگر جنگ بندی ایک ایسے خود بخود عمل درآمد ہونیوالے معاہدے کے تحت ہونی چاہیئے جو تنازعۂ کشمیر کے قطعی تصفیہ کی ضمانت دیتا ہو کیونکہ یہی تنازعہ بھارت و پاکستان کی موجودہ جنگ کا اصل سبب ہے۔

آپ نے جنگ بندی کی تجویز کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ جنگ بندی کے بعد سلامتی کونسل اپنی ۴ ستمبر اور ۶ ستمبر کی قرارداد پر عمل کرے گی اور اس کے بعد کشمیر میں جنگ بندی لائن کے پار سے تمام پاکستانی مسلح فوجی پاکستان کے علاقے میں واپس آجائیں گے اور اقوام متحدہ کے فوجی مبصر جنگ بندی لائن کی نگرانی کے لئے اقدام کریں گے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ کشمیر پر بھارت کا فوجی قبضہ مستحکم ہو جائیگا۔ اور ہم پھر اس خوفناک صورت حال کی طرف واپس لوٹ جائیں گے جہاں سے بھارت اور پاکستان کی یہ موجودہ جنگ شروع ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی واضح ہونی چاہیئے کہ بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا ہے۔ اگر آپ کی تجویز کے مطابق جنگ بند ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حملہ آور کو اس کی جارحیت کا کچھ انعام دیا جائے۔

مندرجہ بالا واقعات و حقائق کی بنا پر ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر اس جنگ کو بند کرانا مقصود ہے اور برصغیر بلکہ دنیا کو ایک زیادہ ہولناک جنگ سے بچانا ہے تو جنگ بندی کے ساتھ کچھ ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے وہ اصل تنازعہ طے ہو جائے جس کے نتیجہ میں یہ جنگ چھڑی ہے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب جنگ بندی کے فوراً بعد کشمیر سے پاکستان اور بھارت دونوں کی افواج نکال لی جائیں۔ ریاست میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے افریشیائی ممالک کے دستوں پر مشتمل اقوام متحدہ کی فوج متعین کر دی جائے اور جنگ بندی کے تین ماہ کے بعد رائے شماری کرائی جائے۔

ہماری تجاویز منصفانہ اور موجودہ حالات میں ناگزیر ہیں۔ اس طرح ہم بھارت سے ایسی بات کا تقاضا نہیں کرتے جو ہم خود قبول نہ کرتے ہوں۔ ہمارے خیال میں تنازعہ کشمیر کو ختم کرنے کا صرف ایک ہی آبرومندانہ اور منصفانہ راستہ ہے کہ پاکستان، بھارت اور اقوام متحدہ وہ وعدہ پورا کریں جو کشمیر کے عوام سے ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے ذریعے کیا گیا تھا اور کشمیری عوام کو ان کا پیدائشی حق خود ارادیت دیا جائے تاکہ وہ آزادانہ طور پر اس کا فیصلہ کریں کہ ان کی ریاست کو پاکستان میں شامل ہونا ہے یا بھارت میں۔"

اسی قسم کے خیالات کا اظہار صدر ایوب نے کامن ویلتھ پریس کانفرنس کے نام اپنے مکتوب میں کیا۔ یہ مکتوب اس مرحلے پر اس لئے بھی شائع کیا جانا ضروری تھا کیونکہ سلامتی کونسل نے او تھانٹ کی رپورٹ پر غور کرنا شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے سلامتی کونسل سے خطاب کرتے ہوئے یہ مشورہ دیا کہ پاکستان اور بھارت کے سربراہوں کو کسی غیر جانبدار ملک میں ملاقات کرنی چاہیئے۔ اور ان متنازعہ مسائل کو حل کرنا چاہیئے۔ جنگ بندی کے سلسلہ میں انہوں نے تین نکاتی منصوبہ پیش کیا جو حسب ذیل تھا

(۱) سلامتی کونسل دونوں فریقوں کو جنگ بند کرنے کا حکم دے۔

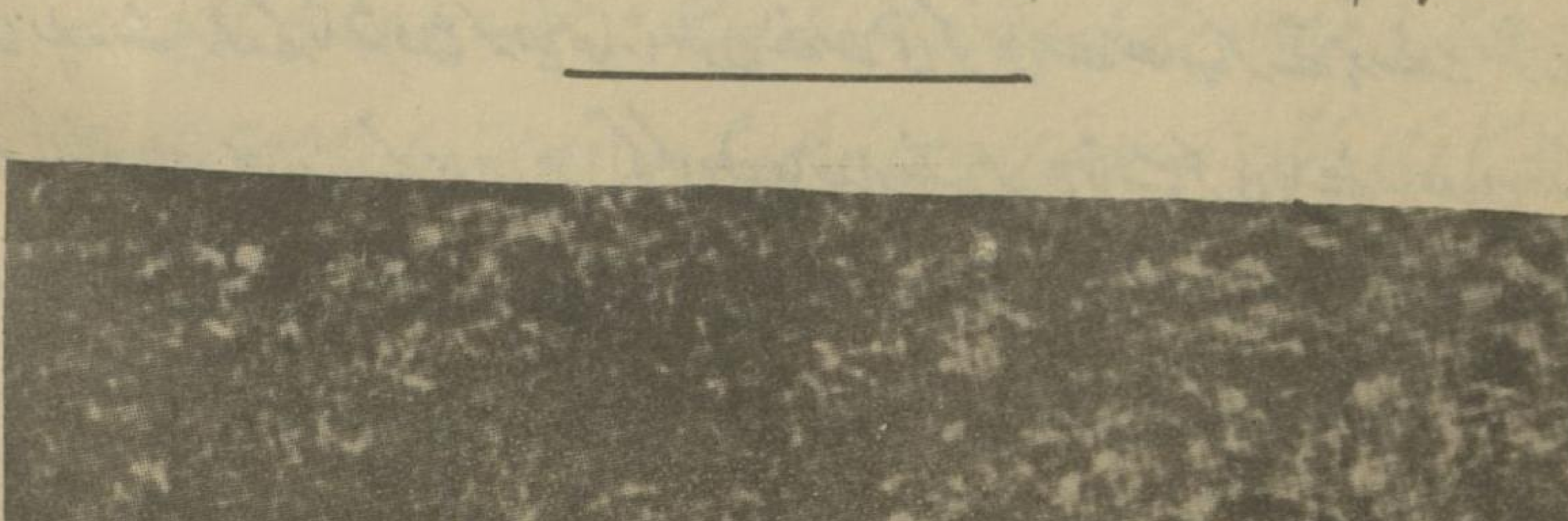
(۲) پاکستان اور بھارت کے رہنماؤں سے کہا جائے کہ وہ کسی غیر جانب دار ملک میں جو دونوں

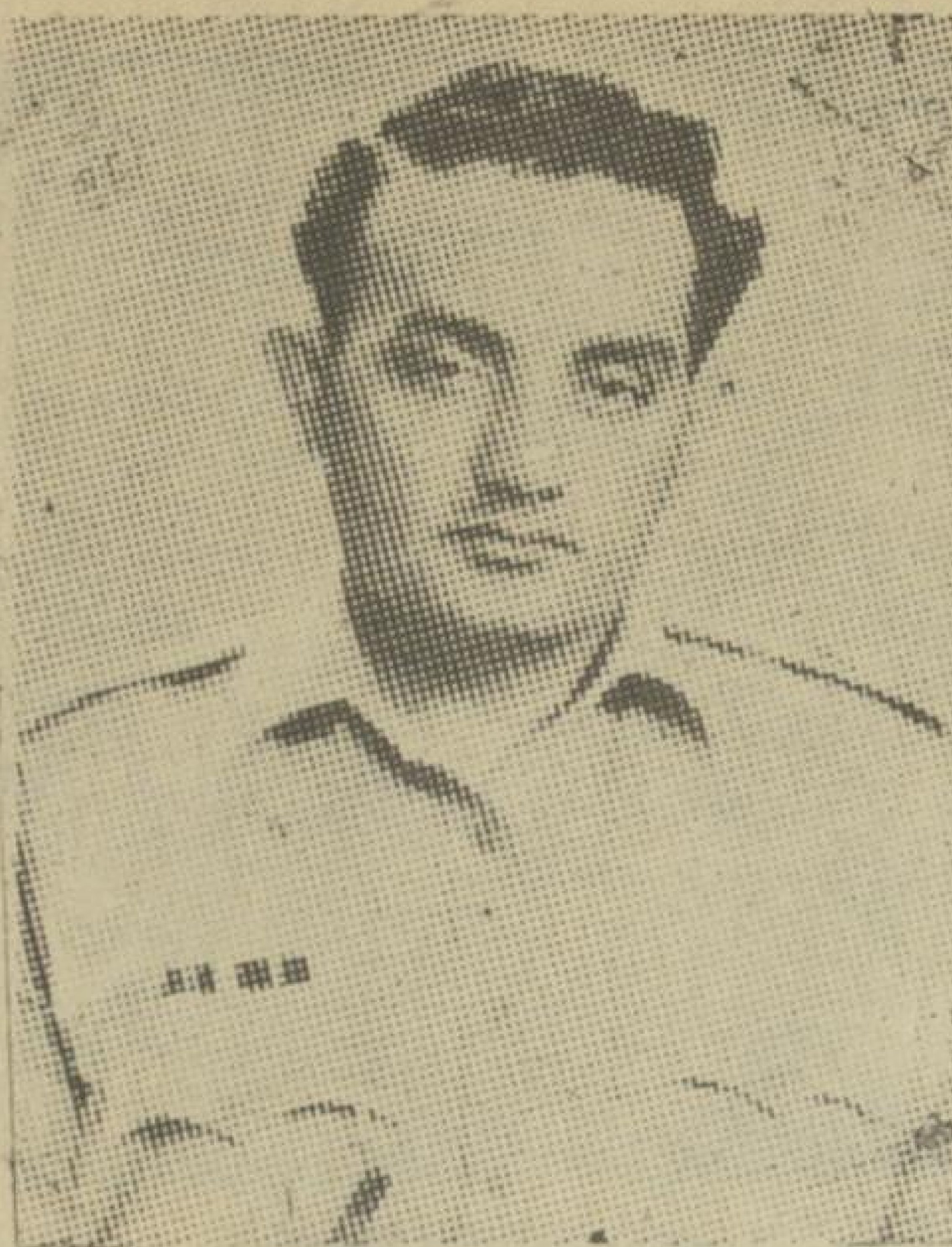
کے لئے قابلِ قبول ہو ملاقات کریں اگر ضروری ہو تو سلامتی کونسل اس ملاقات میں انہیں مدد دے۔

(۳) اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ سلامتی کونسل اپنی ۶ ستمبر کی قرارداد کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان جنگ بندی اور فریقین کی افواج کو ۵ اگست کی پوزیشن پر واپسی میں کیا امداد دے سکتی ہے۔

ایک طرف جنگ کے محاذ پر پاکستان کی بہادر فوجیں دشمن کے پرخچے اڑا رہی تھیں اور ان کے جوابی حملوں کو بری طرح ناکام بنایا جارہا تھا۔ فضائی، بری اور بحری محاذوں پر اسے تباہ و برباد کیا جارہا تھا۔ سینکڑوں اور ہزاروں بھارتی فوجیوں اور ان کے افسروں کو گرفتار یا واصل جہنم یا زخمی کیا جارہا تھا اور دوسری طرف بہادر پاکستانی عوام دفاعی فنڈ میں ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں روپے جمع کروا رہے تھے۔ ملک کا کوئی حصہ اور کوئی گوشہ ایسا نہیں تھا جہاں عوام ایثار و قربانی کے جذبہ میں سرشار دکھائی نہ دے رہے ہوں۔ زخمیوں کو خون دینے کے لئے بلڈ بنکوں کے باہر ہزاروں لڑکے، لڑکیاں، مرد اور عورتیں جمع ہورہی تھیں اور اپنا خون پیش کررہی تھیں۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ اگر وہ میدانِ جنگ میں عملاً حصہ نہیں لے سکتیں تو کم از کم اپنے خون کی پیش کش تو کر سکتی ہیں۔

اگر یہ بات درست ہے کہ جنگ تنہا فوجیں ہی نہیں لڑا کرتیں بلکہ اس میں شہری آبادی پوری طرح برابر کا حصہ لیا کرتی ہے تو پاکستانی قوم نے ثابت کردیا کہ وہ میدانِ جنگ میں اپنا کردار کماحقہٗ ادا کررہی ہے۔ جب عالمی تاریخ میں اس جنگ کا حال لکھا جائے گا تو جہاں ایک طرف پاکستانی فوجوں کو خراجِ تحسین پیش کیا جائے گا وہاں پاکستانی عوام کے جذبۂ ایثار کو بھی کچھ کم نہیں سراہا جائے گا۔





میجر راجہ عزیز احمد بھٹی
جنھیں پاکستان کا سب سے
بڑا اعزاز "نشان حیدر" ملا

۱۸ ستمبر

پاک فضائیہ نے انبالہ کے ہوائی اڈہ پر بمباری کر کے چار کینبرا طیارے تباہ کر دیے۔

قصور سیکٹر میں دشمن کے دو نیٹ طیارے گرا لیے گئے۔ تباہ ہونے والے طیاروں کی تعداد ۱۰٦ تک پہنچ گئی



پاکستانی جوان سہ دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

میرے وطن کا پرچم

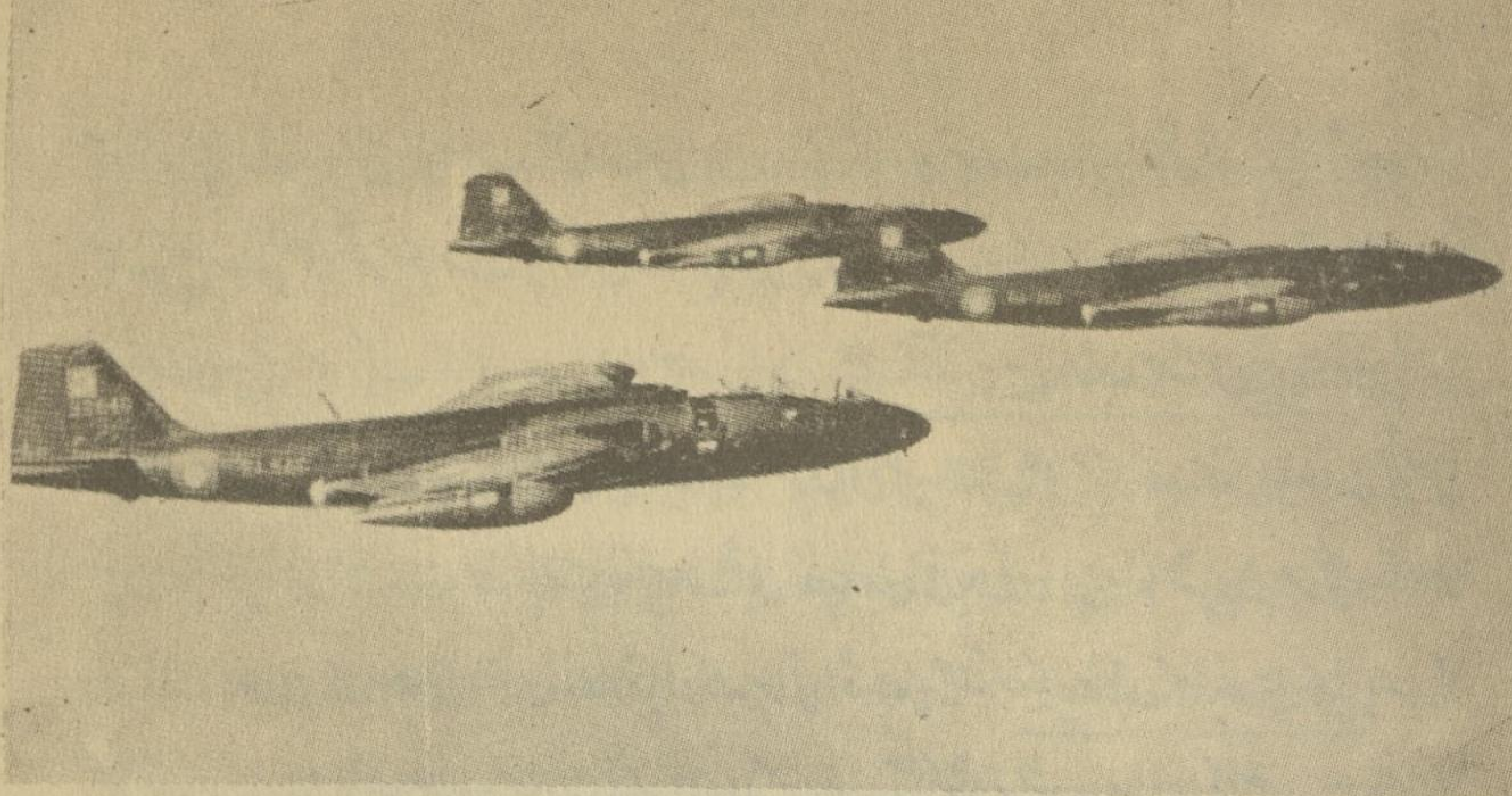


اُونچی اُڑانیں کرنے والے شاہین وشہباز ہیں ہم
پاک فلک کے مہ پارے ہیں، پاک زمیں کے ناز ہیں ہم
دُنیا کی تاریخ میں سب سے روشن نام ہمارا ہے
میرے وطن کا سبز ہے پرچم، جس پر چاند ستارا ہے

سبز ہلالی پرچم سے ہے آنِ وطن اور شانِ وطن
یہ پرچم ایمانِ وطن، عرفانِ وطن، ایقانِ وطن
اس پرچم کو اونچا رکھنا، قومی فرض ہمارا ہے
میرے وطن کا سبز ہے پرچم جس پر چاند ستارا ہے

اصغر سودائی

○○○



پاکستانی بمبار بھارت پر حملہ کرنے جارہے ہیں

تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق اب تک بھارت کے ۱۰۶ لڑاکا بمبار اور دوسرے طیارے تباہ کئے جاچکے تھے اور سترہ کو بھاری نقصان پہنچایا گیا تھا۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے قصور کے محاذ پر دشمن کے دو نیٹ جہاز مزید مار گرائے۔ اِس کے علاوہ انبالہ کے ہوائی اڈہ پر بمباری کرکے چار کینبرا طیاروں کو تباہ کر دیا گیا۔

گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دَوران جنگ کے مختلف محاذوں پر نسبتاً خاموشی رہی صرف واہگہ اٹاری سیکٹر پر دشمن نے مزید تین حملے کئے مگر اُسے بھاری جانی نقصان سے پسپا ہونا پڑا۔ یہاں ہمارے توپخانے اور ٹینک شکن توپوں نے دشمن کے سات ٹینک تباہ کر دئے۔ دشمن کے چار اور ٹینک سیالکوٹ جموں سیکٹر میں تباہ ہوئے۔ یہاں ایک ٹینک پر قبضہ کر لیا گیا۔ اس طرح اب تک دشمن کے ۴۵۳ ٹینک تباہ اور قابلِ استعمال ۱۸ ٹینکوں پر قبضہ کیا جاچکا تھا۔ تمام محاذوں پر پاک فوجیں چھائی ہوئی تھیں

پاکستان کی تینوں مسلح افواج فضائیہ، بحری اور برّی گزشتہ بارہ روز میں اب تک دشمن کے ۱۰۶ ہوائی جہاز تباہ اور سترہ کو بھاری نقصان پہنچا چکی تھیں۔ ان میں سے پاک فضائیہ نے ۸۱ طیارے تباہ کئے۔ دشمن کے سترہ جہازوں کو بھی پاک فضائیہ نے ہی نقصان پہنچایا۔ بحریہ نے دوارکا کی بندرگاہ پر حملہ کرتے وقت تین لڑاکا طیاروں کو تباہ کیا تھا۔ اسی طرح پاکستانی میدانی فوج بھی اب تک دشمن کے چودہ جہازوں کو تباہ کر چکی تھی۔

وائس آف امریکہ نے تقریباً ایک ہفتہ قبل بتایا تھا کہ پاکستان بھارتی فضائی بیڑے کے ۱۴۰ جہاز

تباہ کر چکا ہے۔ اس اندازے کے مطابق بھارت کے تباہ ہونے والے جہازوں کی تعداد تقریباً دو سو تک پہنچ جاتی تھی مگر حکومت پاکستان کے سرکاری ترجمان کے بیان کے مطابق وہ اِس وقت بھارت کے فضائی بیڑے کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ تباہ کر چکے تھے ان میں وہ جہاز شامل نہیں تھے جو پاکستانی جانباز ہوا باز دشمن کے ہوائی اڈوں پر آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں چھوڑ آئے تھے اور ان کی گنتی نہیں ہو سکتی۔ گزشتہ رات سے پاکستانی جہاز دشمن کے اندرونی علاقوں میں جانا شروع ہو چکے تھے اور اور تازہ اطلاع کے مطابق انہوں نے انبالہ کے ہوائی اڈے پر حملہ کر کے وہاں کھڑے چار کینبرا بمباروں کو تباہ کر دیا۔ اِس کے علاوہ بھارت کے ایک اہم ریلوے جنکشن پر شدید بمباری کی جس سے دشمن کی فوجی نقل و حرکت میں زبردست رکاوٹ پیدا ہو گئی ۔ اس ریلوے جنکشن سے ہی دشمن کو کمک تقسیم کی جاتی تھی۔

ایک سرکاری ترجمان کے مطابق جنگ کی تازہ پوزیشن اس طرح

سیالکوٹ جموں سیکٹر

اس محاذ پر ہماری فوجیں دشمن پر برابر دباؤ ڈالتی رہیں اور دشمن کا مزید بھاری جانی نقصان کیا۔ اس محاذ پر مقابلتاً کل خاموشی رہی مگر ہماری فوجوں نے فوجی اہمیت کی کافی کامیابیاں حاصل کیں ۔ اس محاذ پر دشمن کے مزید چار ٹینک تباہ کر دئے گئے۔ ایک ٹینک ہماری فوجوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ ایک بھارتی فوجی افسر کو بھی قیدی بنا لیا گیا۔ ہماری ہوائی فوج نے فضائیہ کی مدد سے آج دشمن کو مزید نقصان پہنچایا۔ نقصانات کی تفصیل ابھی موصول نہیں ہوئی۔

کھیم کرن سیکٹر

یہاں بھی ہماری فوجیں دشمن کو دبائے رہیں اور وہ مزید حرکت نہیں کر سکا۔ کل دشمن نے اس محاذ پر تین مرتبہ وسیع پیمانہ پر جوابی حملہ کی کوشش کی مگر ہماری میدانی فوجوں کی صحیح گولہ باری سے دشمن کو پسپا ہونا پڑا۔ دشمن کا کافی جانی نقصان ہوا۔

واہگہ اٹاری سیکٹر

اِس محاذ پر کل دشمن نے تین مرتبہ وسیع پیمانہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن ہماری ٹینک شکن

قریوں اور توپ خانے کی صحیح گولہ باری سے دشمن کے حوصلے پست ہو گئے۔ اس لڑائی میں دشمن کے سات ٹینک تباہ کر دئے گئے اور ۸۰۰ فوجیوں کو قیدی بنا لیا گیا۔

فاضلکا راجستھان اکھنور سیکٹر

ان تینوں سیکٹروں میں ہماری فوجیں دشمن پر مسلسل دباؤ ڈالتی رہیں اور اب اپنی کامیابیوں کو مضبوط بنا رہی ہیں۔ تینوں محاذوں پر کوئی قابلِ ذکر بات نہیں ہوئی۔

پاک فضائیہ

ہمارے لڑاکا طیاروں نے آج بعد دوپہر ڈیڑھ بجے دشمن کے دو نیٹ لڑاکا طیارے مار گرائے بھارتی فضائیہ کے چھ نیٹ جہاز قصور کے علاقہ میں ہماری میدانی فوجوں پر حملہ کے لئے آئے۔ پاک فضائیہ کے لڑاکا طیارے فوراً ہی بجلی کی طرح لپکے اور ان کا راستہ روک کر ان میں سے دو کو مار گرایا۔ باقی چار طیارے اپنے علاقے میں بھاگ جانے میں کامیاب ہو گئے۔

انبالہ پر حملہ

پاکستانی بمباروں نے کل پہلی مرتبہ بھارت کے اندرونی علاقہ میں جا کر انبالہ کے ہوائی اڈوں پر بڑے کامیاب حملے کئے۔ اندازہ ہے کہ ہمارے جہازوں نے دشمن کے چار کینبرا طیاروں کو تباہ کر دیا یا نقصان پہنچایا۔ اس کے علاوہ ہوائی اڈہ اور ٹیکنیکل ایریا کے فوجی ٹھکانوں کو نقصان پہنچایا۔ ہمارے تمام جہاز بحفاظت واپس پہنچ گئے۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں ہمارے جہازوں نے دن رات پرواز کر کے دشمن کے ایک بہت اہم ریلوے جنکشن پر بمباری کی۔ یہ جنکشن دشمن کی صفوں کے پچھلے علاقہ میں واقع ہے۔ اس بمباری سے دشمن کے فوجی مواصلات میں گڑبڑ پیدا ہو گئی اور نقصان پہنچا۔ اس کے علاوہ دشمن کے اسلحہ اور رسد کے ذخائر پر بھی بمباری کی گئی جس سے ۱۵ مقامات پر آگ بھڑکتی ہوئی دیکھی گئی۔"

سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ اوتھانٹ نے سلامتی کونسل میں جو رپورٹ پیش کی تھی اس میں انہوں نے اعتراف کیا کہ بھارت نے کئی مقامات پر جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کی۔ پاکستانی وفد کے قائد وزیر قانون مسٹر ایس۔ ایم۔ ظفر نے سلامتی کونسل سے خطاب کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے اس متوقع طرزِ عمل اور اقدامات پر تبصرہ کرتے ہوئے برملا کہہ دیا کہ اگر اس نے یک طرفہ کارروائی کی تو

پاکستان کو اپنے طرزِ عمل پر نظرِ ثانی کرنا پڑے گی۔ اس لئے اقوامِ متحدہ کو اس کے عواقب و نتائج پر ابھی سے غور کر لینا چاہیئے۔ اگر ایسی صورت ہوئی تو پاکستان کو بھی یقیناً بہت احتیاط کا ثبوت دینا ہوگا۔ اس عرصہ میں کاسابلانکا میں عرب سربراہوں کی جو کانفرنس ہو رہی تھی ہنے ایک قرارداد کے ذریعے پاکستان کے اس مؤقف کی پُرزور حمایت کی کہ کشمیر کا تنازعہ اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ چین نے بھارت کو جو الٹی میٹم دیا تھا اس کے بارے میں یاد دہانی کراتے ہوئے پیکنگ ریڈیو نے بڑا تفصیلی نشریہ جاری کیا اور کہا "چینی حکومت نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ اس کا حالیہ مراسلہ جنگی الٹی میٹم کی حیثیت رکھتا ہے"۔

یہ خونیں جنگ ہے

"سیالکوٹ میں کوئی بھی قطعی طور سے نہیں جانتا کہ بھارتیوں نے سرگودھا، قصور، سیالکوٹ اور پشاور کے شہروں میں یا ان کے باہر شہری علاقوں پر بمباری کیوں کی؟ یہ علاقے فوجی ٹھکانوں سے اسقدر دور تھے کہ بموں کا نشانہ چوک جانے کا امکان خارج از بحث ہو جاتا ہے۔

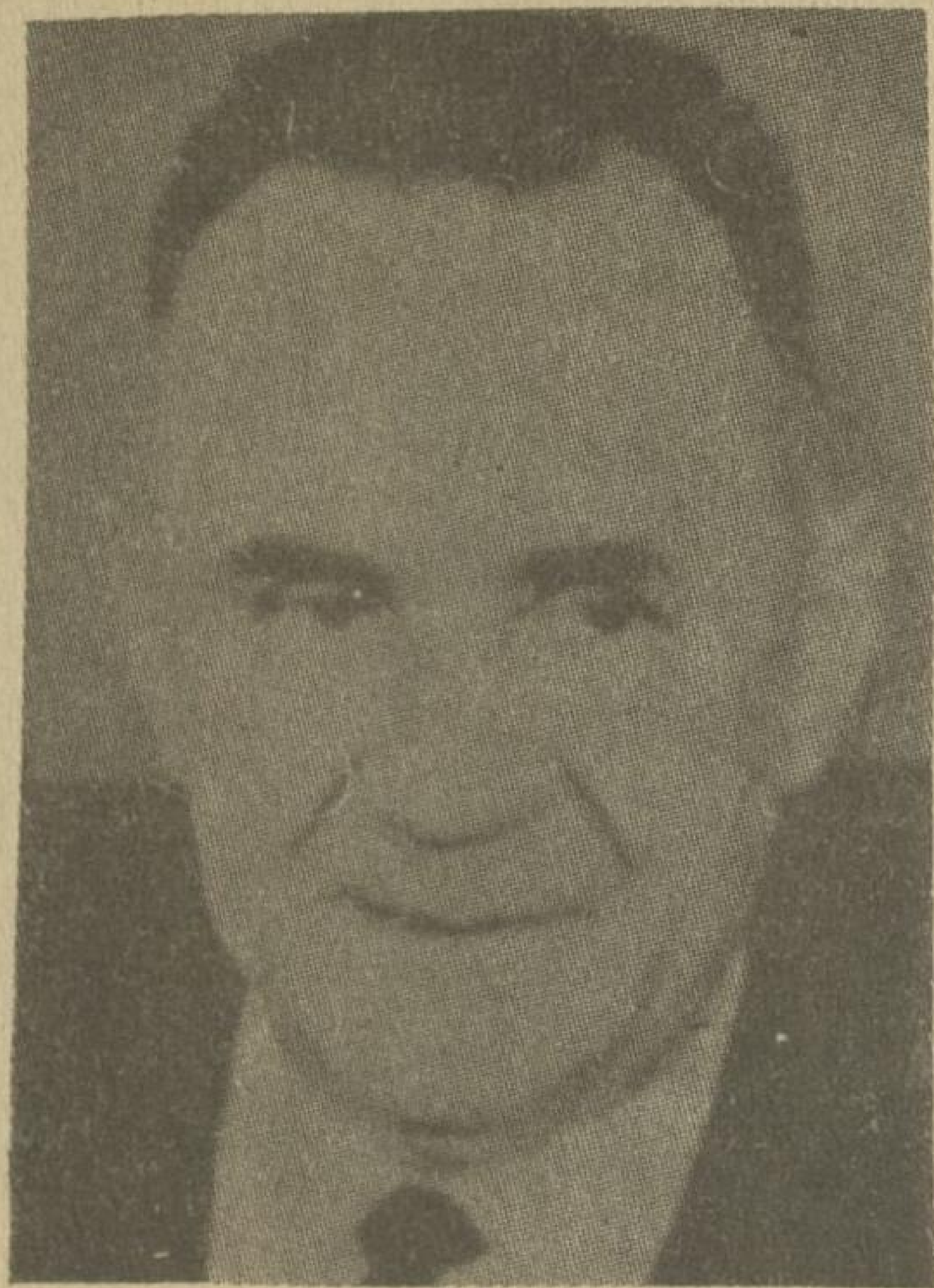
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بھارت پاکستان کو صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ کسی اہم فوجی ٹھکانے کو نقصان پہنچائیں اور انسانوں پر دردناک عذاب؟

اس کا جواب وہ یہ دیتے ہیں کہ آخر یہ ایک خونیں جنگ ہے"۔

"نیو یارک ٹائمز"

۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء





مسٹر الیکسی
کوسیجن
وزیرِ اعظم روس

۱۹ ستمبر

روسی وزیراعظم کوسیجن کی طرف سے پاکستان اور بھارت کے درمیان تصفیہ کرانے کی پیش کش۔

سیالکوٹ جموں محاذ پر چالیس بھارتی ٹینک اور متعدد توپیں تباہ کر دی گئیں۔
مختلف محاذوں پر بھارتی فوجی افسروں اور جوانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

چین نے سکم کی سرحد کے اُس پار چینی علاقے میں بھارت کی تعمیر کردہ چھپّن قلعہ بندیوں کو مسمار کر دینے کی مدّت میں تین دن کی توسیع کر دی۔

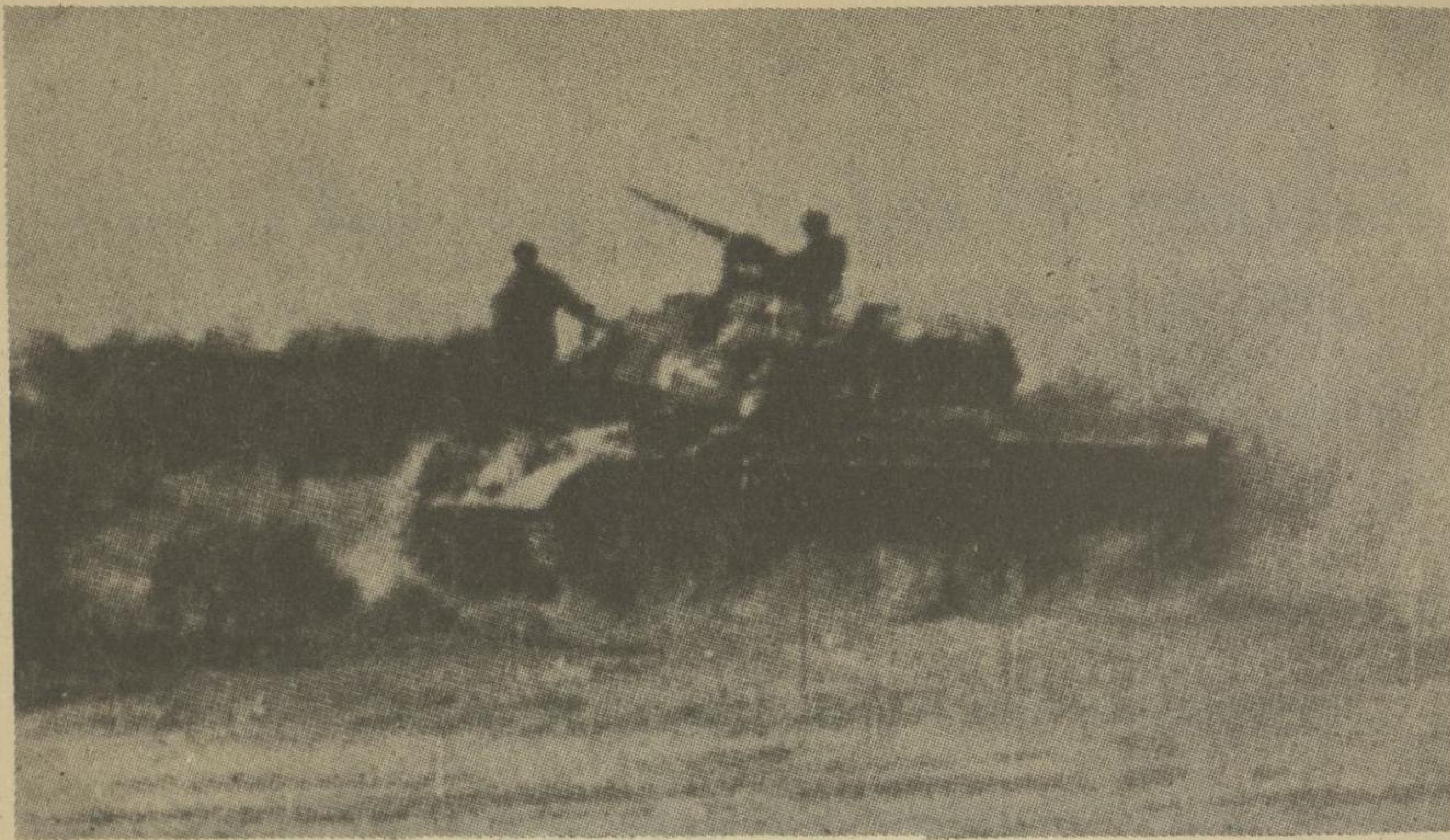
اے وطن کے پاسبانو

اے وطن کے پاسبانو! قوم کی عظمت ہو تم
ملک و ملت کے لیے سرمایۂ رفعت ہو تم
اے وطن کے پاسبانو! قوم کی عظمت ہو تم!

ہر محاذِ جنگ پر سینہ سپر ہو اس طرح
شیر سارے راستے گھیرے ہوئے جس طرح
حیدرِ کرّار کی بخشی ہوئی قوت ہو تم!!
اے وطن کے پاسبانو! قوم کی عظمت ہو تم!

دشمنوں کو ہر قدم پر تم نے پسپا کر دیا
نام پاکستان کا دنیا میں اونچا کر دیا
جنگ کے میدان میں مانی ہوئی طاقت ہو تم
اے وطن کے پاسبانو! قوم کی عظمت ہو تم!

قمر صدیقی



پاکستانی ٹینک محاذ جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

سیالکوٹ جموں سیکٹر میں ایک مرتبہ پھر گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی۔ آخری اطلاعات موصول ہونے تک پاک فوجیں دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی تھیں۔ نتیجۃً اس محاذ پر دن بھر کی لڑائی میں دشمن کے مزید چالیس ٹینک تباہ کر دیئے گئے اور ایک ہنٹر طیارہ گرا لیا گیا۔ بھارتی فوج کو اس محاذ پر ایک مرتبہ پھر بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ واہگہ اٹاری اور کھیم کرن کے محاذوں پر بھی دشمن نے پیش قدمی کی کوشش کی تھی۔ مگر پاکستانی بہادر فوج نے کاری ضربوں سے اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ مختلف محاذوں پر مزید ۱۳۱ بھارتی افسروں اور جوانوں کو قیدی بنایا گیا۔ پاکستانی جہازوں نے گذشتہ رات پھر جام نگر کے ہوائی اڈے پر بمباری کی۔ جس کے بعد رن وے کے آس پاس آگ کے شعلے دیکھے گئے۔

تقریباً ایک ہفتہ قبل پاکستان کی جانباز فوجوں نے سیالکوٹ جموں محاذ پر دشمن کی نصف لاکھ سے زیادہ فوج اور ٹینک فورس کی یلغار کو روک کر دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ لیکن اس عرصہ کے دوران دشمن کو مزید کمک پہنچ گئی اور ایک مرتبہ پھر گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی۔ پاکستان کے ساتھ موجودہ لڑائی میں دشمن کا سارا زور اسی محاذ پر تھا۔ گذشتہ رات پاک فوجیں کچھ

آگے بڑھی بخشیں جسکی وجہ سے سارا دن یہاں لڑائی ہوتی رہی، پاکستانی فوجوں نے دشمن کے ہر حملے کا منہ توڑ جواب دیا اور دشمن کو ایک اِنچ بھی آگے نہیں بڑھنے دیا۔ پاکستان کے لڑاکا طیارے میدانی فوج کی برابر مدد کرتے رہے ۔ سیالکوٹ جموں محاذ پر جو چالیس ٹینک تباہ کئے گئے تھے۔ ان میں سے سولہ ٹینک ہوائی جہازوں کے حصہ میں آئے۔ شام کے وقت پاکستانی جہازوں نے دشمن کے طیاروں کے ساتھ ایک جھڑپ میں ایک ہنٹر مار گرایا۔ پاکستان کے کسی جہاز کو نقصان نہیں پہنچا۔ پاکستان کی فوجوں نے راجستھان سیکٹر میں دشمن کی ایک چوکی کو تباہ کر دیا۔ دشمن کا ایک ٹینک بھی تباہ ہوا اس طرح آج کے اکتالیس ٹینکوں کو ملا کر دشمن کے اب تک پانچ سو ٹینک تباہ کئے جا چکے تھے راجستھان کے محاذ پر پاک فوجوں نے دشمن کے ڈیڑھ سو جوانوں کی لاشیں گنیں۔ اس کے علاوہ سیالکوٹ جموں سیکٹر واہگہ، اٹاری سیکٹر اور رحیم کرن کے محاذ پر دشمن کے سینکڑوں جوانوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ تین بھارتی افسروں، چار جے سی او اور ۱۳۲ جوانوں کو قیدی بنایا گیا پاکستانی بمبار جہازوں نے دشمن کے ہوائی اڈہ جام نگر پر گذشتہ رات بھر بمباری کی اور جب واپس ہوئے تو ہوائی اڈے کے رن وے کے آس پاس آگ کے بلند شعلے اٹھ رہے تھے۔ دشمن کے طیاروں نے گذشتہ رات بھر گودہا پر پھر بمباری کی کوشش کی ۔ مگر وہ کسی فوجی مرکز کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ آخری اطلاع کے مطابق پاک فوجیں تمام محاذوں پر دشمن پر دباؤ ڈال رہی تھیں۔

سرکاری ترجمان کے مطابق جنگ کی تازہ ترین پوزیشن اس طرح تھی ۔

"سیالکوٹ جموں سیکٹر:- اس محاذ پر گھمسان کی جنگ جاری رہی۔ پاک فوجیں دشمن پر مسلسل دباؤ ڈال رہی تھیں اور اب تک اس کا بھاری جانی نقصان کر چکی ہیں ۔ آج علی الصبح کی جنگ میں بھارتی فوجوں کو منہ توڑ جواب دینے کے بعد ہماری فوجوں نے بعض فوجیوں کو قیدی بنا لیا ہے۔ دشمن کے بھاری جانی

نقصان کی تفصیلات کا انتظار ہے۔

چالیس ٹینک تباہ:۔ شام تک اس محاذ سے جو اطلاعات پہنچی تھیں ان کے مطابق ہماری فوجوں نے آج اس گھمسان کی لڑائی میں دشمن کے مزید چالیس ٹینک تباہ کر دیئے۔ صبح کی جنگ میں ہماری بہادر فوجوں نے دشمن پر زبردست کاری ضربیں لگائیں اور اس کے سات ٹینک تباہ کر دیئے۔ اس کے علاوہ دشمن کا جانی اور سامان حرب کا کافی نقصان کیا۔ دوپہر کے بعد کی جنگ میں دشمن کے مزید ۳۳ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ ان میں سے سترہ ہماری میدانی فوج نے اور سولہ ہمارے جہازوں نے تباہ کئے۔ صبح کی لڑائی میں ہماری فوجوں نے دشمن کے تین افسر، چار جونیئر کمیشنڈ آفیسر اور دوسرے عہدوں کے ۱۰۲ جوانوں کو قیدی بنایا۔ اس محاذ پر ہمارے جہازوں نے آج شام دشمن کا ایک جہاز گرا لیا۔

واہگہ اٹاری سیکٹر:۔ اس سیکٹر میں دشمن نے ایک مرتبہ پھر پیش قدمی کی کوشش کی۔ دشمن نے گذشتہ رات دو مرتبہ حملہ کیا۔ ہماری میدانی فوجوں نے دشمن کے حملوں کو ناکام بنا دیا اور وہ پسپا ہو گیا۔ ہماری فوجوں نے دشمن کے بہت سے جوانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

راجستھان سیکٹر:۔ اس محاذ پر ہماری فوجوں نے دشمن کی ایک چوکی کو تباہ کر دیا اور اس کا بھاری جانی نقصان کیا ہے۔ دشمن کی ڈیڑھ سو لاشیں گنی جا چکی ہیں۔ دشمن کے ایک ٹینک کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ ایک جوان کو قیدی بنایا گیا۔

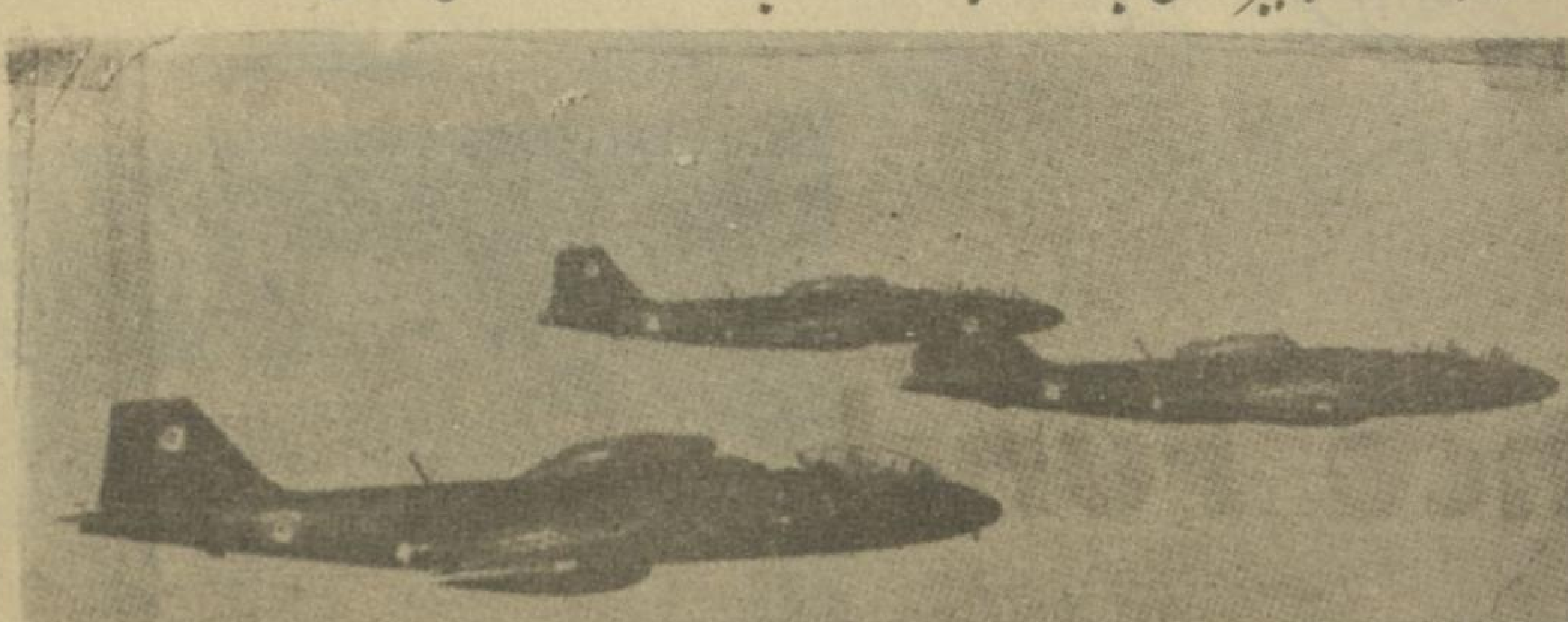
کھیم کرن سیکٹر:۔ یہ محاذ کل نسبتاً خاموش رہا۔ تاہم دشمن نے گذشتہ رات ایک مقام پر کئی جوابی حملے کئے۔ لیکن ہماری چاق و چوبند فوجوں نے ان سب کو ناکام بنا دیا۔ دشمن کو منہ کی کھانی پڑی اور اسے پیچھے ہٹا دیا گیا۔ اس محاذ پر ہماری میدانی فوجیں دشمن پر چھائی رہیں۔ اس کارروائی میں ہماری فوج نے دشمن کے اکیس سپاہیوں کو قیدی بنا لیا۔

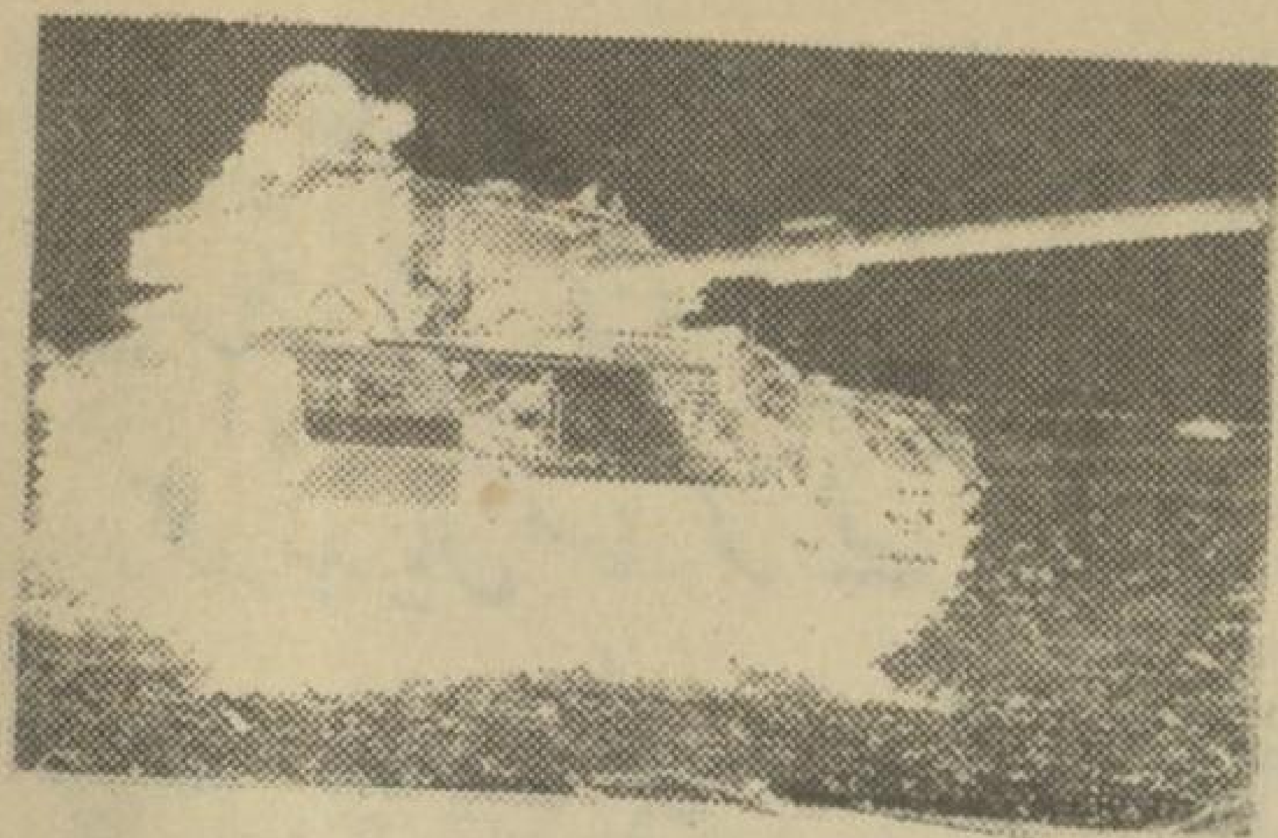
فاضلکا۔ الکھنور سیکٹرز :۔ ان دونوں سیکٹروں میں کوئی قابلِ ذکر بات دیکھنے میں نہیں آئی۔ ہماری فوجیں دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہیں اور اب کافی آگے بڑھ کر اپنے علاقے کی حفاظت کر رہی ہیں۔

پاک فضائیہ :۔ پاک فضائیہ کے لڑاکا طیارے اپنی برتری برابر قائم رکھے ہوئے ہیں۔ ہمارے طیارے اپنی میدانی فوجوں کو برابر امداد پہنچا رہے ہیں مگر دشمن کے طیارے نہ میدان جنگ میں دیکھے گئے اور نہ وہ میدان جنگ کے باہر اپنی بزدلانہ کارروائیاں جاری رکھ سکے۔ گذشتہ رات ہمارے بمبار طیاروں نے جام نگر کے ہوائی اڈے پر حملہ کیا اور رن وے کے آس پاس آگ لگا دی پاکستان کے لڑاکا طیاروں نے گذشتہ روز قصور کے نزدیک دشمن کے دو نیٹ طیارے تباہ کر دیئے تھے۔ اس کے علاوہ دو ٹینک، تین طیارہ شکن توپیں اور متعدد گاڑیاں تباہ کر دی تھیں۔ دشمن کے طیاروں نے گذشتہ رات کے پچھلے پہر سرگودھا پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ پاک فضائیہ کے کسی فوجی مرکز کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

ایک جہاز گرا لیا :۔ پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے آج شام تقریباً پانچ بجے سیالکوٹ جموں سیکٹر پر دشمن کا ایک ہنٹر لڑاکا طیارہ مار گرایا گیا۔ یہ طیارہ ہمارے جہازوں سے معمولی جھڑپ کے بعد گرایا گیا۔ سرگودھا کے شہری علاقہ پر بھارتی طیاروں نے جو بمباری کی۔ اس سے ایک اور پاکستانی شہری شہید ہو گیا۔ صدر پاکستان کے حکم سے پاک فضائیہ کے ڈپٹی چیف آف ایئر سٹاف کموڈور رحمان اختر کو ترقی دے کر ایئر وائس مارشل بنا دیا گیا۔" پاکستان میں روسی ناظم الامور مسٹر زلٹو ویو نے صدر ایوب کے ساتھ ملاقات کے دوران میں روسی وزیر اعظم کا ایک اور ذاتی پیغام دیا۔ اس پیغام میں اس امر کی پیش کش کی گئی ہے کہ صدر ایوب اور بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری خلوص کے ساتھ، روس کی سرزمین پر باہمی مذاکرات سے تنازعات کو طے کریں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایسی ملاقات کے دوران میں خود بھی موجود ہوں گے۔ صدر ایوب کو انہوں نے پہلا مکتوب ۴ ستمبر

کو بھجوایا تھا۔ دوسرا مکتوب انہیں ۱۹ ستمبر کو دیا گیا۔ روسی ناظم الامور نے صدر ایوب کے ساتھ ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ بھارت کو چین نے اپنی سرحد سے چوکیاں ور قلعہ بندیاں مسمار کرنے کے لئے جو الٹی میٹم دیا تھا اس میں تین دن کی مزید مہلت دے دی گئی ۔ چینی دفتر خارجہ کے ایشیائی امور کے ڈپٹی ڈائریکٹر یانگ کونگ سو نے اعلان کیا "حکومت چین نے اس مدت میں اس لئے توسیع کی ہے۔ کیونکہ بھارت نے پہلی بار شائستہ زبان استعمال کی ہے۔ لیکن حکومت چین نے بھارت کی اس پیش کش کو ٹھکرا دیا کہ غیر جانبدار مبصروں کو چاہیئے کہ وہ ان قلعہ بندیوں کا جائزہ لیں اور انہیں توڑ دیں"۔ چینی حکومت نے کہا "اس کے نظریہ کے مطابق اس وقت دنیا میں غیر جانبداریت کا کہیں بھی نام و نشان نہیں۔ بھارت نے چین کا اب جو مطالبہ تسلیم کیا ہے یہ وہی مطالبہ ہے جسے اس نے پہلے ٹھکرا دیا تھا"۔ چینی ناظم الامور نے کہا "اگر بھارت نے ان تین دنوں کے اندر قلعہ بندیاں نہ توڑیں تو اسے اس کے سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے"۔ دنیا کے کئی دوسرے ملکوں نے بھی اس امر کی حمایت و تائید کی کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان پائیدار امن کے لیے مسئلہ کشمیر کا حل ضروری ہے۔ داخلی طور پر پاکستان کی مخالف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں مثلاً چودھری محمد علی (نظام اسلام) مولانا مودودی (جماعت اسلامی) نواب زادہ نصراللہ خاں (عوامی لیگ)، سردار شوکت حیات خاں (کونسل مسلم لیگ) نے صدر ایوب کے تین نکاتی پروگرام کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں رائے شماری کی ضمانت کے مؤثر منصوبہ کے بغیر محض جنگ بند کرنا بے کار کارروائی ہوگی۔





شہریوں پر بم باری

"کراچی میں مسلمانوں نے چھتوں پر چڑھ کر وہ نظارہ دیکھا، جو انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ دور مار توپیں حملہ کرنے کے لئے جھپٹتے ہوئے بمباروں پر گولے برسا کر چکا چوند کرتی ہوئی عجب سماں پیدا کر رہی تھیں"۔

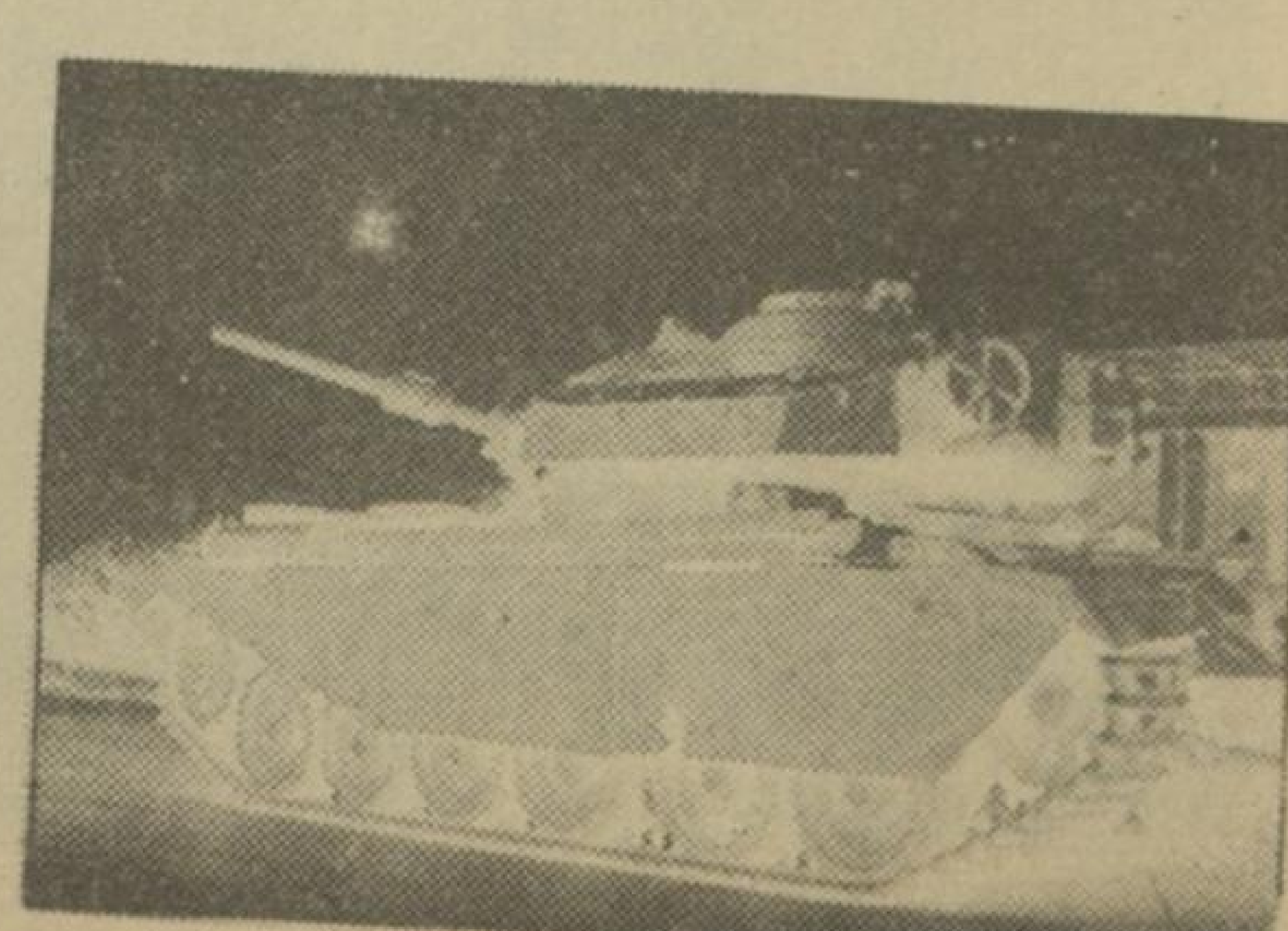
"نیوزویک"

۲۱ر ستمبر ۱۹۶۵ء

"اب فضا سے قیامت نازل ہوگئی۔ لاہور کے قریب قصور میں ۱۴ر ستمبر کو بھارتی فضائیہ کے کینبرا بمباروں نے ہزار پونڈ وزنی بموں سے دو محلوں پر مشتمل علاقے کو اڑا دیا اور شہر کے نواح میں کارخانوں کا ایک جھرمٹ تباہ کر ڈالا۔ قصور میں ہر روز جیٹ طیارے جہاں بھی کوئی چیز حرکت کرتی نظر آتی وہاں ۲۰ ملی میٹر لمبے بم جھونکتے رہے۔ ایک مسجد شہید ہو کر نمازیوں پر گر پڑی۔ براہ راست بم گرنے سے ایک امریکی پروٹسٹنٹ مشن سکول کی دیواروں میں شگاف ہی پڑ گئے"۔

"ٹائم" میگزین امریکہ

۲۴ر ستمبر ۱۹۶۵ء





کموڈور ایم۔اختر

ڈپٹی چیف فضائیہ پاکستان

جنہیں ائروائس مارشل

بنادیا گیا۔

۲۰ ستمبر

"بھارت اور پاکستان بدھ کی دوپہر تک جنگ بند کردیں۔"

سلامتی کونسل کی قرارداد

سیالکوٹ جموں محاذ پہ پاکستانی فوجیں بھارتی علاقے میں داخل ہو کر دشمن پر دباؤ ڈالتی رہیں ۔بھارتی فوجوں کی ہر محاذ پر ہزیمت۔

یو۔ این۔ او

خموشی سے تماشا دیکھتی آئی ہے یو۔ این۔ او
ہُوا ہے عاجز اس کا ناخنِ تدبیر برسوں سے

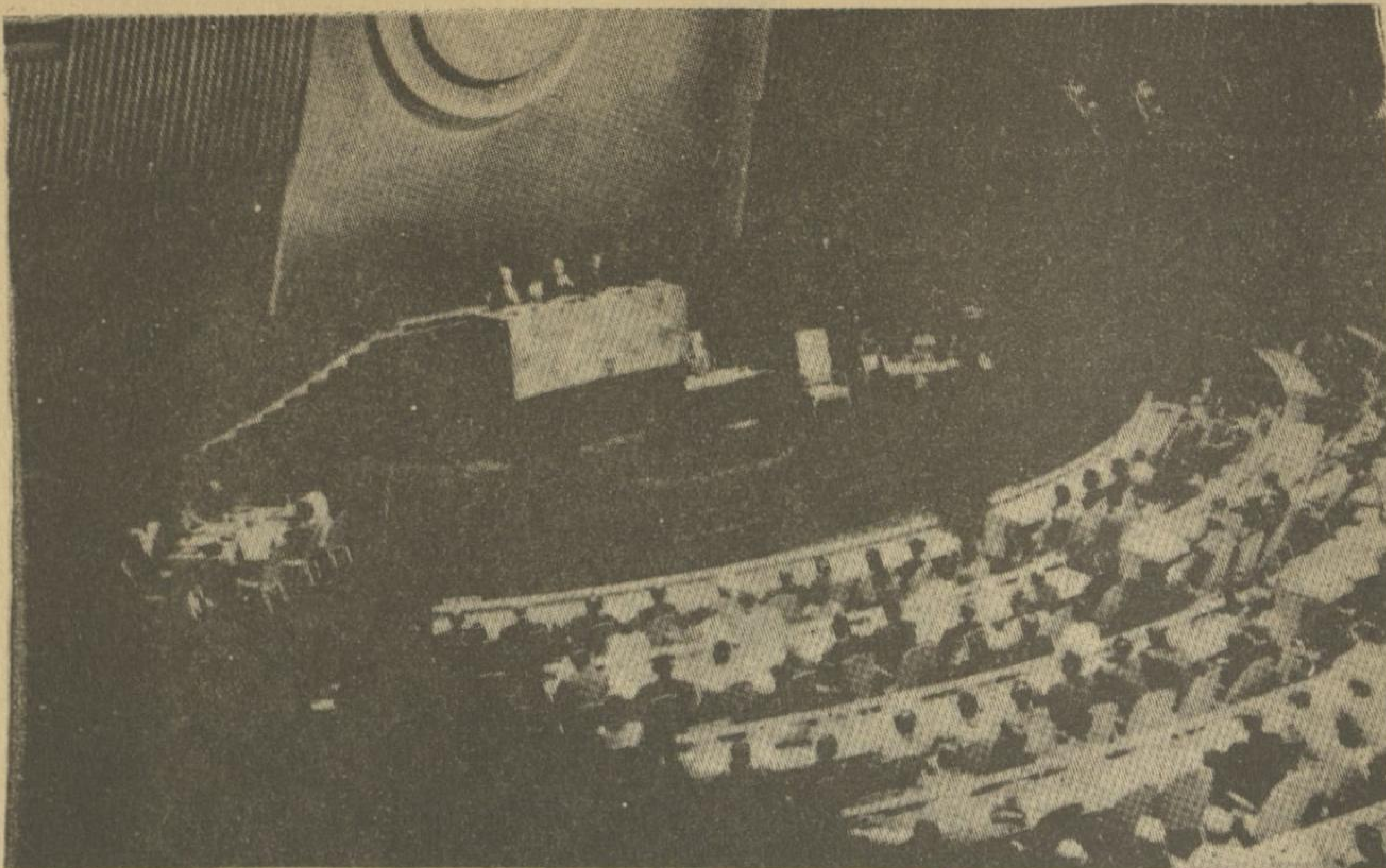
فقط کہنے کو ہے تنظیمِ اقوامِ جہاں ورنہ
گنوا بیٹھی ہے اپنے نام کی توقیر برسوں سے

اُلٹ ڈالی بساطِ جبر، اہلِ عزم و ہمّت نے
رہی ہے گو یہاں پر مشقِ دار و گیر برسوں سے

اُڑے ہیں دیکھتے ہی ہوش ہندو سُورماؤں کے
نقابِ ضبط میں تھا جلوۂ شمشیر برسوں سے

بُتوں کو پوجنے والے صنم خانوں میں لرزاں ہیں
نہ گونجا تھا، یہاں پر نعرۂ تکبیر برسوں سے

حفیظ الرحمان احسن



سلامتی کونسل پاک و بھارت کے جھگڑے پر غور کر رہی ہے

پاکستانی فوج نے حسب سابق تمام محاذوں پر دشمن پر اپنا دباؤ برقرار رکھا سیالکوٹ جموں سیکٹر میں اگرچہ نسبتاً خاموشی رہی۔ اس محاذ سے پھر مزید ۴۳ بھارتیوں کو قیدی بنایا گیا۔ میدان جنگ میں ابھی تک تباہ شدہ ٹینک اور دشمن کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ پاک لڑاکا طیاروں نے سہ پہر لاہور کے علاقہ میں مختصر جھڑپ کے بعد دشمن کے دو ہنٹر طیارے تباہ کر دیئے۔ ایک ہنٹر طیارہ صبح کھیم کرن میں پاک فوج نے گرایا تھا۔ دشمن کا ایک مسٹیئر قسم کا طیارہ کل سیالکوٹ جموں سیکٹر میں بھی پاکستانی طیارہ شکن توپوں کا نشانہ بنا۔ واہگہ اٹاری سیکٹر میں دشمن کے مزید بارہ ٹینک تباہ کر دیئے گئے اور پاک فضائیہ نے جموں، انبالہ، ہلواڑہ اور جودھ پور کے ہوائی اڈوں پر پھر بمباری کی۔

میدانی لڑائی میں نسبتاً خاموشی رہی۔ سیالکوٹ جموں سیکٹر میں جنگ کی تازہ پوزیشن کے بارے میں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ”اس محاذ پر اگرچہ خاموشی رہی لیکن کل کی گھمسان کی جنگ میں بھارت کی جو تباہی ہوئی تھی۔ میدان جنگ آج بھی اس کا نقشہ پیش کر رہا تھا اور چاروں طرف بھارت کے تباہ شدہ ٹینک اور سینکڑوں لاشیں بکھری پڑی تھیں“۔ ایک سوال پر ترجمان نے بتایا کہ ”کل شام تک سیالکوٹ جموں سیکٹر میں جنگ بین الاقوامی سرحد کے آس پاس ہو رہی

تھی۔ بعض مقامات پر ہم دشمن کے علاقہ کے اندر تھے اور بعض مقامات پر دشمن ہمارے علاقہ میں ہے"۔ ترجمان کے مطابق "اس محاذ پر ہماری میدانی فوجوں نے کل دشمن کا ایک میسٹیئر طیارہ گرایا تھا۔ جس بھارتی ہنٹر طیارہ کو یہاں کل تباہ کیا گیا تھا اس کے ہوا باز کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔ ہماری میدانی فوج نے آج صبح کھیم کرن محاذ پر بھی ایک اور ہنٹر گرا لیا۔ آج بعد دوپہر لاہور کے علاقہ میں دشمن کے چار نیٹ اور دو ہنٹر طیاروں کی ہمارے جہازوں سے جھڑپ ہو گئی۔ اس میں دشمن کا ایک ہنٹر تباہ ہو گیا۔ اور دوسرا بھاری نقصان اٹھا کر دشمن کے علاقہ میں گرتا ہوا دیکھا گیا۔ اس طرح گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں ہم نے دشمن کے مزید چار طیارے تباہ کر دیئے ہیں۔ ہماری فضائیہ نے گذشتہ رات جموں، جودھ پور، ہلواڑہ اور انبالہ کے ہوائی اڈوں پر پھر بمباری کی اور دشمن کے اہم فوجی ٹھکانوں کو تباہ کیا"۔

ایک سرکاری ترجمان نے مختلف محاذوں پر جنگ کی تازہ پوزیشن اس طرح بتائی:۔

"سیالکوٹ جموں سیکٹر:۔ اس محاذ پر گذشتہ روز ہماری فوجوں نے دشمن کو منہ توڑ جواب دیا تھا۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہماری فوجیں دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ کل شام ہماری فوجوں نے دشمن کا ایک اور افسر اور ۲۳ دوسرے جوانوں کو قیدی بنایا۔ اس طرح اس محاذ پر صرف کل کے دن چار افسروں، چار جونیئر کمیشنڈ افسروں اور ۱۳۵ دوسرے جوانوں کو قیدی بنایا جا چکا ہے۔ دشمن کے دو ٹینک صحیح حالت میں قبضہ میں لے لئے گئے۔ ہمارے جوانوں نے کل کی جنگ میں دشمن کے جو چالیس ٹینک تباہ کر دیئے تھے۔ ان میں سے دشمن کو نو ٹینک میدان جنگ میں ہی چھوڑ کر جانا پڑا تھا۔ ہماری میدانی فوجوں نے کل دشمن کے ایک مِسٹیئر طیارے کو بھی مار گرایا۔ جہاز کو آگ لگی اور چند منٹ بعد وہ پائلٹ سمیت دشمن کے علاقہ میں گرتا ہوا دیکھا گیا۔ جو وہاں تباہ ہو گیا۔ گذشتہ شام ہمارے طیاروں نے ایک بھارتی ہنٹر کو بھی مار گرایا تھا۔ اس طیارے کا پائلٹ چھلانگ

لگانے میں کامیاب ہو گیا۔اسے قیدی بنا لیا گیا ہے۔ سیالکوٹ جموں سیکٹر کے میدانِ جنگ میں تباہ شدہ ٹینک اور دشمن کی لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ دشمن کی گاڑیاں اور دوسرا سامان بھی ناکارہ حالت میں اِدھر اُدھر بکھرا پڑا ہے۔ اس محاذ پر اب ہماری فوجیں دشمن پر بہت زیادہ دباؤ ڈالے ہوئے ہیں۔بعد کی اطلاع کے مطابق اس محاذ پر آج دن بھر نسبتاً خاموشی رہی۔ہماری فوجوں نے دشمن پر کافی دباؤ ڈال رکھا ہے۔ کل اس محاذ پر دشمن کا کافی جانی و مالی نقصان ہوا تھا اور اب دشمن کی لاشوں کو ان کی مذہبی رسومات کے مطابق ٹھکانے لگایا جا رہا ہے۔

واہگہ اٹاری سیکٹر:۔ اس محاذ پر پرسوں دشمن کا بھاری جانی نقصان ہوا تھا اب کچھ مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ ہماری فوجوں نے بارہ ٹینک تباہ کر دیئے۔ اور دشمن کا بہت زیادہ سامان حرب میدان جنگ میں پایا گیا۔

کھیم کرن سیکٹر:۔ اس سیکٹر میں ہماری فوجوں نے فوجی اہمیت کی کچھ اور کامیابیاں حاصل کی ہیں اور دشمن اب ہماری فوجوں کے کافی دباؤ تلے ہے۔اس محاذ پر ہماری میدانی فوج نے آج صبح دشمن کے ایک ہنٹر طیارے کو مار گرایا۔

فاضلکا، راجستھان، اکھنور:۔ ان تینوں محاذوں سے کوئی قابلِ ذکر بات نہیں ملی۔ ان علاقوں میں ہماری فوجیں اپنی کامیابیوں کو مضبوط کر رہی ہیں اور آگے کے علاقہ میں گشت کر رہی ہیں۔

پاک فضائیہ:۔ ہمارے بمبار طیارے دشمن کے ہوائی اڈوں پر برابر بمباری کر رہے ہیں۔ گذشتہ رات انہوں نے انبالہ، جودھپور اور ہلواڑہ کے ہوائی اڈوں کو نشانہ بنایا۔ اس کے علاوہ ہمارے بماروں اور لڑاکا طیاروں نے کل جموں کے ہوائی اڈے اور اہم فوجی ٹھکانوں پر بھی حملے کئے۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران ہماری میدانی فوجوں کی مدد کرتے ہوئے پاک فضائیہ کے طیاروں نے دشمن کی میدانی فوج پر حملے جاری رکھے۔جیسا کہ

پہلے بھی اطلاع دی جاچکی ہے کہ پاک فضائیہ نے کل دشمن کے سولہ ٹینک اور متعدد گاڑیاں تباہ کر دی تھیں۔

دو ہنٹر تباہ:۔ آج سہ پہر تین بج کر چالیس منٹ پر ہمارے طیاروں نے لاہور کے علاقہ میں دشمن کے چار نیٹ اور دو ہنٹر طیاروں کو للکارا۔ اس جھڑپ میں دشمن کا ایک ہنٹر مار گرایا گیا اور دوسرے کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔ یہ دوسرا طیارہ زمین کی طرف آتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ ہمارے ایک طیارے کو نقصان پہنچا ہے۔ مگر ہوا باز کو بچا لیا گیا ہے۔

بھارت کے مضحکہ خیز دعوے۔ پاکستان فضائیہ کے بارے میں بھارت جو روزانہ دعوے کرتا تھا۔ فضائیہ کے ایک ترجمان نے اسے بڑا مضحکہ خیز قرار دیا۔ ترجمان نے کہا "اگر پاکستانی طیاروں کی تباہی کے بارے میں بھارتی دعووں پر غور کیا جائے تو پاکستان فضائیہ کے طیاروں کو کافی دن پہلے ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔ پاکستان فضائیہ کی طاقت اور اس کے تباہ ہو جانے والے طیاروں کے بارے میں انڈین ایئر فورس کا ایک ایک پائلٹ باخبر ہے اور وہ بڑی آسانی سے اس جھوٹ کو دور کر سکتا ہے۔ بھارتی دعووں کی سچائی کا اندازہ اس سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ گذشتہ روز شام کے وقت بھارت نے یہ دعوٰے کیا کہ اس کے تمام طیارے واپس پہنچ گئے ہیں لیکن ان کے ایک ہنٹر طیارے کا پائلٹ ہماری قید میں تھا۔"

سلامتی کونسل کے ارکان نے چودہ گھنٹے کے طویل مذاکرات کے بعد پاکستان اور بھارت کو جنگ بند کر دینے کی قرار داد منظور کی۔ اس قرار داد میں پہلی بار دونوں ملکوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جنگ بند کر دیں۔ البتہ انہوں نے سیکرٹری جنرل کی اس تجویز کو اس میں شامل نہ کیا کہ اگر کوئی ملک جنگ بندی پر آمادہ نہ ہوا۔ تو اس کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کر دی جائیں گی۔ اس قرار داد کے مسودے کے بارے میں امریکی مندوب مسٹر آرتھر جے گولڈ برگ

نے صدر امریکہ مسٹر لنڈن بی جانسن کے ساتھ بھی مشورہ کیا۔ یہ قرار داد ہالینڈ کے نمائندے نے پیش کی۔ انہوں نے کہا "ممبروں کے سامنے سب سے اہم ضرورت یہ تھی کہ ایشیا کی موجودہ صورتِ حال کو دوسرے علاقوں میں پھیلنے سے روکا جائے۔ دوسرا اہم مقصد کشمیر کے سیاسی تنازعہ کو حل کرنے کے بارے راہیں تلاش کرنا ہے"۔ قرار داد میں سیکرٹری جنرل کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا گیا۔ "سلامتی کونسل پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کا نقطۂ نظر سننے اور یہ نوٹ کرنے کے بعد کہ فریقین نے جنگ بندی کی اپیل پر اختلافی جوابات دیئے ہیں اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ کشمیر اور دوسرے متعلقہ امور کے پُر امن تصفیہ کے سلسلہ میں پہلے قدم کے طور پر جنگ بندی ضروری ہے۔ لہٰذا سلامتی کونسل

(۱) مطالبہ کرتی ہے کہ پاکستان اور بھارت کی حکومتیں ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کی دوپہر تک جنگ بند کرنے اور بعد ازاں اپنی مسلح افواج کو ان مقامات پر واپس آنے کیلئے حکم جاری کریں جہاں وہ ۵ اگست ۱۹۶۵ء کو تھیں۔

(۲) سیکرٹری جنرل سے درخواست کرتی ہے کہ جنگ بندی اور فوجوں کی واپسی کی نگرانی میں ضروری امداد دیں۔

(۳) تمام ملکوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے علاقہ کی صورتِ حال اور زیادہ بگڑ جائے۔

(۴) سلامتی کونسل فیصلہ کرتی ہے کہ ۶ ستمبر کی قرار داد پر عمل درآمد کے فوراً بعد اس بات پر غور کیا جائے کہ موجودہ جنگ کے پس پردہ سیاسی مسئلہ کے تصفیہ میں مدد دینے کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں اور اس دوران میں دونوں حکومتوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں تمام پُر امن ذرائع استعمال میں لائیں۔ ان میں وہ ذرائع شامل ہیں جن کا ذکر اقوام متحدہ کے آرٹیکل ۳۳ میں ہے۔

(۵) سیکرٹری جنرل سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس قرار داد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ پُر امن تصفیہ کرائیں اور اس کے متعلق سلامتی کونسل کو

رپورٹ پیش کریں"۔

اس قرارداد پر اظہار خیال کرتے ہوئے پاکستانی نمائندے مسٹر ظفر نے سلامتی کونسل کو متنبہ کیا کہ جب تک رائے شماری کے ذریعہ جنگ کا بنیادی سبب دور نہ کیا جائے گا نئی اور زیادہ بڑے پیمانے پر جنگ شروع ہو جائے گی۔ اردن کے نمائندہ ڈاکٹر وحید سعدی نے قرارداد سے اختلاف کرتے ہوئے کہا "اس قرارداد کو جن الفاظ میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ان میں نہ تو کوئی ربط ہے اور نہ حقیقت پسندی کو سامنے رکھا گیا ہے۔ اگر کشمیر میں رائے شماری کے متعلق سلامتی کونسل کی سابقہ قراردادوں کا ذکر اس میں نہ ہو گا۔ تو یہ ایک بے معنی دستاویز ہو گی"۔ فرانسیسی نمائندے ایم روجہ سیکوکس نے کہا "سلامتی کونسل کی موجودہ قرارداد دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ میں جنگ بند کرنے کو کہا گیا ہے اور دوسرے حصہ میں تنازعہ کے موجب سیاسی مسائل کے حل کی ضرورت بیان کی گئی ہے۔ میری حکومت قرارداد کے دونوں حصوں کو برابر کی حیثیت دیتی ہے اور دونوں کو لازم و ملزوم گردانتی ہے"۔ اس اہم قرارداد پر پاکستانی مؤقف کی مزید مؤثر ترجمانی کے لئے حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا کہ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو خود جائیں۔ عراقی صدر عبدالسلام عارف نے سرکاری طور پر اعلان کیا "وہ پاکستان اور بھارت کی موجودہ لڑائی کو ختم کرانے کے لئے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے حامی ہیں"۔

بھارت اور چین کی سرحد پر کشیدگی میں بتدریج اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ سکم اور لداخ میں دونوں ملکوں کی فوجیں بھارتی مورچوں کے سامنے صف آرا ہو گئیں۔ بھارت میں چین کی ان سرگرمیوں کی بنا پر سخت بوکھلاہٹ پھیل گئی۔ چنانچہ اس نے یہ پیش کش بھی کر دی کہ اگر اس سرحد پر چوکیاں ہیں تو چین خود ہی انہیں مسمار کر دے۔

دنیا بھر کے اخبارات افواج پاکستان کی بہادری اور شجاعت کی تعریف کر رہے تھے۔ "سنڈے ٹائمز" نے پاکستانی فضائیہ کو داد تحسین دیتے ہوئے لکھا۔

"پاکستانی فضائیہ کو فضائی حدود پر مکمل کمان ہے اور وہ دشمن کے طیاروں کو بشرطیکہ وہ بھاگ نہ جائیں تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ دو ہفتے کی جنگ میں پاکستان کی مسلح افواج نے بھارت کو عبرتناک شکستیں دی ہیں۔ بھارتی پائلٹ پاکستانی پائلٹوں سے کم تر ہیں اور ان کا آپس میں کوئی مقابلہ نہیں"۔ بھارتی پائلٹوں کے کارناموں کے پروپیگنڈے پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار نے لکھا۔ "بھارتی فضائیہ نے سیالکوٹ پشاور اور کوہاٹ کی شہری آبادیوں پر بمباری کی ہے۔ جس سے کئی مکانات منہدم ہو گئے اور مساجد شہید ہو گئیں۔ بمباری سے شہریوں میں غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ ان کے حوصلے بہت بلند ہیں۔ بھارتی فضائیہ کے طیاروں نے پاکستان کے فوجی ٹھکانوں پر جو بمباری کی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کوئی بم ہوائی اڈہ سے تین میل سے کم فاصلہ پر نہیں گرا"۔ ایک اور مشہور روزنامہ مرر نے لکھا۔ "پاکستانی بمباروں نے بھارت کے وسط میں جا کر بمباری کی ہے اور واپسی پر انبالہ کے فوجی ٹھکانوں کو آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں چھوڑ آئے"۔ "ٹائمز" نے بھارت کی پالیسیوں پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا "جنوری ۱۹۴۹ء کے بعد اقوام متحدہ نے چار مرتبہ کشمیری عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے رائے شماری کا حکم دیا۔ اگرچہ ایک مرتبہ آنجہانی نہرو نے وعدہ کیا تھا کہ وہ رائے عامہ کا احترام کرتے ہیں لیکن بھارت ہر مرتبہ کشمیر میں رائے شماری کرانے میں ٹال مٹول کرتا رہا۔ بھارت کو گنتی میں ضرور برتری حاصل ہے لیکن پاکستانی فضائیہ نے شجاعت اور بہادری کی ایک نئی تاریخ مرتب کی ہے۔ دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا کر غیر معمولی کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔ "پیرس میچ" نے لکھا۔ "پاکستان اور بھارت کی جنگ کی وجہ کشمیر نہیں بلکہ پاکستان ہے جسے بھارت نے گزشتہ اٹھارہ سال سے کبھی تسلیم نہیں کیا۔ بھارت کے لئے سب سے بڑی مایوسی یہ ہے کہ پاکستان ابھی تک زندہ ہے"۔ روزنامہ "فیگرو" نے لکھا۔ "بھارت کے وقار کو سخت نقصان پہنچا ہے"۔ "ڈی مائچے" نے لکھا۔ "ایشیا ۱۹۱۲ء کی طرح کا بلقان بن چکا ہے"۔ اخبار نے لکھا کہ "اقوام

متحدہ پاکستان اور بھارت کے جھگڑے کو طے نہیں کرا سکتی کیونکہ وہ چین کو نظر انداز کر رہی ہے۔"

بیروت کے کثیر الاشاعت اخبار "الحیات" نے لکھا۔ "دوست ممالک کو پاکستان اور بھارت کی جنگ بند کرانے کے لئے مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنا چاہئیے۔ اس وقت تک یہ جھگڑا ختم نہیں ہوگا جب تک بھارت اپنی ہٹ دھرمی نہ چھوڑ دے امریکہ اور برطانیہ پر مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے بہت ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں"۔ واشنگٹن پوسٹ نے لکھا۔ "کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے پاکستان اور بھارت نے وعدے کئے تھے۔ لیکن بھارت ان وعدوں سے منحرف ہو گیا۔"

ہمیں اپنے شہیدوں پر فخر ہے

نائب صوبیدار محمدؐ اشرف شہید کے بھائی ملک ابرار حسین صاحب نے کمانڈنگ آفیسر کے تعزیت نامہ کے جواب میں لکھا "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارا بھائی قوم کی خدمت کرتے ہوئے قوم کے لئے شہید ہو گیا ـــــ ہمیں خوشی ہے کہ اللہ پاک نے ہمارے بھائی کو شہادت کا درجہ عطا فرمایا"۔

صوبیدار برخوردار خاں شہید کے بھائی جناب محمد عباس صاحب نے کمانڈنگ آفیسر کے تعزیتی خط کے جواب میں لکھا "ایسے زمانہ میں جبکہ پاکستان کی مقدس سرزمین پر بھارت اپنے انتہائی ناپاک عزائم کے ساتھ قدم رکھنے کی کوشش کر رہا ہے ملک کو صوبیدار برخوردار خاں صاحب شہید کی خدمات کی اشد ضرورت تھی لیکن اللہ تعالےٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا ـــــ ہمیں جہاں ان کے داغِ مفارقت دینے کا رنج ہے وہاں زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ وہ کامیابی کی آخری منزل تک پہنچنے سے پہلے شہید ہو گئے آخر میں ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ملک و ملت کے دفاع اور تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں"۔



ملک امیر محمد خاں
گورنر مغربی
پاکستان

٢١ ستمبر

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر او تھانٹ نے جنرل اسمبلی میں اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ حل نہ کرنا خطرناک ہو گا۔

واہگہ اٹاری سیکٹر میں پاکستانی طیاروں کی تباہ کن بمباری۔ بھارت کی بارہ ٹینک شکن توپیں، بیس ٹرک اور واہگہ اٹاری سیکٹر میں گولہ بارود کے ذخائر تباہ۔ آدمپور ہلواڑہ اور جودھپور کے فضائی اڈوں پر زبردست بمباری۔

چل، کشمیر چل

وادیٔ کشمیر کا ہے ذرّہ ذرّہ سُرخ پوش
سُن تو کیا سمجھا رہی ہے تجھ کو آوازِ سروش
تیرے نعروں سے ہو پھر پیدا فضاؤں میں خروش
مشتعل کرتے ہیں تجھ کو دشمنانِ ظلم کوش
بربریت ہند کی ہے لائقِ تعزیر، چل
گر شہادت کی تمنّا ہے تو چل کشمیر چل

ضیاء محمد ضیاء

○

نثار تم پہ رفعتیں   پکارتی ہیں نصرتیں
تمہاری ٹھوکروں میں ہیں   زمانے بھر کی عظمتیں

بڑھے چلو، مجاہدو!
اجل بدوش ساتھیو!

سنو سنو، صدائے جنگ   قدم بڑھے برائے جنگ
تمہیں کسی کا خوف کیا   کہ تم تو ہو فدائے جنگ

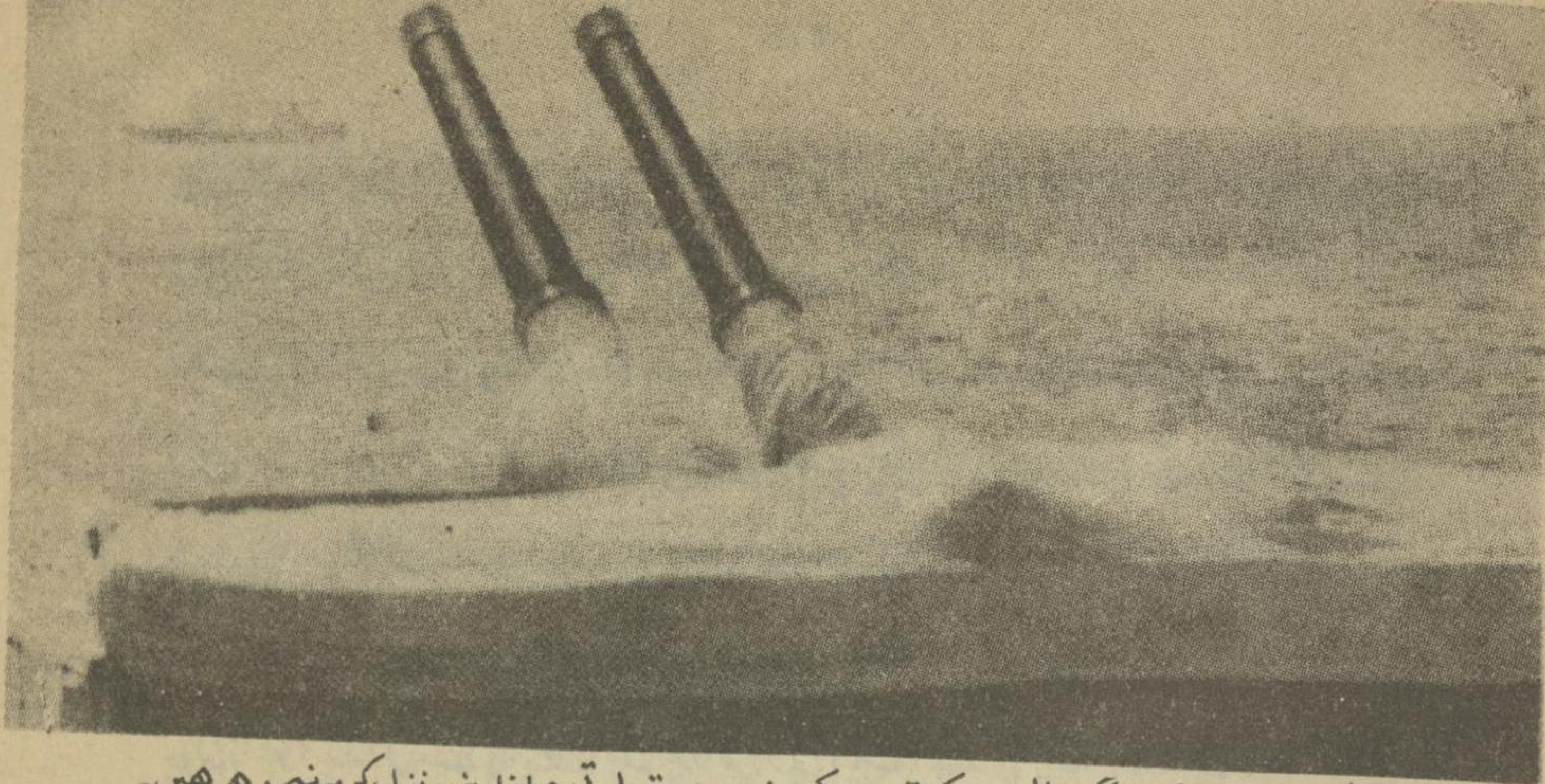
بڑھے چلو مجاہدو!
اجل بدوش ساتھیو

شاعرہ وحید

○

اٹھو اٹھو بہادرو! یہ وقت ہے جہاد کا
تمہارے امتحان کا یقین و اعتماد کا
یہ سرزمینِ پاک تو مجاہدوں کی جان ہے
مجاہدو! بہادرو! وطن تمہاری آن ہے

حسن بخت



پاکستانی بحریہ کے جنگی جہازوں کی توپوں کے سایہ میں تجارتی جہاز اپنی منزل کو پہنچ رہے ہیں۔

پاکستانی فوجیں سیالکوٹ جموں سیکٹر میں میدان جنگ پر چھائی ہوئی تھیں اور دشمن پر کاری ضربیں لگا رہی تھیں۔ فاضلکا سیکٹر میں پاکستانی بہادر فوج کی پیش قدمی سے فاضلکا اور اس کے نواحی دیہات میں بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ بدحواس ہو کر بھاگ رہے تھے۔ بھارتی فوج سے فاضلکا کا سارا علاقہ خالی کرا لیا گیا۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا "گذشتہ روز سیالکوٹ سیکٹر میں دشمن کے ساتھ ایک جھڑپ میں ہماری فوج نے دشمن کے چھ ٹینک بیکار کر دیئے اور جب ہماری میدانی فوجوں نے جوابی حملہ کر کے دشمن کی فوج کو پسپا کیا تو وہ اپنے پیچھے یہ ٹینک بھی چھوڑ کر بھاگ گیا۔ کھیم کرن حسینی والا سیکٹر میں ہماری فوجیں دشمن پر مسلسل دباؤ ڈال رہی ہیں اور انہوں نے فوجی اہمیت کی کچھ اور کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ گذشتہ روز اس سیکٹر میں پاکستان کی جری فوج نے ایک جھڑپ کے دوران دشمن کے تین سنچورین ٹینک اور تین طیارہ شکن توپیں تباہ کر دیں۔ گذشتہ روز کی کارروائی کے دوران ہماری میدانی فوج نے دشمن کا ایک ہنٹر طیارہ مار گرایا۔ فاضلکا سیکٹر میں ہماری فوجوں نے دشمن کے چھکے چھڑا دیئے۔ دشمن کا ایک ٹینک تباہ کر دیا۔ اس سیکٹر میں کل کی لڑائی کے دوران دشمن کی چھ مشین گنیں اور بہت سا گولہ بارود بھی ہماری فوج کے ہاتھ آیا۔ فاضلکا اور اس کے گرد و نواح کے تمام دیہات خالی ہو گئے ہیں۔ راجستھان سیکٹر

میں ہماری شجاع اور جری فوج کے ہاتھوں دشمن کے پانچ سپاہی ہلاک اور سترہ زخمی ہوئے۔ اس سیکٹر سے تاحال کوئی اور قابلِ ذکر اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ واہگہ اور الکھنور سیکٹر میں خاموشی رہی۔ ہماری افواج یہاں مسلسل گشت کر کے اپنی بالادستی قائم رکھے ہوئے ہیں اور دشمن کو چین سے نہیں بیٹھنے دے رہیں۔ پاکستان کے لڑاکا جیٹ طیاروں نے گذشتہ رات بھارت کے ایک حملہ آور کینبرا بمبار طیارے کو مار گرایا۔ دشمن کے بمبار طیاروں نے گذشتہ رات پھر سرگودہا پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن ہمارے جانباز ہوابازوں نے ان کا راستہ روکا اور ایک بھارتی کینبرا بمبار طیارہ مار گرایا۔ پاکستانی فضائیہ کے کسی ٹھکانے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ پاکستانی فضائیہ کے بمبار طیاروں نے گذشتہ شب بھارت میں آدم پور، ہلواڑہ اور جودھپور کے ہوائی اڈوں پر حملے کر کے ٹھیک ٹھیک نشانے لگائے۔ ان حملوں کے دوران ہلواڑہ اور آدم پور میں دشمن کی فضائی فوج کے کچھ ٹھکانوں میں آگ لگ گئی۔ پاکستانی بمبار طیاروں نے گذشتہ رات واہگہ اٹاری سیکٹر میں دشمن کی توپوں اور بکتر بند دستے پر بھی بمباری کی۔ گذشتہ شب اس علاقے میں دشمن کی توپیں خاموش رہیں اور دشمن کے اسلحہ کے ذخائر میں زبردست دھماکے سنے گئے۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران ہماری فضائیہ کے جانباز ہوابازوں نے میدانی فوجوں کا ہاتھ بٹاتے ہوئے مختلف محاذوں پر دشمن کے دو ٹینک اور تقریباً بیس ٹرک تباہ کر دیئے۔ علاوہ ازیں گذشتہ روز سہ پہر کے وقت پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے لاہور کے علاقے میں دشمن کے طیاروں سے ایک جھڑپ کے دوران دشمن کا ایک ہنٹر طیارہ مار گرایا اور دوسرے کو نقصان پہنچایا جسے بعد میں شعلوں میں گھرا ہوا گرتے ہوئے دیکھا گیا۔ اس جھڑپ میں پاکستان کے ایک طیارے کو نقصان پہنچا لیکن اس کا ہواباز سلامتی کے ساتھ زمین پر اتر گیا۔ آج علی الصبح دشمن کے طیاروں نے پاک فضائیہ کے ایک فوجی ٹھکانے بدین پر بمباری کی جو کراچی سے ۱۲۰ میل دور رن آف کچھ سے تیس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ پاک فضائیہ کے اس مرکز کو کچھ نقصان پہنچا۔"

صدر محمد ایوب خاں نے بری فوج کے افسروں اور جوانوں کو شجاعت اور فرض شناسی کا مظاہرہ کرنے پر اعزاز دیئے ۔ ان اعزازات میں تین ہلال جرأت انیس ستارہ جرأت اور بیس تمغہ جرأت تھے مسلح افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے اعزاز حاصل کرنے والے تمام افسروں اور جوانوں کو مبارک باد پیش کی۔

پاک فضائیہ کے ایک سکویڈرن لیڈر کو بھی ستارہ جرأت دیا گیا ۔ فوجی افسروں اور جوانوں کے نام پیغام میں جنرل موسیٰ نے کہا ــــ "شجاعت اور فرض شناسی کے کارناموں پر آپ کو جو اعزاز ملے ہیں ان پر پوری فوج کی طرف سے اور اپنی طرف سے آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ملک کے دفاع میں آپ نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان پر ہم سب فخر کرتے ہیں۔ اعزاز پانے والوں میں جو ساتھی اب ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں وہ شہید ہوئے ہیں۔ اس سے اچھی شہادت انہیں اور کیا حاصل ہو سکتی تھی کہ انہوں نے حملہ آور کے خلاف ملک کا دفاع کرتے ہوئے اپنی جان دے دی"

جن فوجی افسروں کو اعزازات دیئے گئے ۔ ان کے نام یہ ہیں۔

ہلال جرأت

(۱) پی اے ۱۵۹ میجر جنرل ابرار حسین، ایم بی ای۔ (۲) پی اے ۵۲۱ بریگیڈیر ملک عبدالعلی۔ (۳) پی اے ۲۱۲ بریگیڈیر امجد علی خاں چودھری۔

ستارہ جرأت

(۱) پی اے ۹۵۹ لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد خاں، اے سی۔ (۲) پی ایس ایس ۱۸۷۲ لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر، اے سی۔ (۳) پی اے ۹۲۹ لیفٹیننٹ کرنل عبدالرحمن اے پی (شہید)۔ (۴) پی اے ۱۵۰۲ لیفٹیننٹ کرنل محمد صدیق خان بلوچ۔ (۵) پی اے ۱۹۲۳ لیفٹیننٹ کرنل محمد حنیف، پنجاب (۶) پی ایس ایس ۳۰۷۲ میجر شاہ بہرام خٹک، اے سی۔ (۷) پی اے ۳۶۲۰ میجر رضا خان اے سی (۸) پی اے ۲۸۱۲ میجر ضیاالدین خاں عباسی، اے سی (شہید)۔ (۹) پی ایس ایس ۳۱۲۲ میجر راؤ تجمل حسین خان آرٹلری۔

(۱۰) پی بی سی ۳۳۷۰ میجر دلاور حسین بٹ، آرٹلری۔ (۱۱) پی ایس ایس ۳۶۲۹ میجر شاہنواز، بلوچ (شہید) (۱۲) پی ٹی سی ۵۹۳۱ کیپٹن عبدالجلیل، پنجاب (شہید) (۱۳) پی اے ۶۹۲۰ لیفٹیننٹ حسین شاہ، اے سی (شہید) (۱۴) پی جے او ۵۰۲ رسالدار ریاض الحسن اے سی (۱۵) جے سی او ۲۰۵۱ صوبیدار نثار علی خان اے کے (۱۶) جے سی او ۲۱۲۸ صوبیدار محمد شریف خان، اے کے۔ (۱۷) پی جے او ۵۶۴ نائب رسالدار شمشاد، اے سی (شہید) (۱۸) پی جے او ۷۷۸، نائب رسالدار محمد خالق، اے سی (شہید) (۱۹) پی جے او ۸۱۸ نائب رسالدار عبدالحق، اے سی۔

فضائیہ

صدر پاکستان نے فضائیہ کے سکوڈرن لیڈر خان نجیب احمد کو بھی ستارہ جرأت کا اعزاز دیا۔ سکوڈرن لیڈر نجیب احمد نے رات کے وقت دشمن کے ہوائی اڈوں پر متعدد حملے کئے تھے اور سخت مقابلہ کے باوجود شجاعت اور قیادت کا شاندار مظاہرہ کیا تھا۔

تمغۂ جرأت

(۱) ۱۲۱۹۷۰۲ توپچی حوالدار خلاص خان، آرٹلری (۲) ۱۲۲۸۱۷ توپچی حوالدار اکبر دین آرٹلری۔ (۳) ۲۳۳۹۲۲۱ حوالدار سکندر خان، پنجاب (شہید) (۴) ۱۰۱۰۷۱۳ ایل ڈی غضنفر خان، اے سی (۵) ۱۰۱۱۱۹۷ ایل ڈی۔ عطا محمد، اے سی (۶) ۱۰۱۱۵۶۱۔ ایل ڈی محمد اسلم، اے سی (۷) ۳۷۲۹۳۱۱ نائیک محمد نذیر، بلوچ (شہید) (۸) ۴۰۲۹۲۰۵ نائیک محمد اکبر، ایف ایف (۹) ۱۰۱۱۴۵۹ اے ایل ڈی محمد سلیم اے سی (۱۰) ۱۰۱۱۱۸۱۶ اے ایل ڈی سلیم اختر، اے سی (شہید) (۱۱) ۱۰۱۱۶۶۳ اے ایل ڈی واحد گل، اے سی (۱۲) ۱۰۱۵۳۱ اے ایل ڈی۔ نذیر احمد، اے سی (شہید)۔ (۱۳) ۲۲۱۱۰۳۸ لانس نائیک گل حسن، پنجاب (شہید) (۱۴) ۴۶۸۸۴۴۳۔ یو پی ایل نائیک اصغر علی ایف ایف (۱۵) ۱۰۱۷۹۹۳ ایس ڈبلیو آر غلام جیلانی، اے سی (۱۶) ۱۰۲۱۳۰۵ ایس۔ ڈبلیو آر محمد کریم، اے سی (شہید) ہوگئے۔ (۱۷) ۲۶۴۸۵۵۶ سپاہی محمد یونس ایف ایف

(شہید) ۱۸) ۲۲۱۸۰۰۸ سپاہی فدا حسین، پنجاب (شہید) ۱۹) ۲۶۵۳۳۱۱ سپاہی سردار حسین، ایف ایف (شہید) ۲۰) ۲۶۵۷۲۳۰ سپاہی محمد حسین، ایف ایف۔
سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ اوتھانٹ نے جو رپورٹ اقوام متحدہ کے سامنے پیش کی۔ اس کی تفصیلات میں بتایا گیا۔ انہوں نے اس امر کا اعتراف کیا کہ "یہ بات انتہائی خطرناک ہوگی۔ اگر اس مسئلہ کو اس لئے معرض التوا میں ڈال دیا جائے کہ وقت گزرنے کے ساتھ یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔ اس تمام صورتِ حال کا تقاضا یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے پاس ایسی موثر بین الاقوامی تنظیم موجود ہو جو اسطرح کے خطرناک حالات میں مداخلت کر سکے"۔ وزیر خارجہ بھٹو نے سلامتی کونسل کی قرارداد پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا "اس قرارداد میں کوئی ایسی ٹھوس تجویز نہیں رکھی گئی جس سے بھارت کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دینے کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کے لئے مجبور ہو سکے"۔ انہوں نے کہا "میں نیویارک جارہا ہوں اور میری حکومت نے مجھے کہا ہے کہ میں وہاں اس کی ہدایات کا انتظار کروں"۔ لندن پہنچ کر مسٹر بھٹو نے کہا "آج اُن کی حکومت جنگ بندی کے بارے میں غور و خوض کر رہی ہے"۔ وزیر اعظم روس مسٹر کوسیجن نے پاکستان اور بھارت کے رہنماؤں کو اپنے اختلافات طے کرنے کے لئے جلد روس پہنچ کر مذاکرات کرنے کے لئے جو پیش کش کی تھی" پاکستان نے روس کو اس کے متعلق جواب پہنچا دیا۔ روس میں پاکستانی سفیر مسٹر اطہر اقبال نے وزیر اعظم روس کی طرف سے برما کے جنرل ینون کے اعزاز میں منعقدہ دعوت کے موقع پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ حکومت پاکستان کو اصولاً اس قرارداد سے کوئی اختلاف نہیں"۔ دنیا بھر کے اخبارات بدستور مسئلہ کشمیر میں پاکستانی موقف کی حمایت کرتے رہے۔ نیویارک ہیرلڈ اور نیویارک ٹائمز، یورپ میں سب سے زیادہ چھپنے والے ہفت روزہ "پیرس میچ" فرانس کے بائیں بازو کے ہفت روزہ "ناول آبزرویچر" اور "لاکوریٹر" نے بھارتی طرزِ عمل کی مذمت کی۔ لندن کے جریدہ "اکانومسٹ" نے بھارت کے اس دعوے کو

مضحکہ خیز قرار دیا کہ کشمیر بھارت کا جزو لاینفک ہے۔

صدر ایوب نے راولپنڈی میں سلامتی کونسل کی جنگ بندی کی قرارداد کے بارے میں نظام اسلام کے سربراہ چودھری محمد علی، امیر جماعت اسلامی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مغربی پاکستان اسمبلی میں اپوزیشن گروپ کے لیڈر خواجہ محمد صفدر، کونسل مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری سردار شوکت حیات خان، ممتاز کشمیری رہنما چوہدری غلام عباس اور نیشنل عوامی پارٹی کے میاں عارف افتخار سے مشورے کئے۔ اس موقع پر سیکرٹری امور خارجہ مسٹر عزیز احمد بھی موجود تھے۔ یہ ملاقات ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ صدر اور سیکرٹری امور خارجہ نے اپوزیشن رہنماؤں کو صورتِ حال سے آگاہ کیا اور جنگ بندی کے بارے میں ان کی رائے دریافت کی۔ ان حضرات کے خیالات سننے کے بعد صدر نے کہا کہ وہ اپنے فیصلے کا اعلان دوسرے روز دس بجے صبح کریں گے۔



پاکستانی جوان
میدان جنگ
میں
گولہ باری کے
بعد

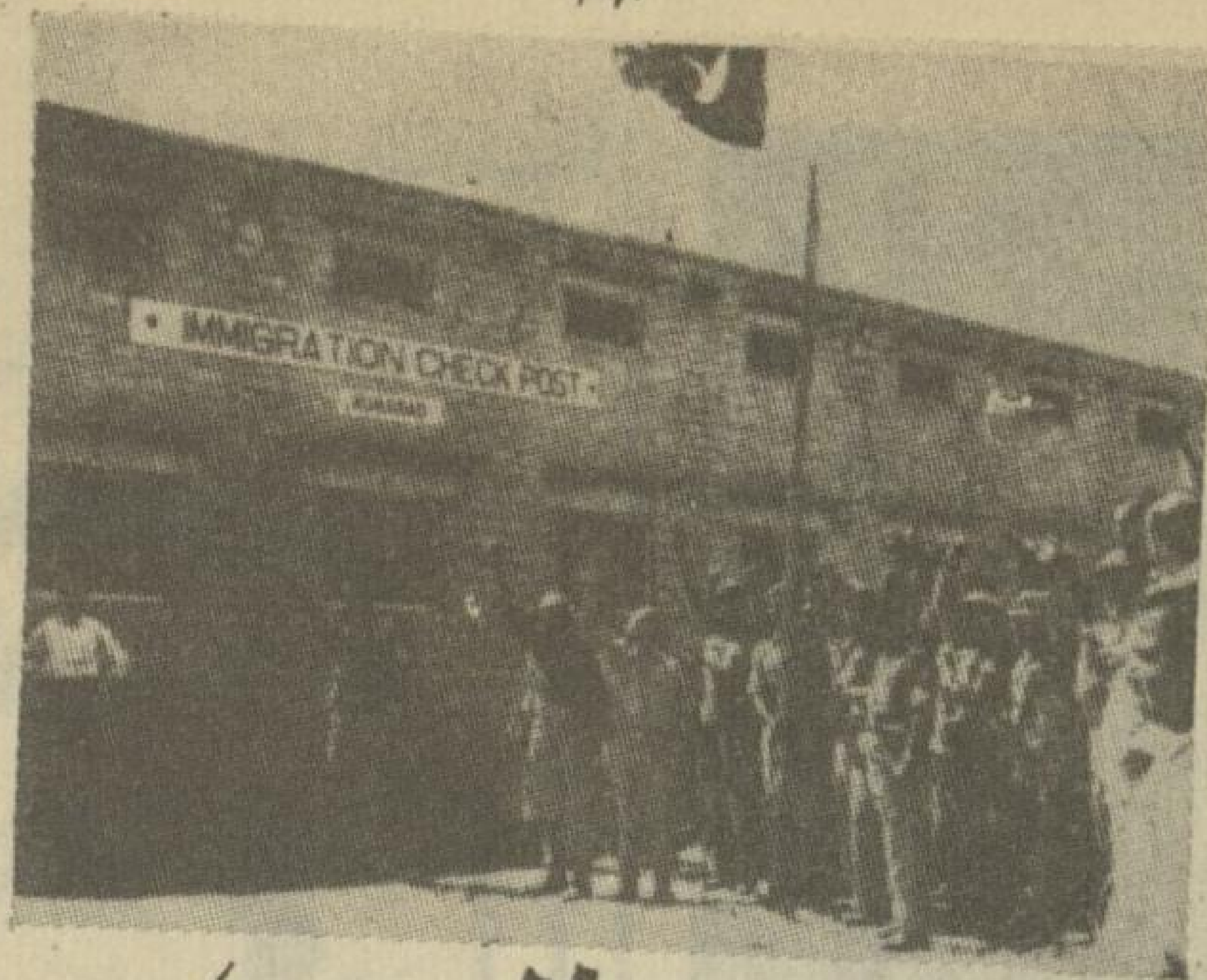


وزیر خارجہ پاکستان
ذوالفقار علی بھٹو
سلامتی کونسل میں
تاریخی تقریر کر رہے
ہیں۔

۲۲ ستمبر

جنگ روک دی گئی ، سلامتی کونسل کی قرارداد ناکافی اور غیر تسلّی بخش ہے۔

وزیرِ خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی سلامتی کونسل میں تاریخی تقریر



یلغارِ وقت

ڈھونڈتے ہیں جو سہارا آہنی دیوار کا
سامنا کیسے کریں گے وقت کی یلغار کا
بھارتی فوجوں کی پسپائی سے یہ ثابت ہُوا
بُزدلوں میں حوصلہ ہوتا نہیں پیکار کا
رات کی تاریکیوں میں امن کے دُشمن بڑھے
صبحدم اُٹھا جنازہ دیوِ استعمار کا
آئی ہے وہ قوم اب جنگ آزمائی کے لیے
رن میں منہ دیکھا نہ تھا جس نے کبھی تلوار کا
آ گئے سر پر کفن کو باندھ کر اہلِ وطن
فیصلہ میداں میں ہو گا جیت کا اور ہار کا

صدیق افغانی



سلامتی کونسل میں وزیر خارجہ پاکستان اپنے وفد کے ہمراہ

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے جنگ بندی کے سلسلہ میں جو قرارداد منظور کی تھی اسے پاکستان اور بھارت کی حکومتوں نے منظور کر لیا۔ طے پایا کہ یہ فائر بندی ۲۳ ستمبر کو پاکستانی وقت کے مطابق صبح تین بجے اور بھارتی وقت کے مطابق ساڑھے تین بجے ہو گی۔

صدر ایوب نے اس اہم تاریخی موقع پر ساڑھے بارہ بجے دن قوم سے خطاب کیا۔ ان کی اس نشری تقریر میں پاکستان کی مستقبل کی پالیسی کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ ان کی تقریر کا متن حسب ذیل ہے

"میں آپ سے ایک نہایت اہم موقع پر خطاب کر رہا ہوں۔ ہم نے آج اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو مطلع کر دیا ہے کہ سلامتی کونسل کی ۲۰ ستمبر کی قرارداد ناکافی اور غیر تسلی بخش ہے۔ بہر حال بین الاقوامی امن کے مفاد کے پیش نظر میں نے پاکستان کی مسلح افواج کو حسب ذیل احکامات جاری کر دئیے ہیں۔ وہ ۲۳ ستمبر تین بجے صبح سے فائرنگ بند کر دیں گی اور اس کے بعد دشمن پر اس وقت تک گولی نہیں چلائیں گی جب تک دشمن ان پر گولی نہ چلائے۔ ہندوستان کی حکومت نے بھی جنگ بند کرنا منظور کر لیا ہے۔ اور وہ اپنی مسلح افواج کو اس قسم کا حکم جاری کر رہی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ کل تین بجے صبح سے فائرنگ بند ہو جائے گی لیکن فی الحال ہماری فوجیں اپنی موجودہ پوزیشنوں پر ڈٹی رہیں گی۔ ہم نے سلامتی کونسل کو مطلع کر دیا ہے کہ اقوام متحدہ پر سنگین ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور یہ وقت اس کے لئے بہت بڑی آزمائش کا ہے۔ اگر وہ اس علاقے میں پائیدار امن کرنا چاہتی ہے تو اسے فوری طور پر تنازعہ کشمیر کے آبرومندانہ حل کی

طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اگر وہ اس میں ناکام رہی تو برصغیر پاک و ہند پہلے سے کہیں زیادہ
جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آجائے گا۔ آج سے ہم حق و صداقت
کی جدوجہد کے ایک نئے دور میں داخل ہوتے ہیں۔ جب بھارت نے ہم پر جارحانہ حملہ کیا تو ہم
نے اس چیلنج کو قبول کرلیا اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے دنیا پر ثابت کردیا کہ پاکستان کے
عوام اپنا دفاع بخوبی کرسکتے ہیں۔ پاکستان کے خلاف ہندوستان کی کسی اشتعال انگیزی کے بغیر یہ
جارحیت کوئی نئی بات نہیں بلکہ اس کے پیچھے اٹھارہ سال کی تاریخ ہے۔ ہماری طرف سے
ہندوستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی تمام کوششیں اس وجہ سے ناکام رہیں کہ
ہندوستان نے ریاست جموں و کشمیر میں رائے شماری کرنے کا بین الاقوامی وعدہ پورا کرنے
سے انکار کردیا۔ اس نے ایک ایک کرکے پرامن بات چیت کے تمام دروازے بند کردیئے یہاں
تک کہ کشمیری عوام نے جو مدت سے بھارتی جبر و تشدد کا شکار رہیں بغاوت کردی۔ کشمیری عوام
کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے اور ان سب لوگوں نے کشمیری عوام کی حمایت
کی ہے جو اس حق میں یقین رکھتے ہیں۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں شروع سے یہ علم تھا کہ ہندوستان پاکستان پر حملہ کرنے
کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ یہ بات اس وقت اور زیادہ کھل کر سامنے آگئی جب ہندوستان نے رن کچھ
کے سمجھوتے کے باوجود ہماری سرحدوں سے فوجیں ہٹانے سے انکار کردیا۔ کشمیر میں جو بغاوت
ہوئی اسے بھارت نے اپنی منظم جارحیت کے لئے محض ایک بہانہ کے طور پر استعمال کیا۔
تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھتے اور تمام سمجھوتوں اور معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے
دشمن نے پہلے حد مختارکہ کو عبور کیا۔ جب چھمب کے سیکٹر میں اس کے منصوبے ناکام بنا دئے گئے
تو اس نے لاہور پر حملہ کردیا۔ جنگ کی تاریخ میں اس حملہ کو ایک ملک کی طرف سے دوسرے
آزاد اور خود مختار ملک پر انتہائی وحشیانہ حملہ کے طور پر ریکارڈ کیا جائے گا۔

دشمن کا منصوبہ یہ تھا کہ ایک ہی وار میں لاہور پر قبضہ کرلیا جائے اور اس کے بعد
سیالکوٹ کی طرف سے ایک بہت بڑا حملہ کرکے گوجرانوالہ اور وزیر آباد پر قبضہ کرلیا جائے۔
اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ پشاور سے لے کر چٹاگانگ تک تمام قوم اس

سنگین چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے فردِ واحد کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی اور چند ہی گھنٹوں میں ہماری بہادر افواج نے دشمن کا حملہ پسپا کر دیا۔ محض جرأت اور عزم کی بدولت ایک بہت بڑی فوج کو شکست فاش دی گئی۔ لاہور سیکٹر سے بھاگتے ہی دشمن نے سیالکوٹ پر حملہ کر دیا۔ یہ وہی محاذ ہے جس پر دشمن کی جارحانہ قوت کو ختم کر دیا گیا۔ اس محاذ پر ایک روز میں تاریخ کی ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ لڑی گئی۔ جس میں دوسرے فوجی سازو سامان کے علاوہ چھ سو ٹینکوں نے حصہ لیا۔

دشمن کے مقابلہ میں ہماری فوجوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس کے علاوہ انتہائی مشکلات میں جنگ لڑنا پڑی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جرأت اور ہمت عطا کی اور ہم نے نہ صرف دشمن کو پیچھے دھکیل دیا بلکہ اسے زبردست نقصان پہنچایا۔

ہماری تعداد میں کم لیکن باہمت ایئر فورس نے دشمن پر جو تعداد میں چھ گنا زیادہ تھا ایسی ضرب کاری لگائی کہ اس کی طاقت کا بیشتر حصہ تباہ ہو گیا —

ہماری فضائیہ نے جنگ دشمن کے علاقہ میں جاکر لڑی اور اسے کچل کر رکھ دیا۔ اس تمام عرصہ میں پاک فضائیہ نے بے مثال مہارت اور جرأت کا ثبوت دیا اور عظیم کارنامے انجام دیئے۔ اس دوران وہ فضا کی مکمل طور پر مالک بنی رہی اور ہر محاذ پر میدانی فوجوں کی بے مثال امداد کی ہماری فضائیہ کے کارنامے ہمیشہ کے لئے یاد رہیں گے اور ہم سب کے لئے فخر اور سربلندی کا باعث بنے رہیں گے۔ پاکستان کو بچا لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و کرم عوام کا جذبہ اور ایثار اور ہماری باہمت، جرأت مند اور بہادر افواج کے یہ کارنامے کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے۔ پاکستان کے سپاہی نے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ، اپنے مقصد میں یقینِ کامل، ناقابل تسخیر جرأت اور اعلیٰ ترین مہارت کے ذریعے اپنے خون سے تاریخ کا ایک سنہری باب تحریر کیا ہے۔ بھارت کی مسلح طاقت کا گھمنڈ تار تار ہو چکا ہے۔ دنیا نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ہم نے حق کے لئے ایک ایسے دشمن کے خلاف کامیاب جنگ لڑی ہے جس کے سامراجی اور جارحانہ عزائم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہم ایک قوم کے حق خود ارادیت کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور دنیا نے ہماری اس جدوجہد کی اخلاقی اور مبنی بر انصاف بنیادوں کو تسلیم کر لیا ہے۔ ہم نے فائرنگ بند کرنا اس لئے منظور

کی ہے تاکہ دنیا پر ثابت کر سکیں کہ ہم امن کا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

سلامتی کونسل میں نمائندگی کرنے والی عالمی طاقتوں نے ہمیں پختہ یقین دلایا ہے کہ وہ تنازعہ کشمیر کی سنگینی اور اسے حل کرنے کی فوری ضرورت سے پوری طرح آگاہ ہیں۔

مجھے امید ہے کہ وہ بین الاقوامی امن کی خاطر اپنی یقین دہانیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ٹھوس اور فوری قدم اٹھائیں گی۔ تاکہ مسئلہ کشمیر کا آبرومندانہ تصفیہ ہو سکے۔

اس جدوجہد میں ان تمام اقوام نے ہماری حمایت کی جو امن اور آزادی میں یقین رکھتی ہیں عوامی جمہوریہ چین نے جس فراخ دلی اور خلوص سے ہماری اخلاقی امداد کی ہے اس کا نقش ہمیشہ کے لئے ہمارے دلوں میں ایک روشن یادگار کی طرح جاگزیں رہے گا۔ ہم ان کے بے حد ممنون ہیں۔ انڈونیشیا میں ہمارے بھائیوں نے ہماری جدوجہد اور ہمارے نصب العین کی پوری پوری امداد کی ہر پاکستانی کا دل انڈونیشی عوام کی امداد کے لئے شکر گزار ہے۔ ایران۔ ترکی۔ سعودی عرب، اردن اور شام نے بھی ہماری جدوجہد کی حمایت کی۔ اس کے علاوہ دنیا کے اور کئی لوگوں نے ہمارے مؤقف کی تائید کی ہے۔ پاکستانی عوام ان کے بے حد ممنون ہیں۔ اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے میں لاہور اور سیالکوٹ کے لوگوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے شدید ترین دشواریوں اور مشکلات کا خندہ دلی سے سامنا کیا۔ انہوں نے ایک لمحہ کے لئے اپنے عزم کو متزلزل یا اپنے حوصلہ کو پست نہیں ہونے دیا۔ پشاور سے لے کر چاٹگانگ تک تمام قوم ان پر فخر کرتی ہے۔ میرے ہم وطنو! ہمیں اپنا اتحاد اور اپنا عزم تام اور برقرار رکھنا چاہیئے۔ ہمیں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ جدوجہد ختم نہیں ہوئی۔ ہمیں ہر وقت تیار اور ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری راہنمائی کرے۔ مجھے قوم کی پوری تائید و حمایت کی توقع ہے۔ مجھے آپ کے احساسات کا پورا پورا علم ہے۔ لیکن ہمیں ایسی کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے جس سے ہمارے اتحاد اور نظم و ضبط پر حرف آتا ہو۔ ہماری منزل جو بہت دور نظر آتی تھی بہت قریب آگئی ہے۔"

اس کے ساتھ ہی سلامتی کونسل میں وزیرِ خارجہ مسٹر بھٹو نے جو تقریر کی اسے بی بی سی نے سال کی بہترین تقریر قرار دیا۔ یہ تقریر انتہائی تاریخی اہمیت کی حامل ہے اس لئے اس کا متن بھی

ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ مسٹر بھٹو نے کہا۔

"جناب صدر! میں آپ کا اور سلامتی کونسل کے ارکان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اتنی رات گئے ایک ایسے مسئلے پر بحث کرنے کے لئے جمع ہونے کی زحمت گوارا کی جو ہمارے عوام' برصغیر ایشیا اور شاید تمام دنیا کے لئے بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

جناب والا! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے اتنی رات گئے ہمیں درپیش ایسے سنگین مسائل پر بحث کرنے کے لئے یہ جلسہ طلب کیا۔ اظہار تشکر کے لئے میں صرف مستقل ارکان ہی سے خطاب نہیں کروں گا بلکہ میں کونسل کے دوسرے ارکان سے بھی اظہار خیال کا شرف حاصل کروں گا جنہوں نے اس جلسہ میں شرکت کی تکلیف فرمائی۔ میں پاکستان سے آیا ہوں اور میں نے اس جلسہ کے انعقاد کے لئے درخواست کی۔ اس لئے کہ ہم جن مسائل سے دوچار ہیں وہ اتنے بنیادی اور اہم ہیں کہ ہمیں ان پر غور اور فکر کے لئے اکٹھا ہونا ہی چاہیئے تھا۔

میں سیکرٹری جنرل کی ان مساعی پہ بے حد ممنون ہوں جن کا مقصد یہ ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان بامعنی تصفیہ ہو جائے۔ ہم ان کی کاوشوں سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ ہم ان کے اور سلامتی کونسل کے ممنون ہیں۔ ہم ان تمام امن پسند ملکوں کے بے حد ممنون ہیں جنہوں نے ایک ایسی جنگ میں دلچسپی لی جس کے ہم خواہاں نہیں تھے۔ اور جو ہم پر ایک جارح ملک نے ٹھوس دی ہے۔

پاکستان ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ آپ صرف دنیا کے نقشے پر نظر ڈالئے اور اندازہ لگایئے کہ ہمارا رقبہ کتنا ہے۔ ہمارے ذرائع، وسائل اور صلاحیت کس حد تک ہے۔

ہمیں ایک دیو استبداد سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ ایک ایسے جنگ جو سے سابقہ ہے جس نے ہمیشہ جارحیت کو پسند کیا۔ گزشتہ سولہ سترہ برس، جب سے ہم آزاد ہوئے ہیں ہم نے متعدد بار بھارت کو جارحانہ سرگرمیوں کا ارتکاب کرتے ہوئے پایا ہے۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر اب تک بھارت نے ہمیشہ جارحیت ہی کو اپنائے رکھا۔ اس نے جوناگڑھ، مناودر، منگرول، حیدرآباد اور گوا پر جارحانہ کارروائیاں کیں۔ اس نے ایسی صورت حال پیدا کر دی جو بھارت چین تنازعہ پر منتج ہوئی اور بھارتی زعماء کے مطابق پاکستان اس کا دشمن نمبر۱ ہے۔ بھارت کے نزدیک پاکستان ایک ایسا ملک ہے جسے سامنے رکھ کر بھارت کی پالیسیاں مرتب کی جاتی ہیں۔

۱۹۴۷ء سے ہم اس صورت حال سے دوچار ہیں۔ ہمیں ہمیشہ سے یہ علم ہے کہ بھارت پاکستان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ پاکستان کا بنیادی اصول یہ تھا کہ دو بڑی قوموں کے درمیان مستقل تصفیہ ہو جائے۔ سات سو سال تک ہم نے دو بڑی قومیتوں کے درمیان توازن اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی اور آخر کار ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ بھارت کے ساتھ دائمی امن صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے اگر ہم اپنے لئے الگ وطن قائم کر لیں۔ ایک ایسا ملک معرض وجود میں لائیں جو بے شک رقبہ میں کہیں چھوٹا ہو لیکن وہ اپنے سے عظیم اور طاقتور ملک کے ساتھ عزت مندانہ تعلقات رکھ سکے۔ یہ تھی وہ نمایاں ترین وجہ جو قیام پاکستان کے باعث بنی۔ ہمیں علم ہے کہ یورپ میں بھی کئی ایسے ملک ہیں جنہیں قریب تر ہونے کے لئے علیحدہ ہونا پڑا۔ مثال کے طور پر سویڈن اور ناروے کو ایک دوسرے کے قریب تر ہونے کے لئے علیحدگی اختیار کرنا پڑی۔ ہمارا یہ ایمان تھا کہ تشکیل پاکستان کے بعد بھارت اور پاکستان کے عوام کے درمیان ہم مستقل امن اور مستقل مفاہمت قائم کر سکیں گے۔

جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے۔ ہمارا ملک چھوٹا اور وسائل محدود ہیں۔ کوئی بھی شخص برصغیر کے نقشے پر نگاہ دوڑائے تو وہ یہ گواہی دے گا کہ ہم جنگ کے خواہاں نہیں۔

ہم جارحیت کے خواہاں نہیں، ہم تنازعہ نہیں چاہتے، ہم امن چاہتے ہیں تاکہ ہمارے عوام ترقی کریں۔ موجودہ دور ابھرتی ہوئی امیدوں اور آرزوؤں کا دور ہے۔ ہم اس امر کے خواہاں ہوں گے کہ ہماری تمام تر مساعی اقتصادی بہبود پر مرتکز ہوں۔ یہ کوئی قانونِ خداوندی نہیں کہ افریقہ اور ایشیا کے عوام ہمیشہ غربت کی چکی میں ہی پستے رہیں۔ ہماری قسمت میں ہی یہ نہیں لکھ دیا گیا اور نہ ہی یہ ناقابلِ تنسیخ آئین ہے کہ ہم غربت کی ابدیت میں گرفتار رہیں۔ ہم غربت کی زنجیروں کو توڑنا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے عوام کو بہتر زندگی سے ہمکنار کرنے کے خواہاں ہیں۔ ہمارا بھی جی چاہتا ہے کہ ہمارے بچوں کا مستقبل بہتر ہو۔

ایشیا اور افریقہ کے لیڈر اس امر کا پختہ ارادہ کئے ہوئے ہیں کہ ماضی کی حد بندیوں اور ماضی کے ورثے کو ختم کر دیا جائے۔ ایسا کرنے کے لئے ہمیں ہر صورت میں اپنے تمام وسائل پیداواری مقاصد پر صرف کرنا ہوں گے۔ تاکہ پُر امن اور بامقصد مستقبل حاصل ہو۔ یہ پاکستان جیسے چھوٹے ملک کی اشد

ضرورت ہے۔

ہم جھگڑا نہیں چاہتے۔ ہم جنگ کے طلب گار نہیں۔ ہم بنی نوع انسان کو گاجر مولی کی طرح کٹتے دیکھنا نہیں چاہتے۔ بھارتی عوام کی عزت کرتے ہیں اور ہمارے دلوں میں ان کے لئے احترام ہے۔ چند سال پہلے ہم ایک ہی ملک کا حصہ تھے۔ لیکن وہ وجوہ جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ہمیں علیحدہ ہونا پڑا۔ اور ہمارا خیال تھا کہ یہ علیحدگی ہمیں قریب تر لے آئے گی۔ اور یہ کہ ہمیں ہم آہنگی مفاہمت پیدا کرنی چاہیئے۔ تشکیل پاکستان کا مقصد یہ تھا کہ وہ علاقہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے پاکستان کا حصہ قرار پائے۔ اس بنیادی اصول کو بھارتی لیڈروں نے بھی تسلیم کر لیا تھا۔ ہم صرف اس بات کے خواہاں ہیں کہ بھارت کے ساتھ امن، دوستی اور مفاہمت کی صورت میں رہیں۔ بھارتی حکومت کے ساتھ ہم نے اور بھارتی حکومت و لیڈروں نے ہمارے عوام اور حکومت کے ساتھ ایسی فضا میں رہنے کا حلفیہ وعدہ کیا تھا۔

آج ہم ایک جنگ سے دوچار ہیں۔ ایسی جنگ جو ہم پر بھارت نے مسلط کی ہے، ایک ننگی جارحیت۔ پینتالیس کروڑ کا جارحانہ حملہ دس کروڑ عوام کے خلاف ایک جنگ جو حرص و آز کی جنگ ہے۔ ایک جنگ جو زبردست طاقتور ہمسایہ نے ایک چھوٹے ملک کے خلاف برپا کر رکھی ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے یورپ میں فرانس یا جرمنی، ڈنمارک کے خلاف جارحانہ کارروائی کریں۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے جنوبی امریکہ کے کسی چھوٹے سے ملک پر ارجنٹائن یا برازیل چڑھ دوڑیں۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے امریکہ کسی چھوٹے سے ملک کے خلاف جنگ کا آغاز کرد

ہم دنیا سے نیست و نابود ہونے کے لئے تیار نہیں۔ ہمیں زندگی سے پیار ہے۔ ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ دوسرے لوگ بھی زندہ رہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے عوام ترقی کریں لیکن آج بھارت کی اندھا دھند طاقت بلاتخصیص ہمارے شہروں پر بمباری کر رہی ہے بھارتی مسلح طاقتوں کی زبردست مشین ہمیں اپنی قوت کا نشانہ بنا رہی ہے۔

لیکن ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ ہم اپنے وقار اور پاکستان کی خاطر لڑیں گے۔ ہمیں جارحیت کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ ہماری سرزمینِ وطن کے خلاف جارحانہ کارروائی کی گئی ہے۔ لیکن ہم نے

رقبہ اور اپنے وسائل سے قطع نظر یہ عزم مصمم کر لیا ہے۔ ہمارا یہ آہنی عزم ہے کہ ہم لڑیں گے اس لئے کہ ہمارا مقصد مبنی بر انصاف ہے۔ ہم اصولوں کے دلدادہ ہیں۔ ہم نے اصولوں کو پامال نہیں کیا۔ ہم نے عہد نہیں توڑے۔

جناب والا! ہمارا ایمان حق خود اختیاری میں ہے۔ یہ ایک ایسا پختہ عقیدہ ہے جس نے تمام افریقہ اور انڈونیشیا میں زندگی کی نئی لہر دوڑا دی ہے۔ یہ ایک ایسی لہر اور ایک ایسا نیا سیلاب ہے جسے رد کیا نہیں جا سکتا —— یہی وجہ ہے کہ ہم برسر پیکار ہیں۔ ہم نتائج سے بے پروا ہو کر جنگ کر رہے ہیں لیکن ہم پورے جوش و خروش سے لڑیں گے۔ ہمیں اس بات کی قطعی پروا نہیں کہ ہمارے راستے میں کونسی رکاوٹیں کھڑی ہوتی ہیں یا ہماری راہ میں کونسی طاقتیں منظم ہوتی ہیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے سیکرٹری جنرل نے بعض بہت تعمیری مشورے دیئے ہیں اور ہم ان کے ممنون ہیں۔ وہ صرف اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ہی نہیں ہیں وہ پاکستان اور بھارت کے عظیم ایشیائی ہمسایہ ملک کے فرزند بھی ہیں۔ ہم ایک عظیم ایشیائی ملک کے لیڈر اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ہونے کے باعث ان سے تعاون کرنا چاہتے ہیں۔

پاکستان میں ہماری ان سے بڑی مفید بات چیت ہوئی اور ہم نے انہیں بتا دیا تھا کہ ہم امن کے خواہاں ہیں، ہم جنگ نہیں چاہتے۔ ہم تباہی نہیں چاہتے۔ ہم بربادی نہیں چاہتے۔ لیکن یہ امن بامعنی ہونا چاہیئے۔ یہ امن بامقصد ہونا چاہیئے۔ ایک ایسا امن جس میں پاکستان اور بھارت دونوں ہی اچھے ہمسایوں کی طرح رہ سکیں۔ ہم تنازعہ کے خواہاں نہیں۔ ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھارت کے ساتھ جھگڑا نہیں چاہتے۔ دنیا کے کسی بھی حصہ کے عوام ایسا نہیں چاہیں گے۔

ہم مقابلتاً چھوٹا ملک ہیں۔ ہماری پالیسی کا بنیادی مسلک یہ رہا ہے کہ تمام ہمسایہ ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے جائیں۔ اور ہندوستان ہمارا سب سے بڑا ہمسایہ ہے۔

اگر ہم تمام دنیا کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کر لیں لیکن بھارت جیسا کہ میں نے کہا ہے ہمارے تاریخی، سیاسی اور جغرافیائی وجوہ کی بنا پر اس کے ساتھ بہت سے تعلق ہیں اور وہ ہمارا سب سے بڑا ہمسایہ ملک ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہمسائیگی کے بہتر تعلقات قائم کئے جائیں۔ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ اس طرح کے تعلقات قائم کئے جائیں۔ بھارتی نمائندے

جنہیں میں ایک طویل مدت سے بہت اچھی طرح جانتا ہوں وہ ان تمام مساعی سے آگاہ ہیں جو ہم نے بھارت کے ساتھ دوستانہ مراسم بروئے کار لانے میں صرف کیں۔ انہیں اس بات کا علم ہے کہ ہمارے صدر جب سے برسر اقتدار آئے ہیں انہوں نے بھارت کے ساتھ ہمسائیگی کے اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے مثبت اقدامات کئے۔ ہم نے بھارت اور پاکستان کے درمیان امن، بھائی چارے اور دوستی کے لئے کئی ایک اقدامات کئے۔

یہ تاریخ کا ایک مشہور عام واقعہ ہے کہ وہ جب سے پاکستان کے صدر بنے ہیں۔ انہوں نے تجارت، اقتصادیات اور سیاسیات کی زندگی کے ہر میدان میں بھارت کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کئے۔ کیا دنیا بھول چکی ہے کہ یہ صدر پاکستان ہی تھے جنہوں نے اس امر کی پیشکش کی تھی کہ ہمیں مشترکہ دفاع کرنا چاہیئے تاکہ دونوں ملکوں کی مسلح فوجیں ایکدوسرے کی طرف برہم نظروں سے نہ دیکھ سکیں۔ اور یہ کہ ہمیں اپنی مشکلات کو حل کرنے کے لئے خود کچھ کرنا چاہیئے۔

یہ تاریخ اور اس کے ریکارڈ کی بات ہے کہ ہم بھارت کے ساتھ اچھے دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں، اور ہم بھارت کے ساتھ امن چاہتے ہیں۔ لیکن یہ امن باعزت ہونا چاہیئے۔ جو ایک خوددار اور باعزت قوم کے شایان شان ہو۔ بھارت کو یہ قبول کرنا چاہیئے کہ امن صرف اور صرف وقار اور عزت نفس کی بنیاد پر ہی قائم ہو سکتا ہے۔ اس کی بنیاد اس کے اپنے وعدے، حلف کی بنیاد پر ہونے چاہئیں۔ وہ وعدے اور حلف ہونے چاہئیں جو اس نے پاکستانی عوام، بھارتی عوام اور دنیا کے ساتھ کئے ہیں۔ اور ان سب سے بالا جموں اور کشمیر کے عوام کے ساتھ کئے ہیں۔

جموں اور کشمیر بھارت کا جزو لاینفک نہیں اور نہ ہی یہ کبھی بھارت کا جزو لاینفک رہا ہے جموں اور کشمیر، پاکستان اور بھارت دونوں کے درمیان متنازعہ علاقہ چلا آ رہا ہے۔ الفاظ اور مفاہمت کی تمام تر قوت کے ساتھ یہ بھارت کے مقابلے پر پاکستان کا زیادہ قریبی حصہ ہے۔ جموں اور کشمیر کے عوام خون اور گوشت پوست کے رشتے میں پاکستان کے عوام کا حصہ ہیں۔ ثقافتی... جغرافیائی اور تاریخی ہر صورت اور ہر طرح وہ ہمارے اور ہم ان کے ہیں۔ وہ پاکستانی عوام کا حصہ ہیں

ہم ایک ہزار سال تک جنگ جاری رکھیں گے۔ ایسی جنگ جو دفاعی جنگ ہے۔ میں نے

گزشتہ سال سلامتی کونسل کو اس سے آگاہ کیا۔ اس ادارہ کو جو اپنی تمام تر دانشمندی اور طاقت کے باوجود ہمیں ایک قرارداد تک دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ سلامتی کونسل نے محسوس کیا گویا ہم اس کے سامنے گڑھا مردہ اکھاڑ لائے ہیں اور یہ کہ ہم داخلی گھریلو پراپگنڈہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہم تمام دنیا کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام نے جو وعدے اور حلف اٹھائے تھے ان سے ہرگز دستبردار نہیں ہوں گے۔ بھارتی بے شک اپنے وعدوں اور حلفوں سے پھر جائیں لیکن ہم اپنے رقبے اور وسائل کی پروا کئے بغیر ان سے کبھی منہ نہیں پھیریں گے۔ ہم آخری دم تک لڑتے رہیں گے۔ ہم اپنے دفاع کی خاطر لڑیں گے ہم اپنے وقار و عزت کی خاطر جنگ کریں گے۔ ہم جارح نہیں ہیں۔ ہمیں جارحیت کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ یہ فرض سلامتی کونسل کا تھا کہ وہ اعلان کرتی کون جارح ہے اور کس پر جارحانہ حملہ کیا گیا ہے۔ یہ پاکستان تھا جسے جارحیت کا ہدف بنایا گیا۔

بعض ایسے ملک جو ملک بھی کہلانے کے مستحق نہیں اور جنہیں یہ حق نہیں کہ وہ یہاں موجود ہوں۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے میں ان کی طرف اشارہ نہیں کر رہا ہوں۔ میں دنیا کے تمام امن پسند ملکوں کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ میں بڑی طاقتوں کی بات کرتا ہوں۔

میں ان ملکوں کی طرف اشارہ کر رہا ہوں جو انصاف میں یقین رکھتے ہیں۔ جن کا مقصد سچائی صداقت اور وقار ہے۔ آخر کار تاریخ بے کار و بے معنی تو نہیں۔ ماضی میں بھی جنگیں لڑی گئی ہیں اور عوام نے عظیم مقاصد اور سچائی کے پرچموں کو بلند رکھا۔ میں سلامتی کونسل میں عظیم طاقتوں کی طرف اشارہ کر رہا ہوں اور ان طاقتوں کی طرف بھی جو سلامتی کونسل میں سچائی اور حقانیت کی علمبردار ہیں۔ آپ نے انصاف کا پرچم بلند رکھنے کے لئے جو بھی مساعی کیں ان پر ہم آپ کے ممنون ہیں۔ اس لئے کہ بالآخر یقیناً حق و صداقت کا بول بالا ہوگا۔ پہلے سے کہیں ہمارا یہ پختہ ایمان و عقیدہ ہو چکا ہے کہ خواہ کچھ ہو جموں و کشمیر کے عوام کے لئے انصاف کی شمع روشن ہو کر رہے گی۔ پچاس لاکھ عوام کو یہ حق ملنا چاہیئے کہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں۔ ان کے ساتھ اس سے مختلف سلوک نہ کیا جائے۔

افریقہ اور ایشیا کے طول و عرض میں نو حق خود ارادیت کا سورج چمکے۔ تمام دنیا اس سے

بہرہ ور ہو۔ لیکن جموں وکشمیر کے عوام کو محروم کر دیا جائے۔ کیا وہ بھارتی سوسائٹی کے اچھوت ہیں۔ کیا وہ گھٹیا درجے کے اچھوت ہیں کہ انہیں اپنے مستقبل کا تعین کرنے کی اجازت نہ دی جائے؟ فرانس کے عظیم ملک نے الجزائر کو حق خود ارادیت کی اجازت دی۔ حق خود ارادیت ایک نظریہ ہے۔ سوویت یونین دنیا بھر کے عوام کو حق خود ارادیت دینے میں یقین رکھتی ہے۔ تمام دنیا حقِ خود ارادیت کی ترجمان و داعی ہے۔ کیا صرف جموں وکشمیر کے عوام کو ہی اس حق سے محروم رکھا جائے تاکہ قوت اصول پر حاوی ہے؟ طاقت کبھی اصول پر حاوی نہیں ہو سکتی۔ آخر کار اصول، طاقت پر غالب آ کر رہتا ہے۔ یہ مسیحی نظریہ ہے۔ یہ اسلامی نظریہ ہے یہ ایک مہذب نظریہ ہے۔ وہ قومیں جو اس نظریہ میں ایمان نہیں رکھتیں۔ انہیں نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

بھارت اپنی تمام تر قوت اور وسائل کے باوجود تن تنہا ہے۔ کوئی نہیں جو کھلم کھلا اس کی حمایت پر اترے۔ تمام ایشیا اور افریقہ کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتا ہے کاسابلانکا میں عرب ممالک نے کشمیریوں کے حقِ خود ارادیت کی حمایت کی ہے۔ یورپی ملکوں نے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کی۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے یہ کہا کہ تاریخی حقیقت یہی ہے کہ کشمیر میں استصواب رائے ہونا چاہیئے۔

ایک طرف تمام دنیا حق۔ انصاف اور اخلاق کے لئے بنیان مرصوص بنی ہوئی ہے اور دوسری طرف ایک ایسی جنگی مشین ہے جو دوسرے ملکوں کی سرزمین پر غاصبانہ قبضہ کرنے اور اپنے حلفوں کی دھجیاں اڑانے والی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ عوام کی مرضی و خواہش اور علوی روح کو کچل کر رکھ دیا جائے۔ ہمارے عوام کے عزم مصمم اور زندہ و تابندہ روح کو کبھی کچلا نہیں جا سکتا۔ آپ ایک جنگ بندی کرا سکتے ہیں۔ آپ دوسری جنگ بندی کرا سکتے ہیں لیکن دس کروڑ پاکستانی عوام اپنے اصولوں کو خیر باد کہنے کے بجائے صفحہ ہستی سے معدوم ہونا پسند کریں گے۔ لیکن وہ یہ ہرگز برداشت نہیں کریں گے کہ ان کے اصولوں کو محض جبر اور قوت کے بل پر کچل کر رکھ دیا جائے۔

ان گزارشات کے بعد میں صدر پاکستان کا وہ پیغام جو راولپنڈی سے دو بجے شب

(راولپنڈی وقت گیارہ بجے دن) آج (بدھ) ہی موصول ہوا ہے۔

"پاکستان سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر ۲۱۱ کو غیر تسلی بخش قرار دیتا ہے۔ تاہم بین الاقوامی امن کے مفاد کی خاطر اور سلامتی کونسل کو خود کار طریق کار کا موقع دینے کے لئے جو موجودہ تنازعہ کی جڑ — "تنازعہ جموں وکشمیر کے عزت مندانہ حل کی طرف راہنمائی کرے"۔ میں نے پاکستان کی مسلح افواج کو مندرجہ ذیل حکم دیا ہے۔ وہ مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق بارہ بج کر پانچ منٹ پر لڑائی بند کر دیں گی۔

اس وقت سے وہ دشمن کی فوجوں پر فائرنگ نہیں کریں گی جب تک کہ ان پر فائر نہیں کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ بھارتی حکومت بھی اپنی مسلح افواج کو ایسے ہی احکام جاری کرے۔

بین الاقوامی امن اور بین الاقوامی خیر سگالی کے لئے ہم نے اپنی فوجوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ لڑائی بند کر دیں بشرطیکہ بھارت بھی لڑائی بند کر دے۔ لیکن محض جنگ بندی ہی کافی نہیں ہے۔ سلامتی کونسل — کو اب اس مسئلہ کی روح کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اٹھارہ سال تک اس نے اس مسئلہ کو بازیچۂ اطفال بنائے رکھا ہے لیکن اب وہ پچاس لاکھ افراد کی زندگیوں سے نہیں کھیل سکتی۔ یہ سلامتی کونسل کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ جموں وکشمیر کے مسئلہ کے بامقصد اور دیرپا حل کی طرف توجہ دے۔ سلامتی کونسل نے اٹھارہ برس تک اس مسئلہ کو دبائے رکھا۔ یہ مسئلہ آج دنیا کے لئے انتہائی سنگین مسئلہ ہے اور سلامتی کونسل کے دفاتر میں اس مسئلے پر جتنی قراردادیں، رپورٹیں اور دستاویزات موجود ہیں اتنی کسی اور مسئلے کے متعلق موجود نہیں ہونگی۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک مسئلے کے متعلق جس کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ اس سے پوری دنیا جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آجائے گی اور جو حقیقتاً ایسا مسئلہ ہے کہ جو عالمی جنگ میں تبدیل ہو سکتا ہے — اور — موجودہ لڑائی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ جنگ عالمی جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ سلامتی کونسل نے انتہائی سستی اور کاہلی کا ثبوت دیا ہے۔

میں گزشتہ سال بھی یہاں آیا تھا اور سلامتی کونسل پاکستان کو کاغذ کا ایک پرزہ" جسے قرارداد کہا جاتا ہے دینے کے لئے تیار نہیں تھی۔ وہ تو اس مسئلے پر غور کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ تو ایک مردہ مسئلہ ہے۔ اس میں کوئی زندگی ہی نہیں ہے۔ یہ تو جامد و

بے جان ہے۔ یہ مسئلہ کبھی نہیں مر سکتا۔ یہ کبھی بے جان نہیں ہو سکتا۔

سلامتی کونسل کے لئے یہ آخری موقع ہے کہ وہ اپنی تمام تر طاقت، قوت، توانائی اور اخلاقی ذمہ داری کو جموں و کشمیر میں منصفانہ، دیانتدارانہ اور عزت مندانہ حل پر صرف کر دے۔ تاریخ افراد کی طرح کونسلوں، تنظیموں یا اداروں کا انتظار نہیں کیا کرتی۔ آخر کار ہمیں اپنی منزل خود متعین کرنے والا بننا پڑے گا۔ میں اپنی حکومت کی طرف سے سلامتی کونسل کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اب اگر اس آخری موقع کے بعد بھی اقوام متحدہ نے اپنی پوری اخلاقی ذمہ داری اور جموں و کشمیر کے منصفانہ و مساویانہ حل کے لئے زور نہ ڈالا تو پاکستان کو بامر مجبوری اقوام متحدہ سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔

ہم اقوام متحدہ کو آخری موقع دیتے ہیں کہ وہ جموں و کشمیر کا بامقصد پر امن اور دائمی حل تلاش کرے اور ایک طے شدہ وقت کے اندر اسے حل کرے اقوام متحدہ پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اگر وہ اقوام متحدہ کے انسانی منشور کے تقاضوں کے مطابق اسے حل نہیں کرتی تو پاکستان کو اقوام متحدہ سے نکلنا ہی پڑے گا۔ میں یہ تمام باتیں الٹی میٹم کی صورت میں نہیں کہہ رہا۔ میں تو اس منشور کے اغراض و مقاصد کا ہر لحاظ سے پابند اور توقیر کا پابند ہوں۔ اقوام متحدہ کو چھوڑنے کی صورت میں دنیا کی ایک تہائی آبادی اس سے الگ ہو جائے گی۔ اور وہ قومیں جو اپنے آپ کو مملکتیں قرار دیتی ہیں سلامتی کونسل کی رکن رہیں گی"۔

۲۲ ستمبر کو ایک طرف تو بھارتی حکومت پاکستان کے جوابی حملوں اور بہادرانِ صف شکن کی شجاعت و بسالت کی خاراشگافیوں کی تاب نہ لا کر پاکستان کے ساتھ صلح کرنے کے لئے بیقرار ہوئی جا رہی تھی۔ اقوام متحدہ میں بڑی طاقتوں کے سامنے گڑگڑا کر جنگ بندی کے لئے تڑپ رہی تھی۔ اور دوسری طرف اپنی چالبازیوں اور سیاسی دسیسہ کاریوں میں مصروف تھی۔ ان چالبازیوں کا سب سے بڑا مکارانہ شاہکار یہ تھا کہ اس نے عین موقع پر جب کہ جنگ بندی کی گفتگوئیں ہو رہی تھیں محاذ پر زیادہ زوردار حملہ کر دیا۔ اور چاہا کہ جو علاقہ اس سے چھن چکا ہے اس پر دوبارہ قبضہ کر لے اس ناپاک منصوبے کا جو منہ توڑ جواب پاکستان نے دیا اور اس کے فرزندوں نے بے مثال جرأت مندی اور شجاعت کا جواب دیتے ہوئے

دشمن کے دانت نہ صرف بری طرح کھٹے کر دیئے بلکہ کسی بھی محاذ پر اسے ایک قدم آگے نہ بڑھنے دیا۔ اس حملہ میں بھارتی بحریہ بھی شامل ہوگیا۔ اور اس نے اپنی کمینہ جنگی چال چلتے ہوئے پاکستانی بحریہ پر حملہ کر دیا۔ اس کے جواب میں پاکستانی بحریہ نے جو یلغار کی اس کے نتیجہ میں بھارت کا جنگی جہاز برباد کر دیا گیا۔ اس روز کی جنگی معرکہ آرائیوں کی تفصیلات کے مطابق بھارتی فوجوں نے کھیم کرن، واہگہ اٹاری اور راجستھان کے محاذوں پر بڑے پیمانے پر حملے کئے لیکن پاکستانی فوجوں نے ان سب حملوں کو بری طرح ناکام بنا دیا۔ کھیم کرن سیکٹر میں بھارت کی ایک ڈویژن فوج نے پیشقدمی کی کوشش کی پاک فوجیں فوراً حرکت میں آگئیں۔ انہوں نے دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچا کر پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ واہگہ اٹاری سیکٹر میں بھی پاکستان کی شیردل فوجوں نے آگے بڑھنے کی بھارتی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ یہاں پاکستانی فضائیہ کے بمباروں نے میدانی فوجوں کی امداد کے لئے اٹاری سے تین میل مشرق میں دشمن پر تابڑ توڑ حملے کئے۔ بھارت کی بری فوج کو بھارتی لڑاکا طیاروں نے مدد دی۔ پاک فوج نے دشمن کے عزائم کو ناکام بنا دیا اور فوجی ساز و سامان کا ایک بہت بڑا بھارتی قافلہ اسلحہ کے ذخیرہ سمیت اڑا دیا۔ پاک فضائیہ نے واہگہ اٹاری سیکٹر میں دشمن کے کئی فوجی ٹھکانوں اور جمگھٹوں پر بھی کامیاب حملے کئے۔

راجستھان کے سیکٹر میں دشمن کی ایک بٹالین سے زائد فوج نے ڈالی کی طرف بڑھنے کی کوشش کی لیکن دشمن کو شدید نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا گیا۔ پاکستانی فوجوں نے دشمن کے ایک ٹینک پر قبضہ کر لیا اور دو کو تباہ کر دیا۔ کل رات اطلاع ملی تھی کہ یہاں بھارتی فوج کے پانچ افسر، دو جونئر کمیشنڈ افسر اور نوے دوسرے فوجی گرفتار کر لئے گئے۔ اب مزید فوجیوں کی گرفتاریوں کی اطلاع ملی۔

اپنی تباہی کو چھپانے کے لئے بھارتی ریڈیو نے کل رات یہ دعویٰ کیا کہ پاک فضائیہ نے امرتسر پر بمباری کی۔ پاکستان کے ایک سرکاری ترجمان نے اس خبر کو سفید جھوٹ قرار دیتے ہوئے بتایا کہ "بمباری اٹاری سے آگے امرتسر جانے والی شاہراہ کے فوجی ٹھکانوں اور سپلائی لائنوں پر کی گئی۔ پاکستان مشرقی پنجاب کے سکھوں کو کئی بار یہ اطمینان دلا چکا ہے کہ ہوائی حملہ میں ان کے مقدس مقامات کو محفوظ رکھا جائے گا۔"

وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے بتایا کہ "ہماری فوجوں نے راجستھان سیکٹر میں مزید کامیابیاں

حاصل کی ہیں اور وہ دشمن کے علاقہ میں دور تک آگے بڑھ گئی ہیں۔ اب دشمن کے وسیع علاقے پر پاکستانی فوجوں کا کنٹرول ہے"۔ ترجمان نے بھارت کے اس دعوے کو بے بنیاد قرار دیا کہ "راجستھان سیکٹر میں پاکستانی علاقہ کی ایک چوکی پر بھارتی فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔ البتہ بھارتی فوج نے اس چوکی کی طرف بڑھنے کی کوشش کی لیکن اسے بھاری جانی نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا گیا۔ دشمن اپنی دو جیپیں، دوسرے ہتھیار اور کئی لاشیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ہماری فوجوں نے رام گڑھ کے شمال مغرب میں دشمن کی تین چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

کھیم کرن حسینی والا سیکٹر میں آج دشمن نے کچھ آگے بڑھنے کی کوشش کی مگر اسے بھاری جانی نقصان پہنچا کر یہ کوشش ناکام بنا دی گئی۔ اس سیکٹر میں ہماری طیارہ شکن توپوں نے دشمن کا ایک ہنٹر طیارہ مار گرایا۔ اس طیارہ کے ہواباز نے چھاتے کے ذریعہ چھلانگ لگا دی لیکن اسے پکڑ لیا گیا وہ زخمی ہو گیا۔ اور اس وقت فوجی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ جہاں اس کی ہر طرح سے خبر گیری کی جا رہی ہے۔

سیالکوٹ، لاہور، فاضلکا کے سیکٹروں سے کسی تازہ کارروائی کی اطلاع نہیں آئی۔

آخری اطلاعات مظہر ہیں کہ میدان میں ہماری فوجوں کا دشمن پر غلبہ ہے اور اسے بھاری جانی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ پاکستانی فضائیہ نے کل جودھپور کے فضائی اڈے پر زبردست بمباری کی اور کل رات کھیم کرن کے سیکٹر میں دشمن کے فوجی جمگھٹوں اور ٹینکوں کو نشانہ بنایا۔ کل دن کے وقت پاک فضائیہ نے دشمن کے گیارہ ٹینک ۲۵ بھاری اور درمیانی توپیں ۲۹ ٹرک اور گولہ بارود کے متعدد ذخیرے بمباری سے برباد کر دئے۔

راجستھان سیکٹر میں رام گڑھ سے شمال مشرق میں بھارت کی دو اور چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ اب ان چوکیوں کے درمیانی علاقے پر پاکستانی فوجیں چھائی ہوئی ہیں۔ پاکستانی فوج نے دانگر اٹاری سیکٹر میں دشمن کو اس کے اگلے مورچوں سے پیچھے دھکیل دیا ہے اور اسے سخت جانی اور مادی نقصان پہنچایا ہے۔ جس علاقے پر پاکستانی فوج نے دوبارہ قبضہ کیا ہے اس میں دشمن کا بہت سا فوجی ساز و سامان پاکستانی فوج کے ہاتھ آیا ہے۔ بھارتی فوج نے راجستھان کے سیکٹر میں ڈالی کے قریب واقع ایک ہسپتال اور شہری آبادی پر بمباری کی جس سے ہسپتال اور شہری آبادی

کو نقصان پہنچا۔ بمباری کی وجہ سے دو ایمبولینس گاڑیوں اور ایک سول ہیلی کاپٹر کو بھی نقصان پہنچا۔"

وزیر اعظم روس کی طرف سے مسئلہ کشمیر کو پُرامن طور پر طے کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں میں پوری سنجیدگی سے غور و فکر شروع ہو گیا۔ پاکستان نے اس تجویز کو اصولاً تسلیم کر لیا۔ لیکن صدر مملکت نے صرف اتنا کہا کہ وہ مناسب موقع آتے ہی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں اپنا فرض ادا کریں گے۔ صدر پاکستان کی اس سیاسی وسفارتی بصیرت پر بھارتی سیاستدانوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ چاروناچار انہیں بھی یہ کہنا پڑا کہ "بھارت مسئلہ کشمیر پر تاشقند میں بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔"

پاکستان نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مسٹر کوسیجن اس ملاقات میں شروع سے آخر تک شریک ہوں۔ تاکہ وہ خود بھی اس بات کا اندازہ لگا سکیں کہ دونوں ملکوں میں کس کا رویہ معقول ہے۔ روس نے اس سے پہلے کسی بین الاقوامی تنازعہ میں مصالحت کی پیش کش نہ کی تھی اس لئے سیاسی مبصر اس کے اثرات کا خاص طور پر اندازہ کرتے رہے۔ اگر بھارت اس گفتگو میں شریک ہونے سے انکار کر دیتا تو بین الاقوامی سیاست ایک نیا رُخ اختیار کر لیتی۔

پاکستان کے اندرونی محاذ پر سرحدات سے لُٹے پٹے جو لوگ مختلف مقامات پر پناہ گزین تھے ان کی بھرپور امداد کے لیے کوششیں جاری تھیں۔ ننکانہ صاحب کے کیمپ میں مقیم جنگی بے گھروں سے جب اظہار ہمدردی کیا گیا تو انہوں نے عزم وحوصلہ سے کہا۔ "بھارتی درندوں نے ہم پر جو مظالم ڈھائے ہیں اور ہماری املاک کو جس بے دردی سے لوٹا ہے اس کا ہمیں ذرا برابر قلق نہیں۔ کشمیر اور ناموسِ وطن کی خاطر یہ قربانی کوئی قربانی نہیں۔ صدر پاکستان کو بتا دیجیے کہ اگر اس سے بھی بڑی قربانیاں دینا پڑیں تو ہم تیار ہیں۔"

یہ جذبات صرف ننکانہ صاحب میں ہی نہیں ہر جگہ انہیں جذبات کا اظہار کیا گیا۔ اور یہ تھی ایک زندہ و پائندہ قوم کی نشانی!



صدر ایوب، کمانڈرانچیف
اور
دوسرے فوجی جرنیلوں
کے ہمراہ محاذِ جنگ کا
بنفسِ نفیس معائنہ کر
رہے ہیں۔

۲۳ ستمبر

• پاک بحریہ نے بھارتی جنگی جہاز کو ڈبو دیا۔ جنگ بندی میں توسیع کی بھارتی درخواست اپنی ذلّت آمیز شکست سے ناجائز فائدہ اٹھانا تھا۔

• پاکستانی مجاہدوں کی شجاعت اور حوصلے کی داستانیں آنے والی نسلوں کے خون میں حرارت اور ان میں ہمت، بلند حوصلگی اور استقلال پیدا کریں گی —— جنرل محمد موسیٰ

○ ○ ○ ○

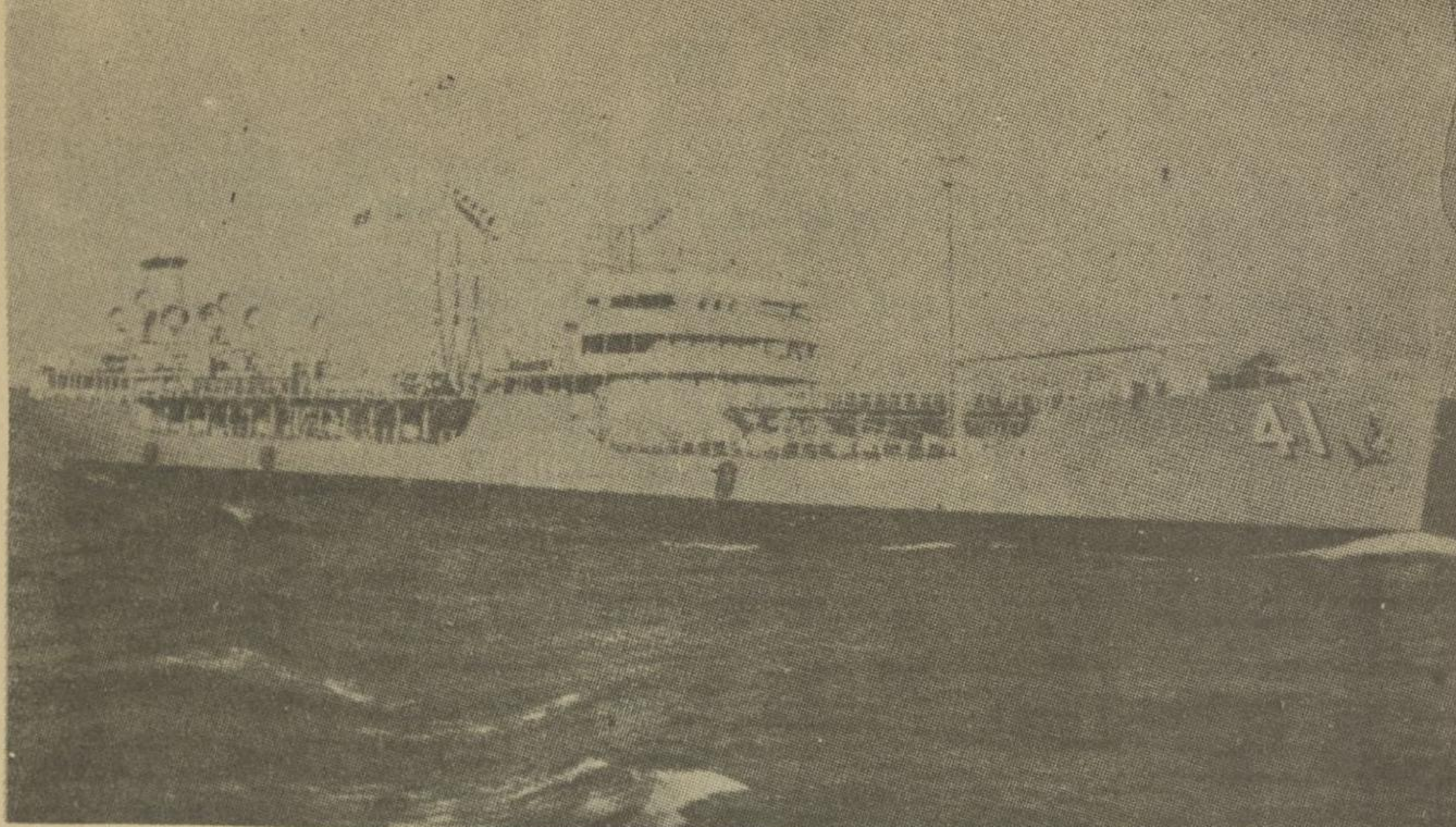
پانی پت بلاتا ہے

دادیٔ گل سرِ ویرانہ نہیں مل سکتی!
ہند میں ہمتتِ مردانہ نہیں مل سکتی
چند ہتھیار تو امریکہ سے لے آئے مگر
بھیک میں جراتِ رندانہ نہیں مل سکتی

اک نظر جذبۂ ایثارِ شہیداں دیکھو!
عشق کا شوقِ شہادت سرِ میداں دیکھو
خاک اور خون میں کفّار کو غلطاں دیکھو
وعدہ اس طرح نبھاتے ہیں مسلماں دیکھو

کُفر و اسلام کی جنگوں کا وہ میدانِ قدیم
غازیو! پھر تمہیں ہر آن بلاتا ہے، چلو
جس کو چھوڑ کر آئے تھے اس پاک وطن کی خاطر
پانی پت پھر تمہیں فرقان بلاتا ہے، چلو

عظیم الرحمان فرقان



بھارتی فریگیٹ جہاز جسے پاکستانی آبدوز "غازی" نے غرق کیا۔

کسی قوم اور ملک کے بارے میں مجموعی طور پر منافقت، دھوکہ بازی، بددیانتی اور بدفطرتی کا الزام عائد کرنا بہت زیادہ قابل تحسین بات نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ کوئی طے شدہ اور مسلمہ اصول ہوتا ہے لیکن جہاں تک بھارتی حکومت کی موجودہ لیڈرشپ اور بھارتی ہندوؤں کا تعلق ہے۔ ہزار ہا سال کی غلامی نے ان کی فطرت کو مسخ کر دیا ہے۔ دھوکہ، فریب، چالبازی اور بددیانتی ان کی فطرت ثانیہ بن گئی ہے۔ جب ایک طرف بھارت کو اپنی تمام تر سروسامانیوں اور طاقت و قوت کے باوجود کچھ ہاتھ نہ لگا۔ بھارت چین کے بعد پاکستان کے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہوا اور اس کی عسکری وجاہت کے سر پر شدید تر ضرب لگائی گئی۔ تو اس نے اپنے نئے آقا امریکہ سے درپردہ یہ درخواست شروع کر دی کہ وہ کسی نہ کسی طرح پاکستان کو جنگ سے باز رکھے۔ امریکہ، روس اور دوسری بڑی طاقتوں نے صدر پاکستان سے امن عالم کے نام پر درخواست کی کہ پاکستان جنگ بند کر دے لیکن پاکستان کا موقف یہ تھا کہ جو علت جنگ کی باعث ہوئی ہے جب تک اس سیاسی مسئلہ کا حل نہیں ہوگا۔ جنگ بندی کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اور یہ جنگ بندی محض عارضی ثابت ہوگی۔ ایک طرف تو پاکستان اپنی روایتی دیانتداری پر عمل کر رہا تھا اور دوسری طرف بھارت اپنی دسیسہ کاریوں میں مصروف تھا۔ اس نے سلامتی کونسل سے کہا کہ اسے جنگ بندی میں مزید پندرہ گھنٹوں کی مہلت دی جائے۔ بظاہر اس نے یہ مہلت اپنی فوجوں کو جنگ بندی کی اطلاع دینے

کے لئے مانگی تھی۔ لیکن فی الحقیقت وہ کوئی اور ہی چال چل رہا تھا۔ اور وہ یہ چال تھی کہ اس نے مختلف محاذوں پر تازہ دم فوج بھیج دی اور مزید جارحانہ حرکات شروع کر دیں۔ لیکن پاکستان کے بہادر اور مجاہد جوانوں نے بھارت کی اس چال کو بھی بری طرح ناکام بنا دیا اور آخری روز پاکستان کی بہادر بحریہ نے دشمن کا ایک جنگی جہاز تباہ کر دیا۔ چنانچہ اس روز اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئیں۔ ان کا ملخص یہ تھا: "محاذ کی آخری اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ جنگ بندی کی میعاد میں جو توسیع کی گئی تھی۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھارت کی بری بحری اور فضائی فوجوں نے سترہ روز کی مسلسل پٹائی کی خفت مٹانے اور اپنی لاج رکھنے کی خاطر کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل کرنے کے لئے آخری لمحوں میں جان اور سامان کے نقصان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جی توڑ حملے کئے۔ لیکن انہیں ہر محاذ پر منہ کی کھانی پڑی۔ ہندوستانی بحریے کے ایک بیڑے نے گہرے سمندر میں پاکستانی بحریہ کے ایک یونٹ پر حملہ کر دیا۔ لیکن ہمارے بیڑے کے جوابی حملے میں دشمن کا ایک تباہ کن جنگی جہاز (فریگیٹ) غرق ہو گیا۔ اس جہاز میں دو توپیں اور کئی درجن تارپیڈو پھینکنے والی توپیں لگی ہوئی تھیں۔ جہاز کا عملہ ایک درجن افسروں اور ڈھائی سو جوانوں پر مشتمل تھا۔ جہاز کی قیمت ایک کروڑ روپے کے لگ بھگ ہے اس جھڑپ میں ہماری بحری فوج کو جان یا سامان کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس سلسلہ میں تفصیلات نہیں بتائی گئی ہیں۔ بلکہ صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ دشمن کے بحری جنگی جہازوں نے بدھ کے روز پاکستانی بحریہ یونٹ پر حملہ کیا تھا۔ اور ہمارے جنگی جہازوں نے جوابی حملہ کر کے دشمن کا ایک جدید ترین جنگی جہاز غرق کر دیا۔

یاد رہے کہ ہماری بحری فوج نے ۹ ستمبر کو علی الصبح دوارکا کے بحری اڈے پر حملہ کر کے نہ صرف دشمن کی ساحلی توپیں خاموش کر دی تھیں بلکہ اس مقام پر بھارت کا ہوائی اڈہ اور راڈار کا نظام بالکل تباہ کر دیا تھا۔ دشمن اس اڈے کو کراچی پر ہوائی حملوں کے لئے استعمال کرتا رہا تھا۔ بحریہ کے جہازوں نے ڈیڑھ گھنٹہ تک راڈار کے مرکز اور فوجی ٹھکانوں پر بمباری کی تو دشمن کے ہوائی جہاز مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ تک ہمارے جنگی جہازوں پر بم گرانے کی کوشش کرتے رہے لیکن ان کا ایک بھی بم نشانے پر نہ گرا اس کے برعکس ہمارے بحری بیڑہ نے دشمن کے تین

ہوائی جہازوں کو بھی مار گرایا اور کامیابی سے اپنا مشن مکمل کر کے کوئی نقصان اٹھائے بغیر واپس اپنے اڈے پر پہنچ گیا۔ سرکاری ترجمان نے بتایا کہ بھارتی فوج نے جنگ بندی سے تھوڑی دیر پہلے تازہ دم کمک کی مدد سے واہگہ اور کھیم کرن کے محاذوں پر بھرپور حملے کئے۔ یہ حملے مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق دوپہر کے بارہ بجے کئے گئے۔" ترجمان نے بتایا کہ بھارتیوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کہ وہ فائرنگ بند کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں، چنانچہ کھیم کرن سیکٹر میں انہوں نے ایک ڈویژن فوج سے حملہ کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن آخری وقت میں کھویا ہوا علاقہ لینے کی یہ کوششیں ناکام بنا دی گئیں۔ بلکہ دشمن کی فوجوں پر تابڑ توڑ حملوں سے اسے پسپا کر دیا گیا اور پاکستانی جوانوں نے بھاگتی ہوئی بھارتی فوج کا تعاقب کرتے ہوئے مزید علاقہ پر قبضہ جما لیا۔ اگلے روز بھارتی پارلیمنٹ کے ارکان نے بھارت کے وزیر دفاع مسٹر چاون سے پوچھا کہ ہندوستان کا بہادر بحری بیڑہ کیا کر رہا ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ بھارتی جنگی بیڑہ بڑی مفید خدمت انجام دے رہا ہے اور وہ مناسب وقت پر پاکستان کے خلاف کارروائی کریگا۔ چنانچہ بھارت کے جنگی ناخداؤں نے جو پاکستان کی بحری فوج کی ابتدائی کامیابی کی خلش محسوس کر رہے تھے۔ اس کا بدلہ لینے کے لئے غالباً کل کا دن منتخب کیا۔ لیکن یہ گھڑی بھی بھارت کی بحری فوج کے لئے منحوس ثابت ہوئی اور نہ صرف یہ کہ اس کا حملہ ناکام رہا بلکہ جوابی حملہ میں وہ ایک تباہ کن جہاز سے محروم ہو گئی۔

بھارت کی دو بریگیڈ فوج نے توپ خانوں، ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی مدد سے واہگہ اٹاری سیکٹر میں پیش قدمی کرنے کے لئے بھرپور حملہ کیا۔ چنانچہ ہماری بری فوجوں کی مدد کے لئے پاکستانی طیارے بھی میدان میں آ گئے۔ ہمارے بمباروں کو دیکھتے ہی دشمن کے لڑاکا طیارے دم دبا کر بھاگ نکلے اور اپنی میدانی فوجوں کو ہمارے بمباروں کے رحم و کرم پر چھوڑ گئے اور یہاں بھی ہمارے فوجیوں نے دشمن کو اور پیچھے دھکیل دیا۔

ہمارے فوجی طیاروں نے دشمن کے فوجی جمگھٹوں پر کل سارا دن بھرپور حملے کئے اور دشمن کو سخت جانی نقصان پہنچایا۔ دشمن اس علاقہ میں بڑی تعداد میں کمک اور رسد لا رہا تھا۔

آل انڈیا ریڈیو گذشتہ سترہ دنوں سے یہ دعوے کرتا رہا ہے کہ لاہور کے محاذ پر اس کی فوجیں

مسلسل آگے بڑھ رہی ہیں ۔

غالباً اس کی یہ دلی خواہش تھی کہ وہ لاہور کے قریب پہنچنے کے دعوؤں کا کچھ تو ثبوت پیش کر سکے۔ لیکن ہمارے طیاروں نے لاہور کی طرف آنے والی رسد اور کمک کے قافلوں کو اٹاری کے قریب ہی جا لیا اور لاہور کی طرف بڑھنے کے ارادے سے آنے والوں پر ایسی خوفناک بمباری کی کہ دشمن کے قافلوں کے پرخچے اڑ گئے۔ ہمارے بمبار دشمن کے قافلوں پر پلٹ پلٹ کر بم برساتے اور اسے تباہ کرتے رہے اور بھارتی ہوائی جہازوں کو مداخلت کی ہمت نہ ہوئی۔ یہ بمباری رات کے دس بجے تک پوری شدت سے جاری رہی اور جب یہ یقین ہو گیا کہ تازہ دم بھارتی فوج کی کمر ٹوٹ گئی ہے تو ہوائی حملے روک دیئے گئے۔ اسوقت تک دشمن کے رسد اور کمک کے قافلوں کو اٹاری سے آگے نہیں بڑھنے دیا گیا۔" بھارت نے آخری روز جو بد دیانتی کی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کے ایک ترجمان نے کہا کہ "واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جس وقت ہندوستانی حکام فائرنگ بند کرانے کی میعاد میں مزید پندرہ گھنٹے کی توسیع کی درخواست کر رہے تھے تو اس درخواست کے درپردہ ان کے دل میں ایک مذموم مقصد بھی تھا۔ جنگ بندی کی میعاد میں توسیع کے لئے یہ عذر پیش کیا گیا کہ تمام یونٹوں کو اطلاع دینے کے لئے اتنی مہلت ضروری ہے لیکن ہندوستانی حکام عارضی جنگ بندی کے سمجھوتہ کی روح کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستان پر ایک بڑے اور اچانک حملے کے لئے اپنی فوجیں جمع کر رہے تھے۔

اس کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ ہندوستان نے تازہ دم کمک لا کر دو محاذوں پر زوردار حملے کئے مگر پاکستانی جوانوں نے جنہیں ہندوستان کی اوچھی حرکتوں کا تجربہ تھا ہندوستانیوں کی ہر حرکت پر کڑی نگاہ رکھی۔ اور دشمن کے دونوں حملے اس کی سخت پٹائی کر کے ناکام بنا دیئے۔ چنانچہ جمعرات کی صبح کو تین بجے جب فائر بندی کے سمجھوتہ پر عملدرآمد شروع ہوا تو پٹی ہوئی بھارتی فوج اپنے زخموں کو سہلا رہی تھی اور اسے دیکھ کر یہ گمان بھی نہیں ہوتا تھا کہ اس فوج کے دل میں کبھی پاکستان کے علاقہ پر قبضہ کا خیال بھی پیدا ہوا ہو گا۔ دوسری طرف نیویارک میں پاکستان کے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے اقوام متحدہ میں بڑی طاقتوں کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں وہ امریکی مندوب مسٹر گولڈ برگ، روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو، کینیڈا کے وزیر خارجہ اور سیکرٹری جنرل

اونھانٹ سے ملاقاتیں کر چکے تھے۔ ان ملاقاتوں میں مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ ان مذاکرات میں یہ بات واضح ہو گئی کہ بڑی طاقتوں کو اس بات کا شدت سے احساس ہوتا جا رہا ہے کہ تنازعہ کشمیر کا منصفانہ اور مستقل تصفیہ جلد از جلد ہونا چاہئیے باور کیا جاتا تھا کہ اس تنازعہ کے تصفیہ کی تدابیر کو عملی جامہ پہنانے والے خود کار ادارہ کے قیام کی تجاویز واضح شکل اختیار کر رہی ہیں، توقع تھی کہ مسٹر بھٹو آئندہ دو تین دن تک اس سلسلہ میں واشنگٹن بھی جائیں گے۔

یاد رہے مسٹر بھٹو سلامتی کونسل کے ارکان کو صاف طور پر یہ بتا چکے تھے کہ پاکستان نے اٹھارہ برس تک انتظار کرنے کے بعد سلامتی کونسل کو آخری موقعہ دینے کیلئے جنگ بندی کی شرط منظور کی ہے اور اگر سلامتی کونسل نے اس مسئلہ کا منصفانہ تصفیہ نہ کرایا تو کشمیری عوام کو حق خود اختیاری دلانے کے لئے پاکستان کو اقوام متحدہ سے الگ ہونا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ "پاکستان کی خارجہ پالیسی کا یہ ایک اہم اصول رہا ہے کہ ہمسایہ ملکوں اور سب سے زیادہ قریبی ہمسایہ ملک ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات خوشگوار ہوں لیکن اس مقصد کے لئے ہماری تمام کوششیں ہندوستانی لیڈروں کے منفی رویہ کے باعث ناکام ہو جاتی رہیں"۔

مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے قابض بھارتی فوجیوں پر اچانک حملوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ کل مختلف مقامات پر حریت پسندوں نے اچانک چھاپے مار کر ۸۰ بھارتی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے۔

ریڈیو صدائے کشمیر نے کہا کہ "مجاہدین نے کل رات سرینگر سے ۳۰ میل دور گلمرگ کے مقام پر ایک ہندوستانی کیمپ پر اچانک حملہ کر دیا بھارتی اس حملہ سے اتنے بوکھلا گئے کہ انہوں نے کسی نشانہ کے بغیر گولیاں چلانی شروع کر دیں اور یونہی اندھا دھند فائرنگ کرتے رہے۔ صبح کے وقت مقامی لوگوں نے بتایا کہ ہندوستانی فوجیوں کی تیس لاشیں اس کیمپ سے اٹھائی گئیں اور بیسیوں زخمیوں کو دس ایمبولنسوں اور سات فوجی گاڑیوں میں ہسپتال پہنچایا گیا۔

سرینگر سے ۱۰ میل مغرب کی طرف بھی حریت پسندوں نے کل رات ایک ہندوستانی فوجی اڈے پر حملہ کر کے اس کے اسلحہ اور گولہ بارود کے ذخیرہ کو اڑا دیا اور ایک بھارتی افسر کو قیدی بنا لیا"۔ ریڈیو صدائے کشمیر نے کہا۔ "مجاہدوں نے بھارتی فوج کو رسد اور کمک پہنچانے والے

دو قافلے تباہ کر دیئے۔ ایک قافلہ جو سرینگر گلمرگ روڈ پر تباہ کر دیا۔ اس کے سولہ بھارتی فوجی ہلاک اور سات گاڑیاں تباہ کر دی گیئں۔ راجوری سیکٹر میں مجاہدوں نے خچروں کے ذریعہ رسد لے جانے والے قافلہ پر حملہ کیا یہ قافلہ ہندوستانی فوج کے اگلے مورچوں کے لئے کمک لے جا رہا تھا۔ مجاہدوں نے سترہ ہندوستانیوں کو ہلاک کر کے خوراک اور گولہ بارود کی بڑی مقدار پر قبضہ کر لیا۔

مظفر آباد ۲۲ ستمبر۔ مقبوضہ کشمیر میں پونچھ اور راجوری کے علاقے میں ہندوستانی فوج اور پولیس نے نہتے کشمیریوں پر رونگٹے کھڑے کر دینے والے جو مظالم ڈھائے تھے۔ ان علاقوں سے زبردستی آزاد کشمیر دھکیل دیئے جانے والے مہاجرین نے آزاد کشمیر کی حکومت کے سینیئر سیکرٹری مسٹر ایم اے باری کو حالیہ دورے کے دوران ان کی تفصیلات بتائیں۔ یہاں پہنچنے والی خبروں میں بتایا گیا۔ "کہ ضلع پونچھ کے بیس ہزار کشمیری مہاجر اس وقت مختلف کیمپوں میں پناہ گزین ہیں اور ضلعی حکام ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ مہاجرین نے بتایا ہے کہ کشمیری محب وطن نے جب تحریک آزادی شروع کی تو ہندوستانی فوجیوں اور پولیس نے انہیں خوفزدہ کرنے کے لئے نہتے اور بے گناہ لوگوں کو لوٹ کر ان کے گھروں کو آگ لگا دی اور انہیں گولی کا نشانہ بنا دیا۔ انہوں نے بتایا کہ کئی قصبوں اور شہروں کو جلا کر راکھ کر دیا گیا اور کچھ لوگوں کو اپنی جانیں بچانے کے لئے جنگلوں میں پناہ لینا پڑی اور اس کے بعد اپنی جان بچا کر آزاد کشمیر پہنچے ہیں۔"

حکومت آزاد کشمیر کے سیکرٹری نے مہاجرین کو ہر ممکن امداد کا یقین دلایا اور کیمپوں کی دیکھ بھال کے انتظام پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ان لوگوں کی بھی تعریف کی جنہوں نے مہاجرین کو اپنے گھروں میں پناہ دے کر خلوص اور اخوت کا مظاہرہ کیا۔ وہ یہ دیکھ کر بھی بہت متاثر ہوئے کہ مختلف مقامات پر ہزاروں رضاکار دشمن کے ساتھ لڑنے کے لئے محاذ پر جانے کو بے چین ہیں۔

پاکستان کی جانباز فوجوں نے میدان جنگ میں بہادری کے جو مظاہرے کئے ان کی عظمت کا صحیح تعین تو مستقبل ہی کرے گا۔ ان غازیوں کی شجاعت نے تو قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی۔ جنگ کے اختتام پر بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے اپنے جانبازوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا "پاکستانی فوجوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ناقابل تسخیر

ہیں اور وہ ملکی آزادی کی صحیح ضامن ہیں" انہوں نے سترہ روزہ جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا دشمن نے بڑی عیاری اور مکاری کے ساتھ اعلان جنگ کئے بغیر ہم پر حملہ کیا لیکن ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ ہم اپنے سے کئی گنا طاقتور اور اسلحہ بارود سے لیس دشمن کو منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں۔ دشمن نے ہم پر بھاری جمیعت کے ساتھ حملہ کیا لیکن ہماری ایک کمپنی نے جو اس وقت موقع پر موجود تھی دشمن کی فوجوں کو جو ان سے تعداد میں کئی سو گنا زیادہ تھیں سات گھنٹے تک آگے بڑھنے سے روکے رکھا۔

دشمن کا خیال تھا کہ وہ ۶، ستمبر کو صبح سویرے اچانک حملہ کرنے کے بعد تیسرے پہر تک لاہور پر قبضہ کرلے گا۔ لیکن ہمارے جوانوں نے خدا کے فضل وکرم سے نہ صرف دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا بلکہ اسے پیچھے دھکیل کر اس کا حملہ پسپا کر دیا۔ جس طرح دشمن نے پاکستان پر حملہ کرنے میں جلدی کی تھی اس طرح اس نے فائر بندی کو منظور کرنے میں بھی بے چینی اور عجلت کا مظاہرہ کیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ہماری فوجوں نے بے جگری سے ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کیا اور اس کا منہ توڑ جواب دیا اور پاکستان کے شیر دل جوانوں نے دشمن کی بھاری جمیعت کو شکست فاش دے کر اس کا سارا غرور خاک میں ملا دیا اور اپنی بہادری کا لوہا منوا لیا۔ انہوں نے اپنی شجاعت اور دلیری کی دھاک ہی نہیں بٹھائی ہے بلکہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ ہم حق پر ہیں اور ہم اپنی آزادی کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ کشمیر کے متعلق ہمارا جو موقف ہے ہم سختی سے اس پر قائم ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت باتوں اور سکیموں سے ہمیں مرعوب نہیں کر سکتی" ہر حلقے میں دشمن کے حملوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔" دشمن نے لاہور سیکٹر میں تین طرف سے حملہ کیا۔ سیالکوٹ کے محاذ پر دنیا میں ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ لڑی گئی۔ سیالکوٹ کے تیس چالیس میل کے علاقے میں دشمن نے پانچسو سے زیادہ ٹینک جنگ میں جھونک دیئے یہ بڑی خوفناک جنگ تھی۔ یہاں دشمن نے مسلسل اپنی تازہ دم فوجیں پہنچائیں جن کی مدد کے لئے سینکڑوں ٹینک موجود تھے لیکن پاکستانی فوجوں نے جان پر کھیل کر دشمن کے ہر حملے کو پسپا کیا۔ اس محاذ پر پاکستانی سپاہ نے بڑی بے جگری سے لڑ کر اسلامی تاریخ میں اپنے خون سے نیا باب مرتب کیا اب ان کی شجاعت اور حوصلے کی داستانیں آنے والی نسلوں کے خون میں حرارت اور ان میں ہمت، بلند حوصلگی اور استقلال پیدا کریں گی۔

اور ان میں وطن کی خاطر قربان ہونے کا جذبہ بڑھائیں گی"۔

بھارت کی جارحیت پسند فوجوں کے مقابلہ میں پاکستان کی بہادر افواج کو اپنے دشمن کے مقابلہ میں چار گنا زیادہ علاقہ فتح کرنے میں کامیابی ہوئی۔ ایک سرکاری نقشہ کے مطابق جو راولپنڈی میں صحافیوں کو دکھایا گیا ۲۳ ستمبر کو فائر بندی کے وقت بھارت کے ۱۶۱۷ مربع میل علاقے پر پاکستان کا قبضہ تھا اور اس کے مقابلے میں بھارتی فوج پاکستان کے صرف ۴۴۶ مربع میل رقبہ پر قبضہ کر سکی تھی پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے علاقے واری قبضے کی تفصیل یہ ہے۔

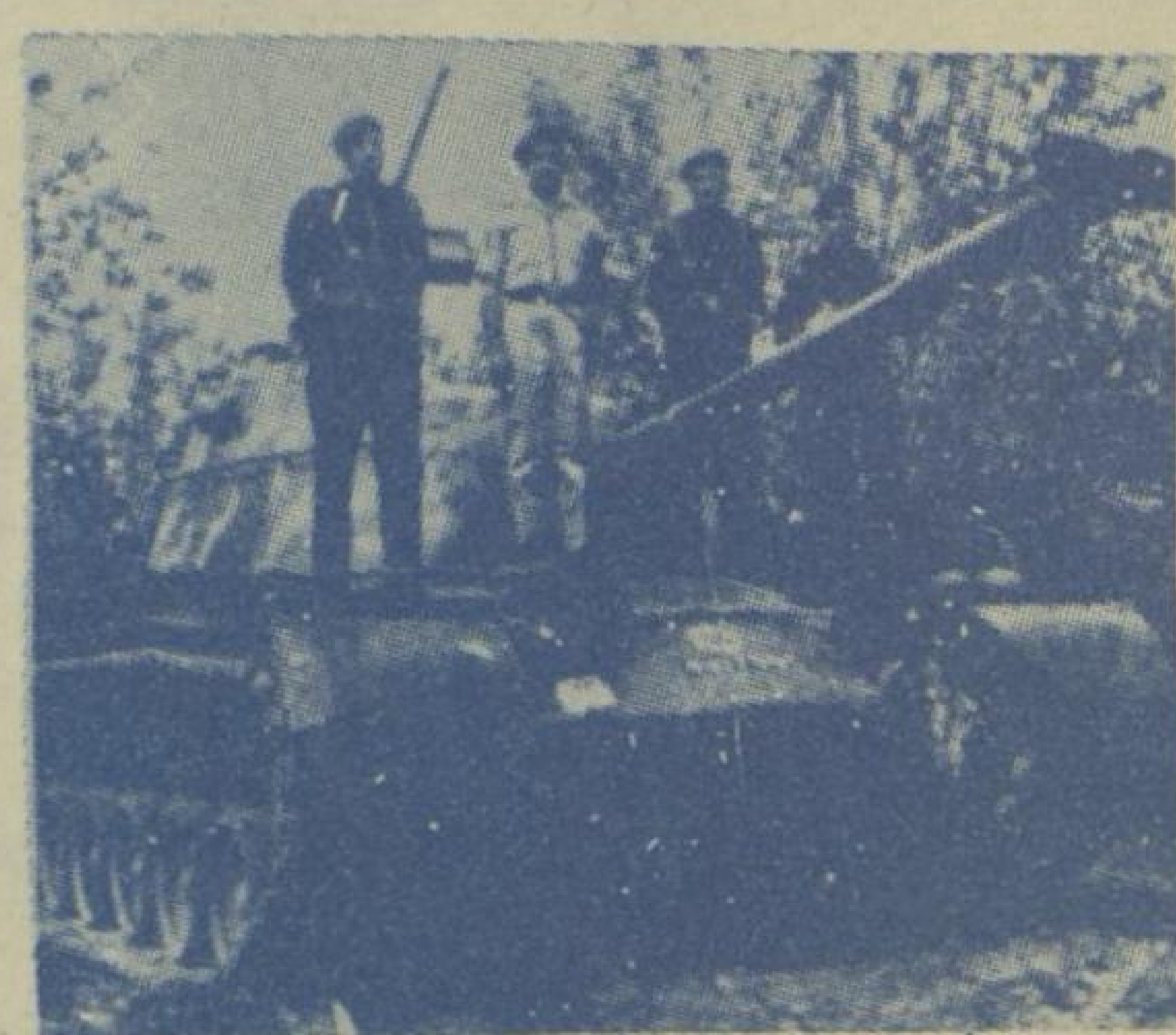
پاکستان		بھارت	
کشمیر اکھنور سیکٹر	۳۴۰ مربع میل	کشمیر کرگل سیکٹر	۱۰ مربع میل
لاہور سیکٹر	۱ مربع میل	ٹیٹوال سیکٹر	۲ مربع میل
کھیم کرن سیکٹر	۳۶ مربع میل	اوری پونچھ سیکٹر	۱۷۰ مربع میل
سلیمانکی فاضلکا سیکٹر	۴۰ مربع میل	لاہور سیکٹر	۱۴۰ مربع میل
راجستھان میرپور خاص سیکٹر	۱۲۰۰ مربع میل	سیالکوٹ سیکٹر	۱۰۰ مربع میل
مجموعی علاقہ	۱۶۱۷ مربع میل	راجستھان میرپور خاص سیکٹر	۲۴ مربع میل
		مجموعی علاقہ	۴۴۶ مربع میل

ترجمان نے مزید بتایا کہ پاکستانی فوجیں اکھنور سیکٹر میں ۱۲ سے ۱۴ میل تک کھیم کرن سیکٹر میں ۸ سے ۹ میل تک اور راجستھان سیکٹر میں تقریباً ۳۰ میل تک بھارتی علاقے میں ہیں۔ اس کے برخلاف بھارتی فوجیں پاکستانی علاقوں میں زیادہ سے زیادہ پانچ سے چھ میل اندر تک داخل ہو پائی ہیں انھوں نے کہا کہ "بھارت کی فوجیں سب سے زیادہ یعنی تقریباً آٹھ میل اندر تک صرف سیالکوٹ سیکٹر میں داخل ہوئی ہیں" ترجمان نے یہ بھی کہا۔

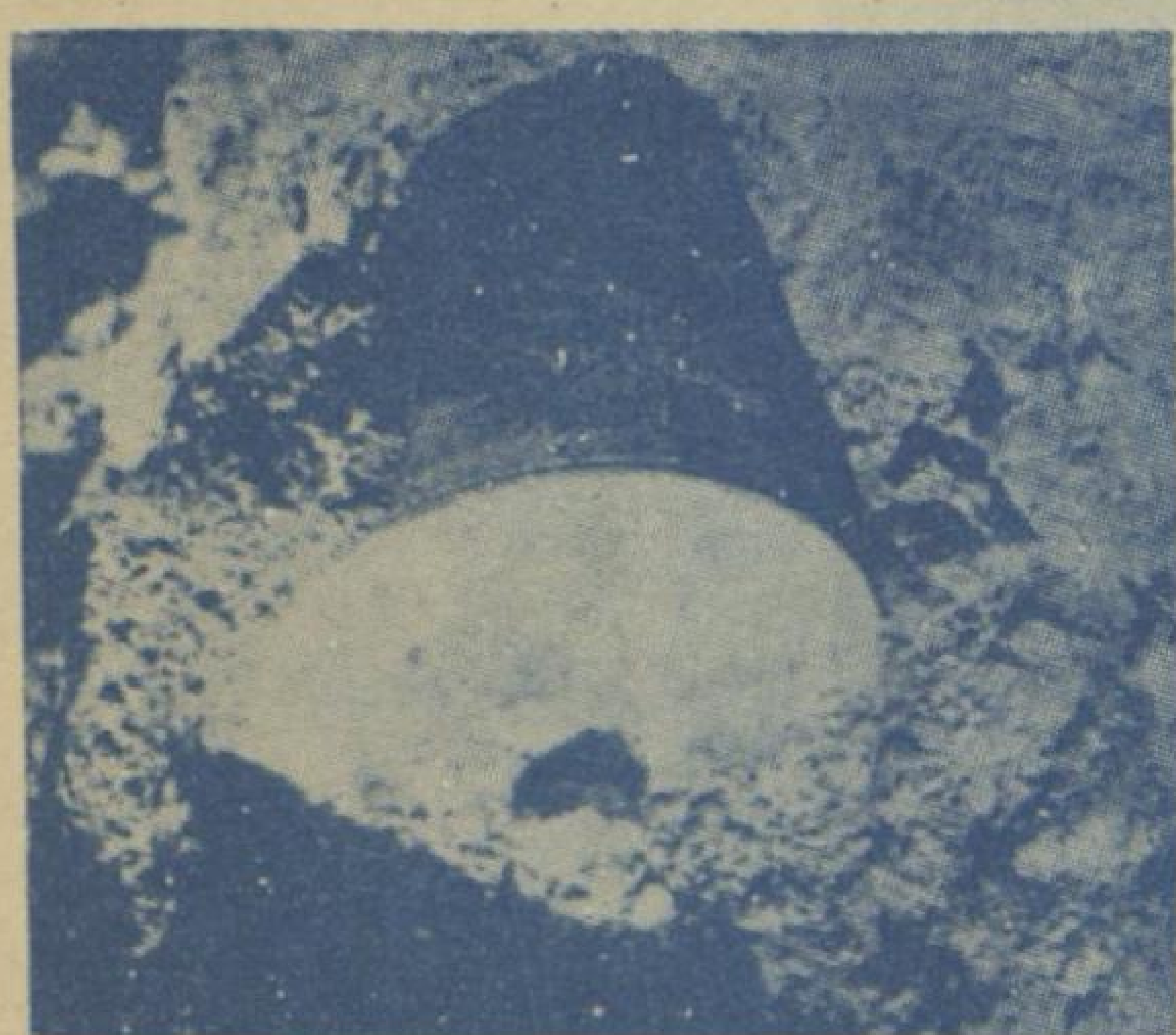
"چھمب سیکٹر میں اب بھی کشیدگی برقرار ہے لیکن بہرحال صورتِ حال قابو میں ہے" ترجمان نے بھارت کے اس دعوے کی سختی کے ساتھ تردید کی کہ "ان کی فوجوں نے بی آر بی کینال کو عبور کر لیا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ کبھی اس تک پہنچ بھی نہ پائیں"۔



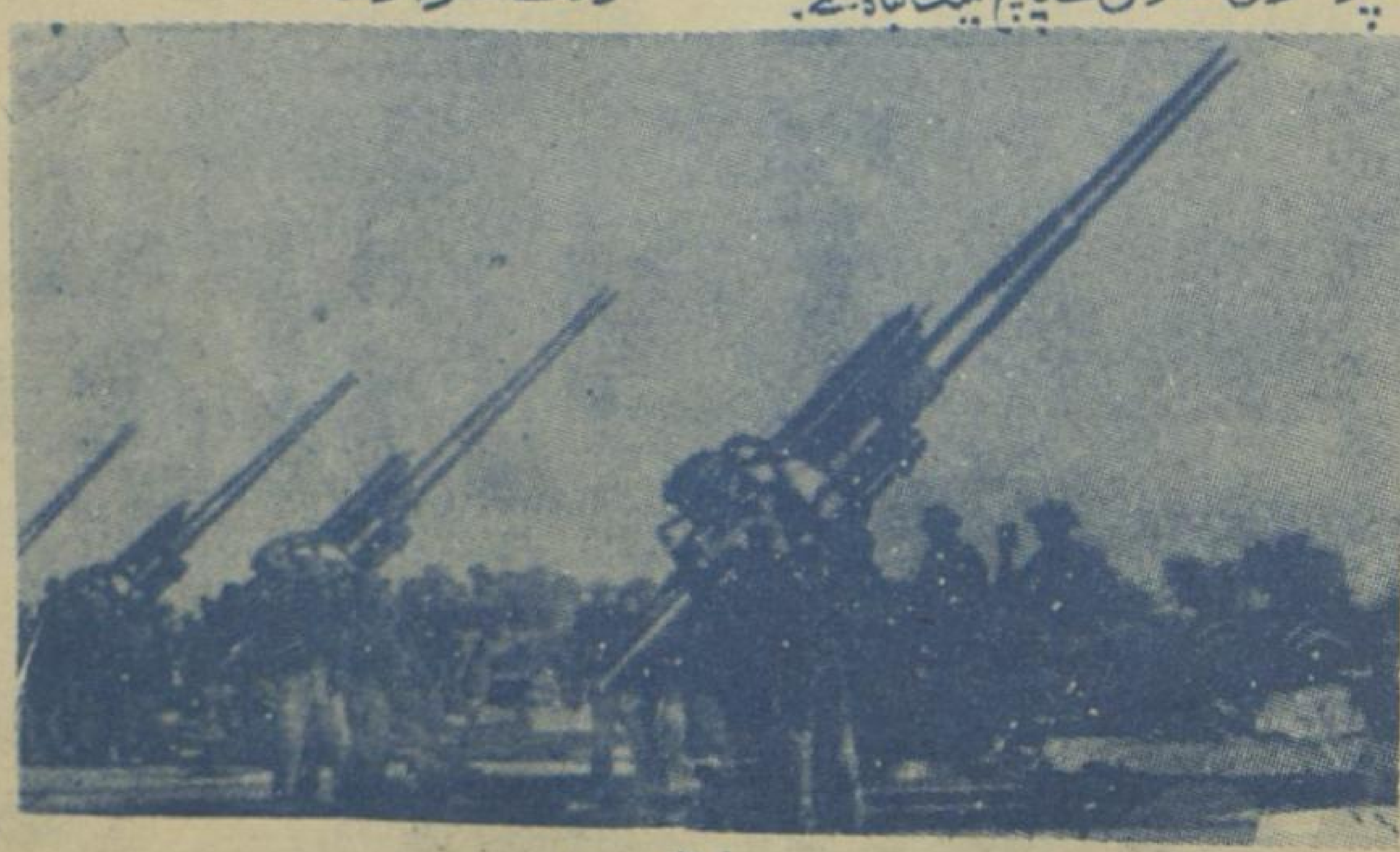
واھگہ محاذ پر اگلے مورچے میں ایک پاکستانی مجاھد اپنی گن کے ساتھ ھمہ تن تیار ھے



میجر نذر حسین اس ٹینک پر اپنے کریو کے ساتھ
جس سے لاھور محاذ پر انھوں نے دشمن کے پانچ ٹینک تباہ کیے۔



ایک بھارتی بم جو پھٹ نہ سکا۔ اس بم کے اندر
راکٹ نظر آرھا ہے۔



دور مار ھوائی توپیں۔



میجر جنرل سرفراز خاں محاذ جنگ کے اگلے مورچے پر فوجی کمانڈروں سے گفتگو کر رہے ہیں۔



صدر پاکستان اور بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ میجر جنرل سرفراز خاں سے کسی اہم فوجی مسئلہ پر محو گفتگو ہیں



محاذ جنگ پر پاکستانی کمانڈر غیر ملکی اخبار نویسوں کو امریکن اسلحہ دکھا رہے ہیں جو بھارت نے اس جنگ میں استعمال کیا۔

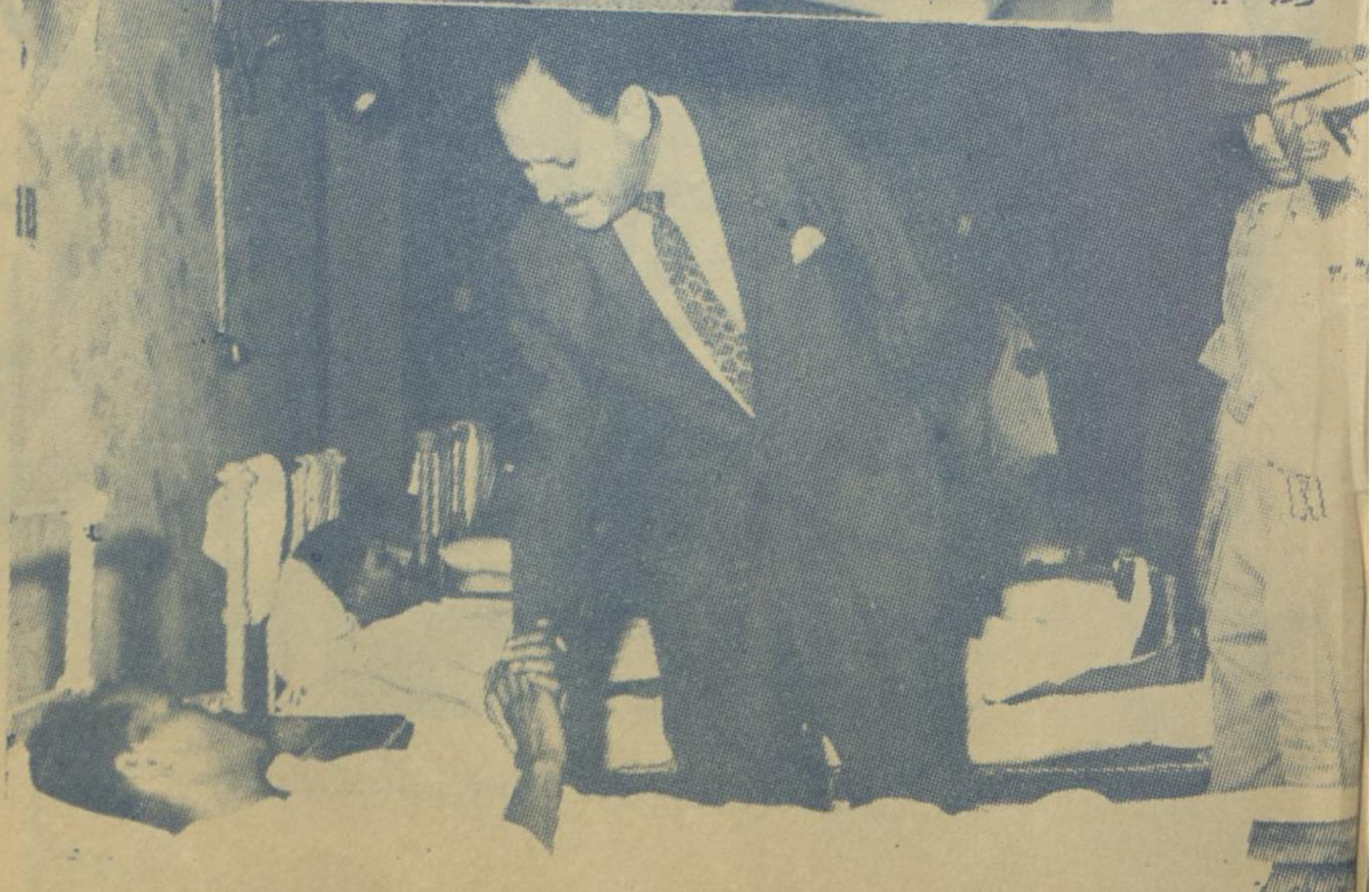


ترکی کی نرسیں جو پاک بھارت جنگ میں پاکستانی فوجیوں کی خدمت کے لیے پاکستان آئیں۔



ایرانی ہلال احمر کی طرف سے ادویات کا تحفہ

● صدر پاکستان ایک زخمی فوجی کی تیمارداری کر رہے ہیں



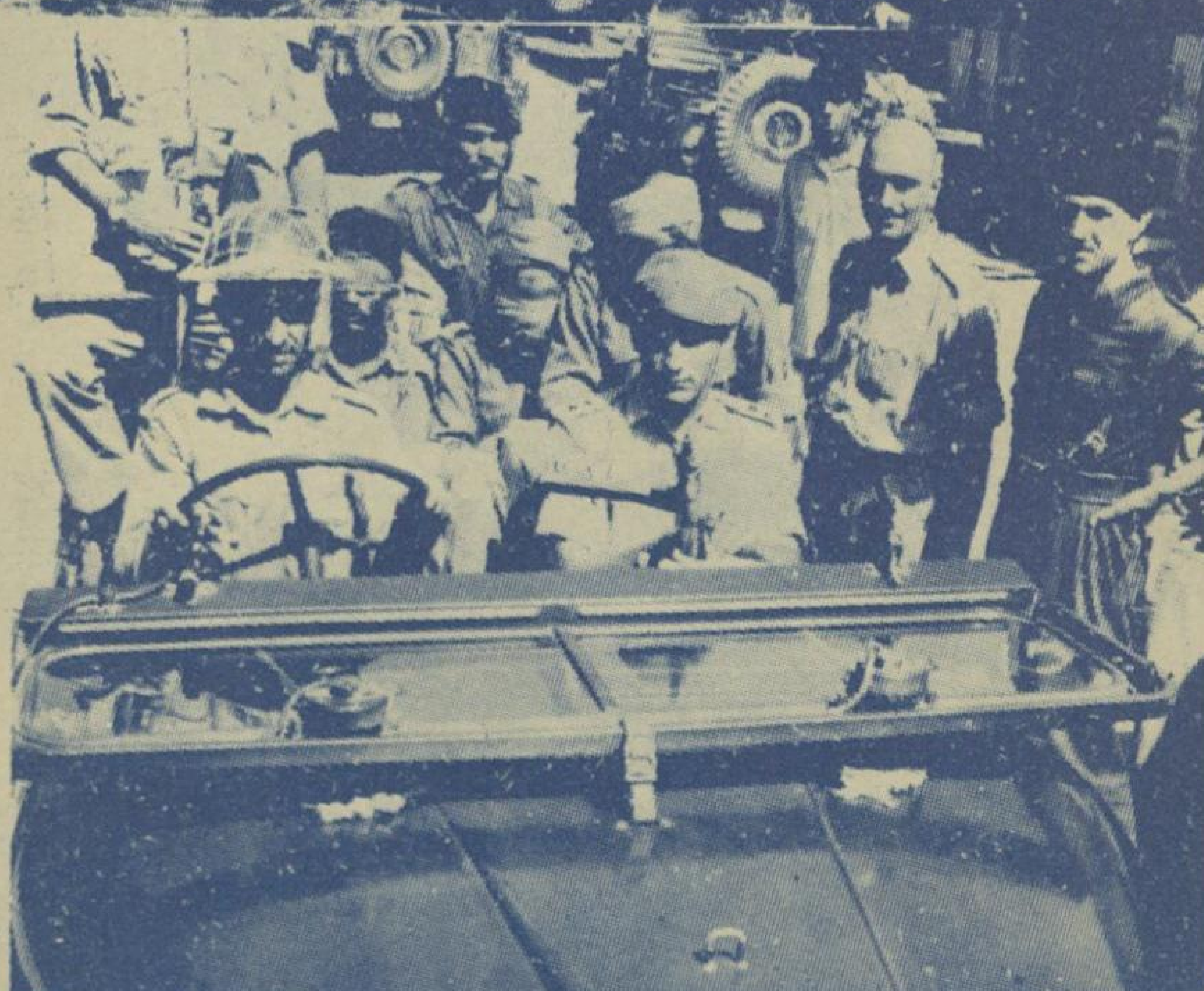


بھارت کے مرہٹہ فوجی جو پاکستانی فوجوں نے گرفتار کئے۔



بھارت کے سکھ فوجی جو پاکستانی فوج نے قید کئے۔





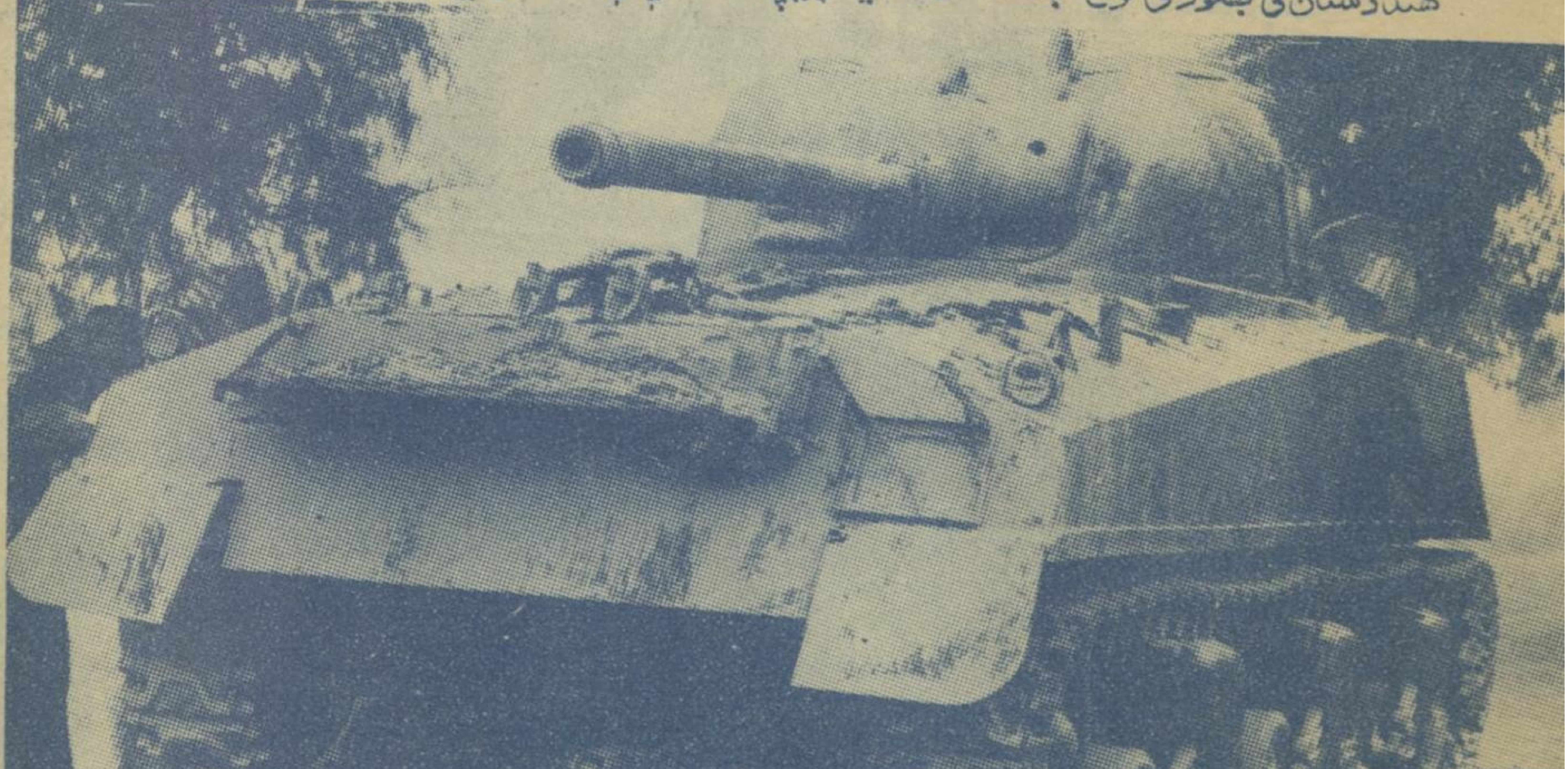
بھارت کے گورکھا
فوجی جو قید ہوئے۔
چند بھارتی قیدی
جو سیالکوٹ سیکٹر
میں پکڑے گئے۔

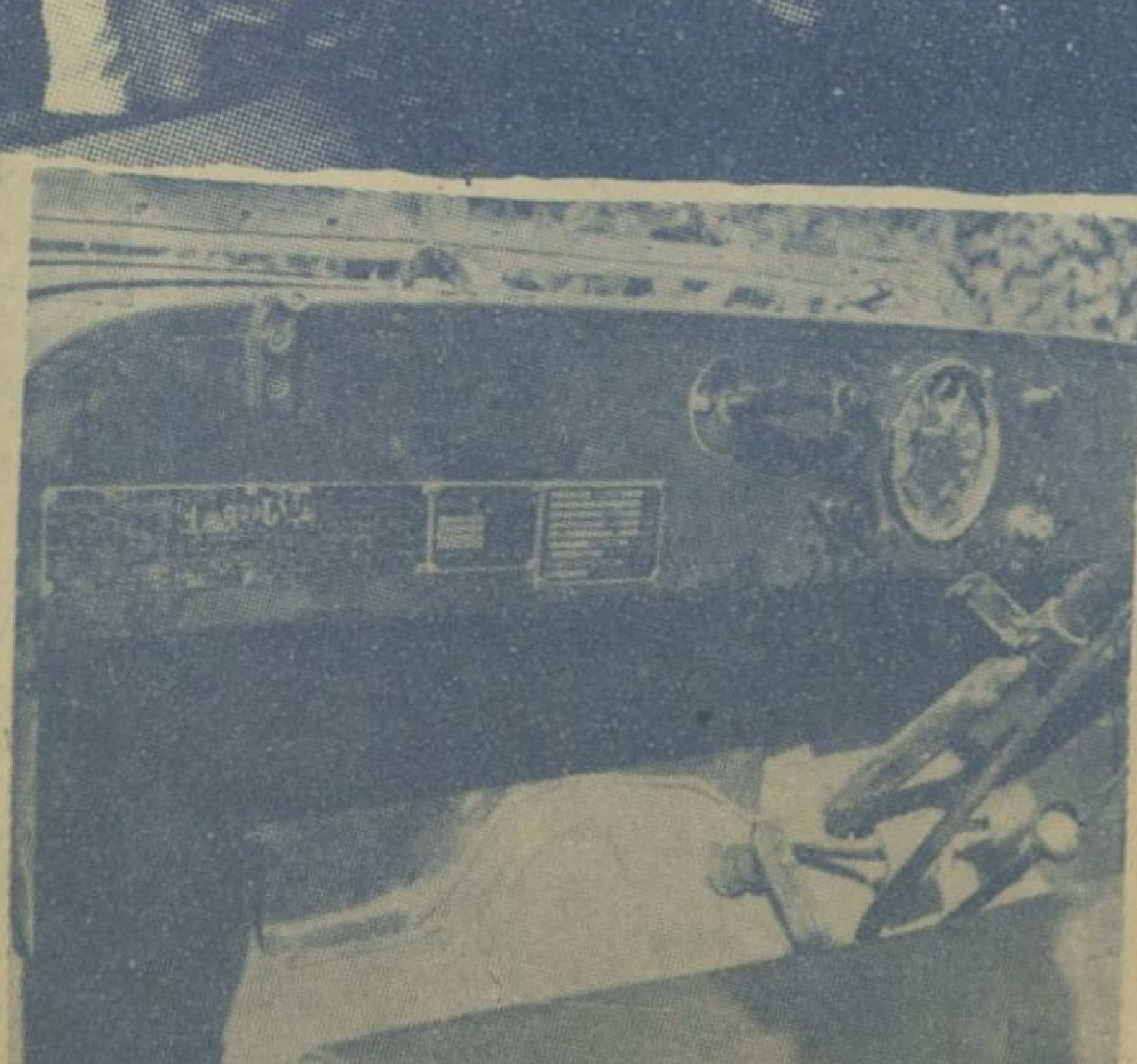
کمانڈر انچیف،
پاکستان میجر
جنرل محمد موسیٰ
ایک سکھ فوجی
کی تیمارداری
کر رہے ہیں





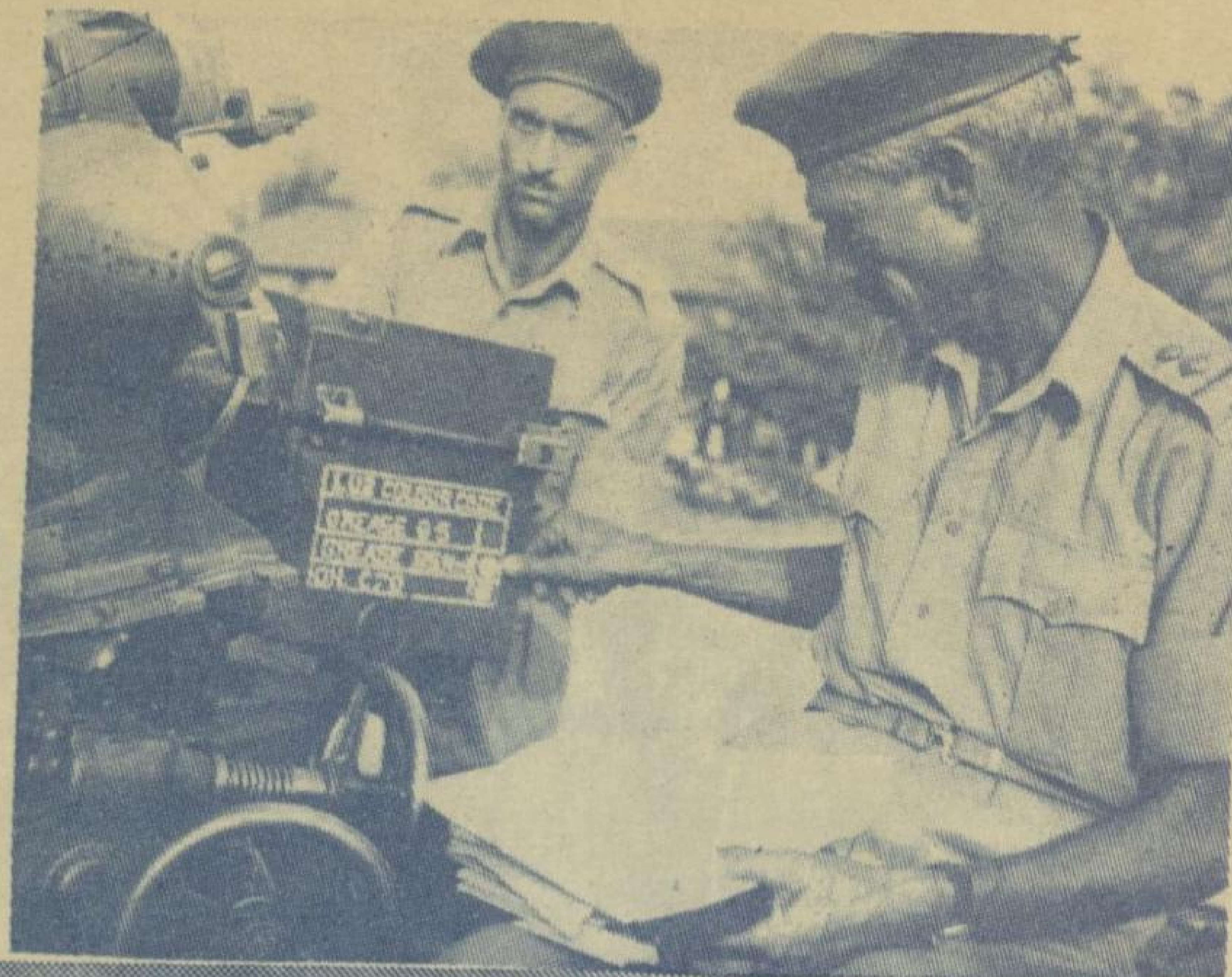
ہندوستان کی بھگوڑی فوج جاتے ہوئے یہ جیپ اور توپ پاکستانی فوجیوں کے لیے چھوڑ گئی۔





بھارت کا سونچیسورین ٹینک جو سیالکوٹ سیکٹر میں تباہ ہوا۔

زخمی بھارتی جیپ کا اگلا حصہ جس پر واھگہ محاذ میں پاکستان نے قبضہ کیا۔



۲۵ پونڈ بھارتی گنوں میں سے ایک جو پاکستان کے قبضے میں آئیں۔



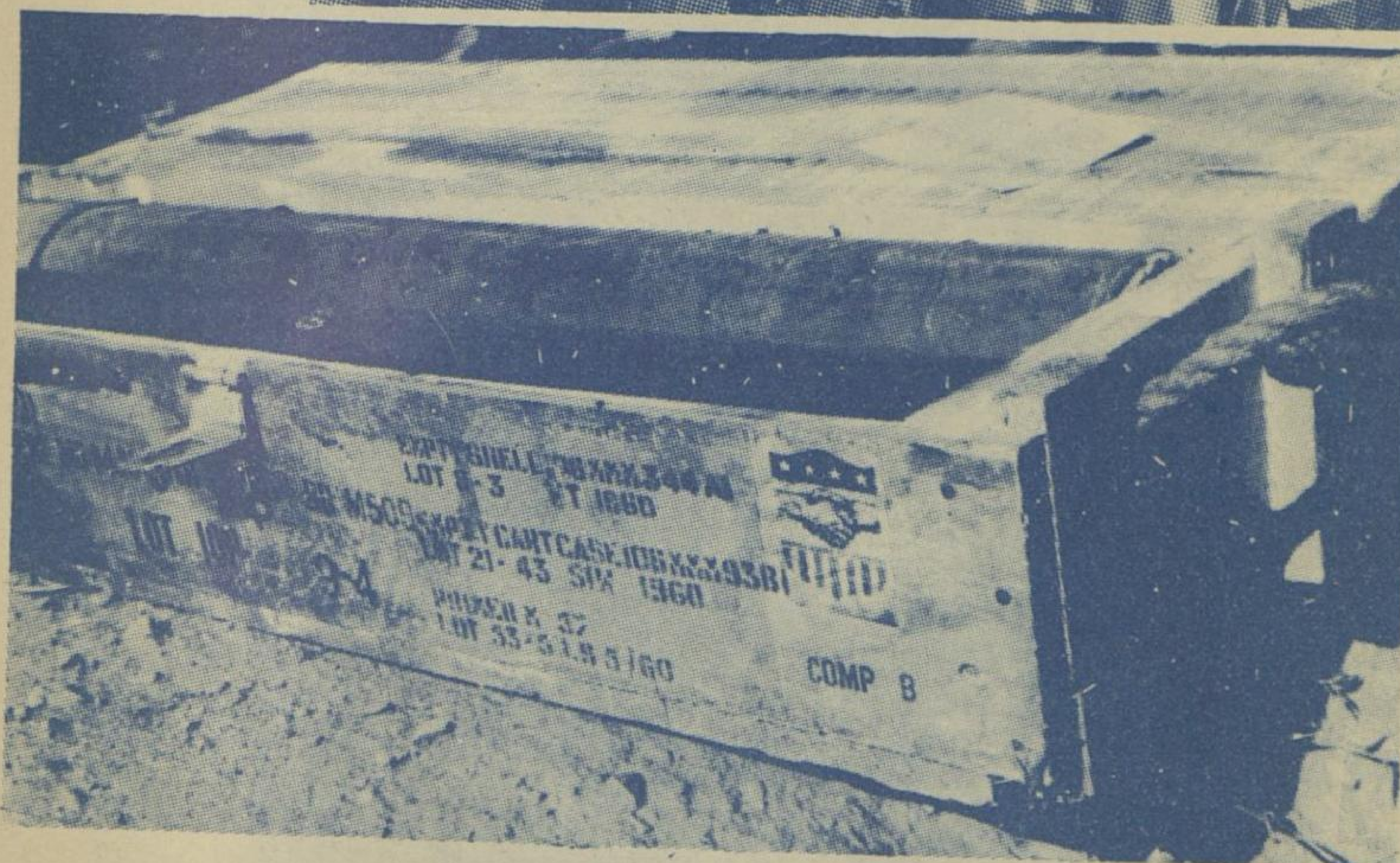
بھارتی بریگیڈیر کمانڈر بالکل نئی حالت میں امریکی ساخت کی جیپ پاکستانی فوج کے ساتھ لڑائی کے دوران چھوڑ کر بھاگ گیا۔



۲۵ پونڈ گنوں کے ہمراہ ان کو کھینچنے والے ٹرکوں پر بھی پاکستان نے قبضہ کیا۔

کھیم کرن کے محاذ پر
ہندوستانی علاقے
میں ھلالی پرچم
لہرا رھا ہے۔





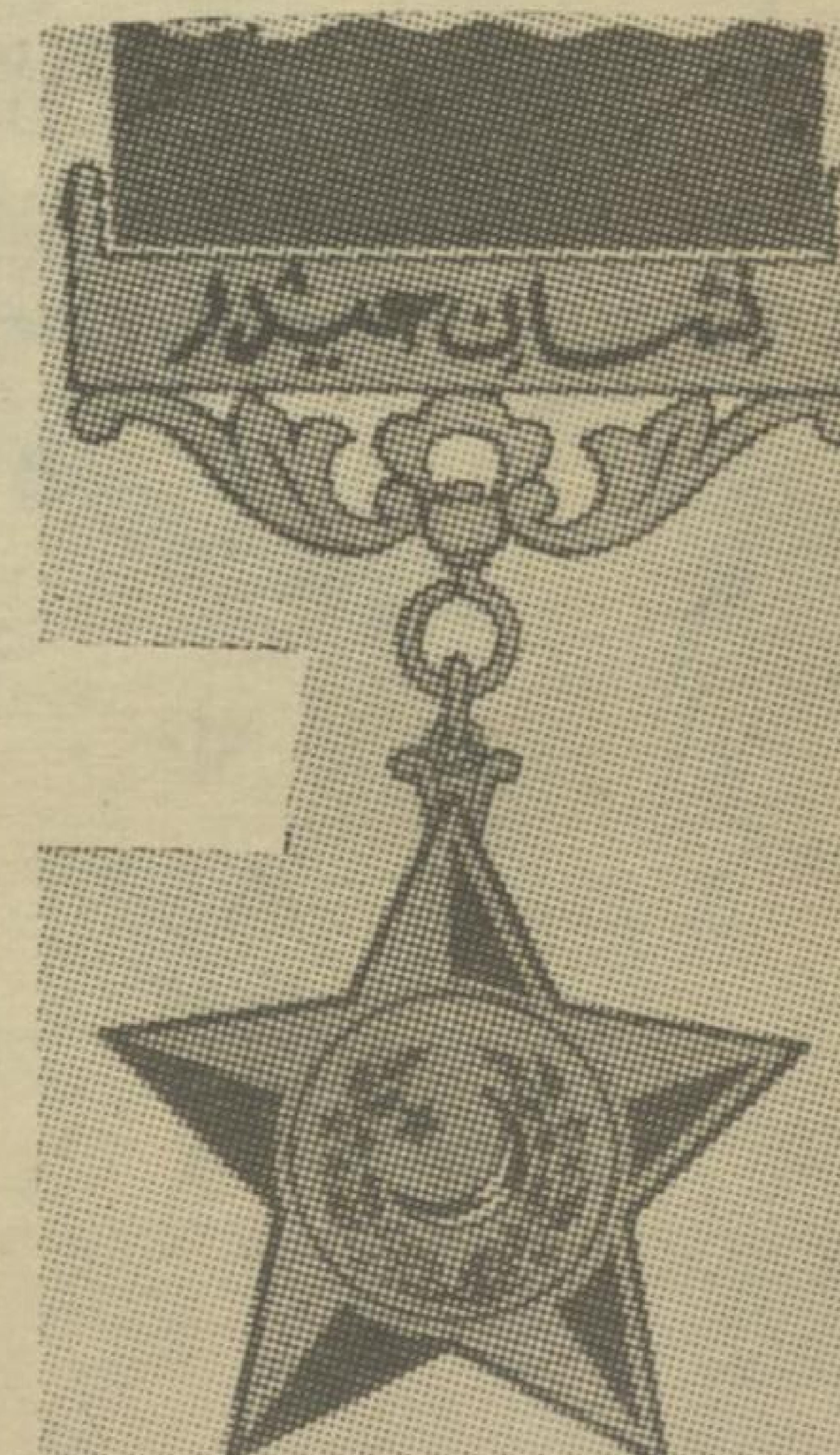
بھاری امریکن اسلحہ جو پاکستان کے خلاف استعمال ھوا۔



نائب رسالدار عبدالحق — رسالدار ریاض الحسن — میجر دلاور حسین بٹ

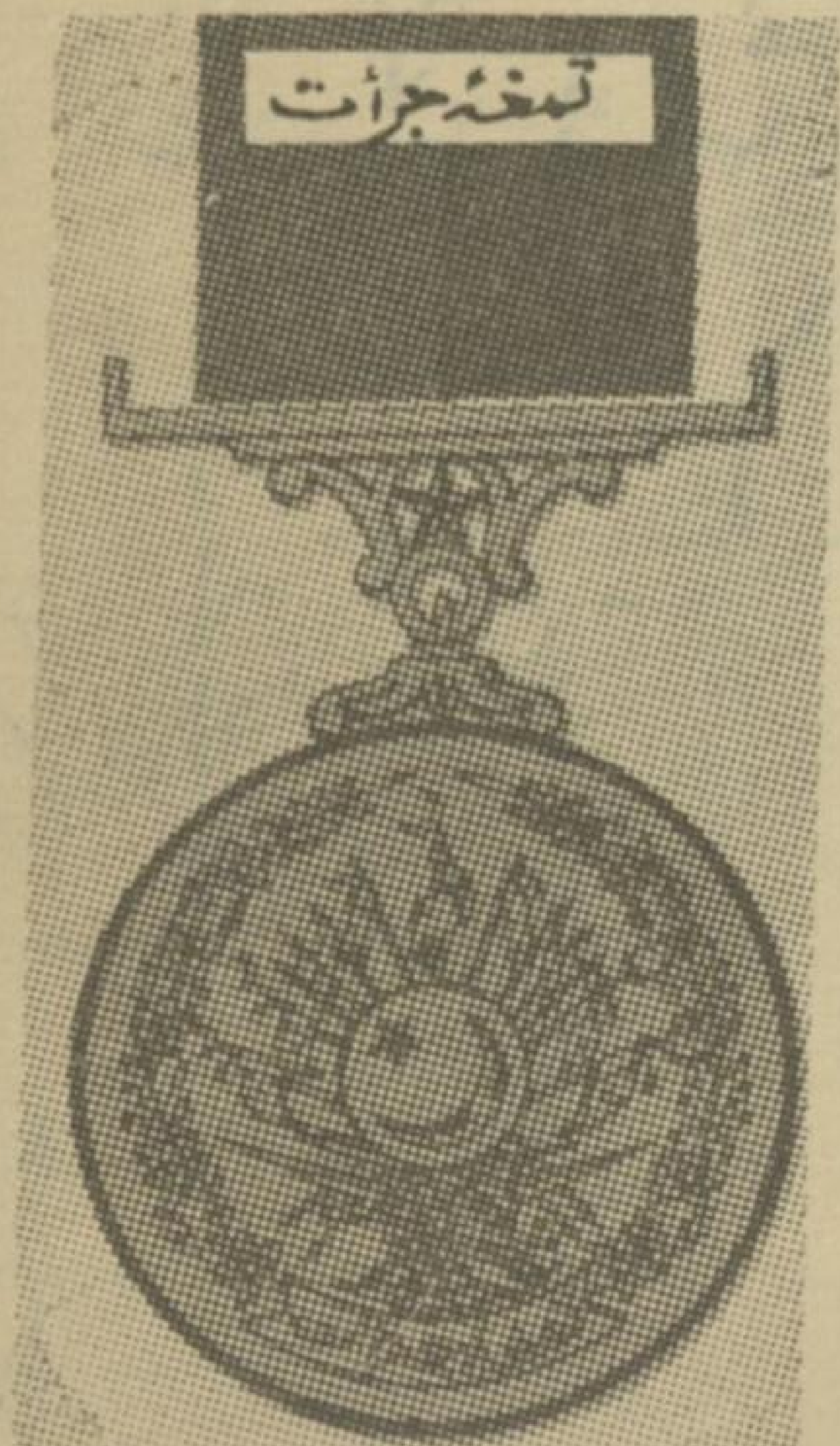
عساکر پاکستان کے ان بہادر دل اور شجاع فرزندوں کی مکمل فہرست جنہیں صدر پاکستان نے انکی بے مثال اور لازوال بہادری اور شجاعت کے اعتراف میں اعزازات دیے۔

بہادری کے فوجی اعزازات









پاکستان کے فرزند

تیری نظر میں کیا ہیں یہ بھارت کے کوہسار
تیرا مقام عرش معلیٰ ہے شہسوار
تیرا لہو ہے حق کے چمن زار کا نکھار!!
اے سرزمین پاک کے فرزند ذی وقار
کافر نہ بچ سکے گا مسلمان کے وار سے
شعلے اٹھیں گے ہند کے اجڑے دیار سے
ہم سرفروش، گود میں جنگاہ کی پلیں
ہم پاسبانِ حق ہیں تو باطل سے کیوں دبیں
حق ہے ہمارے ساتھ تو کیسے نہ ہم بڑھیں
غوری ہیں، غزنوی ہیں، بھگوڑوں سے کیا ڈریں
کافر ہر ایک دور میں کھاتا رہا ہے مات
ہم نے ہر ایک دور میں توڑے ہیں سومنات
کچھ بزدلانِ ہند چلے آئے تھے اِدھر
شب ہائے ظلم رقص کناں تھی نظر نظر
چمکا جو مہرِ عزمِ وفا ہو گئی سحر
مِلّت کے شیر کود پڑے رَن میں بے خطر
ایسے لڑے کہ ہند کے چھکّے چھڑا دیئے
اور ایسے بڑھے کہ وقت نے تمغے عطا کیئے

نوازِ دانش



صدر پاکستان کی طرف سے کمانڈر انچیف اعزاز کے تمغے لگا رہے ہیں

نشانِ حیدر

میجر راجہ عزیز احمد بھٹی شہید

ہلالِ جرأت

۱ میجر جنرل اختر حسین ملک

۲ میجر جنرل سرفراز خاں

۳ میجر جنرل آغا محمد یحییٰ خاں

۴ برگیڈیر عبدالقیوم شیر

۵ برگیڈیر امیر عبداللہ خاں

۶ برگیڈیر احسن رشید شامی (شہید)

۷ میجر جنرل ابرار حسین

۸ برگیڈیر ملک عبدالعلی

۹ برگیڈیر امجد علی خاں

۱۰ گروپ کیپٹن محمد ظفر مسعود

ستارۂ جرأت

۱ لیفٹیننٹ کرنل محمد جمشید

۲ لیفٹیننٹ کرنل صاحبزادہ گل (شہید)

۳ لیفٹیننٹ کرنل امیر حمزہ خاں

۴ لیفٹیننٹ کرنل ذوالفقار علی خاں

۵ لیفٹیننٹ کرنل الطاف حسین

۶ میجر حق نواز کیانی

۷ میجر غلام حسین خاں

۸ میجر نذر حسین

۹ میجر محمد حسین ملک

۱۰ میجر عبدالرب نیازی

۱۱ میجر محمد تاج

۱۲ میجر سید انوار حسین

۱۳ میجر دوست محمد حیات

۱۴ میجر عبدالعلیم آفریدی
۱۵ میجر شفقت حسین خاں بلوچ
۱۶ میجر محمد آصف حسین خاں
۱۷ میجر محمد اسلم جنجوعہ
۱۸ میجر محمد اختر
۱۹ میجر عقیل داد
۲۰ میجر ملک آفتاب احمد خاں
۲۱ میجر محمد یونس
۲۲ میجر خادم حسین (شہید)
۲۳ میجر منور خاں
۲۴ میجر منشا خاں
۲۵ کیپٹن راجہ اصغر علی
۲۶ کیپٹن آغا عبدالرحمان زئی
۲۷ کیپٹن شفیق احمد
۲۸ کیپٹن نثار احمد (شہید)
۲۹ کیپٹن فاروق احمد
۳۰ کیپٹن معظم علی شاہ
۳۱ کیپٹن شبیر احمد
۳۲ لیفٹیننٹ محمد طارق
۳۳ لیفٹیننٹ محمد قیس
۳۴ سیکنڈ لیفٹیننٹ فرید احمد بخاری
۳۵ رسالدار غلام علی خاں (شہید)
۳۶ صوبیدار محمد اسرائیل خاں
۳۷ صوبیدار عظیم خاں
۳۸ صوبیدار محمد علی
۳۹ صوبیدار اقبال خاں
۴۰ صوبیدار گل نواز
۴۱ نائب صوبیدار محمد عزیز خاں
۴۲ نائب صوبیدار سلطان سکندر
۴۳ لیفٹیننٹ کرنل محمد شبیر
۴۴ لیفٹیننٹ کرنل عبدالرحمان (شہید)
۴۵ لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد
۴۶ لیفٹیننٹ کرنل محمد صدیق خاں
۴۷ لیفٹیننٹ کرنل محمد حنیف
۴۸ میجر رضا خاں
۴۹ میجر ضیاءالدین احمد عباسی (شہید)
۵۰ میجر شاہ بہرام خٹک
۵۱ میجر راؤ تجمل حسین خاں
۵۲ میجر دلاور حسین بٹ
۵۳ میجر شاہ نواز
۵۴ کیپٹن عبدالجلیل (شہید)
۵۵ لیفٹیننٹ حسین شاہ (شہید)
۵۶ رسالدار ریاض الحسن
۵۷ صوبیدار نثار علی خاں
۵۸ صوبیدار محمد شریف خاں
۵۹ نائب رسالدار شمشاد (شہید)

۶۰ نائب رسالدار محمد خالق (شہید)

۶۱ نائب رسالدار عبدالحق

۶۲ میجر راجہ اصغر علی

۶۳ میجر سید انور حسین

۶۴ صوبیدار خناب گل

۶۵ صوبیدار اللہ دتہ (شہید)

۶۶ صوبیدار گل نواز خاں

۶۷ نائب صوبیدار محمد اکبر خاں

۶۸ ونگ کمانڈر زاہد بٹ

۶۹ ونگ کمانڈر صلاح الدین

۷۰ ونگ کمانڈر نذیر لطیف

۷۱ سکواڈرن لیڈر سرفراز احمد رفیقی

۷۲ سکواڈرن لیڈر محمد محمود عالم

۷۳ سکواڈرن لیڈر سید سجاد حیدر

۷۴ لیفٹیننٹ امتیاز احمد بھٹی

۷۵ سکواڈرن لیڈر خان نجیب احمد

۷۶ فلائٹ لیفٹیننٹ نذیر احمد ناں

۷۷ فلائٹ لیفٹیننٹ یونس حسن (شہید)

۷۸ فلائٹ لیفٹیننٹ چوہدری رضوان احمد

۷۹ فلائٹ لیفٹیننٹ سید خالد حسین واسطی

۸۰ فلائنگ آفیسر ضیا الدین حسین

۸۱ کموڈور کرامت رحمان نیازی

۸۲ لیفٹیننٹ احمد تسنیم

۸۳ سکواڈرن لیڈر شبیر حسین (شہید)

۸۴ سکواڈرن لیڈر محمد اقبال

تمغہ جرأت

۱ حوالدار سراج الاسلام

۲ حوالدار اللہ دتہ

۳ حوالدار شہزادہ خاں (شہید)

۴ حوالدار خاکی جان (شہید)

۵ حوالدار گل امیر

۶ حوالدار فضل حسین (شہید)

۷ حوالدار آغا محمد (شہید)

۸ حوالدار محمد افضل

۹ حوالدار ظفر الحق پٹھان

۱۰ حوالدار عطاالرحمان

۱۱ حوالدار محمد انور

۱۲ حوالدار محمد شریف (شہید)

۱۳ گنر حوالدار خالص خاں

۱۴ گنر حوالدار اکبر دین

۱۵ حوالدار سکندر خاں (شہید)

۱۶ لانس دفعدار غضنفر خاں

۱۷ لانس دفعدار عطا محمد

۱۸ لانس دفعدار محمد اسلم

۱۹ نائیک محمد نذیر (شہید)

۲۰ نائیک محمد اکبر
۲۱ ایکٹنگ لانس دفعدار محمد سلیم
۲۲ ایکٹنگ لانس دفعدار گل
۲۳ ایکٹنگ لانس دفعدار نذیر احمد (شہید)
۲۴ ایکٹنگ لانس دفعدار سلیم اختر (شہید)
۲۵ لانس نائیک گل حسن (شہید)
۲۶ نائیک اصغر علی
۲۷ سوار غلام جیلانی
۲۸ سوار محمد کریم (شہید)
۲۹ سپاہی ندا حسین (شہید)
۳۰ سپاہی محمد یونس (شہید)
۳۱ سپاہی سردار حسین (شہید)
۳۲ سپاہی محمد حسین
۳۳ لانس دفعدار عبدالستار
۳۴ لانس دفعدار فیض احمد حسین
۳۵ لانس حوالدار محمد تاج
۳۶ نائیک محمد صابر خاں
۳۷ نائیک ظفر السلام (شہید)
۳۸ نائیک صابر حسین
۳۹ نائیک منور حسین (شہید)
۴۰ نائیک گل مرجان (شہید)
۴۱ نائیک مہربان خاں
۴۲ نائیک غفران شاہ
۴۳ نائیک منصف خاں
۴۴ نائیک محمد عجیب (شہید)
۴۵ نائیک منیر الحق (شہید)
۴۶ لانس نائیک محمد اکبر خاں (شہید)
۴۷ لانس نائیک محمد نواز
۴۸ لانس نائیک غلام علی
۴۹ لانس نائیک عباس
۵۰ لانس نائیک عبدالعلی
۵۱ لانس نائیک غلام علی
۵۲ سپاہی محمد خاں (شہید)
۵۲ سپاہی وزیر حسین (شہید)
۵۴ گن ڈرائیور نور حسین
۵۵ سپاہی محمد اصغر
۵۶ سپاہی اکبر علی
۵۷ سپاہی یوسف علی (شہید)
۵۸ سپاہی محمد افسر (شہید)
۵۹ سپاہی حشمت اللہ
۶۰ سپاہی عبدالہاشم
۶۱ سپاہی امین اللہ
۶۲ سنگل مین محمد خاں (شہید)
۶۳ نائیک ظہور حسین شاہ

یہ اعزازات کی پہلی فہرست تھی دوسری فہرست ص ۴۱۷ پر ملاحظہ ہو۔



کمانڈر انچیف پاکستان آرمی جنرل محمد موسیٰ محاذ کے دورے میں۔ تصویر میں لفٹننٹ جنرل بختیار رانا کور کمانڈر (دائیں سے دوسرے) میجر جنرل شیر علی خاں (سیاہ سوٹ میں) میجر جنرل ابرار حسین (دائیں سے تیسرے) اور [illegible]

پاک برّی فوج کے ہیرو

○ گدآرو (راجستھان) سے لے کر کرگل (کشمیر) تک گرم و سرد محاذ کے جانباز و جاں نثار مجاہدوں کی سنہری حروف سے لکھے جانے والی کہانیاں

○ تاریخِ عالم میں جن کی جنگی مہارت ضرب المثل بن گئی

○ اپنے سے پانچ گنا بڑی جنگی طاقت کے دانت کھٹے کرنے والے دلاوروں کی روح پرور سوانح

○ اُن میں سے کتنے تھے جو سترہ روزہ جنگ کی جیت کا باعث بنے لیکن آج اُن کا نام کسی کی زبان پر نہیں۔ جنہوں نے نام و نمود اور اعزاز و اکرام سے بے نیاز ہو کر اپنی جان ملک و ملت کی عزت پر قربان کر دی۔

نشانِ حیدر

نشانِ حیدر، عزیزِ ملت !
ہر ایک دل میں ہے تیری عزت
یہ مرتبہ ہے کہ تا قیامت
کہ تُو نے ہم کو حیات بخشی
رہِ وطن میں شہید ہو کر
نشانِ حیدر

وطن پہ تو ہو گیا ہے قرباں
رہے گی تاریخ تجھ پہ نازاں
رہے گی زندہ تیری حکایت
کبھی نہ بھولیں گے تیرا احساں
امر ہے تو اے عظیم انساں
دعائیں دیتی ہے قوم تجھ کو
ترا ثنا خواں ہے پاک لشکر
نشانِ حیدر

خوشا وہ ماں جس نے تجھ کو پالا !
رہِ شجاعت پہ تجھ کو ڈالا
ستم کا تو نے گراں ہمالہ
ہزاروں ماؤں کے سر سے ٹالا
ہیں تیری ممنون کتنی بہنیں
کہ تیرا سایہ تھا ان کے سر پہ
نشانِ حیدر

حبیب جالب

○ ○



میجر راجہ عزیز بھٹی شہیدؒ

(نشانِ حیدر)

میجر راجہ عزیز بھٹی شہید لاہور کے محاذ پر برکی کے علاقے میں پنجاب رجمنٹ کی ایک کمپنی کی کمان کر رہے تھے جب ۶ ستمبر کی سحر کو بھارتی فوج نے باقاعدہ اعلانِ جنگ کئے بغیر حملہ کر دیا تو میجر بھٹی شہید کی کمپنی کی دو پلٹنیں بمبانوالہ راوی بیدیاں نہر کے کنارے عقبی مورچے سنبھالے ہوئے تھیں۔ لیکن وہ خود قیادت کرنے کے لیے اگلی پلٹن میں شامل ہو گئے۔ بمبانوالہ راوی بیدیاں نہر کے سامنے والے علاقے کو سنبھالنے کے لیے برکی بڑا ضروری مورچہ تھا اور دُشمن کو آگے بڑھنے کے لیے اس پر لازمی طور پر قبضہ کرنا تھا چنانچہ ۷ ستمبر کے بعد دُشمن نے ایک پُورے بریگیڈ کی مدد سے جس کے ساتھ ٹینک بھی تھے برکی پر پُورے ڈویژن کے توپ خانے اور ٹینکوں سے چھ بڑے حملے کئے۔ لیکن وہ برکی کے مورچے پر ڈٹے ہوئے پاکستانی فوج کے مجاہدوں کے قدم نہ اُکھاڑ سکا۔ حالانکہ دُشمن کی تازہ دم فوج کا ریلے کے بعد ریلا آتا رہا۔ اِن حملوں میں دُشمن کی ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ان حملوں میں میجر بھٹی اپنی جان کی مطلق پروا نہ کرتے ہوئے ہراول میں لڑنے والے فوجیوں کے ساتھ ساتھ رہے اور ان کے حوصلے بڑھاتے رہے۔ ۱۱ ستمبر کی رات کو دُشمن نے عاجز

ہو کر سارے سیکٹر پر بڑا دھاوا بول دیا۔ دُشمن کی ایک تازہ دم بٹالین نے پاکستان کے برکی کے مورچے پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا لیکن میجر بھٹی اور ان کے ساتھیوں نے یہ مورچہ پُوری بہادری سے سنبھالے رکھا حتیٰ کہ اس سیکٹر کے دائیں فلینک کی صُورت حال کے پیشِ نظر میجر بھٹی کو حُکم ملا کہ وہ یہ مورچہ چھوڑ کر بمبانوالہ، راوی، بیدیاں نہر کی اس پٹڑی پر چلے آئیں جو پاکستانی فوج کی سمت میں تھی۔ اس اثناء میں دُشمن کی فوج نے برکی کو اور نہر کے کچھ حصے کو بھی گھیرے میں لے لیا تھا۔ میجر بھٹی اپنی بٹالین کا آخری سیکشن لے کر حکم کے مطابق پیچھے ہٹ آئے جہاں نہر پار کرنے کے لیے گھاٹ بنا ہُوا تھا لیکن اِس مقام پر دُشمن کا قبضہ ہو چکا تھا۔ میجر بھٹی کی پلٹن کی چند گاڑیاں اور فوجی اس علاقے میں رہ گئے تھے اور ضروری تھا کہ نہر کی پٹڑی کو دُشمن سے آزاد کرایا جائے۔ میجر بھٹی اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہُوئے خود فائرنگ کرتے رہے اور اس وقت تک نہر پار نہ کی جب تک کہ ان کی پلٹن کا آخری آدمی بھی نہر پار کر کے دُوسرے کنارے پر نہ پہنچ گیا۔

ایک بار اپنے علاقے کی جانب والی پٹڑی پر پہنچنے کے بعد میجر بھٹی نے اپنی کمپنی کی صفیں پھر درست کیں اور دُشمن پر خود بھی فائر کرتے رہے اس کے لیے انھیں بار بار کھڑے ہو کر دُشمن کی فائرنگ کی زد میں آنا پڑتا تھا۔ آخر ۱۲ ستمبر کی صبح کے نو بجے جب وہ خود کھڑے ہو کر دُشمن کے ٹینکوں کو نشانہ بنوا رہے تھے۔ دُشمن کے ٹینک کا ایک گولہ ان کے دائیں شانے پر آ گرا اور وہ اسی جگہ جامِ شہادت نوش کر گئے۔ میجر بھٹی شجاعت و شہامت کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ اُنھوں نے جانبازی اور انتہائی فرض شناسی کا پُورا پُورا ثبوت پیش کیا اور اپنے جوانوں کی بہترین قیادت کر کے دُشمن کو روکے رکھا۔ شہادت سے صرف ایک دن پہلے ان کے کمانڈنگ افسر نے انھیں کہا تھا کہ آپ کئی دن رات لگاتار لڑتے لڑتے بہت تھک گئے ہوں گے آپ کو یہاں سے فارغ کر دیا جائے گا لیکن میجر بھٹی نے یہ کہہ کر عقبی مورچوں پر جانے سے انکار کر دیا تھا کہ میں واپس نہیں جاؤں گا بلکہ وطن پاک کی حفاظت کرتے کرتے جامِ شہادت نوش کرنا پسند کروں گا۔ شہید نے اپنے والد کے نام جو آخری خط بھیجا تھا اس میں اُنھوں نے کہا تھا کہ وہ وطنِ عزیز کی خاطر شہید ہو جائیں گے۔

میجر عزیز بھٹی موضع لاڈیاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ کو ۴ رفروری ۱۹۵۰ء کو پاکستان ملٹری اکاڈمی کاکول سے فوجی کمیشن ملا، جہاں آپ بٹالین سینئیر انڈر آفیسر کے عہدے پر فائز رہنے کا امتیاز حاصل کر چکے تھے۔ آپ نے اکاڈمی کے دونوں شاندار اعزاز یعنی "سورڈ آف آنر" اور "نارمن گولڈ میڈل" بھی جیتے جو آپ کو اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی (مرحوم) نے پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقع پر پیش کئے۔ آپ اکاڈمی میں پہلے "جنٹلمین کیڈٹ" تھے جنھیں یہ اعزازات دیے گئے۔ آپ کی فوجی خدمات بھی نہایت قابلِ قدر رہی ہیں۔ فوج میں سیکنڈ لفٹننٹ کی حیثیت سے کمیشن پانے کے بعد آپ کا تقرر پنجاب رجمنٹ کی ایک بٹالین میں ہُوا، اور آپ رائفل کمپنی کمانڈر بنا دیے گئے۔ آپ نے اس کمپنی کی دو سال تک کمان کی جس کے بعد آپ ۱۹۵۲ء میں اس کمپنی کے ایڈجوٹنٹ مقرر ہو گئے۔ ۱۹۵۴ء میں آپ کو انفنٹری اینڈ ٹیکٹک سکول کوئٹہ کے لیے انسٹرکٹر چنا گیا اور ۱۹۵۵ء میں آپ کو پھر اپنے یونٹ میں بھیج دیا گیا جہاں آپ کو کمپنی کی کمان دے دی گئی۔ ۱۹۵۶ء میں جب کہ آپ کی فوجی ملازمت محض چھ برس کی تھی آپ کو سٹاف کالج کنگسٹن (کینیڈا) میں سٹاف کورس کے لیے بھیجا گیا جہاں سے واپس آنے کے بعد آپ کو کور ہیڈ کوارٹر میں جنرل سٹاف آفیسر گریڈ (۲) (آپریشنز) مقرر کیا گیا اور آپ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۰ء تک اس عہدے پر مامور رہے۔ ۱۹۶۱ء میں آپ کو جرمنی میں جرمن زبان سیکھنے کے لیے بھیجا گیا۔ ۱۹۶۲ء میں آپ کو ایک بار پھر انفنٹری ٹیکٹک سکول کوئٹہ میں انسٹرکٹر مقرر کیا گیا۔ اس سال جنوری میں آپ کو پھر اپنے یُونٹ میں ایک رائفل کمپنی کی کمان دے دی گئی جہاں مرحوم میجر عزیز بھٹی نے اپنے کو ایک بے مثال ہیرو اور بہترین قیادت کا اہل افسر ثابت کر دکھایا۔

میجر عزیز بھٹی کے والد، بیگم اور ان کے بچّوں سے جب انٹرویو کیا گیا تو اُنھوں نے اسی انداز میں پُرجوش جواب دیا جو قرونِ اولیٰ کے مُسلمانوں کا شیوہ تھا۔ اُنھوں نے کہا اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اُنھوں نے اپنا اور اپنے وطن کا نام بلند کر دیا۔

ان مجاہدوں کی شجاعت کی داستانیں اتنی عظیم اور شاندار ہیں کہ ایک ایک جانباز اپنی اپنی جگہ مستقل داستان ہے۔

مختصر الفاظ میں چند ایک بہادروں کے کارنامے یُوں ہیں: یہ کارنامے اُس دن بیان

کیے گئے جب لاہور میں جنرل محمد موسیٰ نے ان جانبازوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔
بریگیڈیئر عبدالعلی جنھوں نے چونڈہ کے محاذ پر بھارتی ٹینکوں کے حملے کو قبرستان میں تبدیل کردیا۔ انھوں نے اِس معرکہ کی مشکلات بیان کرتے ہُوئے کہا۔

میجر جنرل اختر حسین ملک

(ہلالِ جُرأت)

کشمیر میں جنگ بندی لائن پر جب بھارتی فوج کی جارحانہ سرگرمیاں بہت بڑھ گئیں تو میجر جنرل اختر حسین ملک ستارۂ قائداعظم کو جو ایک پیدل ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ہیں بھمبر کے علاقہ میں حملہ کی کمان سونپی گئی۔ چھمب کے علاقہ میں بھارتی فوج کی جنگی مورچہ بندیاں بڑی مستحکم تھیں اور ان کا گیریزن بھی بہت مضبوط تھا میجر جنرل اختر حسین ملک نے نہ صرف بھارت کے اس مورچے پر حملہ کیا بلکہ اس کے گیریزن کو مکمل طور پر تباہ کردیا۔ حالانکہ ان کے پاس جو فوج تھی عام حالات میں اس کے لیے اتنا بڑا کام انجام دینا بہت مشکل سمجھا جاتا ہے۔ صدر ایوب نے اس حملہ کی کامیاب قیادت اور اچھی منصوبہ بندی اور ذاتی شجاعت کے اعتراف میں انھیں ہلالِ جُرأت کا اعزاز عطا کیا۔

میجر جنرل ابرار حسین

(ہلالِ جُرأت)

میجر جنرل ابرار حسین کو سیالکوٹ اور چونڈہ کے درمیان دُشمن کی اصل جارحانہ قوت کو تباہ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اس محاذ پر دُشمن نے ایک مکمل بکتر بند ڈویژن ایک پہاڑی ڈویژن اور ایک پیدل ڈویژن کے بہترین حِصّے کے ساتھ حملہ کیا تھا اور دُشمن اس محاذ پر ہر طرح اور ہر قیمت پر پاکستانی مورچوں کو توڑ کر فتح حاصل کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے تمام وسائل اس محاذ پر جھونک دیے تھے۔ میجر جنرل ابرار حسین نے نہ صرف دُشمن کو پُوری طرح اس کے اپنے مورچے پر روکے رکھا بلکہ اس پر ایسی تباہ کن ضربیں لگائیں کہ دُشمن

کے حملے کی قوت پاش پاش ہوگئی۔ اس محاذ پر دشمن کی اصل قوت کو کچلنے کا سہرا جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل ابرار حسین کے سر ہے جنھوں نے اس کارروائی کی منصوبہ بندی اور عملدرآمد میں غیر معمولی قیادت اور صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ انھیں ان کی جرأت، شجاعت اور اس مشکل کارنامے کے انجام دینے میں زبردست احساسِ فرض کے طور پر ہلالِ جرأت کا فوری اعزاز عطا کیا گیا۔

بریگیڈیر عبدالعلی ملک

(ہلالِ جرأت)

فورس کمانڈر بریگیڈیر عبدالعلی ملک نے دشمن کی بہت بڑی اور مضبوط و طاقتور فوج کے مسلسل حملوں کے باوجود پاکستانی علاقہ چونڈہ کا بڑی دلیری اور شجاعت سے دفاع کیا۔ دشمن نے پاکستانی فوج کی پوزیشن پر کئی دن تک متواتر گولہ باری کی جس سے خوفناک تباہی پھیلی۔ عام حالات میں فوج اس تباہ کن گولہ باری کا مقابلہ نہ کرسکتی تھی لیکن بریگیڈیر عبدالعلی ملک نے اپنی ذاتی مثالی جرأت اور لیاقت سے نہ صرف فوج میں ڈٹے رہنے اور دشمن کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا کیا بلکہ دشمن پر مہلک ضربات لگائیں اور اسے مفلوج کر دیا۔ صدر نے انھیں ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کے اعتراف کے طور پر ہلالِ جرأت کا اعزاز عطا کیا۔

بریگیڈیر امجد علی خاں

(ہلالِ جرأت)

سیالکوٹ چونڈہ سیکٹر میں دشمن کا حملہ روکنے اور اس پر جوابی حملہ کرنے میں توپ خانے نے فوج کی شاندار، بروقت مدد کی اور صرف توپ خانے کی مؤثر کارروائی کی بدولت ہی نہ صرف یہ کہ بہت زیادہ طاقتور دشمن کے زبردست حملے کو پسپا کر دیا گیا بلکہ اسے بھاری نقصان بھی پہنچایا گیا اور یہ صرف بریگیڈیر امجد علی خاں چودھری کی ذاتی مثال، عمدہ قیادت، اعلیٰ صلاحیتوں اور احساسِ فرض کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف دشمن کے حملوں کا منہ پھیر دیا گیا بلکہ پورے محاذ پر آخری دم تک لڑنے کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ انھیں ان کی شجاعت اور احساسِ فرض کے اعتراف کے طور پر ہلالِ

جُرأت کا اعزاز عطا کیا گیا۔

میجر رضا خاں

(ستارۂ جرأت)

دُشمن نے چونڈہ پر بہت بڑی طاقت سے حملہ کیا، ایک پیدل بٹالین کے ذریعے مورچے توڑ کر آگے بڑھ گیا اور چونڈہ پسرور روڈ کو عبور کر لیا، سارا علاقہ دُشمن کی تباہ کن گولہ باری کی زد میں تھا اور ایک مرحلہ پر یہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ صورتِ حال پر قابو نہ پایا جا سکے گا اس مرحلے پر میجر رضا خاں نے جن کا اسکویڈرن اس علاقے میں تعینات تھا فوری طور پر صورتِ حال کا جائزہ لیا اور دُشمن پر حملہ کی خود قیادت کی اور نہ صرف دُشمن کی پیش قدمی روک دی بلکہ اسے اپنے علاقے سے نکال باہر کیا۔ ان کے اس دلیرانہ کارنامہ پر ستارۂ جُرأت کا اعزاز دیا گیا۔

میجر شاہ بہرام خٹک

(ستارۂ جُرأت)

میجر شاہ بہرام خٹک آرمرڈ کور کے ایک اسکویڈرن کی کمان کر رہے تھے جس نے دیہہ بٹار کے شمالی علاقے میں مورچے قائم کئے تھے ان کے اسکویڈرن پر دُشمن کے بکتر بند دستے کا زبردست دباؤ تھا۔ دُشمن نے اِس علاقے میں قدم جمانے کے لیے بار بار زبردست حملے کئے تاکہ وہ سیالکوٹ پسرور روڈ کو کاٹ دے لیکن میجر شاہ بہرام خٹک نے اپنی ذاتی مثال اور قیادت کے باعث دُشمن کے ہر حملے کو ناکام بنا دیا تمام دن اپنے مورچوں پر ڈٹے رہے اور دُشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچایا۔ جُرأت اور عزم و استقلال کا یہ مظاہرہ ایک غیر معمولی کارنامہ تھا جس کی بنا پر انھیں ستارۂ جُرأت کا اعزاز دیا گیا۔

میجر تجمّل حسین خان

(ستارۂ جُرأت)

میجر تجمّل حسین خان (توپ خانہ) کی زیرِ کمان طیارہ شکن توپیں دُشمن کے حملے کے پہلے دن

سے بڑی بہادری اور جرأت سے مقابلہ کر رہی تھیں وہ پوری طرح جدید اسلحہ سے لیس مصروف جنگ تھے جب بھی ہماری بھاری توپیں حرکت میں آتیں دُشمن کے طیارے سر پر پہنچ کر حملے شروع کر دیتے۔ اس افسر کی زیرِ کمان طیارہ شکن توپوں نے اپنے بھاری توپ خانے کی ایسی کامیابی سے حفاظت کی کہ سوائے ایک درمیانی توپ کو معمولی نقصان پہنچانے کے دُشمن کے طیارے ہمارے توپ خانے کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس کے برعکس اس افسر کی زیرِ کمان طیارہ شکن توپوں نے دُشمن کے ایک درجن کے قریب طیارے مار گرائے۔ میجر تجمل حسین خان نے اپنے فرائض کی بجا آوری میں غیر معمولی جُرأت کا مظاہرہ کیا اور اپنی جان کی حفاظت کی ذرا پروا نہیں کی۔ ان کے اس کارنامے پر انھیں ستارۂ جُرأت کا اعزاز عطا کیا گیا۔

نائب رسالدار عبدالحق

(ستارۂ جُرأت)

ظفروال کے علاقہ میں ایک پیدل بٹالین کے ساتھ خوفناک دفاعی جنگ لڑتے ہُوئے نائب رسالدار عبدالحق کے ٹینک پر دُشمن کے چار ٹینکوں نے ایک ساتھ حملہ کر دیا۔ دُشمن کے اس زبردست حملہ کے مقابلے میں اس جونیئر کمیشنڈ افسر نے خوفناک جُرأت، عظیم جذبہ ایثار اور فنی چابک دستی کا ثبوت دیا اور دُشمن کا براہِ راست مُقابلہ کرتے ہُوئے تین ٹینکوں کو اُلٹ دیا اور چوتھا ٹینک دُم دبا کر بھاگ گیا۔ اس کارنامے پر انھیں ستارۂ جُرأت کا اعزاز عطا کیا گیا۔

حوالدار خلاص خاں

(تمغۂ جُرأت)

حوالدار خلاص خاں (توپ خانہ) بھاری توپ خانے کے دستے کی قیادت کر رہے تھے کہ دُشمن کے طیاروں نے توپ خانہ پر زبردست حملہ کر دیا۔ اس نان کمیشنڈ افسر نے "اللہ اکبر" اور "یا علی" کا نعرہ لگا کر اپنی توپوں کے دہانے کھول دیے اور دُشمن کے طیاروں کی بمباری کے باوجود پہلے سے زیادہ زور شور سے گولہ باری شروع کر دی اور اس طرح حوالدار خلاص خاں نے غیر معمولی حاضر دماغی

اور انتہائی جرأت سے کام لے کر اپنی فوج کی مدد جاری رکھی۔ اس دلیرانہ کارنامے پر انھیں تمغۂ جرأت کا اعزاز عطا کیا گیا۔

حوالدار اکبر دین

(تمغۂ جرأت)

توپچی حوالدار اکبر دین (توپ خانہ) بھاری توپ خانہ کی حفاظت پر متعین تھا کہ اچانک دشمن کے طیاروں نے توپ خانہ پر حملہ کر دیا۔ یہ طیارے دھوکہ دینے کے لیے دو تین منٹ تو توپ خانہ پر چکّر لگاتے رہے اور پھر اچانک اُنھوں نے راکٹوں سے حملہ کر دیا اور راکٹوں کی بارش کر دی۔ اس نان کمیشنڈ افسر نے اپنی جان کی پروا کیے بغیر دشمن طیاروں پر فائرنگ شروع کر دی اور راکٹوں کی بارش کے باوجود فائرنگ جاری رکھی۔ حوالدار اکبر دین کی جرأت مندی نے دوسرے توپچیوں کے بھی حوصلے بلند کر دیے جس کے نتیجہ میں دشمن طیارے ہمارے بھاری توپ خانہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس بہادری کے اعتراف میں انھیں تمغۂ جرأت عطا کیا گیا۔

ایل ڈی غضنفر خاں

(تمغۂ جرأت)

ایل ڈی غضنفر خاں دشمن کے علاقہ میں گھس گیا اور بھارتی ٹینک ڈویژن ۱۷ پونا ہارس کا ایک سنچورین ٹینک پکڑ لایا جس میں قیمتی دستاویزات بھی تھیں بے مثال بہادری کے اس کارنامے پر انھیں تمغۂ جرأت عطا کیا گیا۔

پاکستان کے بہادر جانبازوں کی معرکہ آرائیاں اور محاذِ جنگ پر دادِ شجاعت کی داستانیں اب تاریخ کا حصّہ بن چکی ہیں ان پر پوری تفصیل سے لکھنے کے لیے فرصت کی ضرورت ہے اس میں لاہور کے محاذ کو جو اہمیّت حاصل ہے وہ کسی سے پنہاں نہیں۔ اس محاذ پر پاکستان کے ان جانبازوں نے جس بے مثال جرأت و دلیری کا ثبوت دیا ہے اس کے بارے میں سیکرٹری محکمہ اطلاعات مسٹر الطاف گوہر نے ۲۰ ستمبر کو جنگ بندی کے پانچویں روز جو کچھ لکھا وہ بہت ایمان افروز

ہے۔ چند بہادر صف شکن کی جرأت و بہادری کی داستانیں ان ہی کی زبانی سُنئے تو محاذ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ہم متعلقہ ہدایات نوٹ کرنے کے بعد اگلی صفوں کے ایک بریگیڈیئر ہیڈ کوارٹر میں تھے اور دوسری جنگ عظیم کا سرد و گرم چشیدہ ایک بریگیڈیئر میرے کانوں میں رس گھول رہا تھا "میں نے ان ۱۸ دنوں میں جو کچھ سیکھا ہے وہ گزشتہ جنگ عظیم کے مجموعی تجربات سے بھی زیادہ گراں بہا ہے" ان مورچوں کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دشمن کے بھاری گولہ باری کے نشانات تھے۔ گہرے گڑھے اور توپ خانے کی ڈالی ہوئی کھائیاں، ان جوانوں نے انھیں جگہوں پر دشمن کو آن لیا تھا اور اسے مار بھگایا تھا۔ انھوں نے اس تمام عرصہ میں نہ تو کوئی کمک مانگی اور نہ آرام کی مہلت اور دشمن ......سو وہ بار بار تازہ دم فوجوں سے حملہ کرتا رہا اور ہر بار مبہوت اور حیرت زدہ ہو کر مار کھا کر پیچھے ہٹتا رہا۔ یہیں میں نے حوالدار شریف کو دیکھا جس کے پاس صرف ایک مشین گن تھی جسے بار بار وہ مختلف زاویوں اور مختلف پوزیشنوں پر جا کر دشمن پر اتنی شدت سے گولیاں چلاتا رہا کہ بالآخر ان بزدلوں نے یہ سمجھا کہ یہاں ان کا سابقہ کسی مضبوط نشانہ باز چوکی سے ہے۔ پھر وہ واپس اپنی صفوں میں تحلیل ہو گئے" شریف نے مجھے بتایا کہ بعد میں اس نے دشمن کی ایک مشین گن بھی چھین لی تھی اور اسے خود ان کے خلاف استعمال بھی کیا تھا؟ ذرا دور دشمن کی ایک ہزار پاؤنڈ کا گولہ پھینکنے والی ایک توپ بھی پڑی تھی "یہ دادا" کہلاتی ہے اور مورچوں سے نکل کر سستانے کے لیے اب ہمارے جوان اس پر بیٹھ جاتے ہیں "یہ بات مجھے کرنل مرزا نے ہنستے ہوئے بتائی۔ کرنل مرزا جنھوں نے دشمن ٹینکوں کا ایک پورا اسکواڈرن ایک نہری پل کی حفاظت کرتے ہوئے تباہ کر دیا تھا اور نتیجہ میں صرف ٹخنے پر موچ آئی تھی دس دن کے عرصہ میں دشمن نے بیس سے زیادہ حملے ہر بار دو کمپنیوں اور ایک بٹالین کی تعداد میں کیے لیکن ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ نہ پایا بریگیڈیئر نے بتایا کہ جنگ بندی کے لیے سلامتی کونسل کی دی ہوئی ۱۵ گھنٹہ کی توسیعی مدت میں بھی دشمن نے چھپ کر اچانک وار کرنے کی کوشش کی تھی اور پوری رات بھارتی توپ خانہ آگ برساتا رہا تھا میں نے ان پُریقین و اعتماد جوانوں کو اس عالم میں چھوڑا کہ ان کے لبوں پر یہ کلمات تھے۔ "ہم نے دشمن کا منہ توڑ دیا ہے اور اس میں اب ہلنے تک کی ہمت اور سکت نہیں رہی ہے"

جناب الطاف گوہر اس محاذ سے ہر یکے بر کی محاذ پر اسی جیپ میں پہنچے۔ انہوں نے اس جنگ کے ایک اور ہیرو کے کارناموں سے متعارف کراتے ہوئے لکھا۔

میجر شفقت بلوچ

میجر شفقت کم گو، منکسر المزاج اور خود اپنے ہی کارنامے کی اہمیت سے بے خبر اس محاذ کی انتہائی اگلی صفوں میں سب سے پہلے دشمن کو انہیں نے للکارا تھا، انھیں ۶ ستمبر کو ۲ بجے شب میں حکم ملا تھا اور وہ اپنی کمپنی لے کر آگے بڑھے وہ بہ مشکل مورچہ بنا پائے تھے کہ دشمن کے پہلے ریلے کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ ایک پوری بریگیڈ ان مٹھی بھر جوانوں پر ٹوٹ پڑی دشمن کے ٹینک بالکل پاس آ چکے تھے میجر کو معلوم تھا کہ یہ لمحہ کتنا نازک ہے اور ان کی کمان میں چند نفوس ہی تو ہیں لیکن پہلی دفاعی لائن کی باقاعدہ تشکیل تک دشمن کو روکے ہی رکھنا تھا انھوں نے جوانوں کو حملے کا حکم دیا لیکن کیسا حملہ؟ جوانوں کی مختصر سی تعداد سر بہ سر ٹینکوں سے جا بھڑی اور دیکھتے ہی دیکھتے یکے بعد دیگرے تین ٹینکوں کے پرخچے اُڑ چکے تھے۔ بزدل دشمن اتنے سے نقصان سے جی چھوڑ بیٹھا اور جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ میجر بلوچ کا یہ دستہ گنتی دستوں جیسا تھا لیکن میجر اور اس کے شاہبازوں کے پاس ایک جذبہ بھی تو تھا جو دشمن کے اس پورے بریگیڈ کے پاس نہ تھا بہر حال دشمن نے خود کو دوبارہ منظم کیا اور اس کے اس مختصر دستے کے دونوں بازوؤں پر حملہ آور ہوا شفقت اور اس کے جیالے بھوکے شیروں کی طرح ضربیں لگاتے رہے حتیٰ کہ پورے ۹ گھنٹوں تک دشمن کا یہ ٹینک بریگیڈ ایک قدم نہ بڑھا سکا ہر بار جب اس نے بڑھنا چاہا منہ کی کھائی اس مختصر سے دستہ کا ہر جیالا پاکستان کے تحفظ و بقاء کی پہلی کامیاب جنگ لڑ رہا تھا اور پھر میجر بلوچ کو حکم ملا "تم اپنا فرض ادا کر چکے ہو" بلوچ کے بازو میں ایک گولی پیوست تھی۔ سرگودھا کا یہ دلیر پرانا "اوین" ہے گزشتہ چند دنوں میں اس کے چہرہ پر ایک شاندار داڑھی کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اپنے زخم سے بے پرواہ وہ اب بھی محاذ جنگ پر ہمیشہ کی طرح مشتاق و مستعد موجود ہے اور اسے یہ خبر تک نہیں کہ پوری قوم اس کے گن گا رہی ہے۔ شعرا اس پر اور اس کے جانبازوں پر نظمیں لکھ رہے ہیں۔ اس نے ملک اور قوم کے لیے جو کچھ کیا ہے اسے طرح طرح سے سراہا جا رہا ہے۔ آٹھ سے گیارہ ستمبر تک دشمن نے اس محاذ پہ بڑے حملے کیے۔ ان میں ہر ایک بری طرح کچل دیا گیا۔

لیکن بلوچ کا مختصر سا تبصرہ صرف یہ ہے کہ "دُشمن نے ہر بار یہاں اپنی سینکڑوں لاشیں چھوڑی ہیں"۔ بلوچ اسی محاذ پر اپنے دو شہید ساتھیوں میجر راجہ عزیز بھٹی اور میجر عبدالحبیب خاں کا تذکرہ کرتا ہے۔ یہ دونوں پاکستان پر سے قربان ہو گئے۔ میجر بھٹی کو ۶۰ء میں "شمشیرِ عزت" دی گئی تھی وہ دُشمن کے مقابلہ میں اپنے جیالوں کی قیادت کرتے ہوئے اِس طرح شہید ہونے میں سب سے آگے تھے۔ اس محاذ کے جوانوں کو آرام کی فرصت تھی نہ اس سے مطلب تھا۔ کمانڈر انچیف نے مجھے پہلے ہی بتا دیا تھا "ہماری جگہ مورچوں خندقوں اور دمدموں میں ہے ہم یہیں زندہ رہتے ہیں اور ان ہی مقامات پر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دیتے ہیں"۔

بہادرانہ کارناموں کے اِس مقام کو میں نے پہلی بار دیکھا ہے۔ ان کارناموں کو ہمارے شعراء غیر فانی بنائیں گے اور ہمارے موسیقار انھیں جنم جنم کے لیے گیتوں میں ڈھال دیں گے۔ ان کارناموں سے قوم نے اپنی رُوح کا ادراک کیا ہے اور یہ کارنامے مستقبل میں ہماری تاریخ کی بُنیاد بنیں گے۔"

میجر ضیاالدین اُپل شہید

"اگر میں شہید ہو جاؤں تو تم آنسو نہ بہانا، اِسلام میں شہیدوں پر آنسو بہانا ایک گناہ عظیم ہے" میری دلی خواہش ہے کہ میں مُلک و قوم کی خاطر قربان ہو جاؤں اگر بچ گیا تو غازی کے نام سے پُکارا جاؤں گا"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو چھ ستمبر کی صبح کو محاذِ جنگ پر جانے سے قبل شہید میجر ضیاالدین اُپل نے اپنی بیوی سے کہے تھے۔ میجر اُپل ۱۷، ۱۸ ستمبر کی درمیانی شب کو واہگہ کے محاذ پر دُشمن کا مقابلہ کرتے ہُوئے شہید ہو گئے تھے۔ اُنھوں نے بھارتی مہاشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہُوئے جس بہادری سے جامِ شہادت نوش کیا ہے اس پر آنے والی نسلیں فخر کریں گی۔ اس سیکٹر پر ۱۷، ۱۸ ستمبر کی درمیانی رات کو دُشمن نے کئی بھرپُور حملے کئے، پیہم حملوں سے انھوں نے دُشمن کی کئی چوکیوں کا صفایا کر دیا اور اِسے سخت جانی نقصان پہنچایا۔ آخر رات کے پچھلے پہر دُشمن نے ایک بھرپور حملہ کر دیا۔ اس حملے میں دُشمن نے ایک تازہ دم بریگیڈ فوج کے ساتھ حملہ کیا تھا۔ اس حملے میں دُشمن نے متعدد ٹینک اور دوسرا اسلحہ استعمال کیا لیکن میجر اُپل اس حملے کا منہ توڑ جواب دینے کے

لیے اپنے توپ خانے سے دُشمن کے قریب پہنچ کر گولہ باری کے متعلق جوانوں کو ہدایت دیتے رہے۔ اسی اثناء میں ان کے ایک ماتحت جوان لانس نائیک نے آکر کہا "آپ کچھ دیر آرام کر لیجئے اور تھوڑا سا کھانا بھی کھالیں"۔ لانس نائیک نے بتایا کہ اُپل صاحب نے تین دن سے کھانا نہیں کھایا تھا۔ لیکن میجر نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور کہا "تم خود جاکر کھانا کھالو میں اُس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک دُشمن کا اس محاذ سے مکمل صفایا نہیں ہو جاتا۔" ابھی وہ تھوڑی دُور ہی گیا تھا کہ یکدم دُشمن کی طرف سے گولہ باری اور تیز ہوگئی۔ اسی اثناء میں دُشمن کا ایک گولہ میجر اُپل کو آکر لگا جس سے وہ شدید زخمی ہوگئے لیکن وہ اس کے باوجود اپنے مورچے میں اس وقت تک ڈٹے رہے جب تک ان کی جگہ کوئی دُوسرا نہ آگیا۔ اس وقت وہ سمجھتے تھے کہ اگر اُنھوں نے زخمی حالت میں یہ مورچہ چھوڑا تو دُشمن کو علم ہو جائے گا کہ راستہ صاف ہے اس طرح وہ مزید پیش قدمی کرنے کی جرأت کرے گا۔

میجر اُپل کو زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ میجر اُپل پاکستان بننے سے قبل امرتسر میں تھے آزادی کے بعد وہ لاہور آگئے ۱۹۵۰ء میں پاکستانی فوج میں بھرتی ہوگئے۔ اُپل تھوڑے ہی عرصے میں ترقی کر کے میجر بن گئے۔ وہ مُلتان اور کوئٹہ میں تعینات رہے۔ بھارتی درندوں نے جب آزاد کشمیر کے علاقے پر حملے شروع کر دیے تو میجر اُپل نے اپنی خدمات آزاد کشمیر کے محاذ پر لڑنے کے لیے پیش کر دیں لیکن اچانک ۶ ستمبر کو بھارت نے بلا اِعلان جنگ کئے مغربی پاکستان کی سرحدوں پر حملے شروع کر دیے تو انھیں واہگہ کے محاذ پر دُشمن کے مقابلے کے لیے بھیجا گیا۔ گیارہ بارہ دن وہ دن رات دُشمن کا بڑی بے جگری سے مُقابلہ کرتے رہے۔ اُنھوں نے نہ صرف دُشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچا کر پسپا کیا بلکہ اس کے اسلحہ کی بڑی مقدار پر بھی قبضہ کر لیا۔

میجر محمد ضیاء الدین اُپل کی شادی تقریباً دس سال قبل سیالکوٹ کی ایک نیک دل خاتُون سے ہُوئی۔ اس دوران ان کے ہاں ایک لڑکا اور دو لڑکیاں پیدا ہُوئیں۔ ان کا لڑکا پہلی جماعت میں زیرِ تعلیم ہے۔ میجر اُپل کو بچپن ہی سے فوج میں بھرتی ہونے کا شوق تھا وہ طالب علمی کے زمانے ہی میں کہا کرتے تھے کہ وہ بی اے کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو جائیں گے آپ

بڑے کامیاب مکینک تھے اور وہ اکثر اپنی رجمنٹ کے بھاری اسلحہ کی دیکھ بھال بھی خود کیا کرتے تھے۔

شہید میجر اُپل کے والد شیخ عبدالکریم اُپل ریلوے کے ریٹائرڈ کلرک ہیں۔ اُنھوں نے ایک مُلاقات میں بتایا کہ کاش میرے اور بیٹے بھی فوج میں ہوتے اور وہ بھی پاکستان کے استحکام، سلامتی اور وقار کی خاطر قربان ہوتے تو مجھے کوئی ملال نہ ہوتا۔ معمر شیخ عبدالکریم اُپل نے دُعا کی ہے "رب العزت ان کے بچے کی قربانی شہیدانِ کربلا کے طفیل قبول فرمائے اور ملک کے نوجوانوں کو شہید میجر ضیاءُ الدین اُپل کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے"۔ میجر اُپل کے تین چھوٹے بھائی ہیں جن میں سے ایک بھائی مسٹر ظہیر الدین اپل ریلوے میں ملازم ہے۔ دوسرا بھائی محمد ظفر محکمہ ٹیلیفون میں ملازمت کرتا ہے جبکہ ان کا تیسرا بھائی ذکا الدین تاجر ہے۔ ان کے ماموں ڈاکٹر محمد بشیر ریلوے ہیڈ کوارٹر کی لیبارٹری کے انچارج ہیں اور ریٹائرڈ کیپٹن ہیں۔ شہید میجر اُپل کو فوجی اعزاز کے ساتھ محمد نگر کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔

میجر عابد حسین شہید

"وطن کی سربلندی اور فتح و نصرت کے لیے ضروری تھا کہ قوم ہر قسم کی قربانیاں دے خواہ وہ قربانیاں مالی ہوں یا جانی۔ میرے بیٹے نے بھی دیگر فرزندانِ توحید کے ساتھ اپنے آپ کو قربانی کے لیے پیش کر دیا اور خُدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے میرے بیٹے کی قربانی کے بدلے وطن کے نام کو سربلند کیا"۔ یہ ہے میجر عابد حسین شہید کے والد صوبیدار غُلام حسین کا جواب جب ان سے ان کے بیٹے کی شہادت کے متعلق سوال کیا گیا۔ اُنھوں نے کہا کہ ایک مُسلمان اور سابق فوجی ہونے کی حیثیت سے جب مجھے اطلاع ملی کہ میرا بیٹا دُشمن کو تہہ تیغ کرتے ہُوئے پاکستان اور اسلام کی راہ میں شہید ہو گیا ہے میرا سر فخر سے تن گیا کہ خُدا نے مجھے یہ اعزاز بخشا میرے بیٹے نے راہِ حق میں جامِ شہادت نوش کیا اور روزِ قیامت میں بھی ان خوش نصیب والدین کی صف میں سینہ تان کر کھڑا ہو سکوں گا جن کی اولاد نے راہِ حق میں قربانیاں دیں۔ ایک عابد کیا اگر میرے ہزار عابد ہوتے تو میں انھیں بھی قربانی کے لیے

میدانِ جنگ میں بھیج دیتا اور ان کی شہادت پر دعا کرتا۔" اے میرے ربِ جلیل! میرے عابد جیسے فرزند پاکستان میں پیدا ہوتے رہیں۔ اب تو میرے دل میں بھی یہ حسرت کروٹیں لے رہی ہے کہ اپنے بیٹے کی طرح میں بھی وطن کی سربلندی اور راہِ حق میں جامِ شہادت نوش کروں۔" میجر عابد شہید کے بچپن کے متعلق ایک سوال پر صوبیدار غلام حسین نے بتایا کہ "میرا بیٹا بچپن ہی سے اس بات کی زبردست خواہش رکھتا تھا اور بار بار اس کا اظہار کیا کرتا کہ وہ فوج میں جائے گا۔ جب وہ کسی فوجی کو سینہ تانے گزرتا ہوا دیکھتا یا مجھے وردی میں دیکھتا تو کہتا کہ ابّا جان! بڑا ہو کر میں بھی فوجی بنوں گا اور اسی طرح سینہ تان کر چلا کروں گا۔ بیٹے کی اس زبردست خواہش اور شوق کو دیکھ کر میں نے پرائمری تعلیم کے بعد اسے ملٹری کالج جہلم میں داخل کرا دیا۔ وہاں سے اس نے اگست ۱۹۵۲ء میں کمیشن حاصل کیا تو اس کی صلاحیتیں اُجاگر ہونی شروع ہو گئیں اور اس کی ان صلاحیتوں کے پیشِ نظر اسے مزید تربیت کے لیے ۱۹۵۷ء میں امریکہ بھیج دیا گیا جہاں اس نے سپیشل کورس مکمل کیا اور واپس پاکستان آ گیا۔ یہاں سے مئی ۶۳ء میں سٹاف کالج کورس کرنے کے بعد اسے مزید تربیت حاصل کرنے کے لیے آسٹریلیا بھیج دیا گیا۔ وہاں سے تربیت حاصل کر کے وہ نومبر ۶۴ء میں وطن واپس آ گیا اور پھر وہ وقت بھی آ گیا جس وقت کے لیے خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو لڑانے اور دشمن کو نہس نہس کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ ۶ ستمبر کو بھارت ایسے ذلیل، مکار، فریبی، دغاباز اور اسلام دشمن ملک نے اُمّتِ محمدیہ کے وطن کی پاک سرحدوں پر حملہ کر دیا تو وطن کے باہمت جانباز اور سرفروش فرزندانِ توحید دشمن کو مزا چکھانے کے لیے سینہ سپر ہو گئے اور اپنی جان کی قربانیاں دے کر دشمن کو تباہ و برباد کرتے ہوئے مادرِ وطن کی سرحدوں سے نکالنے لگے۔ میرے بیٹے نے بھی بے پایاں جرأت اور استقلال سے مکار دشمن کو اس کی مکاری کا مزا چکھانا شروع کر دیا۔ اس نے تین مختلف سمتوں پر دشمن کے خلاف جنگ کی اور فتح حاصل کی اور آخر کار فیروزپور کے نزدیک دشمن کو تباہ کرتے ہوئے شہادت پائی۔ دونوں طرف سے بمباری جاری تھی۔ تمام جوان اور افسر مورچوں میں جا چکے تھے۔ میرا بیٹا مورچے سے باہر دشمن کو گولوں کا نشانہ بنا رہا تھا، اچانک ایک گولہ اس کے نزدیک آ کر گرا اور اس کے چند ٹکڑے اس کے سینے میں

پیوست ہوگئے اور میرا بیٹا اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے شہید ہوگیا" بیٹے کی داستانِ شجاعت سناتے ہوئے صوبیدار غلام حسین کی آواز جذبات سے معمور ہوگئی اور انھوں نے کہا کہ "میں نے بھی دوسری جنگ عظیم لڑی ہے۔ ۱۹۲۴ء میں راجپوتانہ رائفلز میں بھرتی ہوا، ۴۲ء سے ۴۴ء تک برما کے محاذ پر جنگ لڑی اور پھر صوبیدار کی حیثیت سے پنشن پائی اور کئی اقوام کی فوجوں کو لڑتے دیکھا مگر جس جرأت، شجاعت، ہمت و استقلال اور عزم و حوصلہ کا مظاہرہ ہمارے جوانوں نے کیا ہے وہ میں نے کسی میں نہیں دیکھا۔"

کرنل چودھری عبدالرحمٰن شہید

(ستارۂ جرأت)

پاکستان کے جیالے اور ہونہار جوانوں میں لیفٹننٹ کرنل چودھری عبدالرحمٰن (ستارہ جرأت) کا اسم گرامی بھی تاریخ پاکستان میں زریں عنوان کی حیثیت سے ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گا۔

چودھری عبدالرحمٰن ۱۱ر اپریل ۱۹۲۶ء کو گجرات میں پیدا ہوئے آپ کے والد چودھری عبدالغنی بیرسٹرایٹ لاء مغربی پاکستان کے معروف سیاسی رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے وہ پاکستان مسلم لیگ کے خزانچی اور آنریری مجسٹریٹ بھی رہے ہیں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال سے انھیں گہری دوستی کا شرف حاصل تھا وہ بڑے نیک، پارسا اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ آپ کے ہونہار فرزند چودھری عبدالرحمٰن نے چیفس کالج میں تعلیم پائی۔ ۱۹۴۲ء میں سینئر کیمبرج کرنے کے بعد مزید تعلیم و تربیت کے لیے انگلستان چلے گئے۔ وہاں آرٹلری (توپ خانہ) کی ٹریننگ مکمل کی، ۲۰ر جنوری ۱۹۴۶ء کو انھیں فوج میں کمیشن مل گیا۔ آپ نے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی ہمت اور جوانمردی کے سبب فوج میں نام پیدا کر لیا۔

آزادیٔ کشمیر کے سلسلہ کی پہلی جنگ میں جرأت اور دلیری کی شاندار مثال قائم کر کے حکومت سے سندِ امتیاز حاصل کی آن کے ماموں آغا مظہر علی ایڈیشنل ایس پی لائل پور نے بتایا کہ "۱۱ر ستمبر کو ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، ریسیور اٹھایا تو چودھری عبدالرحمٰن کی شہادت کی خبر دی گئی۔ پروگرام کے مطابق جنازہ گجرات لایا گیا۔ شہید کے جنازے کی آمد کی خبر ضلع بھر میں آناً فاناً پھیل گئی دور

دُور سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شہید کے رُخِ انور کو ایک نگاہ دیکھنے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے کشاں کشاں گجرات پہنچے۔ آغا صاحب نے بتایا کہ محاذ پر شریک جہاد ساتھیوں میں سے میجر عزیز نے بتایا ہے کہ چودھری عبدالرحمٰن دشمن کے بھرپور حملہ کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے اور ہندوستانی فوج کے کئی ٹینک تباہ و برباد کرتے اور فوجیوں کو موت کے گھاٹ اُتارتے ہوئے بہت آگے نکل گئے۔ بڑی گھمسان کی جنگ لڑی جا رہی تھی چودھری صاحب اپنے ساتھیوں کو ہمت وجوانمردی کی تلقین کر رہے تھے۔ ہمارا توپ خانہ دُشمن پر آگ برسا رہا تھا۔ ہر طرف ایک قیامت برپا تھی کہ حملہ آوروں نے اچانک ایک خطرناک مُہلک وار کیا۔

سیالکوٹ کے محاذ پر ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں سے لیس دو ڈویژن بھارتی فوج کے حملے کو پاکستان کی جن صف شکن افواج نے پسپا کیا تھا ان میں توپ خانے کا کردار بڑی اہمیت کا حامل ہے اس توپ خانے نے ۸ ستمبر سے ۱۱ ستمبر تک جس عظیم سپاہی کی رہنمائی میں کام کیا۔

کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے ان کی بیوہ کو ایک خط بھیجا۔ جس میں شہید کے کارناموں پر خراجِ عقیدت پیش کیا گیا انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے "آپ کے شوہر وطن عزیز کی سرحدوں کا تحفظ کرتے ہوئے شہید ہو گئے ہیں ان کی قربانی سے ملک کی تاریخ میں ایک سنہری باب کا اضافہ ہوا ہے۔"

لیفٹیننٹ کرنل عبدالرحمان کے بڑے بھائی مسٹر محمود زماں ایڈووکیٹ نے بتایا "شہید سیالکوٹ کے محاذ پر تھے اور اس توپ خانے سے وابستہ تھے جس نے ٹینکوں کی تاریخی جنگ میں دشمن کے دانت کھٹے کر دیے" انھوں نے کہا کہ ان معلومات کے مطابق تین روز لگاتار توپ خانے کی رہنمائی کے بعد وہ ۱۱ ستمبر کی صبح کو آٹھ بجے دشمن کے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کے ایک زبردست حملے کے خلاف اپنے توپ خانے کو ہدایات دینے کے لئے دشمن کی اگلی صفوں تک پہنچ گئے تھے اسوقت دشمن کے ٹینک آگ برسا رہے تھے لیکن انہوں نے اس کی بالکل پروا نہ کی۔ اپنے توپ خانے کو مناسب ہدایات دینے کے بعد وہ جیپ پر واپس آ رہے تھے کہ دشمن کا ایک گولہ ان کی جیپ پر گرا اور عبدالرحمان اس گولے سے شہید ہو گئے لیکن ان کا مشن پورا ہو چکا تھا دشمن کے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کو اس تباہی کا سامنا کرنا پڑا کہ وہ بوکھلا کر پسپا ہو گئے۔"

مسٹر محمود نے بتایا کہ "وہ چار بھائی تھے ان میں عبدالرحمان شہید لیفٹیننٹ کرنل تھے اس کے سب سے چھوٹے بھائی پاکستان کی بری فوج میں میجر ہیں ان کا نام حبیب زماں ہے وہ بھی کسی محاذ پر دشمن کے خلاف سینہ سپر ہیں" انہوں نے کہا کہ "شہید کو وطن عزیز کی خدمت کرنے کا بے حد شوق تھا جب وہ محاذ پر جانے سے قبل مجھ سے ملے تو بار بار اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے رہے۔"

مسٹر محمود نے کہا کہ "عبدالرحمان ہمارے دادا خان بہادر کیپٹن محمد زماں سے بہت متاثر تھے انہوں نے پہلی جنگ عظیم میں نمایاں خدمات انجام دی تھیں اور انہیں متعدد اعزازات ملے تھے۔ رحمان شہید ان کی فوٹو دیکھ کر یہ کہا کرتے تھے کہ میں بھی دادا کی طرح بہت بڑا اعزاز حاصل کروں گا اور اس کے لئے فوج کے سوا کسی جگہ ملازمت نہیں کروں گا۔

کرنل عبدالرحمان نے چیفس کالج لاہور سے ڈپلوما حاصل کرنے کے بعد فوج میں کمیشن کے لئے کوشش کی اور ڈیرہ دون چلے گئے جہاں انہیں کمیشن مل گیا۔"

مسٹر محمود نے کہا کہ "شہید کی شادی ۵۲ء میں اپنے ماموں کی صاحبزادی شیریں منظر سے ہوئی شہید اس وقت کیپٹن تھے۔ شادی کے بعد انہیں اعلیٰ تربیت کے لئے لندن جانا پڑا تو وہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے گئے۔" انہوں نے کہا کہ وہ ایک دوسرے سے والہانہ محبت کرتے تھے۔" بارہ سال کے عرصے میں ان کی ازدواجی زندگی میں کبھی تلخی پیدا نہیں ہوئی۔" مسٹر محمود نے کہا کہ "جب ان کی شہادت کی خبر ملی تو خاندان کے بیشتر افراد لائل پور میں تھے۔ ان کی والدہ نے شہید کی نعش کو پھولوں سے لدا ہوا دیکھ کر کہا تھا کہ خبردار اگر کسی نے میرے بیٹے کی شہادت پر کوئی آنسو بہایا۔

ان کی بیوی نے یہ جان کاہ خبر سن کر کیا محسوس کیا ہوگا اس کا علم تو اللہ کو ہے بہرحال ان کے لبوں سے یہ الفاظ سنے گئے کہ "آخر ان کی یہ تمنا بھی پوری ہوگئی اور انہوں نے اپنے خون سے وطن عزیز کی آبیاری کردی ہے" رحمان شہید کے آٹھ سالہ فرزند حید رعلی نے باپ کی شہادت پر یہ قسم کھائی ہے کہ وہ بھی اپنے وطن عزیز کے لئے اپنی خدمات پیش کرے گا۔ رحمن کے خاندان کے دوسرے افراد بھی اسی جذبہ سے سرشار ہیں جس کے وہ خود خوگر تھے۔

نائیک محمد شریف شہید

نائیک محمد شریف کی دلی خواہش تھی کہ وہ اپنے ملک کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو۔ اسی لیے اس نے اپنے وصیت نامے میں لکھا ہُوا تھا کہ جب بھی وہ اپنے ملک کی حفاظت کرتے ہُوئے شہید ہو جائے تو اس کے تمام بقایاجات اور جو رقم حکومت کی طرف سے ملے وہ اس کی اپنی رجمنٹ کی مسجد کی تعمیر و توسیع پر صرف کی جائے۔ ۶ ستمبر کی صبح کو جن لوگوں نے پاکستان کی سرحدوں پر بھارت کے جارحانہ اور بغیر اعلان جنگ کے حملے کا مقابلہ کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا ہے ان میں نائیک محمد شریف بھی شامل ہے۔ ان شہداء کو جن کی تعداد ۵۵ ہے گورومانگٹ کے نزدیک ایک جگہ دفن کیا گیا ہے اور ان کی قبروں پر ان کے نام اور تاریخ شہادت کی تختیاں لگی ہُوئی ہیں ان شہداء کو ایک جگہ دفن کرنے کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ اس مقام پر ان شہداء کی ایک پختہ یادگار تعمیر کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ ان قبروں میں جو لوگ سوئے ہُوئے ہیں ان میں کیپٹن انوار الحق چوہدری، نائیک محمد شریف، لانس نائیک محمد بشیر، لانس نائیک محمد خاں، صوبیدار غلام اکبر بھی شامل ہیں۔ نائیک محمد شریف کی ڈیوٹی سپاہی اکبر علی (تمغۂ جُرأت) کے ساتھ واہگہ سیکٹر پر ٹینک شکن توپ پر تھی جب دُشمن نے حملہ کیا تو سپاہی اکبر علی اور نائیک محمد شریف بی آر بی نہر کے دوسرے کنارے تک پہنچ گئے۔ اُنھوں نے دُشمن کے ایک ٹینک پر فائر کر کے اسے تباہ کر دیا۔ اس کے علاوہ دُشمن کو مزید نقصان پہنچایا اس دوران دُشمن اندھا دھند گولہ باری کرتا رہا اور اس کا ایک گولہ نائیک محمد شریف کو لگا اور وہ شہید ہو گئے۔ ۲۸ سالہ نائیک محمد شریف صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند اور غیر شادی شدہ تھے۔ ان کا ایک بھائی نور عالم فوج میں نائب صوبیدار ہے۔

نائب صوبیدار غلام اکبر شہید

نائب صوبیدار غلام اکبر بھی واہگہ کے محاذ پر دُشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہُوئے انھوں نے دُشمن کا مقابلہ بڑی جُرأت اور بہادری سے کیا۔ ان کے والد مسٹر سوندے خاں کو جب اپنے

بیٹے کی شہادت کا علم ہُوا تو وہ خود لاہور چلے آئے اور فوج کے افسروں سے درخواست کی کہ انہیں بھی فوج میں بھرتی کر لیا جائے تاکہ دُشمن سے اپنے بیٹے کی شہادت کا بدلہ لے سکیں۔ مسٹر سوندے خاں معمر ہیں اور فوج میں مُلازم رہ چکے ہیں۔

بریگیڈیئر شامی شہید

معرکہ کھیم کرن کے فاتح شہید بریگیڈیئر شامی کا شمار ان بہادر، بے جگر، نڈر اور جاں بکف مجاہدوں میں ہوتا ہے جنھیں شہادت سے زیادہ دنیا میں اور کوئی چیز عزیز نہیں تھی۔ زندگی اور موت کے درمیان انھیں کوئی فرق نہیں دکھائی دیتا تھا اور ان کا شمار مادرِ وطن کے ان جانبازوں میں ہوتا تھا جو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے آگے بڑھنا ہی اپنی زندگی کا اصل مقصد سمجھتے ہیں اور موت جن کے راستے سے پہلو بدل لیا کرتی ہے۔

"۱۰ ستمبر کو کھیم کرن کا محاذ مجاہدینِ پاکستان کے مکمل کنٹرول میں تھا۔ انھوں نے بزدل دشمن، جس نے قصور کے نہتے مسلمانوں کو خاک و خون میں ملا دیا تھا اور پاکستان کی مقدس سرزمین پر قبضہ کرنے کے ذلیل خواب دیکھے تھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پراگندہ کر دیا تھا۔ فتح و نصرت کا پرچم اڑاتے آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کے ساتھ ان کے ایک اور رفیق کار بریگیڈیئر اور دوسرے فوجی افسر بھی تھے۔ مرحوم بریگیڈیئر شامی اپنی جیپ خود چلا رہے تھے ان کے پیچھے ایک دوسری جیپ تھی۔ جب یہ مجاہد کھیم کرن سے آگے میدان میں اپنی پوزیشنوں کو مستحکم کرنے کے لیے بڑھے تو انھوں نے محسوس کیا کہ درختوں کے پیچھے کھسر پھسر ہو رہی ہے۔ اُنھوں نے زور سے دُشمن کو للکارا لیکن بُزدل دُشمن دم سادھ گیا اور یہ بہادر آگے بڑھ گئے۔ ابھی یہ بہادر افسر اپنی پوزیشنیں مستحکم کر کے لوٹ ہی رہے تھے کہ عین اسی جگہ دُشمن نے گھات سے حملہ کر دیا ایک گولی مرحوم کی پیشانی پر لگی۔ دوسری ان کی گھڑی سے پھسل کر پیٹ میں دھنس گئی اور ساتھ ہی پُورا ماحول دھماکوں اور دھوئیں کے بادلوں سے اٹ گیا۔

یہ جمعہ کے روز پچھلے پہر کا سانحۂ جانگداز ہے ان کے ہمراہی افسروں اور جوانوں نے فوجی لحاظ سے فوراً مورچے سنبھال لیے اور دُشمن کا مقابلہ شروع کر دیا جب دُشمن کو واصلِ جہنم کر دیا گیا اور سیکٹر

میں پُوری طرح امن و امان ہو گیا تو معلوم ہُوا کہ دشمن مرحوم کی لاش بھی اپنے ہمراہ لے گیا ہے۔ اسی روز رات کو انڈیا ریڈیو سے اعلان کیا گیا کہ "ایک بریگیڈئیر کو شہید کر دیا گیا ہے اور اسے پورے فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کر دیا گیا ہے۔"

جب ان کی بڑی بہن مسنر نزہت منصور خاں نے اپنے چھوٹے بھائی کا یہ واقعہ سُنایا تو ان کے باہمت ہونٹوں پر کچھ کپکپی اور آنکھوں میں نمی سی آئی۔ لیکن انھوں نے اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہُوئے اسے یُوں طرح دی کہ ماحول کی سوگواری کو جوشِ حیات میں بدل دیا چھوٹی بہن ڈاکٹر مس رفعت رشید جو پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ سوشل ورک کی انچارج ہیں کہنے لگیں:۔

"وہ کبھی موت سے نہیں گھبراتے تھے بلکہ ہمیشہ موت سے کھیلا کرتے تھے اور بعض اوقات بڑی دل چسپ مثالیں دیتے۔ ایک بار کہنے لگے، سنو جب تک انڈے توڑے نہ جائیں آملیٹ بن نہیں سکتا۔ آزادی کی خاطر خُون دینا ہی پڑتا ہے اس کے بغیر آزادی مکمل نہیں ہو سکتی۔" انھوں نے اپنے بھائی کے موت سے کھیلنے والے واقعات کا ذکر کرتے ہُوئے کہا "جب ۱۹۴۳ء میں ان کی شادی ہُوئی تو وہ مدراس میں متعیّن تھے شادی کے فوراً بعد ان کے قریب ہی بارودی گولہ پھٹا لیکن وہ معجزانہ طور پر بچ گئے۔ ایک دفعہ کسی محاذ پر جیپ چلا رہے تھے کہ دُشمن نے گولی چلائی۔ ان کا بیک مین (محافظ) اللہ کو پیارا ہو گیا۔ لیکن وہ صاف بچ گئے۔ برما کے محاذ پر تین افسروں کے شانہ بشانہ کھڑے دادِ شجاعت دیتے رہے اور گولیاں ان کے پاس سے گزر جاتیں۔ الغرض ان کی زندگی ہمیشہ ہی موت سے کھیلا کرتی تھی۔" رفعت رشید کہنے لگیں "جس روز بُزدل دشمن نے لاہور پر حملہ کیا انھوں نے ہمیں فون کیا میں نے پوچھا

"بھائی جان کیسے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں؟"

حسبِ معمول ہنستے ہُوئے کہنے لگے "پنگ پانگ کھیل رہے ہیں"۔ اِس ایک فقرے میں اُنھوں نے جنگ کی مکمل تصویر کھینچ دی۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ ہم جنگ کو بچّوں کا کھیل سمجھتے ہیں۔

قصور اور کھیم کرن کے محاذ کے دوران میں یہاں سے گزرتے ہُوئے دس پندرہ منٹ کے لیے اپنی والدہ سے مل لیا کرتے تھے۔ ان کی خیریت دریافت کرتے اور تمام گھر والوں سے کہتے۔ "دیکھو بمباری میں سب سے کم خطرہ ہوتا ہے۔ ہزاروں میں سے کسی ایک کو گولہ لگتا ہے۔

مسلمانوں کا تو ایمان ہے کہ موت نے اپنے وقت پر آنا ہے اور اس کے معینہ وقت کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ لاہور میں آرام، سکون اور مزے سے رہو۔ ہم دشمن کا منہ توڑ دیں گے"۔

بہن نے بھائی کی بہادری اور شجاعت کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا "۱۹۴۸ء میں ہمارے بھائی نے مقبوضہ کشمیر میں پانڈو کی پہاڑی پر پاکستان کا پرچم لہرایا تھا اس وقت بھی وہ ایسی بے جگری اور موت سے بے پروا ہو کر لڑے تھے یہ بات ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی اور ان کی شخصیت کا یہ اثر ان کے تمام بچوں اور خاندان میں رچ گیا تھا جب ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو بے اختیار ہماری آنکھوں میں آنسو آ گئے تو ان کے چھوٹے بچے سکندر شامی نے ذرا درشت لہجے میں اپنی والدہ سے کہا "ماں! کیوں روتی ہو۔ یہی تو والد چاہتے تھے" وہ وطن کی راہ میں شہید ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنا گوہر مقصود پا لیا ہے۔ ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ آج میرے والد کی روح جنت میں مسرور ہے"۔

سکندر شامی ایم بی بی ایس کے سال چہارم میں ہیں۔ وہ ایک ہسپتال میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور تیمارداری کر رہے تھے کہ جوانوں کو پتہ چلا کہ وہ بریگیڈیئر شامی کے صاحبزادے ہیں وہ فوراً ان کی طرف لپکے اور کہنے لگے ——— "وہ تو آرٹلری کے باپ تھے۔ جتنی محبت اور راہنمائی ہمیں ان سے حاصل ہوئی ہے کسی سے حاصل نہیں ہوئی"۔

رفعت رشید کہنے لگیں "یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ طبعاً خاموش فطرت اور خاموشی پسند تھے۔ عجز اور انکساری ان کا شیوہ تھا۔ موسیقی سے انھیں شغف، باغبانی سے محبت اور اپنے بیوی بچوں سے عشق تھا لیکن وہ میدانِ جنگ میں بپھرے ہوئے شیر کی طرح دشمن کو تہس نہس کرتے جاتے تھے حیرت ہے کہ فنونِ لطیفہ کا یہ رسیا جنگ کے میدان میں طوفانوں کا کس طرح منہ پھیر دیتا تھا"۔

مرحوم کے والد خان بہادر شیخ عبدالرشید جو ایس پی تھے، جالندھر اور لدھیانہ کے درمیان واقع گاؤں "شام چوراسی" کے رہنے والے تھے۔ عسکری زندگی سے والہانہ محبت کرتے تھے۔ اسی لیے ان کے تینوں بیٹے فوج میں اعلےٰ عہدوں پر فائز ہو گئے۔ کرنل محسن رشید فوج سے ریٹائر ہو چکے ہیں اور چھوٹے بیٹے میجر حسن رشید محاذ پر دادِ شجاعت دے

رہے ہیں۔

بریگیڈیئر شامی نے گورنمنٹ کالج ہوشیار پور اور گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلیم حاصل کی اور سول کی بجائے فوج میں شرکت کی۔ ان کی چار بہنیں اور تین بھائی ہیں، والدہ بھی بقیہ حیات ہیں۔ انھیں اپنے منجھلے بیٹے سے محبت تھی اور وہ بھی ان کا بے حد احترام کیا کرتے تھے۔ پورے خاندان کی اعلیٰ تربیت کا سہرا ان کی بہادر، سلیقہ شعار اور دانش مند والدہ کے سر ہے جنھوں نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد جب کہ تمام بچے چھوٹے چھوٹے تھے اُن کی اعلیٰ تربیت کی۔

میجر دلاور حسین بٹ

میجر دلاور حسین بٹ جنھیں ظفروال (سیالکوٹ) میں شجاعت و مردانگی پر ستارۂ جرأت کا اعزاز بخشا گیا ہے موچی دروازہ لاہور کے رہنے والے ہیں، ظفروال کے یہ فاتح ریلوے کے مرحوم ٹریفک انسپکٹر مسٹر عطا حسین بٹ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ دلاور حسین بٹ نے دشمن سے ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی میں جرأت و مردانگی سے مقابلہ کیا اور دشمن کے کئی ٹینک تن تنہا تباہ کرنے کے علاوہ کم و بیش تین سو سے زائد کیل کانٹے سے لیس دشمن فوجیوں کو جہنم واصل کیا۔

نارووال سے ذرا دور ظفروال میں تاریخ کا ایک ایسا باب تحریر کیا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ میجر دلاور حسین بٹ جب اپنی کمپنی سمیت ظفروال پہنچے تو دشمن ان کے توپ خانہ کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ سترہ برس کے صبر آزما دور کے بعد میجر دلاور حسین بٹ کو ہندو سامراجیوں پر حملہ کرنے کا موقع میسر آیا تھا وہ دیوانہ وار ان پر ٹوٹ پڑے اور جب دشمن اپنے کئی ٹینک اور بے شمار سینکوں کی بے گور و کفن نعشیں چھوڑ کر بھیڑ بکریوں کی طرح بھاگ نکلا تو انھیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ بالکل سپاٹ میدان میں کسی آڑ کے بغیر لڑ رہے تھے آن کے ساتھ لڑنے والے ایک جوان نے بتایا کہ میجر دلاور حسین بٹ دشمن کو دیکھتے ہی اس طرح جھپٹتے تھے جس طرح عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے

جب تک وہ نظروں سے غائب یا فنا نہیں ہو جاتا تھا۔ وہ ایک حملہ کے دوران تین روز تک کچھ کھائے پیئے بغیر بھارتیوں کو شکار کرتے رہے ایک رات وہ ظفروال کے کچے مکان کے صحن میں بیٹھے محاذ جنگ کا نقشہ دیکھ رہے تھے کہ ایک گولہ مکان کے اندر آکر پھٹا۔ انھوں نے توپچی کو آواز دی کہ یہ توپچی اب دوسرا گولہ نہ مار سکے اور خود شکستہ مکان کی کھڑکی سے کود کر دشمن پر قہر بن کر گرے۔ واقعی دوسرا گولہ نہ چل سکا اور دشمن کے توپچی کے پرخچے اڑ گئے۔ دائیں بائیں کی پوزیشنوں کو میجر دلاور حسین بٹ خود تباہ کر چکے تھے۔ ان کی اس بے مثال جرأت نے ان کی کمپنی کے دوسرے جیالوں کے لیے شمع روشن کر دی اور وہ انتہائی مختصر تعداد میں ہونے کے باوجود اس بے جگری سے لڑے کہ دشمن کے لیے بھاگنے کے سوا اور کوئی چارہ کار ہی نہ رہا۔ ایک موقع پر میجر بٹ اگلے مورچہ پر اپنی جیپ سے اُتر کر ایک خندق میں جھانکنے ہی لگے تھے کہ دشمن کا ایک گولہ آیا جس سے جیپ اُڑ گئی۔ اس میں ان کا ایک چشمہ بھی تباہ ہو گیا۔

محاذِ جنگ سے انھوں نے لاہور اپنے ماموں کو جو خط لکھا وہ بڑا دلچسپ ہے اور پاکستانی فوجیوں کے "احوال" کی واضح عکاسی ہے۔

"ہمارے لیے عزیز و اقارب کو خط لکھنے کا صرف ایک ہی محفوظ وقت ہوتا ہے اور یہ وقت وہ ہوتا ہے جب بھارتی طیارے آسمان سے بم برساتے ہیں، آگے پیچھے تو انسان کو دشمن کے چوری چھپے حملوں سے محفوظ رہنے کے لیے چوکنا رہنے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جب وہ بمباری کر رہے ہوں تو ہم اس وقت کاغذ پنسل نکال کر عزیز و اقارب کو پورے اطمینان سے خطوط لکھنا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ ہمیں پورا یقین ہوتا ہے کہ ان کا کوئی بھی بم نشانہ پر نہیں بیٹھے گا بالکل اسی طرح جس طرح سرگودھا کے عوام اپنی چارپائیاں اُٹھا کر سرگودھا کے ہوائی اڈے پر پورے اطمینان سے سو جاتے تھے کیونکہ بھارتی ہوائی جہاز کبھی اڈے پر بم نہیں مار سکتے تھے" وہ لکھتے ہیں کہ "بھارتی ہوائی جہاز بھی ان کے سینکوں کی طرح "دھوتی پوش" ہیں اور موقع پر ہی دھوتی ڈھیلی کر دیتے ہیں"۔ انھوں نے لکھا کہ "جو سورما اپنی خندقوں کو ڈرائنگ روم بنا کر رکھیں وہ لڑ نہیں سکتے اور اللہ تبارک و تعالیٰ

کی مہربانی سے دشمن کبھی فتحیاب نہیں ہو سکتا یہ ہمارا ایمان ہے اور ہمارے والدین نے ہمیں یہی سبق دیا ہے" انھوں نے انتہائی نامساعد حالات میں بھی اپنی دفاعی صلاحیت کو سلب نہ ہونے دیا۔

میجر سرورؔ شہید

میجر سرور شہید جن کی رگ رگ اور نس نس میں بسالت وشجاعت کی بجلیاں کروٹیں لیا کرتی تھیں ان جانبازوں میں سے ہیں جنھوں نے چھمب سے آگے بڑھ کر جوڑیاں کا زبردست اسلحی قلعہ فتح کیا جس کے فتح ہوتے ہی دشمن کے غرور اور طاقت کی کمر ٹوٹ گئی۔ وہ بوکھلا اٹھا اور اس نے جنگ کے تمام آداب کو خیرباد کہہ کر پاکستان کی مقدس سرحدات پر حملہ کر دیا جوڑیاں کو فتح کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اسلحہ اور آتشیں ذخیروں کا یہ قلعہ بھارت کے نزدیک یقیناً ناقابلِ تسخیر تھا لیکن جس قوم نے سرور، عزیز بھٹی، عالم، مظفر، اختر حسین اور عبد العلی جیسے بہادروں کو جنم دیا ہو اور جن کی روایات میں حیدرِ کرّار، طارق، خالدؓ، قاسمؒ اور صلاح الدین ایوبی کا خون موجزن ہو ان کے لیے ان قلعوں کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے؛ سرور شہید اور ان کے بہادر رفقاء کا ہراول دستہ چھمب سے آگے بڑھا آسمان سے آگ برس رہی تھی اور زمین آتش فشاں بنی ہوئی تھی۔ دشمن کا ایک ایک قدم پر ناقابلِ تسخیر حصار تھا لیکن یہ بہادر اس کی ایک ایک دیوار تباہ کرتے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان کے قدموں کو روکا نہیں جا سکتا تھا۔ آخر جوڑیاں کے اس قلعہ کو فتح کر لیا گیا اور جب شہید اور ان کے رفقاء نے اس پر پاکستانی پرچم لہرایا تو ان جوانوں کے نعرہ ہائے تکبیر سے فضا گونج اٹھی۔

سرور شہید کے بڑے بھائی مسٹر ایم انور کہنے لگے "۷ ستمبر کو میں پشاور میں تھا۔ کیپٹن صادق نے فون کیا یہ فون غیر متوقع تھا کہنے لگے۔

"بھائی جان! لاہور آیئے" میں سرور کو تو اپنے ہمراہ نہیں لا سکا لیکن اس پائلٹ کو میں نے ختم کر دیا جس کے طیارے کی فائرنگ سے سترہ گولیاں سرور کو شہید کر گئیں اس کے جہاز کو میں نے ریکائل لیس رائفل سے مار گرایا۔"

جب ہم لاہور پہنچے تو آدھی رات بیت چکی تھی۔ جواں سال سرور شہید کی خون آلود گھڑی اس کے کاغذات اور دوسرا معمولی سامان اور تفصیلی رقعہ پڑا تھا اس میں یہ بھی لکھا تھا۔ گرمیں اوبین فرصت میں موقع ملتے ہی سرور شہید کا واقعۂ شہادت تفصیلاً بیان کروں گا اس کے ساتھ ہی "لاز آف جموں اینڈ کشمیر" کی دو جلدیں بھی تھیں۔ یہ کتابیں سرور شہید نے جوڑیاں کے تحصیل آفس سے حاصل کی تھیں اور میرے لیے بطور تحفہ محفوظ کر رکھی تھیں۔ میجر سرور شہید کی شیر دل رفیقہ حیات نے کہا "رقعہ میں شہید کا واقعہ شہادت درج ہے انھیں سترہ گولیاں لگی ہیں، دل اور ماتھے کی گولی کاری ثابت ہوئی اور وہ خلد آشیانی شہدا کی صف میں شامل ہو گئے کیپٹن صادق کے ساتھ انھیں کتنا پیار تھا۔ یہی وہ پیار تھا جس نے میرے محبوب خاوند کے خون کا بدلہ لے لیا اور حملہ آور پائلٹ کو ہلاک کر دیا گیا"

بیگم سرور اپنے خاوند کی محاذ پر روانگی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہنے لگیں ۴ ستمبر اگست کو مجھے کہنے لگے میں ایک جنگی مشق پر جارہا ہوں انشاءاللہ جلد لوٹ آؤں گا۔ اسی روز رات کو اپنے بھائی انور صاحب کو فون کیا۔ راستے میں جہلم میں اپنی بہن سے ملے بہن نے کھانے کے لیے اصرار کیا۔ سرور کہنے لگے "بہن! بہت لمبے سفر پر جانا ہے۔ کھانا کھانے سے نیند آجائے گی، چائے کی ایک پیالی دے دو۔" دس پندرہ منٹ بہن سے باتیں کرنے کے بعد وہ محاذ جنگ پر روانہ ہو گئے۔ یکم ستمبر کو انھوں نے پوزیشن سنبھال لی۔ وہ دشمن کے پرخچے اڑاتے اور اسے کیفر کردار تک پہنچاتے، موت سے کھیلتے بڑھتے ہی چلے گئے" ان کے کمانڈر نے کہا تھا کہ ان کی طبیعت خراب ہے اس لیے وہ ایک دو روز رک جائیں وہ اکٹھے چلیں گے لیکن سرور کہنے لگے آپ بعد میں آجایئے گا۔ جوان جا رہے ہیں میں کیسے یہاں رہوں"!

ایم انور بولے کیا عرض کروں، میرے لیے تو سرور بیٹے کی طرح تھا۔ جب وہ بارہ برس کا تھا تو والد فوت ہو گئے اور اس کی تعلیم و تربیت مجھے ہی کرنا تھی۔ قومی سربلندی اور ملی سرفرازی کا اس کے دل میں اتنا عظیم جذبہ تھا کہ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے ۱۹۴۷ء کی تحریک آزادی میں قید کاٹی۔ خوف اس میں نہیں تھا۔ بہادری اس کا دوسرا نام تھا۔ تاریخ کا اس قدر شوق تھا

کہ وہ خود تاریخ کا حصہ بن گیا ہے۔ دُنیا میں جنگ کے موضوع پر کوئی ایسی تاریخ نہیں تھی جس کا مطالعہ اس نے نہ کیا ہو، اپنی بیوی بچوں سے بے پناہ محبت، تاریخ کا مطالعہ اور فوٹوگرافی اس کے شوق تھے۔"

کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ کی طرف سے ایڈجوٹنٹ جنرل میجر جنرل عتیق الرحمٰن نے میجر سرور شہید کی بیوہ کو یہ خط لکھا۔ "آپ کے بہادر شوہر نے بے مثال شجاعت اور اعلیٰ احساس فرض کا ثبوت دیتے ہوئے شایانِ شان قربانی پیش کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کے لیے صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!"

میں نے بیگم سرور سے ان کی گھریلو زندگی کے بارے میں پوچھا تو بولیں "انہیں علم سے اتنا بے پناہ پیار تھا جتنا میدان جنگ میں داد شجاعت دینے سے۔ ان کے دوست بھی وہی ہو سکتے تھے جن کا شغل جرأت و بسالت ہو۔ چنانچہ کیپٹن صادق بھی دو ہفتے بعد ۲۰ ستمبر کو سیالکوٹ کے محاذ پر مادر وطن کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہو گئے اور ہم ان کی زبانی سرور کی شہادت کی کہانی نہ سُن سکے۔ اب دونوں کی کہانی یکساں ہے اور دونوں کی روحیں ایک دوسرے سے مل کر شاداں ہوں گی۔"

کیپٹن صغیر حسن شہید

جواں سال شہید کیپٹن صغیر حسن کا شمار ان بہادروں میں ہوتا ہے جنھوں نے موت کو ہمیشہ مذاق سمجھا۔ ۲۲ ستمبر کو فائر بندی سے صرف ایک گھنٹہ قبل لاہور کے ایک سیکٹر میں دُشمن کے زبردست حملہ کا بڑی پامردی جانبازی اور شجاعت سے مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے شہادت پائی۔ وہ نتائج سے بے پروا ہو کر اپنے جانباز ساتھیوں کے ہمراہ دُشمن کے مورچوں پر ٹوٹ پڑے اور مادر گیتی کا تحفظ کرتے ہوئے اپنی جان کی بازی لگا دی۔

کیپٹن صغیر حسن نے شہادت سے پانچ روز قبل اپنے والد چوہدری نور حسین کو ایک خط تحریر کیا۔ اس میں اُنھوں نے کہا "ہمارے جانباز سپاہی بڑی بہادری سے لڑ رہے ہیں۔ انشاء اللہ فتح حق کی ہوگی، اسلام کی ہوگی، اِس وقت ٹینکوں کی لڑائی ہو رہی ہے دُشمن گھبرا کے پیچھے ہٹ گیا

ہے"۔

کیپٹن صغیر حسن شہید اہلِ قلم بھی تھے۔ وہ صاحب طرز ادیب اور انگریزی زبان کے بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ اُن کا شعری مجموعہ اور کہانیوں کی کتاب بھی شائع ہو چکی ہے وہ بیک وقت اُردو اور انگریزی زبان کے بہترین سخن سنج و سخن فہم تھے۔ علم و ادب سے والہانہ محبت و وابستگی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ انھوں نے ایف اے کرنے کے بعد فوج میں ملازمت کرلی۔ لیکن وہاں بھی مطالعہ برابر جاری رکھا۔ بالآخر انگریزی میں ایم اے کرلیا۔ اس سال صغیر شہید نے ایم اے فلسفہ کا امتحان دیا تھا۔

صغیر حسن شہید نے کھاتے پیتے خاندان میں پرورش پائی تھی، جسے علم و ادب سے بھی گہرا تعلق ہے۔ ان کے دوسرے بھائی بہن زیورِ تعلیم سے آراستہ ہیں۔ فوج اور دوسرے محکموں میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ ان کے ماموں چودھری ریاض احمد قلعہ دیدار سنگھ ٹاؤن کمیٹی کے ایک عرصہ سے چیئرمین چلے آتے ہیں۔ ریاض احمد کے بڑے بھائی چوہدری غلام سرور، صغیر حسن شہید کے سسر ہیں۔ صغیر حسن نے یادگار کے طور پر اپنی بیوی کے علاوہ تین پھول سے بچے بھی چھوڑے ہیں۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی جو شہادت کے بعد ۲۰ اکتوبر کو تولد ہوئی ہے۔

کیپٹن صغیر حسن کے والد کو جب بیٹے کی شہادت کی خبر ملی تو انھوں نے بے مثال متانت، صبر اور تشکر کے ساتھ یہ خبر سُنی ان کے آس پاس کے لوگ جب صغیر منزل بیرون دروازہ قلعہ میاں سنگھ گوجرانوالہ ماتم پُرسی کے لیے آئے تو اُنھوں نے بڑی بُردباری اور انکساری سے کہا "مجھ سے افسوس کا اظہار نہ کیجیے۔ مجھے اس سے دلی دُکھ ہوتا ہے۔ میرے نورِ نظر اور لختِ جگر نے زندگی کی معراج حاصل کرلی ہے"۔

لیفٹننٹ حبیب الرحمن شہید

"بفضلِ تعالیٰ مجھے مکمل صبر آچکا ہے اس میں شک نہیں کہ حبیب الرحمن میرا جگر گوشہ اور دستِ راست تھا لیکن بہرحال وہ خداوند کریم کی امانت تھا، جب وہ چاہے اپنی امانت واپس

لے لے۔ رب ذوالجلال کا حکم ہے کہ قوم و ملک کے لیے جو مسلمان اپنی جان کی قربانی دیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہتے ہیں اور ان کو "مرا ہُوا" نہیں کہتے" ان خیالات کا اظہار پاکستانی فوج کے مایۂ ناز جواں سال لیفٹننٹ حبیب الرحمٰن کے والد نے اپنے قابلِ فخر بیٹے کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہُوئے کیا۔ لیفٹنٹ حبیب الرحمٰن شہیدؒ ملک کے ان شیر دل اور جیالے جوانوں میں سے ایک ہیں۔ جنھوں نے لاہور سیکٹر میں بھارتی سُورماؤں کے بُزدلانہ حملے کو پسپا کر کے پاکستان کی عسکری عظمت کو چار چاند لگائے۔ عروس البلاد لاہور کے تحفظ کے لیے کتنے ہی گمنام جانبازوں نے جان کی بازی لگا کر عیّار دُشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا، ایسے جانبازوں پر جو فوج کے کسی بھی حصّہ سے تعلق رکھتے تھے اور جنھوں نے ملک کی عزت و ناموس کے بقا کے لیے اپنا خُون پیش کیا۔ پُوری پاکستانی قوم ہی نہیں بلکہ پُورے عالم اسلام کو فخر ہے اور مستقبل کا مؤرخ پاک و ہند کے مابین معرکہ آرائیوں کا تذکرہ کرتے وقت "معرکہ واہگہ" کے ان گمنام مجاہدینِ اسلام کو خراج ادا کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ جنھوں نے برصغیر میں کفر و اِسلام کے مابین جدید ترین اسلحہ کی پہلی لڑائی میں اپنے سے چار گنا زیادہ طاقت رکھنے والے دُشمن کی کمر توڑ دی۔ لیفٹنٹ حبیب الرحمٰن شہید وطن کی حفاظت کرتے ہُوئے جان دینے والوں میں سے ایک ہیں آپ کے والد سیّد صاحب نے بڑے پُرسکون لہجے میں کہا۔ "اللہ تعالیٰ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔ میرے بیٹے نے ملک و ملت کی حفاظت کرتے ہُوئے خُدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان کی قربانی دی ہے۔"

لیفٹنٹ حبیب الرحمٰن شہید تحصیل صوابی ضلع مردان کے گاؤں "دوبیاں" میں ایک کھاتے پیتے گھرانے میں پیدا ہوئے۔ شروع ہی سے انگریزی سکول میں تعلیم پائی اور لارنس کالج گھوڑا گلی سے فارغ التحصیل ہو کر فوج میں کمیشن حاصل کیا۔ آپ کے والد صاحب کے بیان کے مطابق شروع شروع میں حبیب شہید پر مغربی تعلیم کا اثر نمایاں تھا اور شروع ہی سے انگریزی تعلیم پانے کے باعث نماز پڑھنے سے کتراتے تھے لیکن موجودہ جنگ سے کچھ عرصہ پہلے اچانک حبیب الرحمٰن شہید کی طبیعت میں ایک انقلاب برپا ہوگیا۔ ان کے کردار میں نمایاں تبدیلی آگئی، اُنھوں نے نہ صرف نماز پابندی سے پڑھنی شروع کر دی بلکہ

آستانہ گنج بخشؒ پر ہر دوسرے دن حاضری بھی دیا کرتے اور شام کی نمازیں مزار داتا گنج بخشؒ میں پڑھنے کے لیے بیتاب رہتے تھے۔ آپ کے گھر والوں کا کہنا ہے کہ "لیفٹننٹ حبیب الرحمن شہید کہا کرتے تھے کہ دربار داتا گنج بخشؒ پر حاضر ہو کر انھیں خاص قسم کا سرور اور سکون ملتا ہے جو کہیں دوسری جگہ نصیب نہیں ہوتا۔"

آپ نے آخری بار ۵ ستمبر کی شام کو دربار داتا گنج بخشؒ پر حاضری دی، ۶ ستمبر کو علی الصبح ملٹری ہسپتال میں اپنے زخمی بھائیوں کے لیے خون کا عطیہ دیا اور بغیر کچھ کھائے پئے رزم گاہِ واہگہ کی جانب روانہ ہو گئے، وہاں انھوں نے اپنے سپاہیوں کے ساتھ مورچہ جما کر دشمن کو پسپا کرنا شروع کیا اور آپ جیسے بہادر جانبازوں کے باعث دشمن کو ذلیل و خوار ہو کر پسپا ہونا پڑا۔ آپ نے بھارت کے بزدل سپاہیوں کو جلد مار بھگانے کے لیے آگے بڑھ بڑھ کر حملے کرنے شروع کئے، چنانچہ دشمن نے جب پسپائی اختیار کی تو وہ گولہ باری کرتے رہے اور اسی گولہ باری میں لیفٹننٹ حبیب الرحمن شہید ہوئے۔

لانس دفعدار محمد اسلم

مری کے رہنے والے محمد اسلم جن کا تعلق پنجاب رجمنٹ سے ہے دشمن کے خلاف دادِ شجاعت دیتے ہوئے ایک ٹانگ سے محروم ہو گئے، لیکن اس کے باوجود انہوں نے بہادری کے جو عظیم جوہر دکھائے ہیں اس کے اعتراف کے طور پر انہیں "تمغۂ جرأت" دیا گیا۔ ان کی شادی حال ہی میں ہوئی تھی جب انہیں فرض نے پکارا تو وہ سلیمانکی فاضلکا کے محاذ پر پہنچے اس محاذ پر دشمن نے ۶ ستمبر کو مغرب کے وقت حملہ کیا۔ لیکن نصف گھنٹہ سے کم عرصہ میں بھارتی فوج پسپا ہو گئی اور جنگڑ پوسٹ پر پاکستان کا قبضہ ہو گیا۔ جنگڑ کی چوکی پاکستانی سرحد سے پانچ سو گز کے فاصلہ پر ہے دشمن مشین گنوں اور بڑی توپوں سے لیس تھا۔ پندرہ منٹ تک ان توپوں اور مشین گنوں سے آگ نکلتی رہی اس کے بعد بھارتی فوج کی صفوں میں کھلبلی پیدا ہوئی اور وہ بھاگ نکلے۔ محمد اسلم اور میجر جنجوعہ جو پاکستانی دستہ کی کمان کر رہے تھے نتائج سے بے پروا ہو کر دشمن کے علاقہ میں دور تک گئے محمد اسلم اور میجر جنجوعہ

نے ستارۂ جرأت حاصل کیا۔ جنگڑ پوسٹ پر قبضہ کے بعد بھی وہ رُکے نہیں اور اس چوکی سے پانچ سو گز آگے تک پہنچ گئے۔ راستہ میں وہ زخمی ہوئے۔ زخمی ہونے کے باوجود اُنھوں نے پیش قدمی اور گولہ باری جاری رکھی۔ محمد اسلم کی ٹانگ پر گولہ لگا لیکن وہ اس حالت میں بٹی مینجر جنجوعہ کے ساتھ آگے بڑھتے رہے اس کے پیر پر تین جگہ شدید زخم آئے مگر انھیں ان زخموں کا احساس اس وقت ہُوا جب جنگ ختم ہوگئی تھی۔ ان زخموں کے نتیجہ میں ان کی ٹانگ کٹ گئی لیکن محمد اسلم کو اس کا افسوس نہیں کہ ٹانگ گوشت پوسٹ کی نہیں لکڑی کی ہوگی مگر یہ اعزاز کیا کم ہے کہ وہ اپنے گاؤں چھمبا نہ جاکر لوگوں سے کہہ سکیں گے، لوگو! میں نے تمہارے گاؤں کا نام روشن کیا ہے۔ تم فخر سے کہہ سکتے ہو کہ ہمارا علاقہ پسماندہ ہے لیکن اس پسماندہ علاقہ کی مٹی ہی سے وہ مجاہدین پیدا ہوتے ہیں جو تمہارا دفاع کرتے ہیں موت اور جسمانی معذوری کا خوف انھیں مغلوب نہیں کرسکتا۔ یہ ہر حالت میں غالب ہیں کیونکہ اُنھوں نے موت اور جسمانی معذوری کے خوف پر غلبہ پالیا ہے۔

محمد اسلم کے والد مری سے مُلتان آئے۔ اُنھوں نے اپنے نوجوان بیٹے کو اس حالت میں دیکھا تو پُراعتماد و باوقار انداز میں کہا "بیٹے! الحمدللہ۔ تو ہماری بھی بخشش کا ذریعہ بنے گا، تُو اسلام کا فرزند ہے۔ ایسا فرزند پیدا کرنے پر اللہ کا رسُول ہماری بھی روزِ قیامت سفارش کرے گا۔"

لیفٹیننٹ افتخار جعفر شہید

صوبائی اسمبلی کے سابق رکن راجہ نادر خاں کے بیٹے لیفٹیننٹ نادر پرویز جنھوں نے معرکہ رن کچھ میں جرأت دکھانے پر ستارۂ جرأت حاصل کیا لیفٹیننٹ افتخار جعفر شہید کے گہرے دوست تھے۔ راجہ نادر خاں نے ایک زخمی میجر کی زبانی لیفٹیننٹ افتخار جعفر کی شہادت کے بارے میں سُنے ہوئے واقعات اس طرح بیان کئے ہیں: "جب دُشمن نے واہگہ اٹاری سیکٹر پر پیش قدمی کی تو لیفٹیننٹ افتخار جعفر پہلا جوان تھا جس نے دُشمن کی یلغار کو روکا اور پھر دُشمن پر پے در پے شیرانہ حملے کئے کہ دُشمن بوکھلا اُٹھا وہ اتنا نڈر اور دلیر تھا کہ بار بار دُشمن

کی صفوں میں جا گھستا اور انھیں اُلٹ دیتا تھا۔ وہ شہادت کی رات تک مسلسل پانچ روز سے آرام کیے بغیر بھارتی درندوں کا منہ پھیرتا رہا۔ شہادت کی رات وہ صرف چار ٹینک لے کر دُشمن کے ۵۶ ٹینکوں پر حملہ آور ہُوا اور اپنے ٹینک سے فائر کر کے دُشمن کے سات ٹینک ناکارہ کر دیے اس کا حملہ اتنا تیز تھا کہ دُشمن کی صفوں میں انتشار پھیل گیا اب وہ اپنے ٹینک کو لے کر دُشمن کے آٹھویں ٹینک کی طرف بڑھا کہ دُشمن کا ایک گولہ عین اس کے ٹینک پر آکر گرا اس سے لیفٹننٹ افتخار جعفر زخمی ہو گئے مگر زخمی ہونے کے باوجود دُشمن کو عبرت ناک سزا دینے کے متعلق اس کے آہنی عزم میں کوئی نرمی پیدا نہ ہوئی چنانچہ زخمی افتخار دُشمن سے دست بدست مقابلہ کرنے کے لیے ٹینک سے کود کر باہر نکل آئے ابھی وہ باہر نکلے ہی تھے کہ ان پر گولیوں کی بارش ہونے لگی اور لیفٹننٹ افتخار جعفر نے اپنی جان مادرِ وطن پر قربان کر دی۔" راجہ نادر خاں کا کہنا ہے کہ "جب لیفٹننٹ افتخار جعفر شہید کی لاش ان کے گاؤں موضع ڈڈیال میں پہنچائی گئی تو ان کے والد صوبیدار غلام جعفر شاہ کا عزم و حوصلہ دیکھنے کے قابل تھا۔ انھوں نے خدا کے حضور سربسجود ہو کر شکرانے کے نفل ادا کیے کہ ان کا بیٹا ناموسِ وطن پر قربان ہُوا ہے۔"

صُوبیدار عنایت حسین شہید

واہگہ سیکٹر میں زور شور سے جنگ ہو رہی تھی، دشمن کو مکمل طور پر روک دیا گیا تھا اور ہماری جانباز افواج اس پر سخت دباؤ ڈال کر اسے پیچھے کی طرف دھکیل رہی تھیں۔ دس ستمبر کو ہمارے مجاہدوں کی ایک کمپنی کو بی آر بی کینال کے دُوسرے کنارے پر جا کر دُشمن پر جوابی حملہ کر کے اسے نیست و نابُود کرنے کا حُکم دیا گیا۔ یہ حُکم ملتے ہی ہمارے جانباز شیر کی طرح دُشمن پر جھپٹے اور دُور تک اس کے علاقے میں گھستے چلے گئے۔ دُشمن پر دائیں طرف سے حملہ کرنے والی ایک پلاٹون کی کمان صوبیدار عنایت حسین کے سُپرد تھی۔ وہ اپنے سپاہیوں کا حوصلہ بڑھاتے ہُوئے عقاب کی طرح دُشمن پر جھپٹے اور تھوڑی دیر میں دُشمن کو بھاگنے پر مجبُور کر دیا، دُشمن جب ہمارے بہادروں کے حملے کی تاب نہ لا کر اُلٹے پاؤں بھاگا تو ہمارے جانبازوں نے اس پر

اور دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ صوبیدار عنایت حسین اور ان کے سپاہی دُشمن کا پیچھا کرتے ہُوئے کافی دُور تک بڑھ گئے تو درختوں کے ایک جھنڈ میں سے اچانک مشین گن سے گولیاں برسنا شروع ہو گئیں کمانڈر نے اپنے جوانوں کو دُشمن کا پیچھا جاری رکھنے کا حکم دیا اور خود چند سپاہیوں کے ساتھ درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھے جدھر سے فائر ہو رہے تھے۔ جوانوں نے اپنے کمانڈر کی قیادت میں دُشمن کے اس مورچے پر اس قدر اچانک اور رچا تُلا حملہ کیا کہ دُشمن کے تمام سپاہی اپنی جانیں گنوا بیٹھے اور مشین گن خاموش ہو گئی۔ مگر اس حملہ کے دوران ان کے کمانڈر صوبیدار عنایت حسین کو مشین گن کا ایک پُورا برسٹ لگ چُکا تھا۔ انھوں نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کرتے ہُوئے بھی سپاہیوں کو دُشمن کا پیچھا جاری رکھنے کا حکم دیا۔ اُنھوں نے کہا "بڑھے چلو مجاہدو! دُشمن بھاگ رہا ہے" اتنا کہنے کے بعد ان کا سانس اُکھڑ گیا۔ وہ شہید ہو گئے۔ صوبیدار عنایت حسین ضلع گجرات کے موضع باؤلی خورد کے رہنے والے تھے اور ان کے خاندان کے اکثر افراد فوجی ملازم ہیں وہ قریباً ۲۷ سال قبل فوج میں ملازم ہُوئے تھے ان کے پسماندگان میں دو بیویاں اور تین لڑکے شامل ہیں۔ صوبیدار عنایت حسین دوسری جنگِ عظیم میں بھی فوجی خدمت انجام دے چکے تھے۔ وہ بڑے پرہیزگار اور مومن انسان تھے۔ وہ اپنے سپاہیوں کا حوصلہ بڑھاتے رہتے تھے۔ ان سے کہتے تھے کہ "ہمیں کافروں سے لڑنا ہے اور انشاء اللہ فتح ہماری ہوگی"۔ باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ ان شہیدوں کے مزاروں کے قریب ایک چبوترہ بنا کر تمام قبروں کو پختہ کر کے ایک یادگار تعمیر کی جائے گی۔

کیپٹن مظہر شہید

پاکستان کے جن بہادر فرزندوں نے اپنے وطنِ عزیز کی خاطر جان دی اُن میں چھ فٹ ایک انچ قد کا خوب صورت رعنا نوجوان کیپٹن مظہر بھی شامل تھا جس نے فائر بندی سے صرف ایک دن پہلے واہگہ کے قریب جامِ شہادت نوش کیا۔

ملٹری کالج جہلم کا فارغ التحصیل کیپٹن مظہر ہمیشہ یہ کہتا تھا کہ "قوموں کو زندہ رہنے کے

لیے اپنے بیٹوں کے خُون کی ضرورت ہوتی ہے جب کبھی میرے مُلک اور میری قوم پر آزمائش کا وقت آیا تو اپنا قول سچ کر دکھاؤں گا" ۱۲ ستمبر کی صبح کو اس نے یہ قول واقعی سچ کر دکھایا۔

بھارت کی بُزدل فوج نے فائر بندی سے چند گھنٹے قبل لاہور کے واہگہ سیکٹر پر بھرپور حملہ کر دیا۔ کیپٹن منظر نے "اللہ اکبر" کا نعرہ لگا کر اپنی کمپنی کو آگے بڑھنے کا حُکم دیا۔ کمپنی "یا علی" کے نعرے بلند کرتی آگے بڑھی تو دُشمن جو ایک بٹالین کی تعداد میں تھا بہت جلد پسپا ہو گیا۔ اسی دوران میں کیپٹن منظر کے کندھے پر گولی لگی۔ زخم نے اس کے غصّے اور قومی غیرت کو اور تیز کر دیا۔ وہ 'یا علی' کا نعرہ بلند کرتا ہُوا دُشمن کے دُوسرے مورچے میں گھُس گیا، دُشمن کو تباہ و برباد کرتا اور پشتوں کے پشتے لگاتا خود بھی شہید ہو گیا۔ جب منظر کی شہادت کی اطلاع دی تو اس کی بہادر ماں نے سکُون سے کہا "مجھے اپنے منظر سے یہی توقع تھی، اور پُوچھا منظر کے گولی کہاں لگی ہے۔ جب اسے اس کا سینہ دکھایا گیا تو ان کے چہرے پر اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ شہید کی دو بہنیں شادی شدہ ہیں اور دو ابھی چھوٹی ہیں۔ کیپٹن منظر کرنل ایس۔ این احمد کے بھانجے اور داماد تھے۔ ان کے دو بچے چار سالہ بیٹی رانی اور دو سالہ بیٹا مبشّر عرف پپّو ہیں۔ رانی کہتی ہے "میلے ابّو شہید ہو گئے ہیں" اور پپّو کہتا ہے "اماں اباجی نے اور گھر بنا لیا ہے؟" آخر میں ان کی نوجوان بیوہ نہ بیدہ منظر نے اپنے خاوند کی شہادت کی خبر کو بڑے صبر و سکُون سے سُنا۔ جب وہ ۱۷ ستمبر کو ایک دن کے لیے گھر (مدینہ) میں آئے تو کہتے تھے "آپ لوگ اِنشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر خوشخبری سُنیں گے۔" آپ کی امّاں اور بیوہ کہتی ہیں "ایک مُسلمان کے لیے شہادت کی موت سے بڑھ کر کیا معراج ہو سکتا ہے اور وہ یہی خوشخبری تھی جو ایک ہفتہ کے اندر اندر ہم نے سُن لی۔"

میجر امین مغل

بھارت نے پاکستان پر جو مکارانہ اور عیارانہ حملہ کیا تھا اس کے اثرات و نتائج

مختلف صورتوں میں نکل رہے ہیں اور سب سے بڑا حاصل جو واضح اور مرتب ہوا ہے وہ فوج کے لئے بے پناہ محبت اور عقیدت ہے۔ اس وقت ایک ایک فوجی ہر پاکستانی کی آنکھوں کا تارا بن گیا ہے اور بالخصوص ہماری نوخیز نسل کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ بڑے ہو کر فوج میں بھرتی ہوں۔ ملک کا دفاع کریں اور وطن عزیز کی خاطر جان کی بازی لگا دیں۔ وہ غازی کا اعزاز حاصل کریں یا عروس شہادت سے ہم کنار ہوں۔ ہمارے بہادروں نے شجاعت، جرأت اور سرفروشی کی جو بے نظیر مثالیں قائم کی ہیں پوری قوم میں ان کے باعث اعتماد و یقین کی روح بیدار ہو گئی ہے اور پوری پاکستانی قوم کے مزاج اور کردار میں انقلاب آ گیا ہے۔ اس بات کا احساس مجھے اس وقت اور بھی زیادہ شدت سے ہوا جب کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور کے ایک کمرے میں میجر محمد امین مغل کے صاحبزادے منیر امین نے سینہ تان کر کہا "میں بڑا ہو کر اپنے ڈیڈی کی رجمنٹ کا افسر بنوں گا اور شاستری کی فوجوں کا منہ توڑ جواب دوں گا۔" چھوٹے بھائی نجیب امین نے آنکھوں میں معصومانہ چمک لاتے ہوئے کہا "میں پائلٹ بنوں گا اور دشمن کو تباہ و برباد کر دوں گا۔"

یہ بہادر بچے اس بات سے پوری طرح آگاہ تھے کہ ان کے والد نے ۶ ستمبر کو واہگہ کے محاذ پر سب سے پہلے دشمن کے حملے کا منہ توڑ جواب دیا۔ گولہ باری ہو رہی تھی۔ ٹینکوں اور توپوں کے منہ آگ برسا رہے تھے۔ ان کی ہمت، ان کی دلیری، ان کی جرأت اور ان کا تہوّر اس گولہ باری کو گلباری سے زیادہ اہمیت نہیں دے رہا تھا۔ وہ اس جانبازی سے لڑے کہ دشمن کے ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔ اس کی تین ریکائل لیس گنوں کو برباد کر دیا۔ اور ان کے متعدد سپاہیوں کو واصل جہنم کر دیا۔ میجر مغل یہ سب کچھ اپنی جان پر کھیل کر کر رہے تھے۔ انہیں اپنی جان کی پرواہ نہیں تھی۔ انہیں اپنی زندگی کا ذرہ برابر خیال نہ تھا۔ اس لئے بھی کہ وہ کافروں، جابروں اور قاہروں کے خلاف نبرد آزما تھے۔ اس لئے بھی کہ وہ اپنے وطن عزیز کی حفاظت میں سینہ سپر تھے۔ اس لئے بھی کہ وہ زندہ دلوں کے شہر لاہور کا دفاع کر رہے تھے۔ جو انہیں جان سے زیادہ عزیز ہے۔ اس لئے بھی کہ انہیں نظر آ رہا تھا کہ ذلیل دشمن کی نظریں اس کے مقدس وطن پر ہی نہیں بلکہ اس کی ان ماؤں بہنوں اور بیٹیوں پر ہیں جن کی عزت خطرے میں ہے۔ اس لئے بھی کہ اس کے معصوم بچے ہی نہیں ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں بچوں کے مستقبل ان کے دفاع اور ان

کی عزت کا سوال ہے۔ اس لئے وہ بہت بے جگری سے لڑا۔ صرف وہی نہیں بلکہ اس روز سو سوا سو مجاہدین بیں میجر عزیز بھٹی۔ حبیب الرحمن اور شریف بھی شامل تھے۔ ہر کوئی اسی جذبے اور جوش سے دشمن کو تباہ کر رہا تھا۔ اور جب انسان کسی اعلیٰ مقصد کے لئے لڑ رہا ہو جب انسان حق کی خاطر جان سے نبرد آزما ہو۔ تو اس وقت کوئی دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی سدِ راہ نہیں بن سکتی اور عقیدے کی بے پناہ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

جب میں نے کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور کے ایک وارڈ میں میجر محمد امین مغل سے گفتگو کی تو اس وقت نرس انجکشن لگا رہی تھی۔ اور ان کے بازو کے نیچے چودہ انچ لمبا زخم تھا۔ جو مندمل ہو چکا تھا اور ان کی ران پلستر سے بندھی ہوئی تھی۔ لیکن چہرے پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ میں نے میجر مغل سے ۱۰ ستمبر کے معرکہ کی تفصیلات پوچھنا چاہیں تو بہت سی باتوں پر طرح دے گئے۔ ایسے معلوم ہوتا تھا وہ اپنی بہادری کے ان کارناموں کو بیان کرنے سے محترز تھے۔ وہ خاص سپاہیانہ انداز میں کہنے لگے ''یہ تو میرا فرض تھا جو میں نے ادا کیا اگر میں شہید ہو جاتا تو یہ بھی قابلِ فخر بات تھی مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں نے وطن عزیز کی خاطر اس وقت مورچہ سنبھالا جب دشمن کا باڈ بڑی بری طرح بڑھ رہا تھا۔ جب میں بی آر بی نہر کی طرف بڑھا تو دشمن نے ہمیں دیکھ لیا اور گولہ باری شروع کر دی۔ یکے بعد دیگرے دو گولے میرے پاؤں پر پڑے۔ میرا ٹینک چل رہا تھا اور آگ برس رہی تھی۔ میں نے نشانہ باندھ کر دشمن پر بمباری کی۔ پہلا نشانہ خطا گیا اور دوسرا وار بھی نہ لگا۔ تیسرے حملے پر بھی اس کا کچھ نہ بگڑا۔ اسی طرح چوتھا بھی اچک گیا۔ لیکن پانچواں وار اتنا کاری تھا کہ دشمن کا ٹینک اور اس کا چلانے والا وہیں ڈھیر ہو گئے۔ ٹینک اور اس کا عملہ برباد ہو گیا۔ دھواں اٹھا اور اس دھوئیں کی پیٹ میں ہارا دشمن تھا۔ اب دشمن کی باقی فوج میدان چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔''

میں نے میجر صاحب سے کہا ''اچھا یہ بتائیے کہ دشمن کس انداز سے لڑا'' کہنے لگے جہاں تک فوجی آداب کا تعلق ہے وہ صحیح لڑ رہا تھا لیکن میدان جنگ میں یہی بات تو کافی نہیں ہوتی اس کے لئے تو جذبۂ ایمانی سب سے بڑا ہتھیار ہوتا ہے۔ اس جذبے کی اس میں بے انتہا کمی تھی بلکہ کوئی جذبہ اور مقصد اس کے پیش نظر تھا ہی نہیں۔ اس کے برعکس ہمارا ایک ایک افسر اور سپاہی جذبۂ ایمانی سے سرشار اور فوج و اسلحہ کی کثرت و قلت سے بے نیاز میدان جنگ میں دشمن کے کشتوں کے

پشتے" لگا رہا تھا" میجر مغل کی باتیں بڑی دلچسپ تھیں ان میں بہادروں اور دلیروں کی معصومانہ صاف گوئی تھی۔ انہوں نے مجھے کہا "دراصل میرے دل میں بچپن ہی سے یہ جذبہ تھا کہ میں اپنے وطن کی خاطر دشمن کے خلاف لڑوں۔ میں ہندو کی ذہنیت کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس لئے کہ قیام پاکستان سے قبل میرا واحد مکان تھا جو شاہ عالمی گیٹ میں تھا اور اسے ہندوؤں نے جلا دیا۔ ہندو مسلمانوں کے خلاف ہمیشہ زہر اگلتے رہتے تھے اور یہی شاہ عالمی گیٹ ہندو مہا سبھائیوں کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ میجر مغل ۶ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک دشمن کے خلاف لڑتے رہے۔ ان کی ضربیں بے پناہ تھیں لیکن وہ دشمن کے ہر حملے کا منہ توڑ جواب دیتے تھے۔" انہوں نے کہا کہ دشمن تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد تازہ دم کمک کے ساتھ حملہ آور ہوتا۔ اس کے پاس اسلحہ اور جوان ہم سے کہیں زیادہ تھے۔ لیکن ہمارے جذبۂ ایمانی نے ان کی ایک نہ چلنے دی۔ اور ہم نے اس کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔" بہرحال پیر کی صبح کو انہوں نے دشمن کے خلاف لڑائی کا آغاز کیا اور جمعہ کے روز جب وہ اپنے مورچے سے نکل کر آگے بڑھ رہے تھے تو دشمن کے اوپی نے ان کی حرکات سے اپنے توپچی کو آگاہ کر دیا۔ اس نے نشانہ باندھ کر گولہ مارا اور وہ زخمی ہو گئے۔ انہوں نے زخمی ہونے والے دن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا، "۸ ستمبر کو میرے سکواڈرن نے جی ٹی روڈ پر نہر کے اس طرف دشمن کا انتظار کیا —— ۸ ستمبر کو ہماری پوری رجمنٹ بی آر بی نہر کے اس طرف گئی۔ دشمن نے پوری قوت سے اس کی یلغار کو روکنے کی کوشش کی لیکن جانبازان اسلام کی یلغار کے آگے بند باندھنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ اس روز مجھے افسران بالا کی طرف سے حکم ملا کہ میں حملے کے بارے میں تمام اطلاعات دیتا رہوں کہ ہم کہاں تک پہنچے ہیں۔ میری جیپ دشمن کے توپخانے کے فائر میں گھر گئی۔ ہم نے جیپ چھوڑ کر زمین پر پوزیشن لی۔ لیکن اتفاق سے دشمن کا نشانہ کامیاب رہا اور میں زخمی ہوا۔ میں نے اپنے ساتھ مورچہ سنبھالے ہوئے لفٹیننٹ ترمذی اے ایل ڈی کمال خان آپریٹر اور سوار محمد اسلم سے کہا کہ وہ مجھے یہیں چھوڑیں اور خود پیچھے چلے جائیں۔ اس حالت میں بھی جبکہ گولہ باری ہو رہی تھی ان جوانوں کے ماتھے پر بل آ گئے اور کہا "یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے افسر کو اس حالت میں چھوڑ جائیں"۔ وہ چیتے کی طرح لپکے مجھے جیپ میں ڈالا اور سی ایم ایچ، فی الفور ہسپتال پہنچا کر خود واپس مورچوں میں چلے گئے"۔ میں صرف میجر مغل کی باتیں ہی نہیں سن رہا تھا بلکہ ان کے بچوں کو اپنے بہادر و قابل فخر اور صاحب ہمت باپ کے

ورثے میں جو شجاعت ملی ہے اس کے ایک ایک ابھرتے ہوئے نقش کو دیکھ رہا تھا۔ "ابا میں بڑا ہو کر شاستری پر بم برساؤں گا"۔ ننھا نجیب ہی نہیں۔ آج ہمارے تمام بچے ننھے نجیب بنے ہوئے ہیں۔ ان کے دلوں میں طارقؒ و خالدؓ و قاسمؒ اور ٹیپوؒ کا جذبہ انگڑائیاں لے رہا ہے۔

حوالدار محمد انور (تمغہ جرأت)

محمد انور ہماری بہادر فوج کے ان ہزاروں جوانوں میں سے ایک ہے جنہوں نے بقول صدر مملکت اپنے خون سے پاکستان کی نئی تاریخ لکھی ہے۔ میں اسے ملنے کے لئے لاہور کے قہقہوں اور مسکراہٹوں کو بہت پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ محمد انور اور اس کے ہزاروں ساتھی دشمن کے مقابلے میں لاہور کے اردگرد لوہے کی دیوار بن گئے تھے تاکہ لاہور مسکراتا رہے۔ اس نے لاہور کی مسکراہٹ پر ایک ٹانگ بھی قربان کر دی تھی گولیوں کی بارش میں اسے صرف اپنے فرض کی تکمیل کی فکر تھی "موت بامقصد ہونی چاہیئے اگر میں اپنے کمانڈر کے حکم کی تکمیل کے بغیر دشمن کی گولی کا شکار ہو جاتا تو میری روح کو کبھی اطمینان نصیب نہ ہوتا"۔ یہ اس جانباز سپاہی کا فلسفہ حیات ہے۔ اگرچہ وہ ضلع میرپور کی تحصیل بھمبر کے ہائی سکول سے میٹرک نہیں کر سکا لیکن حیات و ممات کے بارے میں اس کا فلسفیانہ نقطۂ نظر میرے لئے بڑے اچنبھے کی بات تھی محمد انور کو انٹرویو کی افادیت کا قائل کرنے کے لئے مجھے بڑی مشکل پیش آئی۔ اس کا موقف یہ تھا کہ اس نے یہ سب کچھ کسی انعام یا صلے کے لالچ میں نہیں کیا بلکہ اس کے پیش نظر صرف خداوند کریم کی رضا جوئی تھی میں نے کہا کہ اس کی داستان قارئین میں حب الوطنی کے جذبات ابھارے گی اس لئے اس کا شائع ہونا ضروری ہے تب کہیں جا کر وہ اپنے کارنامے کی تفصیل بیان کرنے پہ آمادہ ہوا۔

۱۷ ستمبر کی رات

۱۷ ستمبر کو ۸ بجے محاذ سے اطلاع ملی کہ وائرلیس گاڑی کا ریڈی ایٹر شیل لگنے سے تباہ ہو گیا ہے۔ جنگی نقطۂ نظر سے یہ گاڑی محاذ پر لڑنے والی فوجوں کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کمانڈر نے محمد انور کے سامنے ساری صورت حال رکھ دی اس گاڑی کا درست ہونا بڑا ضروری تھا اس وقت

ہیڈ کوارٹر اور محاذ پہ لڑنے والے جوانوں کے درمیان کوئی رابطہ نہیں تھا محمد انور بھی اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھتا تھا اس کا حل صرف یہی ہو سکتا تھا کہ وہاں جا کر گاڑی میں نیا ریڈی ایٹر نصب کیا جائے چنانچہ رات کے نو بجے محمد انور چار جوانوں کی ایک پارٹی کے ساتھ محاذ پہ روانہ ہو گیا دشمن نے زبردست حملے کا آغاز کر رکھا تھا مخالف سمت سے مسلسل آگ اور لوہے کی بارش ہو رہی تھی لیکن کچے راستے پر جیپ لڑکھڑاتی ہوئی برابر آگے بڑھ رہی تھی ۱۲۰ ایم ایم ہوٹسنر توپ کے گولے پھلجڑی سے چھوٹتی ہوئی چنگاریوں کی طرح برس رہے تھے دشمن کا نشانہ خصوصیت سے اس وقت ایک ٹینک تھا جو جیپ کے آگے آگے جا رہا تھا ایک میل آگے چل کر ٹینک پہ گولہ باری اتنی شدید ہو گئی کہ محمد انور کے ساتھیوں کو جیپ چھوڑ کر پناہ لینی پڑی۔ ٹینک مست ہاتھی کی طرح برابر آگے بڑھتا گیا جب ٹینک ایک میل آگے نکل گیا تو جانبازوں کی یہ پارٹی پھر اپنی منزل کی جانب رواں ہو گئی رات بے انتہا تاریک تھی توپوں کے دہانوں سے نکلی ہوئی چمک تاریکی سے برابر آنکھ مچولی کھیل رہی تھی۔ اندھیرے میں جیپ کے آگے بڑھنے کی رفتار بڑی سست تھی آخر وہ نالہ آگیا جہاں وائرلیس گاڑی کھڑی تھی جیپ کو گاڑی سے تیس گز دور کھڑا کر کے محمد انور اور اس کے ساتھی رینگ کر وائرلیس گاڑی تک پہنچ گئے۔ اپریٹر محمد اکبر اور ممتاز گاڑی میں موجود تھے انہوں نے اصل خرابی بتا دی دشمن وہاں سے صرف ۱۰۰ گز کے فاصلے پر موجود تھا ذرا سا کھڑکا اسے خبردار کر سکتا تھا اس وقت رات کے بارہ بج چکے تھے۔ ابھی اس پارٹی کو کام شروع کئے ہوئے صرف پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ دشمن کو ان کی موجودگی کا علم ہو گیا چنانچہ دشمن کے ٹینک نے گولہ باری شروع کر دی محمد انور نے کہا کہ "اگرچہ مجھے زندگی کی کوئی پرواہ نہیں تھی لیکن میں کام کی تکمیل سے قبل نہیں مرنا چاہتا تھا میں نے رب العزت سے دعا کی کہ الٰہی زندگی تیری امانت ہے مجھے اس کی کوئی فکر نہیں مگر یہ امانت اس وقت لینا جب میں اپنا فرض ادا کر چکوں۔ محمد انور نے کہا کہ یہ لمحات میری زندگی کے نازک ترین لمحات تھے میرے ساتھیوں نے کہا کہ واپس چلیں یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا خودکشی کے مترادف ہے مگر میں نے جام شہادت نوش کرنے کا عزم کیا تھا دشمن کے تین چار گولے ہمارے دائیں بائیں گرے اتنی دیر میں ریڈی ایٹر کھولا جا چکا تھا اچانک ایک گولہ میرے قریب آکر گرا اور میری دائیں ٹانگ زخمی ہو گئی دوسرے ہی لمحے دوسرا گولہ گرا اور میری بائیں ٹانگ اڑ گئی گھٹنے سے ٹخنے تک ہڈی بالکل چکنا چور ہو چکی تھی میں نے زخم کو ٹٹولا ٹانگ ایک طرف کو مڑ چکی تھی اپنی حرکت آسان کرنے کے لئے میں نے ہڈی

کے لوٹے ہوئے ٹکڑے نکال کر باہر پھینک دیئے اور سٹین گن کا سلنگ کھول کر ران کو کس کر باندھ دیا۔ میرے ساتھیوں میں سے ایک محمد غنی شہید ہو چکا تھا دو آدمی زخمی ہو چکے تھے محمد اکبر کی بھی ٹانگ اڑ چکی تھی اس قدر گہرے زخم کے باوجود میرے ہوش و حواس قائم تھے۔ مجھے یقین ہو چکا تھا کہ میں زندہ واپس نہیں جا سکتا مگر میں زندگی کے باقی ماندہ قیمتی لمحات کو با مقصد بنانا چاہتا تھا چنانچہ میں زخموں کی طرف دھیان دیئے بغیر ریڈی ایٹر نصب کرنے میں مصروف ہو گیا۔ نصف گھنٹے تک میں نے مرمت کا کام مکمل کر لیا سیٹ بالکل ٹھیک کام کر رہا تھا میرے ساتھی جو زخمی نہیں تھے ہیڈکوارٹر کو جنگ کی صورت حال سے آگاہ کر رہے تھے ہیڈکوارٹر سے ہمیں حکم ملا کہ ہم فوراً واپس آجائیں۔ محمد انور نے کہا کہ میرے حواس بالکل ٹھیک کام کر رہے تھے میں پھر اسی طرح رینگ کر جیپ تک پہنچ گیا جیپ پر بیٹھے ہوئے ساتھی ہمارا حشر دیکھ رہے تھے میں ان کی بہادری کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہ موت کی اس بارش میں ہمارا انتظار کرتے رہے۔ میری حالت اس وقت بالکل خراب ہو چکی تھی۔ مجھے جیپ پر سوار کیا گیا راستہ بے حد خراب تھا میری ٹوٹی ہوئی ٹانگ کے ٹخنے کے اوپر پنڈلی کی ہڈی کا ایک حصہ بری طرح جھول رہا تھا جس سے مجھے سخت تکلیف ہو رہی تھی" میں نے ننگی ہڈی کو ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا اس سے یہ مسئلہ کسی حد تک حل ہو گیا جب ہم شالامار باغ کے قریب پہنچے تو دن کے پانچ بج چکے تھے۔ جیپ آہستہ چل رہی تھی۔ لوگوں پر اس منظر کا عجیب ردعمل ہو رہا تھا مجھے لاہور کے شہریوں کے مطمئن چہرے دیکھ کر اپنے زخم بھول گئے ضلع میرپور کے دور دراز گاؤں چھاوا میں میری بیوی اور دو بچے الیاس اور خضر رہتے ہیں میں خدا کا شکر بجا لایا کہ میری قربانی بامقصد ہے میں اس لئے جان دے رہا ہوں تاکہ لاہور کے شہریوں کا اطمینان کوئی نہ چھین سکے۔ میرے بچے سدا مسکراتے رہیں اور سہاگنوں کا سہاگ قائم رہے۔ میں اس خیال میں خوش تھا کہ ان سہاگنوں کے گروہ میں میری بیوی اگر بیوہ ہو گئی جب بھی فخر سے سر اونچا کر کے چل سکے گی" ایک دوکان پر رک کر میں نے گرم پانی پیا" کچھ لوگوں نے ہمیں دیکھ کر تکبیر بلند کی" اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ ساتھ میں نے بعض کی آنکھوں میں آنسوؤں کی چمک بھی دیکھی لیکن اس وقت میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی محمد انور نے کہا کہ " اب میری داستان ختم ہوتی ہے ڈاکٹروں نے دن رات محنت کر کے خدا کے فضل سے میری جان بچا لی۔ مجھے کہا گیا ہے کہ میں نے بڑی بہادری کا ثبوت دیا ہے" مجھے تمغۂ جراٴت بھی دے دیا

گیا ہے۔میری زبردست حوصلہ افزائی کی گئی ہے مگر میں نے یہ سب کچھ اللہ کی خوشنودی کے لیئے کیا ہے۔ میں اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر جواب دہی سے ڈرتا تھا"

کیپٹن عبدالجلیل شہید (ستارہ جرأت)

کیپٹن عبدالجلیل اورکزئی ستارہ جرأت شہید ۲۴ سالہ خوبصورت وجیہہ نوجوان فراخ ماتھا، روشن پیشانی، عقابی نگاہیں، چوڑا سینہ اور آہنی عزم و ارادے کی غماز ٹھوڑی لیکن ان سب کے باوجود چہرے پر گہری معصومیت، جو مجاہد کی امتیازی شان ہے۔ جلیل ۵ اگست سے ۷ ستمبر تک بھارتی حملہ آوروں سے خوب دلیری سے لڑے۔ بہت سے کافروں کو اس نے جہنم رسید کیا اور دل کے ارمان نکالے اس نے آخری سات دنوں میں بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا۔ ۷ ستمبر کو جب دشمن نے آخری بھرپور حملہ کیا تو اس نے بدحواس ہو کر بڑی قوت لا کھڑی کی۔ جلیل نے بڑی فرض شناسی کا ثبوت دیا اس نے اللہ اکبر کے نعرے کے ساتھ دشمن کے مورچے پر حملہ کر دیا اور چند سیکنڈ میں دشمن کے بہت سے افراد کے پرخچے اڑ گئے۔ جلیل نے محاذ پر پاک پرچم لہرا دیا مگر قدرت اب شاید جلیل کا امتحان لے چکی تھی اس کا فرض پورا ہو گیا تھا اس نے کئی دن تک سخت مشقت اور جانفشانی سے وطن کی حفاظت کی۔ آخر ایک بم نے اس کے جسم کو پارہ پارہ کر دیا اور وہ شہید ہو گیا جلیل نے اسلامیہ ہائی سکول پشاور سے میٹرک کیا۔ ایڈورڈ کالج سے بی اے کر کے وہ ایک مقامی ہائی سکول میں بطور سیکنڈ ماسٹر ملازم ہو گئے۔ بعد میں انہوں نے ایم اے کرنے کی کوشش کی۔ پہلے سال وہ پاس ہو گئے لیکن دوسرے سال فیل ہو گئے مگر وہ دل برداشتہ نہ ہوئے اور انہوں نے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ وہ فائنل ایئر میں تھے کہ انہیں O T S سے تربیت کے لئے بلاوا آ گیا۔ وہ سخت گرمی اور محنت مشقت کے ان ایام میں پابندی سے روزے رکھتے تھے اور پورے رمضان میں ایک بھی روزہ قضا نہ کرتے تھے تربیت کے دوران رمضان کے ایام میں ۵۳ میل طویل "کراس کنٹری" دوڑ میں انہوں نے حصہ لیا۔ سب نے منع کیا کہ روزہ ہے اور سخت گرمی ہے۔ دوڑ میں حصہ مت لو مگر باہمت جلیل کب ماننے تھے انہوں نے روزہ کے باوجود دوڑ

میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ اسے جیت لیا اور اوّل آئے۔ جمیل بے حد ایمان دار، خدا ترس، فرض شناس اور پکے مسلمان تھے وہ شہادت کی تمنا کیا کرتے تھے اور جہاد کے آرزو مند رہتے تھے۔ وہ تمام فضولیات سے گریز کرتے تھے حتیٰ کہ سگریٹ نوشی سے انہیں سخت عار تھا۔ کپتان جمیل کے ۸۰ سالہ والد نے جو نابینا ہیں بیٹے کی شہادت کی خبر سن کر کسی قسم کا قلق نہ کیا بلکہ کہا کہ خدا کی قسم اگر اسلام کی خاطر موقع ملے تو میں اپنی جان اور باقی دونوں بیٹوں کی جان بھی خدا کی راہ میں قربان کرنے پر فخر کروں گا۔ مجھے فخر ہے کہ میرا بیٹا بہادری اور جرأت کی موت مرا ہے جو حق کے لئے تھی''۔

حوالدار لال خاں

توپ خانے کے حوالدار لال خاں ان شیر دل نوجوانوں میں شامل ہیں جنہیں کمال شجاعت اور بہادری سے دشمن کا مقابلہ کرنے پر فوجی اعزازات عطا کئے گئے ہیں۔ حوالدار لال خاں نے جوان دنوں صوبہ کے ایک مقام پر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ایک ملاقات کے دوران بتایا کہ ۶ ستمبر کی صبح جب بھارتی فوجوں نے مکاری سے حملہ کیا تو انہیں وطن کی سرحدوں کے پاسبانوں کا فرض انجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حوالدار لال خاں اپنے ساتھیوں سمیت محاذ پر ایک توپ پر تعینات تھے۔ ان جیالوں نے دشمن کے ٹینکوں پر ٹھیک ٹھیک نشانے لگائے اور دشمن کو زبردست نقصان پہنچا کر اس کی پیشقدمی روک دی۔ بھارتی فوج نے ۱۱ ستمبر سے ۲۰ ستمبر تک پے در پے کئی حملے کئے ان کو روکنے کے لئے حوالدار لال خاں دوسرے بہادروں کے ساتھ دن رات مصروف رہے۔ لال خاں نے بتایا کہ دشمن پوری طاقت سے حملہ کرتا لیکن ہمارے جوان ہر بار دشمن کا منہ پھیر دیتے۔

حوالدار لال خاں چھ دوسرے جوانوں کے ساتھ پوزیشن بدل کر محاذ کے ایک اور مقام پر تعینات کئے گئے۔ اس وقت دشمن نے ایک اور حملہ کیا۔ ہمارے قابل فخر سپوتوں نے عزم و ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا اور اسے پسپا کر دیا۔ حوالدار لال خاں اور ان کے ساتھیوں نے دشمن کے ٹینکوں اور توپوں پر لگاتار گولے برسائے۔ لال خاں نے بتایا کہ وہ اپنے

ساتھیوں کے ساتھ تیزی سے گولہ باری کر رہے تھے کہ توپ کی نالی پھٹ گئی چنانچہ انہوں نے اپنی مشین گن کے ساتھ پوزلیشن سنبھال لی اور دشمن پر فائرنگ شروع کر دی چار بجے کے قریب دشمن کے طیارے بمباری کرنے لگے ادھر سے بھارتی توپ خانہ بھی گولہ باری کر رہا تھا۔ مگر شیر دل لال خاں اور ان کے ساتھی اسے خاطر میں نہ لائے اور اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر کھلے میدان میں دشمن کے مقابلہ پر ڈٹے رہے۔ اتنے میں دشمن کی توپ کا ایک گولہ ان کے قریب آکر گرا اور وہ زخمی ہو گئے لیکن اس پُر عزم اور بلند حوصلہ نوجوان نے ہمت نہ ہاری اور زخمی حالت میں اس وقت تک فائرنگ جاری رکھی جب تک ان کو امدادی دستے نے وہاں سے نہیں ہٹایا۔

نائب صوبیدار بہرام گلؒ

نائب صوبیدار بہرام گل وزیر جانی خیل موضع ہندی خیل ضلع بنوں کے رہنے والے ہیں۔ ۱۹۴۲ء میں ساڑھے سولہ برس کی عمر میں ہی ٹوچی سکاؤٹس فرانٹیئر کور میں بطور سپاہی بھرتی ہو گئے۔ ۶۰ء میں حوالدار اور ۶۳ء میں نائب صوبیدار بنے۔

ایک رات دشمن کے مضبوط مورچے پر حملہ کرنے والی پاکستانی کمپنی کے ہراول دستہ کی کمان نائب صوبیدار بہرام گل کے ذمہ تھی۔ دشمن نے اس دستہ پر شدید فائرنگ کر کے اسے نقصان پہنچایا۔ لیکن بہرام گل نے قیادت و رہنمائی کے بہترین اوصاف اور مثالی جرأت و فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے پیش قدمی جاری رکھی اور دشمن کے مورچے کو گھیرے میں لے لیا۔ دشمن نے خودکار ہتھیاروں سے وفاع کر رکھا تھا۔ لیکن بہرام گل نے آگ و طوفان میں مورچے پر یلغار بول دی۔ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ مردانہ وار آتے جاتے رہے اور دشمن پر دستی بم پھینکتے رہے۔ اس بے پناہ حملہ کی تاب نہ لاتے ہوئے دشمن بھاگ کھڑا ہوا اور اپنے پیچھے میجر بلرام سنگھ اور دوسرے بہت سے ساتھیوں کی لاشیں، کثیر تعداد میں اسلحہ، وائرلیس کے آلات اور راشن چھوڑ گیا۔ اس غیر معمولی بہادری کے اعتراف میں صدر پاکستان نے انہیں ستارہ جرأت کا اعزاز دیا۔

میجر ضیاءُ الدین عباسی

ان کی شادی اپنی چچا زاد بہن شاکرہ بیگم سے ۹ راپریل ۱۹۶۵ء کو ہوئی تھی اور پانچ ماہ کے قلیل عرصہ میں وہ صرف ماہ گھر رہ سکے تھے۔ پھر انہوں نے سیالکوٹ سیکٹر میں بڑی جوانمردی اور شجاعت سے دشمن کے پورے بکتر بند ڈویژن کو ۲۴ گھنٹے تک بر سرِ پیکار رکھا۔ میجر ضیاءُ الدین عباسی نے جذبہ حُبّ الوطنی اور فرض شناسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ملک کے دفاع کی خاطر جان قربان کر دی اور شہادت کا رتبہ پاکر زندہ جاوید ہو گئے۔ صدر مملکت نے پاکستانی فوج کے اس نڈر اور بہادر افسر کو دشمن کے مقابلہ میں بے مثال شجاعت پر ستارہ جرأت کا اعزاز دیا۔

شادی کے وقت وہ اسٹاف سکول کوئٹہ میں پروفیسر تھے۔ ۱۵ رمئی کو انہیں سرحد پر بھیج دیا گیا۔ ۷ راگست کو انہیں گوجرانوالہ سیالکوٹ کے درمیان محاذ پر متعین کیا گیا۔ پھر انہوں نے سیالکوٹ میں اپنی بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے اپنی جان جانِ آفرین کو سونپی۔

صوبیدار یعقوب خاں (ستارہ جرأت)

میدانِ جنگ دشمن کی شدید ترین گولہ باری سے آتش فشاں پہاڑ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ لیکن نائب صوبیدار محمد یعقوب خان آفریدی ملک دین خیل خیبر رائفل فرائنٹیر کور (ملیشیا) نے اپنی جرأت، فرض شناسی اور مثالی قیادت سے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔

نائب صوبیدار محمد یعقوب خاں جنہوں نے ستارہ جرأت حاصل کیا اپنے آٹھ جوانوں کے ہمراہ محاذ پر ایک مورچہ میں ڈٹے ہوئے تھے کہ دشمن کی ایک بھاری تعداد نے جو ہر قسم کے اسلحہ سے لیس تھی اپنی پیشقدمی شروع کر دی۔ باوجودیکہ دشمن کو تعداد و اسلحہ کے لحاظ سے برتری حاصل تھی لیکن پاکستانی بہادروں نے مارٹر گولوں سے اس پر کاری ضربیں لگائیں اور اسے بے بس کر دیا۔ دشمن کی بھاری تعداد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اس معرکہ میں دشمن جو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچا وہ نائب صوبیدار محمد یعقوب

خاں کی شجاعت، دلیری اور مصمم قیادت کے ساتھ ساتھ جوانوں کی صحیح نشانہ بازی کا ایک بین ثبوت تھا۔ یہ لڑائی سترہ گھنٹے جاری رہی اور اس میں دشمن کے تین حملوں کو پسپا کیا گیا۔

محمد یعقوب خاں موضع اوچہ پپل تحصیل بارطہ خیبر ایجنسی میں ملک فضل خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ مڈل پاس کرنے کے بعد ریاست بھوپال کی فوج میں بھرتی ہوئے اور جنگ عظیم دوم میں برما کے محاذ پر داد شجاعت دی۔

لفٹیننٹ کرنل غلام حسن خان

"ہر طرف موت کا بازار گرم تھا۔ گولہ باری سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی میں اور میرے سپاہی چٹان کی طرح ڈٹے ہوئے تھے۔ اس وقت لاکھوں پاکستانی بچوں کے معصوم چہرے ہماری طرف دیکھ رہے تھے۔ ہم نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور میرے جانباز نتائج و عواقب سے لاپرواہ ہو کر دشمن پر ٹوٹ پڑے چند ہی لمحوں کے بعد میدان جنگ میں دشمن کے کشتوں کے پشتے لگ چکے تھے۔ ہم بھارتی درندوں پر مکمل فتح پا چکے تھے اور بھارت کی اہم چوکی "طوطی" پر ہمارا سبز پرچم لہرا رہا تھا۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو پنجاب رجمنٹ کے جانباز لفٹیننٹ کرنل غلام حسن خاں (ستارہ جرأت) نے کہے۔ وہ ۶ ستمبر کو میجر کی حیثیت سے محاذ جنگ پر گئے لیکن اپنی بے مثال جرأت کے بدلہ میں اب وہ لفٹیننٹ کرنل ہیں۔

۶ ستمبر کو لاہور پر قبضہ کے لئے دشمن کا سب سے بڑا زور جرنیلی سڑک کے محاذ پر تھا اور اس محاذ پر حملے کو روکنے کا فرض مشہور و معروف پنجاب رجمنٹ کے سپرد تھا۔ اس بہادر رجمنٹ کے جوانوں نے ایک ہی ریلے میں دشمن کو اپنے ملک سے نکال کر ہندوستانی سرحد کے قریب موضع ڈوگراں میں مورچے قائم کر دئے۔ پھر دوسرے ریلے میں دشمن ملک میں واقع ان کی چوکی "طوطی" پر قبضہ کر لیا۔ دشمن نے بعد میں تازہ دم فوج سے اس محاذ پر ۲۶ حملے کئے لیکن تمام ناکام ہوئے۔ ہمارے بہادروں نے دس ٹینک تباہ کئے اور ہزاروں کی تعداد میں بھارتی فوجی مار دیئے۔ پنجاب رجمنٹ کی اس کارکردگی کا دشمن نے بھی اعتراف کیا اور اس سب کارگزاری کا سہرا لفٹیننٹ کرنل غلام حسن خاں کے سر ہے جنہوں نے دشمن کو ایسی کاری ضربیں لگائیں۔

غلام حسن خاں پشاور کے نواحی گاؤں ملازئی کے رہنے والے ہیں پشاور کے ایڈورڈز کالج سے تعلیم حاصل کی۔ اُن کے والد غلام نبی خاں بھی فوج کے ریٹائرڈ کیپٹن ہیں۔ وہ بھی اپنے زمانے میں بہادری و جوانمردی میں یکتا تھا۔ انہوں نے دونوں عالمگیر جنگوں میں حصّہ لیا۔

نائب صوبیدار محمد اشرف شہید

"اسلام کے لئے مرنا اور جینا ہی مسلمان کا مقصد حیات ہے" یہ الفاظ پاک فوج کے بہادر نائب صوبیدار محمد اشرف کے تھے جو پاک بھارت جنگ میں شریک تھا۔ ہماری بہادر فوجیں دشمن پر کاری ضربیں لگا رہی تھیں۔ نائب صوبیدار محمد اشرف کے ذمہ ایک اہم کام لگایا گیا تھا جو انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ اس کے بعد دشمن پر بھرپور حملہ ہوا۔ یہ حملہ اس قدر کاری تھا کہ دشمن کو سنبھلنے کا موقعہ ہی نہ ملا اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ صبح دس بجے کے قریب ایک گولہ محمد اشرف کے قریب آکر پھٹا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ انہیں طبی امداد پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔ شہادت کے وقت انہوں نے اپنی والدہ کو پیغام بھجوایا کہ "مسلمان کی زندگی کا مقصد ہی اسلام کے لئے جینا اور اسلام ہی کے لئے مرنا ہے اور میں نے آج اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔ وہ میری موت پہ آنسو نہ بہائیں۔"

اشرف شہید بشارت تحصیل پنڈ دادنخاں کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو بچیاں کلثوم اور تنظیم اختر چھوڑی ہیں۔

میجر خادم حسین (ستارہ جرأت)

میجر خادم حسین شہید موضع اترزئی بالا ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ ۱۹۴۴ء میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں کمیشن لیا۔ شہادت سے چند ماہ پیشتر سٹاف کالج کوئٹہ میں سٹاف کیپٹن تھے۔

آپ بڑے ہنس مکھ آفیسر تھے۔ آپ کا کہنا تھا کہ "وہ آدمی ہمیشہ زندہ رہتا ہے جو قوم

کی خاطر قربانی دے"۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور تین بچے ہیں۔ میجر خادم حسین کی شہادت پر ان کے لواحقین نے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ شہید کو وطن کی خاطر جان قربان کرنے اور شہادت کا رتبہ پانے کا درجہ حاصل ہوا۔

میجر خادم حسین قصور سیکٹر میں اسلحہ کی رسد لے کر جا رہے تھے کہ انہوں نے دشمن کو پیش قدمی کرتے ہوئے دیکھا۔ قریب ہی پاکستان کی ایک توپ پڑی تھی جس کا توپچی شہید ہو چکا تھا۔ یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ میجر خادم حسین فوراً توپ پر پہنچے اور اپنے پہلے ہی گولے سے دشمن کے ایک ٹینک کو نشانہ بنا دیا۔ اور دوسرے گولے سے ایک دوسرے ٹینک کے پرخچے اڑا دیئے۔ تیسرا ٹینک میجر خادم حسین کو کچلتا ہوا آگے بڑھ گیا لیکن اس سے پیشتر لڑائی کا پانسہ پلٹ چکا تھا۔ بھارتی لفٹیننٹ گل نے جو ایک شرمن ٹینک میں بیٹھا ہوا تھا ہتھیار ڈال دیئے۔ دشمن نعشوں کے انبار چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ پاکستان کے بہادروں نے فوراً محاذ پر قابو پا لیا۔ اس طرح میجر خادم حسین کی اس قربانی سے قصور سیکٹر میں دشمن بازی ہار گیا اور پاکستان کی پیش قدمی شروع ہو گئی جو آخر کار اس کی فتح پر منتج ہوئی۔

لفٹیننٹ فرید احمد بخاری

لیفٹیننٹ فرید احمد بخاری، ستارہ جرأت پاکستانی فوج کے اس ہراول دستہ کے رہنما تھے جس نے سیالکوٹ سیکٹر میں ۸ ستمبر کو دوپہر دو بجے کے قریب بھارتی فوج کے ان دستوں میں تباہی مچائی جو ٹینکوں توپوں اور بکتر بند گاڑیوں کے ساتھ پاک سرزمین پر یلغار کر رہے تھے۔ لیفٹیننٹ فرید احمد بخاری اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے ریٹائرڈ چیف خزانچی سید رشید احمد بخاری کے فرزند ہیں اور برصغیر پاک و ہند کے مشہور علم دوست بزرگ شمس العلماً مولانا سید احمد مرحوم کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جب "ہر ہر مہا دیو" جپنے والوں کی بزدل فوج نے کسی قسم کے الٹی میٹم کے بغیر پاک سرزمین پر حملہ کیا تو مسٹر فرید احمد بخاری بحیثیت سیکنڈ لیفٹیننٹ سیالکوٹ میں متعین تھے آپ نے بھارتی فوج کے بزدلانہ حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا دو ۸ ستمبر کو قریباً دو بجے دوپہر مجھے یہ حکم ملا کہ میں اپنی پلٹن کو لے کر دشمن کے مورچوں کے عقب

میں چلا جاؤں میں نے ایسا ہی کیا لیکن جب میں دشمن کے عقب میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ اس کی فوجیں ڈیک ندی کے ساتھ ہماری سرزمین کی طرف بڑھ رہی ہیں دشمن اپنے ساتھ ٹینکوں توپوں اور بکتر بند گاڑیوں کے علاوہ اسلحہ کی بہت سی گاڑیاں بھی لا رہا تھا یہ دیکھ کر میں نے اپنے کمانڈر سے اس طرف جانے کی اجازت طلب کی جو مجھے دے دی گئی" اجازت پاتے ہی لیفٹیننٹ فرید احمد پلٹن کے ہمراہ وہاں پہنچے جہاں سے دشمن کی فوج آگے بڑھ رہی تھی مسٹر فرید احمد کا کہنا ہے۔ ہم نے دشمن کی یلغار کو روکنے کے لئے ایسا راستہ منتخب کیا جو گنے کے کھیتوں سے ہو کر دشمن کی فوج کے قلب تک پہنچتا تھا جب ہم اپنے شیر دل سپاہیوں کے ساتھ پانچ چھ میل کا چکر کاٹ کر وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دشمن کے کئی ایک ٹینک آگے بڑھ رہے ہیں اور ہمارے قریب ہی دشمن اپنا توپ خانہ نصب کرنے کے لئے خندقیں کھود رہا ہے ہم نے پہلو سے دشمن پر حملہ کیا لیفٹیننٹ فرید نے کہا" دشمن کی فوج کے سپاہی ہزاروں کی تعداد میں تھے جب کہ میرے ساتھ گنتی کے چند سپاہی تھے۔ لیکن ہمارے جیالے محافظوں نے دشمن کی عددی طاقت سے مرعوب ہوئے بغیر بڑھ بڑھ کر اس پر ایسے تابڑ توڑ حملے کئے کہ اسے اپنی یلغار روکنا پڑی ہم نے اس کی کئی توپیں جن کی تنصیب کے لئے ابھی خندقیں کھودی جا رہی تھیں تباہ کر دیں۔ دشمن اس اچانک حملہ سے بوکھلا گیا اسی بوکھلاہٹ میں اسے اپنے ہراول دستے کے ٹینکوں سے بھی ہاتھ دھونے پڑے میں نے اپنے شیر دل سپاہیوں کے ہمراہ دشمن کی اسلحہ کی گاڑیوں پر حملہ کیا اور چند لمحے بعد بے شمار گاڑیوں سے زبردست دھماکوں کے ساتھ آگ کے شعلے بلند ہونے لگے آگ کا دھواں میلوں تک دکھائی دے رہا تھا" اچانک دشمن کی توپ کا ایک گولہ لیفٹیننٹ فرید احمد کی گردن پر لگا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے اور ہسپتال میں درجۂ شہادت حاصل کیا۔ اس وقت تک قدرت ان سے بہت کام لے چکی تھی بزدل دشمن کی یلغار رک گئی تھی اسے نہ صرف بے پناہ جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا بلکہ اس کی پوری فوج میں کھلبلی مچ گئی۔ کافی تعداد میں اسلحہ قبضہ میں آیا اور کچھ بھارتی سپاہی گرفتار بھی ہوئے۔

میجر ملک آفتاب احمد

(جس نے باٹا پور کا پل توڑ دیا)

آج وطن کے در و دیوار اپنے پاسبانوں ــــ عساکر پاکستان کے ان جوانوں ــ کو سلام کرتے ہیں جنہوں نے پاکستان پر ہندوستان کے بزدلانہ اور وحشیانہ حملوں کو پسپا کرنے میں بہادری، احساس فرض، شجاعت اور وطن پرستی کی زندہ جاوید مثالیں قائم کی ہیں۔ اس جنگ میں ہمارے جن جانباز اور سرفروش جیالے فرزندوں نے غازیانہ جرأت و ہمت کا ثبوت دیا ہے ان میں میجر ملک آفتاب احمد کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ شجاعت، بے جگری، دلیری، حب الوطنی اور ملی حمیت کے اعتراف میں ملت پاکستان کی طرف سے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے انہیں "ستارہ جرأت" سے نوازا ہے۔

میجر آفتاب احمد وہ مشہور غازی ہیں جنہوں نے فرض شناسی، جواں مردی جرأت و قیادت کی ناقابل فراموش صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے سرزمین پاک میں دشمن کے لشکر جرار کو داخل ہونے سے روکے رکھا۔ ۱۶ ستمبر سہ پہر کے وقت میجر آفتاب احمد کو جی۔ ٹی روڈ پر باٹا پور کے پل کو توڑنے اور دشمن کی پیش قدمی کو ناکام بنانے کا فرض سونپا گیا تھا۔ میجر آفتاب احمد نے اس موقعہ پر یہ منصوبہ بنایا کہ بارود کے ذریعے پل اڑایا جائے لیکن اس منصوبہ کو عملی شکل دینا بظاہر ناممکن تھا کیونکہ دشمن نے اپنے ٹینک جنگ میں جھونک دیئے تھے۔ توپیں آگ اگل رہی تھیں۔ طیارے نیلگوں فضاؤں سے بم اور راکٹ برسا رہے تھے۔ مشین گنوں کی گولیاں ساون بھادوں کی بارش کی طرح برس رہی تھیں۔ دشمن کی ٹڈی دل فوج سیلاب کی طرح اس عزم و ارادہ کے ساتھ بڑھتی چلی آ رہی تھی کہ وہ لاہور کو چند گھنٹوں میں فتح کرے گی۔ لیکن دشمن کے طیاروں کی بمباری، توپوں کی گولہ باری اور تا حد نظر پھیلے ہوئے ٹینکوں کی توپوں کے شعلے ان کے پائے عزم و استقلال کو متزلزل نہ کر

سکے، وہ لاالٰہ الاّاللہ کا ورد کرتے پیٹ کے بل رینگتے ہوئے پل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ ٹینکوں کے گولے ان کے دائیں بائیں گر رہے تھے۔ لیکن مادرِ وطن کا یہ مایۂ ناز قابل قدر فرزند پل اڑانے کے انتظامات کر رہا تھا۔ عین اس موقعہ پر دشمن کا ایک ٹینک پل پر آ چڑھا۔ "اسے کچل دو" توپ خانہ کے انچارج کے منہ سے بے ساختہ یہ آواز نکلی۔ اس آواز کی گونج ابھی فضا میں تحلیل نہ ہوئی تھی کہ ہماری توپ کے ایک ہی گولے نے اس ٹینک کو ناکارہ کر دیا۔ اب دشمن اسے پیچھے بھی نہیں ہٹا سکتا تھا۔ باٹا پور کا یہ پل جس کے ذریعے پیش قدمی کر کے مکار دشمن شہر کے اندر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہا تھا۔ ایک انتہائی مضبوط اور بڑا پل تھا۔ اس کا دفاع کرنے والے پاکستانی جانبازوں کی تعداد بہت کم تھی۔ یہی کوئی ایک سو کے قریب۔ لیکن مقابل میں ایک پورا ڈویژن جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح تھا۔ اس کے باوجود پاکستان کا یہ مایۂ ناز انجینئر اپنے مقدس فرض کی انجام دہی میں مصروف تھا۔

دو تین گھنٹوں میں تمام انتظامات مکمل کرنے کے بعد خود میجر صاحب پل سے ذرا دور محفوظ جگہ پر واپس آنے میں کامیاب ہو گئے۔ قریباً ایک بجے رات زبردست دھماکہ ہوا۔ فضا میں پل کے ٹکڑے آگ کی چنگاریوں میں اڑ رہے تھے۔ کفر کی صفوں میں جگہ جگہ شگاف پیدا ہو گئے۔ دشمن جو لاہور پر چند گھنٹوں میں قبضہ کرنے کے ارادے لے کر حملہ آور ہوا تھا خوف زدہ اور ہراساں ہو کر خود اپنی جان بچانے کے لئے مجبور ہو گیا۔

میجر آفتاب احمد نے دشمن کی یلغار اور پیش قدمی کو جس ذہانت اور شجاعانہ مظاہرہ کر کے روکا وہ ہماری قومی تاریخ کے ایک سنہرے باب کی حیثیت سے ہمیشہ محفوظ رہے گا اور پاکستانی قوم ایسے فرزند پر ہمیشہ ناز کرتی رہے گی جب بھی ریڈیو پاکستان سے "زندہ ہے لاہور۔ پائندہ ہے لاہور" کے نغمے فضا میں گونجیں گے تو اہل لاہور کے دلوں سے نسلاً نسل بے اختیار یہ آواز نکلے گی کہ،

"زندہ ہے آفتاب۔ پائندہ ہے آفتاب"

کیپٹن انوارالحق چوہدری شہید

واہگہ سیکٹر میں ملک کا دفاع کرنے والے جوانوں میں جواں سال اور خوبرو کیپٹن انوارالحق چوہدری بھی شامل تھے ان کے سپرد موضع بھسین کے پل کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری تھی دشمن نے ۷ ستمبر کو اس مقام پر شدید حملہ کیا مگر وہ کیپٹن انوارالحق کے تدبر اور ان کے ماتحت جوانوں کے جوابی حملہ کی تاب نہ لاسکا اور بری طرح شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا اس وقت کیپٹن انوارالحق اس مقام پر اپنی پوزیشن کو پوری طرح مستحکم بنا چکے تھے اور دشمن کو منہ توڑ جواب دینے کا انتظام کر چکے تھے۔ بھارتی بھگوڑوں نے ۸ ستمبر کو ایک دفعہ پھر بھاری تعداد میں تازہ دم فوج لے کر اس مقام پر حملہ کیا۔ کیپٹن انوار اس وقت نہر کے اس پار تھے، دوسرے کنارے موجود مشین گن والے دستے پر جب دشمن نے زیادہ دباؤ ڈالا تو انہوں نے اس جگہ پہنچ کر مشین گن والے مورچے کی کمان سنبھال لی۔ انہوں نے حالات کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد اپنے توپ خانے کو اطلاعات بہم پہنچانا شروع کیں۔ ان کی اطلاعات کے مطابق ہمارے توپ خانے نے اس قدر ٹھیک ٹھیک نشانے پر گولہ باری کی کہ دشمن بوکھلا کر پسپا ہونے لگا۔ دشمن کو سخت جانی نقصان اٹھانا پڑا اور وہ بے شمار اسلحہ چھوڑ کر الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا۔ بھاگتے ہوئے دشمن کے ایک ٹینک نے مشین گن کی پوزیشن دیکھ لی اور اس مقام پر ایک گولہ پھینکا جو کیپٹن انوارالحق چوہدری کے داہنے کندھے پر لگا جس سے وہ شہید ہو گئے کیپٹن انوار اس وقت بھی اپنا فرض تندہی سے انجام دے رہے تھے۔

کیپٹن انوارالحق چوہدری جالندھر کے رہنے والے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ لیہ ضلع مظفر گڑھ کے مقام پر آکر قیام پذیر ہوئے اور پاکستان کی بری فوج میں کمشن حاصل کیا۔ وہ لیفٹیننٹ کے عہدے سے ترقی پا کر کیپٹن ہو چکے تھے اور چند دنوں بعد ہی میجر ہونے والے تھے۔ وہ ایک نڈر جانباز اور بہادر افسر تھے ان کے دل میں

قوم و ملک کے لئے بڑی محبت تھی اور ان کی خواہش تھی کہ وہ اپنے ملک کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دیں۔ وہ پینتیس سال کی عمر تک پہنچے تھے۔ انہوں نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بچے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔

کیپٹن محمد زمان

واہگہ سیکٹر میں دشمن کا مقابلہ کرنے والی فوج میں کیپٹن محمد زمان بھی شامل تھے۔ ۱۴، ۱۵ ستمبر کی درمیانی شب کو وہ ایک بجے کے قریب گشت کرتے ہوئے دشمن کے علاقے میں گھستے چلے گئے جب یہ دشمن کے ایک گاؤں کے قریب پہنچے تو ان کو گنے کے کھیتوں میں کچھ سرسراہٹ سی محسوس ہوئی اور وہ چوکنے ہو کر دشمن کو تلاش کرنے لگے۔ انہوں نے اپنے سپاہیوں کو چاروں طرف پھیلا دیا کھیتوں میں چھپے ہوئے ایک دشمن نے اچک کر ان کو گلے سے پکڑ لیا مگر فوراً ہی کراہ کر پیچھے ہٹ گیا۔ کیپٹن زمان نے شیر کی طرح جست بھری اور دشمن پر جوابی حملہ کیا۔ یہ دونوں گتھم گتھا ہو کر زمین پر آ رہے۔ کافی جدوجہد کے بعد وہ اپنے دشمن پر غالب آ گئے اور اس کو گرفتار کر لیا۔ اس اثنا میں ان کے سپاہیوں نے دشمن کے باقی ماندہ سپاہیوں کو مار بھگایا۔ گرفتار ہونے والا دشمن بھارتی فوج کا لیفٹیننٹ سریش چندر پال تھا جو اپنی فوج میں بڑا دلیر اور جری سمجھا جاتا تھا۔

چمکدار آنکھوں اور جذبات سے پُر انتیس سالہ محمد زمان ضلع راولپنڈی کے موضع رو پڑ پنڈوری کے رہنے والے ہیں۔ اس گاؤں کے اکثر جوان اور اس مجاہد کے تقریباً تمام رشتہ دار فوجی ملازمت میں ہیں۔ ان کو بھی بچپن سے ہی فوج میں خدمات انجام دینے کا شوق تھا۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم ایک فوجی ادارے سے حاصل کی اور کمشن کے لئے درخواست دی مگر پہلی کوشش میں ناکام ہو گئے۔ انہوں نے حوصلہ نہ ہارا اور پھر کوشش کی اور ۱۹۶۰ء میں ان کو کمشن مل گیا۔ کیپٹن زمان شادی شدہ ہیں

اور ان کا ایک سال کا ایک بیٹا بھی ہے۔

لفٹیننٹ خالد نواز

اٹھائیس جوانوں پر مشتمل ایک پلاٹون نہر سے کافی آگے ایک گاؤں کے قریب مورچے سنبھالے بیٹھی تھی دشمن نے اس مورچے پر ٹینکوں اور توپوں کی مدد سے بہت بڑی تعداد میں حملہ کیا اور بڑھتا بڑھتا ہمارے جوانوں کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ جوان مورچہ چھوڑنے کو تیار نہ تھے اور آخری دم تک دشمن سے مقابلہ کرنے کا تہیہ کر چکے تھے۔
توپ خانے کو اطلاع دے کر گولہ باری کرانے کی ذمہ داری لفٹیننٹ خالد نواز کے سپرد تھی۔ اس موقعہ پر انہوں نے دیکھا کہ اگر دشمن پر گولہ باری کرائی گئی تو ہمارے اٹھائیس جوانوں کو بھی نقصان پہنچنے کا احتمال تھا۔ انہوں نے ایک منٹ کے لئے سوچا ایک طرف اٹھائیس جوان تھے جنہیں انہوں نے خود تربیت دی تھی اور وہ ان کو بے حد عزیز تھے لیکن دوسری طرف ملک و قوم کا سوال تھا۔ دشمن کو روکنا بہت ضروری تھا انہوں نے فوری فیصلہ کیا اور توپ خانے کو گولہ باری کے لئے اطلاعات دینا شروع کر دیں۔ وہ اس وقت نہایت غور و فکر اور بڑی احتیاط سے توپ خانے کو ہدایات بھیج رہے تھے اور توپ خانے سے کیا جانے والا ہر فائر مطلوبہ مقام پر ہی آگرتا تھا۔ دشمن ہمارے توپ خانے سے کی جانے والی گولہ باری کی تاب نہ لاسکا اور بوکھلا کر واپس بھاگ اٹھا۔ دشمن اپنی بیشمار لاشیں چھوڑنے کے علاوہ کافی تعداد میں اسلحہ بھی چھوڑ گیا تھا۔
لفٹیننٹ خالد نواز اپنے اٹھائیس جوانوں کیلئے فکر مند تھے اور ان کی سلامتی کیلئے دعائیں کر رہے تھے۔ گرد و غبار کم ہوا تو ان کو اللہ کی قدرت کا کرشمہ نظر آیا ان کے تمام جوان محفوظ تھے انمیں سے کسی کو معمولی سی خراش بھی نہ آئی تھی مگر صرف چند قدموں کے فاصلے پر دشمن کی بیشمار لاشیں بکھری پڑی تھیں۔

نائب صوبیدار (ایڈجوٹینٹ) خان بہادر

لاہور سیکٹر میں واہگہ محاذ پر ۷ ؍ ستمبر کے روز ان کو گھات لگا کر دشمن پر حملہ کرنے

والی پارٹی کا لیڈر بنا کر بھیجا گیا۔ ان کا کام یہ تھا کہ دشمن ملے تو اسے ختم کر دیا جائے اور اگر اس کا دباؤ بڑھے تو فوراً ہی پہلو کی طرف پہنچ کر اسے نقصان پہنچایا جائے۔ سراغ رساں دستوں اور پیدل فوج سے اطلاع ملی کہ دشمن موضع اعوان والا کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے اور کسی بڑے حملے کی تیاریوں میں مصروف ہے ۱۷، ۱۸ ستمبر کی رات کو بھارتی فوجوں نے پیش قدمی شروع کی۔ تقریباً دس بجے رات اس کی پیدل فوج نے آگے بڑھنا شروع کیا پیدل فوج کی مدد کے لئے توپ خانہ بھی گولہ باری کر رہا تھا نائب صوبیدار خان بہادر نے اپنی پارٹی کو اس طریقہ سے پھیلایا کہ اعوان والا کی طرف بڑھنے والا دشمن ان کے نرغے میں آگیا۔ اس پارٹی نے حملہ کر کے دشمن کے ہراول دستہ کو سخت نقصان پہنچایا۔ پچاس، ساٹھ فوجیوں میں سے کچھ ہلاک ہو گئے۔ کچھ زخمی ہوئے اور باقی بھاگ گئے۔

اس کے بعد دشمن نے بھاری تعداد کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کیا تو خان بہادر نے اپنی پارٹی کو دشمن کے پہلو پر تعینات کر دیا۔ اس وقت انہوں نے سپاہیوں کا حوصلہ بڑھانے کے لئے تقریر کرتے ہوئے ان سے کہا " جوانو! دشمن نے بھاری تعداد میں ہماری طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ بلاشبہ دشمن کے مقابلے میں ہم تھوڑی تعداد میں ہیں مگر ہم کو عہد کرنا چاہیے کہ ہم اپنی جان کی بازی لگا کر بھی دشمن کو تباہ کر کے دم لیں گے" ان الفاظ نے جوانوں پر خاطر خواہ اثر کیا اور انہوں نے وہیں کھڑے کھڑے عہد کیا کہ جب تک دشمن کا حملہ ناکام نہ بنا دیا جائے ہم یہیں ڈٹے رہیں گے۔

نائب صوبیدار خان بہادر نے اب اپنی پارٹی کو چار حصوں میں تقسیم کر کے دشمن کے چاروں پہلوؤں پر لگا دیا۔ دشمن کی پیدل فوج نے سیل رواں کی طرح آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ ان کے پے در پے حملوں کے باعث بھارتی فوج پریشان ہو گئی اور اس نے سمجھا کہ اس محاذ پر پاکستانی فوج بھاری تعداد میں پہنچ چکی ہے۔ اور ہم گھر گئے ہیں۔ ہمارے مجاہدوں کی چھوٹی چھوٹی پارٹیاں اپنا کام کرتی رہیں اور آخر کار دشمن کو بری طرح شکست دے کر پسپا کر دیا گیا اور دشمن اپنی بے شمار

لائنیں اور اسلحہ چھوڑ کر بھاگا۔ صوبیدار خان بہادر نے اس پورے حملے کے دوران شدید گولہ باری اور جنگ کے باوجود اپنے مجاہدوں کا حوصلہ بڑھائے رکھا اور باری باری ہر پارٹی کے پاس جا کر اس کو ہدایات دیتے رہے۔ اس طرح ایک چھوٹی سی جماعت نے بھارتی فوج کی کثیر تعداد کو بڑی بری طرح سے شکست دی۔

سپاہی اکبر علی (تمغہ جرأت)

یہ ۶ ستمبر کی صبح کا ہی واقعہ ہے جب ہمارے پاکستانی بی آر بی کنال کے دوسری طرف اپنے مورچے قائم کرنے میں مصروف تھے اور دشمن کو منہ توڑ جواب دیا جا رہا تھا۔ دوسری طرف سے گولہ باری بڑی شدت سے ہو رہی تھی۔ ہماری ایک ٹینک شکن توپ بردار جیپ دوسرے کنارے پر پہنچ چکی تھی۔ اسے سپاہی اکبر علی چلا رہا تھا اور لانس نائیک محمد شریف اس کا توپچی تھا۔ ایک مقام پر جیپ کو ٹھہرا کر فائر کیا گیا جو ٹھیک نشانہ پر لگا اور دشمن کے بڑھتے ہوئے ٹینکوں میں سے ایک ٹینک تھر تھرا کر رک گیا۔

اب ضرورت تھی کہ جیپ کو فوری طور پر کسی دوسرے مقام پر پہنچا یا جائے کیونکہ فائر ہونے کے سبب دشمن کو پوزیشن کا اندازہ ہو چکا تھا۔ سپاہی اکبر علی نے اس موقعہ پر اپنی جان جانے کے خوف سے بے نیاز ہو کر نہایت جرأت اور جواں مردی سے شدید گولہ باری کے باوجود جیپ کو دوسرے مقام پر پہنچا دیا۔ اس مقام سے محمد شریف نے پھر دشمن کا ایک اور ٹینک تباہ کر دیا، دشمن کی پیش قدمی رک گئی مگر اسی اثنا میں دشمن کا ایک گولہ توپچی محمد شریف کو شہید کر چکا تھا۔ اب اکبر علی کی ذمہ داری اور بھی بڑھ گئی تھی۔ اس نے اپنی جیپ کو چلایا اور شدید گولہ باری کے دوران میں جیپ کو محفوظ مقام پر پہنچانے کی جدوجہد کی اور اس میں کامیاب ہو گیا۔ سپاہی اکبر علی کو اس جرأت اور بہادری کے کارنامے کی بدولت صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی طرف سے تمغۂ جرأت کا اعزاز بھی دیا گیا ہے۔ اسی ٹینک شکن توپ سے واہگہ سیکٹر میں دشمن کے سب سے پہلے ٹینک کو بھوسے کے گڈھے کی اوٹ سے تباہ کیا گیا۔

کیپٹن حمید سنبل شہید

کیپٹن حمید سنبل کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ وہ میانوالی سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد عطا اللہ سنبل بھی فوج سے لفٹیننٹ کرنل ریٹائر ہوئے تھے۔ کیپٹن حمید سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن کے خلاف اگلے مورچوں پر دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ انہوں نے دشمن کو زبردست نقصان پہنچایا اور اپنی جان وطن عزیز پر نثار کر دی۔ وہ دشمن کے سامنے ایک دیوار بن کر کھڑے ہو گئے جسے دشمن ہزار جتن کے باوجود عبور نہ کر سکا۔ وہ اس زنجیر کی ایک کڑی تھے جس نے دشمن کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔ وہ پاکستان کے عزم و یقین کی ضرب گراں تھے۔ جس سے دشمن کی جارحیت پاش پاش ہو گئی۔ شہید کے والد نے بتایا کہ وہ تو سجدہ شکر بجا لاتے ہیں کہ وہ قیامت کے دن اُن خوش بخت والدین کے ساتھ ہوں گے جن کے بچوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کیں۔ کیپٹن حمید کی جنگ شروع ہونے سے چند روز پہلے شادی ہونے والی تھی جسے روک دیا گیا تھا۔

لفٹیننٹ احمد منیر شہید

لفٹیننٹ احمد منیر شہید کھیم کرن کے محاذ پہ مادرِ وطن کی آزادی کی حفاظت کرتے ہوئے عیار دشمن کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ انہوں نے حنفیہ ہائی سکول قصور سے میٹرک پاس کیا۔ ایف سی کالج لاہور اور اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ یہیں انہیں بری فوج میں کمیشن کے لئے منتخب کیا گیا۔ وہ دوستوں میں بے حد مقبول تھے۔ انہوں نے جس جرأت و ہمت کی جانفروشی کا مظاہرہ کیا وہ اہل قصور کے لئے قابلِ فخر رہے گا۔

لفٹیننٹ ندیم شہید

لفٹیننٹ ندیم کی عمر صرف ساڑھے بیس سال تھی اور کمیشن حاصل کئے ہوئے ابھی صرف گیارہ ماہ ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے مشن کو پورا کرتے ہوئے اپنی جان جانِ آفریں کو سونپی۔ وہ بچپن سے ہی بہت ذہین تھے۔ میٹرک سنٹرل ماڈل سکول لاہور سے ۷۹۰ نمبر لے کر پاس کیا تھا۔ انہیں شروع سے ہی فوج میں بھرتی ہونے کا شوق تھا وہ بچپن ہی میں ہاتھ میں بگل لے کر اپنے ہمجولیوں کے ہمراہ جو بہ جی کوارٹرز میں پریڈ کرتے پھرتے تھے۔

لفٹیننٹ ندیم کی والدہ نے بتایا کہ ایک دفعہ اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تو اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا میری انگلیاں پکڑ کر کھینچو تاکہ میں گھر میں ٹوٹا ہوا بازو لے کر نہ جاؤں۔ اس سے پہلے وہ رن کچھ کے محاذ پر بھی لڑ چکے تھے۔ کھیم کرن کے محاذ پر کچھ پاکستانی ٹینک دشمن کے نرغے میں آ گئے تھے۔ لفٹیننٹ ندیم، کیپٹن جاوید اور تین سپاہیوں نے کمال جرأت سے اپنے ٹینکوں کو دشمن کے نرغے سے بچا لیا لیکن ندیم نے جام شہادت نوش کیا۔

لفٹیننٹ عابد مجید شہید

شہید نے میٹرک کرنے کے بعد پاکستانی ملٹری اکاڈمی کاکول میں داخل ہوئے۔ جہاں انہوں نے اسی سال ۷ر اپریل کو کمیشن حاصل کیا۔ ان کے والد بھی فوج میں اعلےٰ عہدے پر فائز ہیں۔ دشمن نے چونڈہ کی جانب سے سیالکوٹ کی طرف بڑھنے کے لئے اپنی معروف بکتر بند ڈویژن "فخرِ ہند" کو جنگ میں جھونک دیا اور یہاں تاریخ حرب کی اب تک کی سب سے بڑی ٹینکوں کی لڑائی لڑی گئی۔ یہ لڑائی اتنی خوفناک تھی کہ کالے دیوؤں کی طرح پاکستان اور بھارت کے ٹینک ایک دوسرے سے گتھ گئے۔ پاکستان کے سرفروش مجاہدوں نے ایسی بے جگری سے دشمن کی آہن پوش طاقت کا مقابلہ کیا کہ "فخر ہند" کا سارا غرور خاک میں مل گیا

نائب رسالدار محمد خالق (ستارہ جرأت)

نائب رسالدار محمد خالق ۱۶ر ستمبر کو سیالکوٹ سیکٹر میں گروپ کمانڈر کی حیثیت سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ یہاں انہوں نے دشمن کے حملے کو نہ صرف کامیابی سے پسپا کیا بلکہ اسے بھاری نقصان بھی پہنچایا۔ وہ باسکٹ بال کے بہترین کھلاڑی تھے۔ کئی ممالک کا دورہ بھی کر چکے تھے۔ محاذ پر جاتے وقت انہوں نے اپنے گھر والوں کو کہا "آج ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے ہم پھر کبھی نہ مل سکیں گے"۔ محاذ سے بھی جو خط لکھتے رہے ان میں بھی یہی لکھا کہ میرے لئے یہی دعا کرنا کہ اللہ تعالےٰ کفر کے خلاف لڑتے ہوئے میرا حوصلہ بلند رکھے"۔ شوقِ شہادت اُن میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ اتنے نڈر تھے کہ ٹینک کے کپولا سے باہر آ کر لڑا کرتے تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں کی مدد کے لئے خطرناک سے خطرناک صورت میں دریغ نہ کرتے تھے۔ ۵ روز مرجنگ میں وہ دشمن کے متعدد ٹینک تباہ کر چکے تھے مگر ٹینک کے بارود کو آگ سے بچانے کیلئے باہر چھلانگ لگائی تو شہادت کے درجہ کو پہنچے۔



میجر راجہ عزیز احمد بھٹی شہید (نشان حیدر)



بھٹی شہید کے
والد راجہ عبداللہ
خان ۔ اور
شہید کی بیوی
اپنے آخری
لخت جگر
کے ساتھ



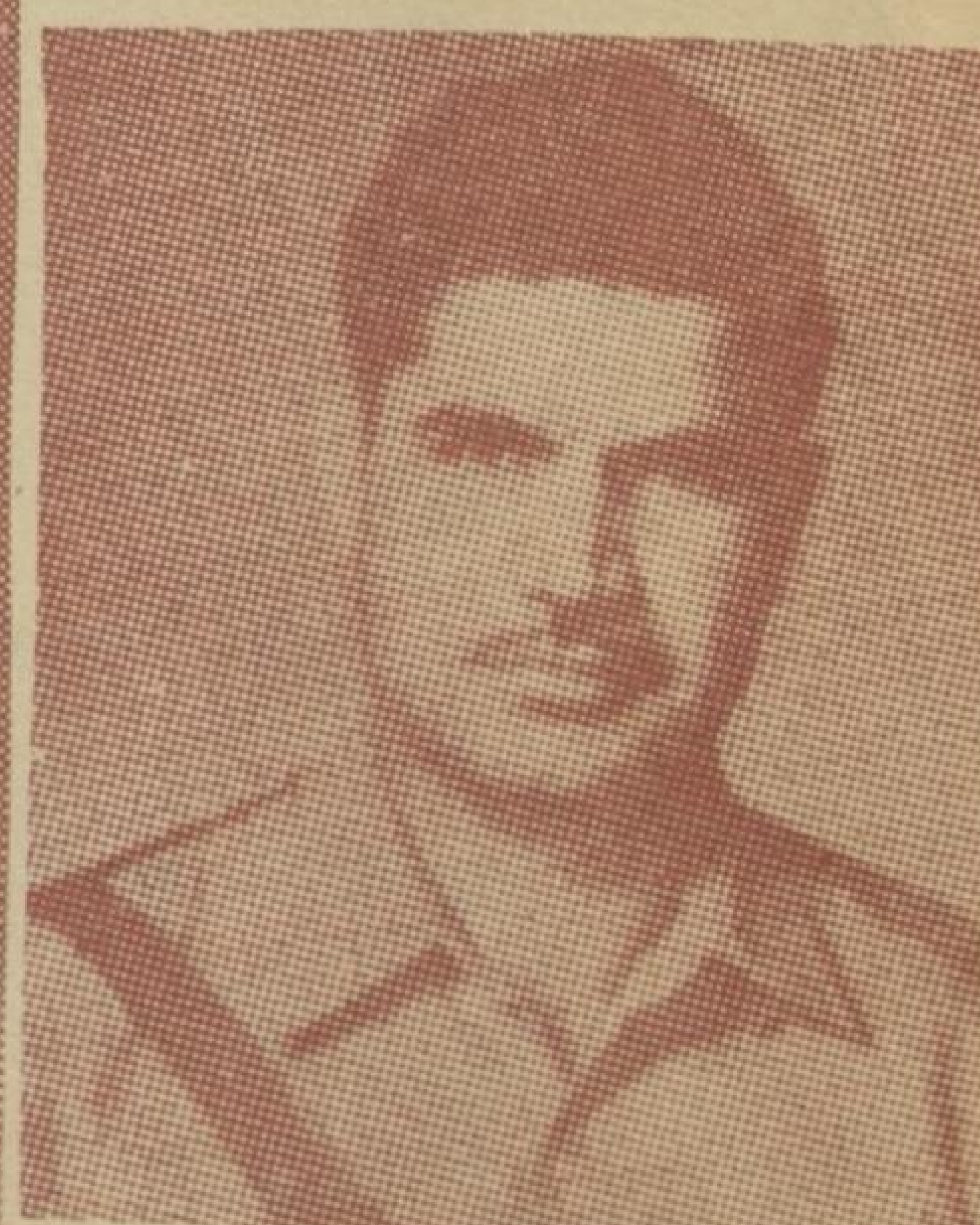
فلائٹ لیفٹیننٹ یونس حسن خواجہ شہید



لیفٹیننٹ عابد مجید شہید (آرمڈ کور)



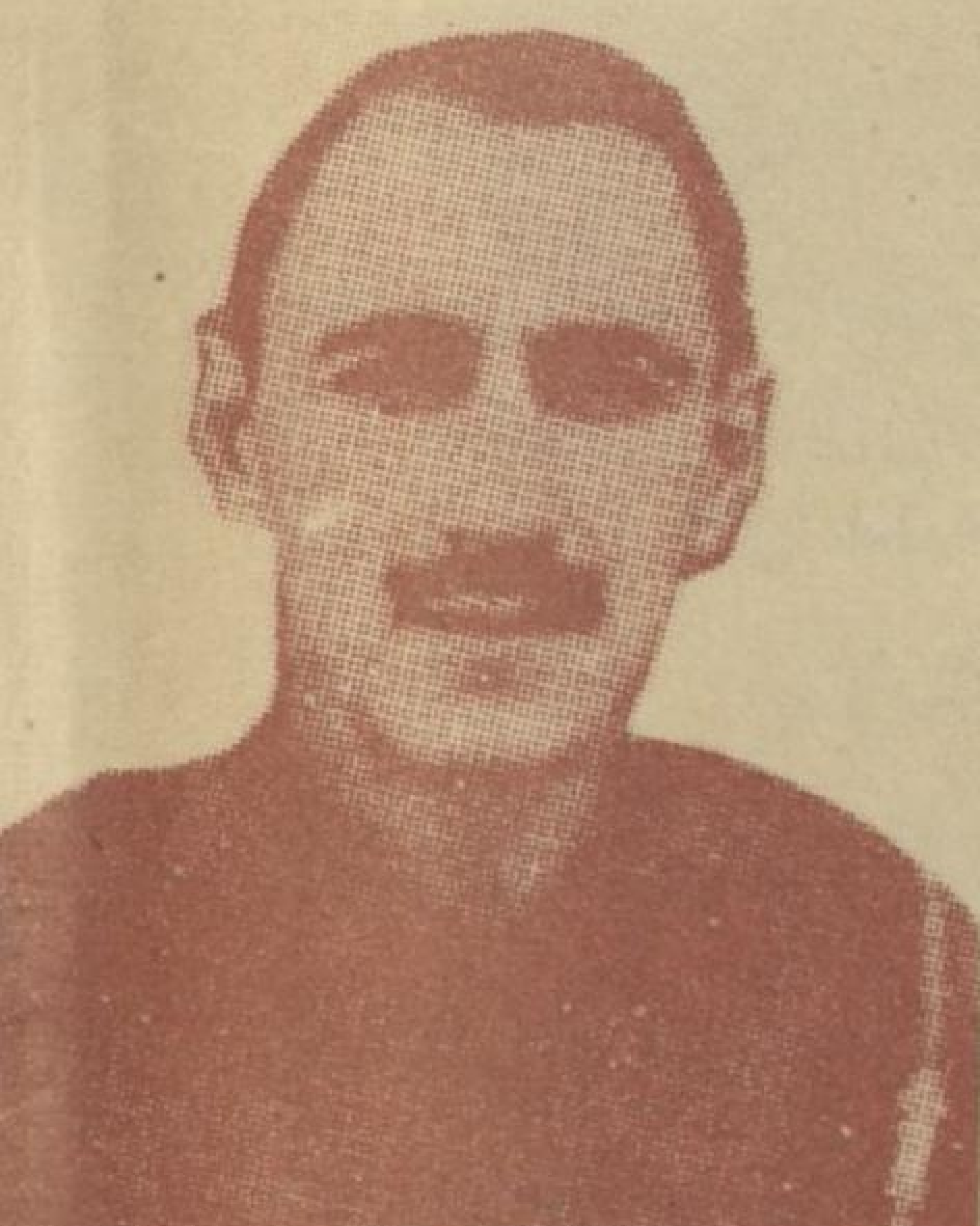
لیفٹیننٹ ندیم شہید



میجر عابد حسین شہید



کیپٹن نسیم حیات شہید



میجر خادم حسین شہید



بریگیڈیئر احسن رشید شامی شادی کے وقت بیگم کے ہمراہ



میجر مغل شہید



میجر سرور شہید



سرور شہید اور اس کے رفقاء



لیفٹننٹ افتخار شہید



کیپٹن انوار الحق چوہدری شہید



لیفٹننٹ حبیب الرحمان شہید



کیپٹن حمید شہید

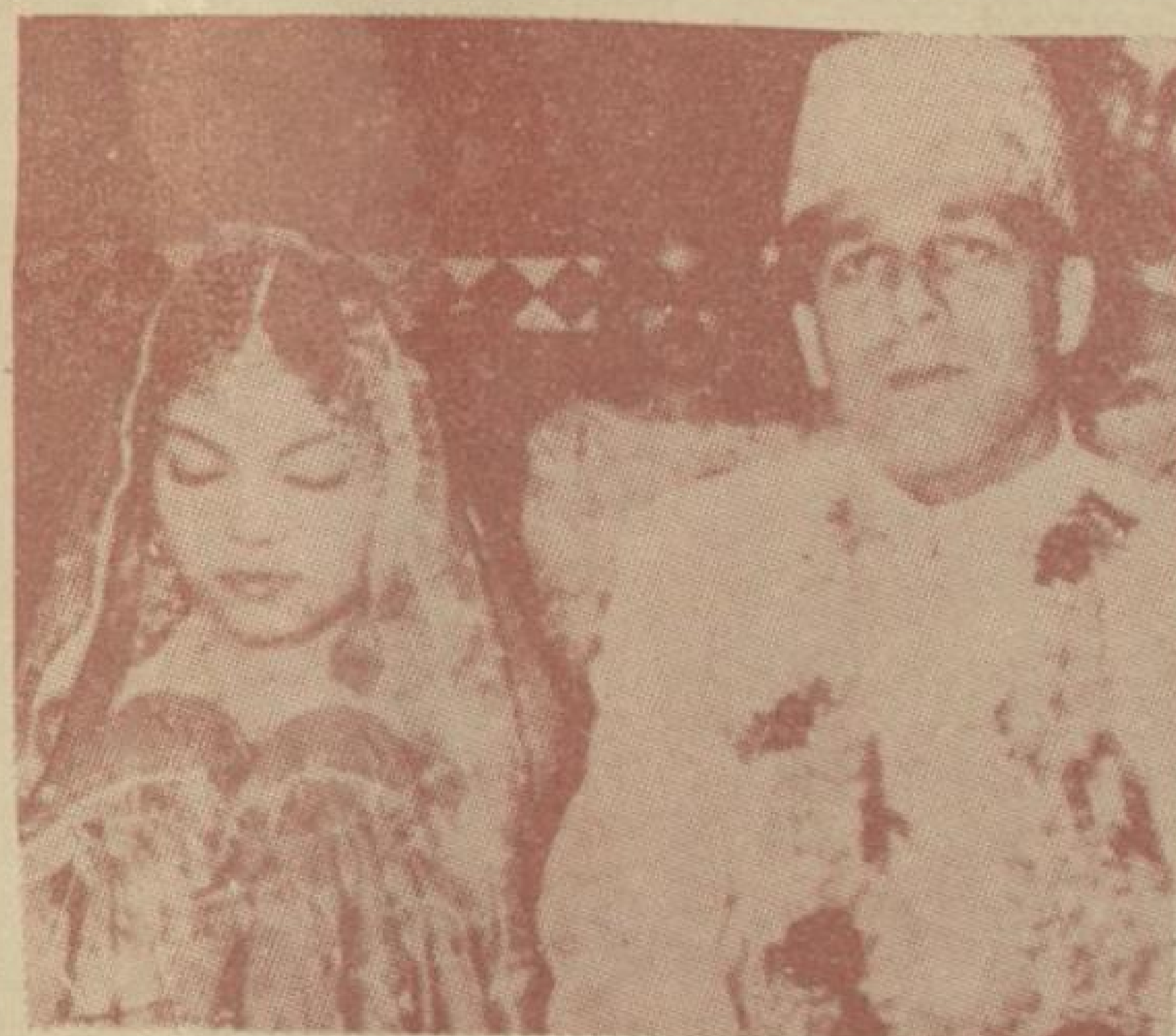


کیپٹن سید الجلیل اورکزئی شہید



میجر شاہنواز شہید





میجر ضیاء الدین عباسی شہید شادی کے
وقت اپنی بیگم کے ہمراہ



میجر ملک
آفتاب احمد
خاں

سکواڈرن لیڈر محمد اقبال شہید اپنے طیارے میں



کیپٹن صغیر حسین شہید



کرنل عبدالرحمان چوہدری شہید



میجر آفتاب احمد



کیپٹن ہلال امین بابر



قصور میں دفن شدہ شہدا کی قبروں پر فاتحہ خوانی



محمد اشرف شہید

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے



لیفٹننٹ کرنل غلام حسن خاں



لیفٹننٹ فرید احمد بخاری



میجر جنرل بختیار رانا



لیفٹیننٹ امتیاز احمد



میجر مسعود اختر کیانی



حوالدار محمد انور



صوبیدار یعقوب خاں



نائب صوبیدار بہرام گل



کیپٹن محمد زمان



سوار غلام جیلانی

لانس دفعدار عطا محمد

لانس دفعدار غضنفر خاں



میجر جنرل سرفراز خاں



بریگیڈیئر کے نیازی (ستارہ جرأت)



۱ میجر آغا عبدالرحمان

۲ میجر شفقت حسین بلوچ

۳ میجر سید انور حسین



۱ میجر محمد حسین ملک

۲ میجر ملک آفتاب احمد خان

۳ میجر محمد اختر



۱ میجر عبدالربیع نیازی

۲ میجر نذر حسین

۳ میجر دوست محمد حیات



۱ لیفٹیننٹ کرنل محمد جمشید

۲ لیفٹیننٹ کرنل الطاف حسین

۳ لیفٹیننٹ کرنل ذوالفقار علی



۱- سپاہی اکبر علی
۲- لانس دفعدار فیض حسین
۳- لانس نائیک غلام عباس
۴- لانس نائیک غلام علی



۱- لانس حوالدار محمد تاج
۲- نائیک منصف خاں
۳- نائیک منظور حسین شاہ



۱- نائیک مہربان خان
۲- حوالدار محمد افضل
۳- حوالدار گل امیر



۱- نائب صوبیدار محمد اکبر خان
۲- صوبیدار خناب گل
۳- صوبیدار گل نواز خان



۱- لیفٹننٹ محمد طارق
۲- لیفٹننٹ محمد قیس
۳- کیپٹن شفیق احمد



۱- کیپٹن معظم علی شاہ
۲- میجر عبد العلیم آفریدی
۳- میجر غلام حسن خان



پاک فضائیہ کے
شاہین اپنے
سردار نور خاں
کے گرد اگرد

پاک فضائیہ کے ہیرو

○ جن کی فن کارانہ مہارت کا ڈنکہ مختصر مدت کی کارگزاری پر چار دانگ عالم میں بجنے لگا۔

○ بھارت کو اپنی فضائی قوت پر اس قدر بھروسہ تھا کہ اس نے جنگ کے پہلے دن ہی فضائی فوج کو میدانِ جنگ میں دھکیل دیا لیکن اس کا جو حشر ہوا وہ تاریخ کا ایک تاریک باب بن گیا ہے۔

○ پاک فضائیہ کے شاہبازوں نے اپنے سے کئی گنا بڑی بھارتی فضائیہ کو عبرتناک شکست دے کر جو فضائی برتری حاصل کی ہے اس کی مثال دنیا بھر میں نہیں ملتی۔

سیبر اُڑتے رہے

دشمنوں کے پرے
سر میں فتنے بھرے
یونہی آتے رہے
منہ کی کھاتے رہے
سیبر اُڑتے رہے گولے چلتے رہے

ہر لمحہ ہر گھڑی!
برق پاشی رہی!
گولی آتی رہی!
مار کھاتی رہی!
غیر جلتے رہے، ہاتھ ملتے رہے!

جتنی سختی پڑی
جتنی گرمی پڑی
گھما گھمی رہی!!
خاکِ دشمن اڑی
عزم و ایماں کے چشمے اُبلتے رہے

سکواڈرن لیڈر ایم ایچ صفدر



ائیر مارشل
نور محمد خاں
ایک فضائی مہم
سے واپسی پر
اپنے طیارے
کے پاس

ایک فضائی بیڑہ کا مقصد دیگر مسلح افواج کی طرح یہ ہوا کرتا ہے کہ وہ ممکنہ دشمن کو جارحانہ حملہ سے باز رکھے۔ جنگ چھڑ جائے تو اس کی لڑاکا قوت کو تباہ کر دے تاکہ امن اپنے حق میں شرائط کے ساتھ بحال کرا سکے، یہ کردار پورے طور پر ادا کرنے کے لیے ایک فضائیہ کے پاس عمدہ کارگزاری دکھانے والے اسلحہ جات ہونے چاہئیں، اس کے تمام عناصر کو محنت و شفقت سے تربیت دی جانی چاہیئے اور فضائیہ کو مختصر نوٹس پر لڑائی کے لیے ہمہ وقت مستعد رہنا چاہیئے۔ اور فضائیہ آج کی دنیا میں فضائیہ محض طیاروں اور ہوا بازوں پر ہی مشتمل نہیں ہوا کرتی۔ ایک جدید فضائیہ مروس میں بہت سے شعبے ہوتے ہیں۔ جن میں متعدد اقسام کا نہایت پیچیدہ ساز و سامان، نہایت وسیع اور پیچیدہ تنصیبات شامل ہوتی ہیں جو ساز و سامان کے مستعدی اور تندہی سے استعمال کے لیے ماحول پیدا کیا کرتی ہیں۔ ان کے علاوہ فضائیہ کو چلانے اور اسے دیکھ بھال کے ذریعہ درست حالت میں رکھنے کے لیے اعلیٰ پیمانہ پر تربیت یافتہ کارکنوں کی بہت بڑی تعداد ہوا کرتی ہے۔

اگرچہ اب امریکہ اور روس دونوں مختلف ٹائپوں کے مزائیلوں اور خلائی دھیلوں کو چلا رہے ہیں لیکن ان بڑی ائیر فورسوں کے محور بھی طیارے ہی ہیں۔ دیگر ممالک میں ائیر فورسوں کا پورا حملہ آور عنصر پورا کا پورا ہوا بازوں کے ذریعہ چلائے جانے والے طیاروں پر مشتمل ہوا کرتا ہے۔ فوجی طیاروں کو تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے لڑاکا بمبار اور ٹرانسپورٹ

طیارے اب ہم ان طیاروں کے پاک فضائیہ میں استعمال کے چند پہلوؤں کا ذکر کریں گے۔

لڑاکا طیارے

لڑاکا طیارے عموماً فضا میں دشمن کے طیاروں کو تباہ کرنے کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں۔ پاک فضائیہ کے پاس دو ٹائپ کے لڑاکا طیارے ہیں ایف ۸۶ - اور ایف ۱۰۴۔ اگرچہ ایف ۸۶ قسم کے طیارے اب پرانے ہو چکے ہیں لیکن یہ ہمہ گیر قسم کے ایسے لڑاکا بمبار طیارے ہیں جو متعدد ایئر فورسیں استعمال کرتی ہیں ان میں امریکی ایئر فورس بھی شامل ہے۔ ایف ۱۰۴ آج دنیا میں سب سے زیادہ کارکردگی دکھانے والا طیارہ ہے۔ اس کی رفتار آواز سے دو گنا ہے اور یہ اسی ہزار فٹ کی بلندی سے بھی اوپر پرواز کرتا ہے۔

فضائی صورت حال کے پیش نظر فضائی دفاع کے فرائض کی انجام دہی کے لیے لڑاکا طیاروں کی مختلف تعداد مختلف ہوائی اڈوں پر متعین کی جایا کرتی ہے ان میں سے چند طیارے رن وے کے آخری سرے پر بالکل تیار کھڑے رکھے جاتے ہیں۔ پائلٹ حفاظتی پیٹیاں باندھے کاک پٹ میں ایک لمحہ کے نوٹس پر انجن اسٹارٹ کرنے کے لیے تیار بیٹھے رہتے ہیں۔ دریں اثناء مختلف راڈر اسٹیشنوں پر ریڈیو پکڑ آلات گھومتے اور آنے والے دشمن طیاروں کا پتہ چلاتے رہتے ہیں۔ کنٹرولر راڈر کے پردوں پر مسلسل نگاہ جمائے فضا میں ہر طیارہ کی پرواز کا پیچھا کرتے رہتے ہیں جب اچانک راڈر کے پردہ سیمیں کے کنارے پر دشمن کا ایک یا زیادہ طیارے نظر آتے ہیں تو کنٹرولر تیار کھڑے ہوئے لڑاکا طیاروں کو فوراً پرواز کا حکم دیتے ہیں۔ فوراً ہی جیٹ انجنوں کی گڑگڑاہٹ سنائی دیتی ہے اور لڑاکا طیارے رن وے پر دوڑتے ہوئے ہوا میں اٹھ جاتے ہیں اتنے عرصہ میں راڈر اسٹیشن، دشمن طیاروں کی تعداد، بلندی، رفتار، بڑھنے کی سمت وغیرہ کے بارے میں پوری تفصیلات حاصل کر لیتے ہیں۔ کنٹرولر لڑاکا طیاروں کو پرواز کے لیے بلندی اور سمت سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اب ہر ایک پائلٹ کا انحصار کنٹرولر کی صلاحیت اور قابلیت پر ہوتا ہے جسے مزاحمت کرانے پر مکمل اختیار اور کنٹرول ہوتا ہے لڑاکا طیاروں کو مسلسل ہرا پھرا کر دشمن طیارے کے پیچھے

دکھنا ہوتا ہے تاکہ پائلٹ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر پیچھا کر سکیں اور یہ کام کم سے کم وقفہ میں ہونا چاہیئے یعنی دُشمن طیاروں کے اپنے نشانہ کے قریب پہنچنے اور اپنے بم گرانے سے پہلے پہلے یہ کام ہو جانا چاہیئے۔

مزاحمت

چند لڑاکا طیارے ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں اپنا راڈر لگا ہوتا ہے جس کے باعث پائلٹ دُشمن کے طیارے کو آنکھ سے دیکھے بغیر بھی تھوڑے فاصلہ سے اس کا پیچھا کرتا ہے۔ جیسے ہی اس کا طیارہ بمبار کے قریب پہنچ جاتا ہے خواہ اپنی آنکھ سے دیکھ کر یا پھر راڈر کے ذریعہ پتہ چلا کر، تو پھر پائلٹ احتیاط سے اپنی گنیں چلانے یا فضا میں میزائل پھینک مارنے کے لیے ایک بٹن دباتا ہے۔ مزائلوں میں اپنے نشانہ تک پہنچنے کے لیے خصوصی آلات ہوتے ہیں۔ چنانچہ گن کی فائرنگ سے یہ مزائل زیادہ مؤثر اور خوفناک ہوتے ہیں جیسے ہی دُشمن کے طیارہ پر لڑاکا گولہ پڑتا ہے یا مزائل اس سے ٹکراتا ہے تو اس کے پرخچے اُڑ جاتے ہیں یا پھر وہ کنٹرول اور قابو سے باہر ہو کر گہرا غوطہ لگاتا اور دُھواں چھوڑتا ہُوا گر جاتا ہے۔ اب مزاحمت کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ لڑاکا طیاروں کو یا تو دیگر دُشمن کے طیاروں کی طرف دوڑایا جاتا ہے یا پھر انھیں ہوائی اڈہ پر اُترنے کے لیے کہہ دیا جاتا ہے۔

آج کی فضائی لڑائی دو پائلٹوں کے درمیان مرنے مارنے کی کشتی نہیں ہے بلکہ یہ متعدد ایجنسیوں کے مربوط کام کی انتہا ہُوا کرتی ہے جس میں راڈر، مواصلات، کنٹرولر، لڑاکا طیارہ، پائلٹ، دیکھ بھال کرنے والا ضمنی عملہ اور متعدد دیگر کارروائیاں شامل ہُوا کرتی ہیں۔ دفاع کا یہ پیچیدہ اور وسیع نظام ایک لڑاکا طیارہ کے ہوا باز کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ میلوں بلندی پر نہایت تیز رفتار طیاروں کو خواہ دن ہو یا رات آنکھ سے دیکھ کر یا دیکھے بغیر دشمن کے طیارے کو تباہ کر دے۔ وہ انتہائی تیز رفتاری کے باوجود اتنی زود فہمی کا مظاہرہ کرتا ہے کہ عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اسے چند ثانیوں میں اہم فیصلے کرنا ہوتے ہیں۔ اپنے طیارہ کو بچانے اور دشمن طیارہ کو تباہ کرنے کے تمام ممکن حربے استعمال کر کے کامیاب ہونا ہوتا ہے

بمبار طیارہ

بمبار ایک عام اصطلاح ہے جو ایسے طیاروں کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو زمین یا سمندر میں نشانہ پر حملہ کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بعض نسبتاً بڑے طیارے محض بمبار کے طور پر بنائے جاتے ہیں۔ چند لڑاکا طیاروں سے بمباری کا بھی کام لیا جا سکتا ہے (مثال کے طور پر پاک فضائیہ کے ایف ۸۶ طیارہ) پاک فضائیہ کا بمبار طیارہ بی ۵۷ ہے یہ ایسا بمبار طیارہ ہے جو بھاری وزن دور کے نشانوں پر لے جا کر گرا سکتا ہے۔

بمبار طیاروں کے بطور لڑاکا کام کرتے وقت ہمیشہ اُن کے لیے بم ساتھ لے جانے ضروری نہیں وہ گنوں سے فائرنگ کر سکتے ہیں اور زمین پر مقررہ نشانوں پر راکٹ اور مزائل برسا سکتے ہیں یہ حملے کسی فضائی اڈہ، کسی ریلوے لائن، پُل، گولہ بارود یا پٹرول کا ذخیرہ، فوجوں کا جمگھٹا یا اسلحہ کا ذخیرہ، کارخانے یا انتظامیہ کے مرکز پر ہو سکتے ہیں۔ یہ حملے رات میں یا دن میں بہت بلندی یا کم بلندی سے کئے جا سکتے ہیں۔ دُشمن کی قلعہ بندیوں میں گھُس کر نقصان اُٹھائے بغیر ٹھیک نشانوں پر بم برسانے یا فائرنگ کرنے کے لیے بہت احتیاط سے تیاری کرنی ہوا کرتی ہے تاکہ دُشمن کے لڑاکا طیاروں یا طیارہ شکن توپوں کی زد میں آئے بغیر بمبار طیارے اپنا مشن پُورا کر سکیں۔ دُشمن کو نیچا دکھانے کے لیے ایسے راستے پر پرواز کرنا کہ وہ دھوکہ میں آ جائے یا محض درختوں کی بلندی تک کی اُونچائی پر پرواز کرنا یا اس کی توجہ ہٹا کر حملے کرنا یہ چند طریقے ہیں جو استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن آخری تجزیہ کے نتیجہ میں طیارہ کے عملہ کا عزم صمیم، ہمت اور اسپرٹ کے ساتھ ٹھیک ٹھیک پرواز ہی بھاری نقصان پہنچاتے ہوئے حملہ کو کامیاب بنایا کرتی ہے۔ پاک فضائیہ کے عملہ کو مسلسل اس امر کی تربیت دیجاتی ہے کہ مختلف حالات میں وہ ٹھیک ٹھیک مقامات کو نشانہ بنا سکیں۔ انھیں اچھے اور بُرے دونوں موسموں میں کام کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس میں ہر طرح کی پروازیں شامل ہوتی ہیں تاکہ ہر حالت میں جو نشانہ انھیں بتایا جائے وہ اسی کو اُڑا دیں۔ دن رات کی محنت شاقہ اور تربیت کے بعد پاک فضائیہ کے جوان ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں

ٹرانسپورٹ طیارہ

فوجی ٹرانسپورٹ طیارے اپنے بڑے سائز اور پھولے ہوئے غبارہ جیسی باڈی کے باعث پہچان لیے جاتے ہیں یہ بھاری ساز و سامان کی نقل و حرکت اور ترسیل میں بہت کارآمد اور مفید ہوتے ہیں۔ یہ طیارے مسافروں کے آرام و آسائش میں حرف آخر نہیں۔ لیکن ان کے استعمال کی نوعیت ہمہ گیر ہوتی ہے۔ عموماً یہ چھوٹے نرم رن وے سے دوڑا کر اُڑائے جاسکتے ہیں اور ان میں مشہور ریس میں دوڑنے والی موٹر کار کی تیز رفتاری اور ایک اونٹ گاڑی کی سُست رفتاری کا امتزاج ہوتا ہے۔

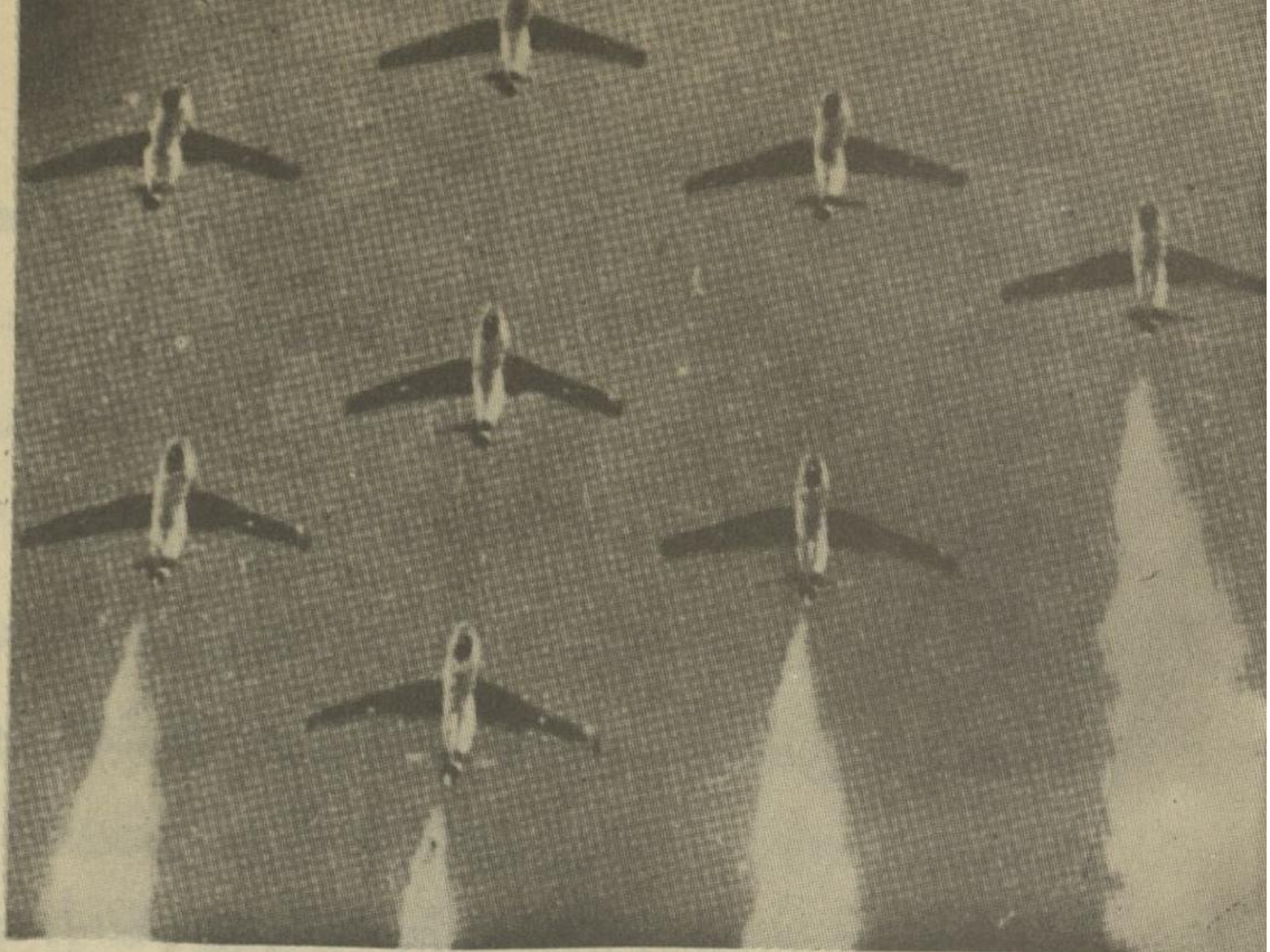
جنگ کے دوران جب زمینی مواصلات کے ذرائع میں خلل پڑ جائے یا وہ کافی تیز اور محفوظ نہ رہے ہوں تو جنگ میں فضائی ٹرانسپورٹ کی ضرورت کئی گنا بڑھ جایا کرتی ہے جنگ میں وقت ہی ہمیشہ سب سے زیادہ نفع اور فائدہ کی چیز ہوتی ہے اور چونکہ فضائی ٹرانسپورٹ مواصلات کا سب سے تیز رفتار وسیلہ ہوتی ہے اس کی ہمیشہ مانگ رہا کرتی ہے۔ ٹرانسپورٹ طیارہ مختلف کردار ادا کرسکتا ہے اس کے ذریعہ فوجی اور سیاسی لیڈر دُور دراز مقامات پر جلدی پہنچائے جاسکتے ہیں یا فوجیوں کی ایک بڑی ٹولی کو جہاں ان کی بے حد ضرورت ہو جلدی پہنچایا جاسکتا ہے۔ وہ فوجوں کو ملک کے ایک حصّہ سے دُوسرے حصّہ میں منتقل کر سکتے ہیں یا اہم فاضل پُرزوں یا طیاروں کے لیے ضروری ساز و سامان کو اگلے مورچوں تک پہنچا سکتے ہیں یا لڑائی میں پیراشوٹ کے ذریعہ فوجیوں کو اُتار سکتے ہیں یا پھر فوجوں کو جن کے مواصلات کے وسائل منقطع ہوگئے ہوں رسد پہنچا سکتے ہیں ان کاموں کے لیے طویل اور صبر آزما تربیت دی جاتی ہے تاکہ کارگزاری کا معیار انتہائی بلندی کو پہنچ جائے۔

طیاروں کے عملے کو جنگی ضرورتیں پُوری کرنے میں دشواری نہ ہو پاک فضائیہ کا روزمرّہ کا ساز و سامان دُنیا کے ممتاز فضائی بیڑوں کے ساز و سامان سے لگّا کھاتا ہے یہی حال اس کے عملہ کا ہے۔ پاک فضائیہ نے کارگزاری اور فرائض سے غیر معمولی شغف کی روایات قائم کی ہیں جو مستقبل کی ترقی اور مقاصد کے حصُول کی مستحکم اساس ہوں گی۔ دُنیا کی فضائی

میدان میں ترقی کا ساتھ دینے کے لیے فضائیہ کی بھرپور کوششیں جاری ہیں۔ اس مقصد کو محض تباہی کی قیمت پر ہی کوئی نظر انداز کر سکتا ہے۔

سکواڈرن لیڈر محمد اقبال شہید

"میرے ملک کو میری ضرورت ہے۔ اسی لئے میں فضائی فوج میں بھرتی ہوا ہوں"۔ یہ الفاظ سکواڈرن لیڈر محمد اقبال شہید نے فضائیہ میں بھرتی ہوتے وقت کہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے عزم کو پورا کر دکھایا۔ حالیہ سترہ روزہ جنگ کے دوران انہوں نے بیوی کے خط کے جواب میں لکھا کہ اس وقت بیوی بچوں سے زیادہ قوم کو ان کی ضرورت ہے۔ ایک موقعہ پر انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا۔ "میرے وطن عزیز کو میری زندگی سے زیادہ جہاز کی ضرورت ہے اور جہاز میرے پاک ملک و قوم کی امانت ہے میں اسے اس وقت تک بچاؤں گا جب تک جہاز کا انجن چلتا رہے گا"۔ چنانچہ ملک کے مایۂ ناز سپوت اور پاک فضائیہ کے اس دلیر سکواڈرن لیڈر محمد اقبال شہید نے حالیہ جنگ میں مادر وطن کے ناموس کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔ جب دشمن نے سیالکوٹ کے محاذ پر اپنی ساری فوجی قوت جھونک دی تو شہید پر سیالکوٹ کے دفاع کا جنوں طاری ہو گیا۔ وہ ایک ہی پرواز میں بار بار دشمن پر عقاب کی طرح جھپٹتے رہے اور ہر بار دشمن کو بھاری نقصان پہنچاتے رہے۔ محمد اقبال شہید ۳ مارچ ۱۹۳۱ء کو سیالکوٹ کے نواحی گاؤں ننگل میں ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد اصغر میونسپل کمیٹی سیالکوٹ میں محرر چونگی تھے۔ سات سال بعد ہی والد فوت ہو گئے اور بقایا تعلیم و تربیت اپنے ماموں ماسٹر عبدالغنی کے گھر پوری کی۔ ۱۹۴۷ء کو سی۔ ٹی۔ آئی سکول سے میٹرک کیا۔ یونیورسٹی میں اول رہ کر پاس کیا۔ بی۔ ایس سی ۱۹۵۲ء میں ایف سی کالج سے کیا۔ ایم۔ ایس سی میں داخلہ لینے کے دو ماہ بعد ہی وہ پاک فضائیہ میں بھرتی ہو گئے بقول اُن کے ماموں کے سب کو یقین تھا کہ وہ ملک و قوم اور اپنے خاندان کا نام اونچا کرے گا۔ اس میں خود اعتمادی اس قدر زیادہ تھی کہ وہ جو کہتا تھا اسے پورا کر دکھاتا تھا۔ شہید نے بڑی ترقی کی اور ۱۹۶۱ء میں سکواڈرن لیڈر ہو گیا۔ ۱۹۶۲ء میں اعلیٰ تربیت کے لئے امریکہ چلا گیا۔ جہاں سے ۱۹۶۳ء میں واپس آیا۔ شہید کو ان کے والدین کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ ننگل کے لوگ اس شہادت پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ اس سے نہ صرف سیالکوٹ بلکہ ننگل کا وقار بلند ہو گیا ہے۔



پاکستانی جیٹ بمبار جنگی ترتیب میں کسی مہم پر روانہ ہیں

سترہ روز کی جنگ میں دشمن کے ٹینکوں اور توپ خانہ کی یلغار کو روکنے کے سلسلہ میں لاہور اور سیالکوٹ نے جو کمال کر دکھایا ہے، وہی کمال سرگودھا نے دشمن کی فضائیہ کا زور توڑ کے اور اپنی سخت جانی کا مظاہرہ کر کے دکھایا ہے۔ بھارت نے سرگودھا کے ہوائی مرکز کو "تباہ و برباد" کر دیا تھا مگر سرگودھا اور سرگودھا کا ہوائی مرکز اب بھی سلامت ہے۔ صدرِ پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اس جرأت آموز کارنامہ پر خراجِ تحسین پیش کرنے کی غرض سے بنفس نفیس تشریف لے گئے۔ انہوں نے سرگودھا اے ایف سٹیشن کے افسروں اور جوانوں کو شاباش دیتے ہوئے کہا۔ دشمن کے تابڑ توڑ حملوں کے خلاف آپ نے جو جرأت دکھائی ہے وہ ہماری تاریخ کا ایک زریں باب بن گیا ہے اور آنے والی نسلیں اُسے ہمیشہ یاد رکھیں گی آن جان بازوں نے اپنے سے چھ گنا طاقتور انڈین ائر فورس کا مقابلہ کر کے اس کو ناکارہ بنا دیا، صدر نے فرمایا:

"اس جان بازی کی مثال نہیں ملتی۔ آپ لوگوں نے جو یہ کارنامہ کر دکھایا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنے خالقِ حقیقی پر آپ کا پختہ ایمان تھا اس کے علاوہ آپ کو اپنے ملک سے پیار تھا۔ اپنے مقصد کی صداقت پر یقین کامل تھا، اپنے ہتھیاروں اور مشینوں پر پورا بھروسہ تھا اور اپنی ذات پر مکمل اعتماد تھا۔

۶ ستمبر کو لاہور پر اور ہماری ریل گاڑیوں پر ہندوستان کے حملہ کی اطلاع سب سے

پہلے مجھے ائر فورس کے ایک افسر ہی نے دی یہ اطلاع ملنے پر میں نے فوراً آرمی کے کمانڈر انچیف سے رابطہ قائم کیا انہوں نے مجھے بتایا کہ ہماری فوجیں حملہ کو روکنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں اور وہ دشمن پر پہلے ہی جھپٹ چکی ہیں۔

میں جہاں بھی گیا ہوں آرمی والوں نے ائر فورس کی بڑی تعریف کی ہے۔ انہیں ائر فورس کی جب بھی ضرورت پڑی وہ آناً فاناً مدد کو پہنچی اور اس نے نیچے آکر دشمن پر ٹھیک ٹھیک نشانے لگا کر اس کی صفوں میں ابتری پھیلا دی ان باتوں سے ہمارے دل خوشی سے ناچنے لگتے ہیں قوم کو آپ پر ناز ہے فضا میں لڑائی کرنا بہت بڑی بات ہوتی ہے اس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ پاکستان ائر فورس کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ زمینی افواج نے اسے جب بھی طلب کیا وہ چند منٹ میں آپہنچی ائر فورس کی امداد صرف اسی قدر نہیں تھی کہ اس کے جہاز آئے اور مار کر بھاگ گئے جس علاقہ میں ان کی مدد کے لئے بلایا گیا بعض اوقات وہ وہاں آدھے گھنٹے سے بھی زیادہ رہے اور دشمن کی ایک ایک چیز کو نشانہ بناتے رہے ائر فورس کا یہ وہ کارنامہ ہے جس کے لئے پاکستان آرمی سراپا تحسین ہے"۔

صدر نے جن لوگوں کو خطاب کیا ان میں پی اے ایف کے دو سرفروش اور جانباز افسر بھی شامل تھے جنہیں ان کی جرأت وہمت پر اعزاز دئے گئے ہیں۔ جرأت وہمت کے ان معرکوں کے متعلق صدر نے کہا کہ ان کی تفصیلات سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اعزاز پانے والوں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے صدر نے فرمایا۔

"ان جانبازوں کے سرکاری تذکرے میں بہادری اور شجاعت کے جن واقعات کی تفصیل دی گئی ہے انہیں پڑھ کر ہیبت طاری ہو جاتی ہے مبارک باد کے مستحق وہ لوگ بھی ہیں جنہیں کسی قسم کا اعزاز نہیں ملا۔ اگر انہیں کوئی اعزاز نہیں ملا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انہوں نے بہادری کا کوئی کارنامہ نہیں کیا۔ ان کی خدمات بھی اعزاز پانے والوں سے کسی طرح کم نہیں خدا پاکستان کا حامی وناصر ہو۔ خدا آپ کا بھی حامی وناصر ہو۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو آپ پہلے کی طرح پورے جذبہ۔ شجاعت اور حب الوطنی سے کام کریں گے۔

ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن اگر ہمیں لڑنے پر مجبور کیا گیا تو ہم اس کا سامنا اسی قوت

سے کریں گے جس قوت سے پہلے کر چکے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ قوم اور مسلح افواج دونوں ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں"۔

پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ بھی صدر کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے بھی اپنی طرف سے اور آرمی کے افسروں اور جوانوں کی طرف سے ائر فورس کے افسروں اور جوانوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا، ائر فورس نے آرمی کے لئے اور وطن کے لئے جو کچھ کیا ہے اس کا اظہار میں لفظوں میں نہیں کر سکتا میں جہاں بھی جاتا ہوں میرے افسر اس کا بار بار ذکر کرتے ہیں۔ ائر فورس کے معرکوں نے حالات کا رخ بدلنے میں عظیم کام کر دکھایا ہے ہم اللہ تعالےٰ سے آپ کے لئے دعا کرتے ہیں"۔ اپنے پائلٹوں کی بے باکی کا ذکر جنرل محمد موسیٰ نے بڑے موثر انداز میں کیا انہوں نے کہا۔ "ہمارے ہوائی جہاز اپنی معرکہ آرائیوں کے دوران اتنے نیچے آجاتے تھے اور ہمارے پائلٹ جان کی پرواہ کئے بغیر جب کارروائی کرتے تھے تو زمینی افواج والے ان کی خیر مانگتے تھے، مگر یہ شاہین بچے ہر بار صحیح سلامت واپس آجاتے تھے اور دشمن کا دل دہلانے کے لئے پھر فضا میں جا پہنچتے تھے"۔

صدر، جنرل محمد موسیٰ اور ائر مارشل نور خان، پی اے ایف کے افسروں سے خوب گھل کر ملے، ان کے ساتھ چائے بھی پی اور بے تکلفی سے باتیں کیں۔ ان افسروں کو دیکھتے ہی صدر بے ساختہ پکار اٹھے۔ "قوم کو آپ پر ناز ہے"!

سٹیشن کمانڈر گروپ کیپٹن ظفر مسعود "ہلال جرأت" نے صدر اور جنرل موسیٰ سے ان پائلٹوں کا تعارف کرایا جنہوں نے بڑے بڑے معرکے کر دکھائے تھے۔ انہی میں سکواڈرن لیڈر محمود عالم ستارہ جرأت بھی شامل تھے۔ جنرل محمد موسیٰ خاص طور پر ائر فورس کے اس ہیرو کو دیکھنے کے لئے بڑے مشتاق تھے جس کا نام ہندوستانی پائلٹوں کی نیندیں حرام کر دیتا ہے۔ مختصر سے جسم کے محمود عالم کو جس کا وزن بمشکل ایک سو دس پونڈ ہے پہلے صدر سے ملایا گیا۔ صدر نے ان سے بڑی گرمجوشی کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے کہا، "ہمیں آپ پر ناز ہے"۔ شرمیلے اور پُر اعتماد عالم نے جواب دیا "میرے لئے یہ بڑی سعادت کی بات

ہے کہ مملکت کے سربراہ مجھے مبارکباد پیش کر رہے ہیں۔ مگر میں نے تو صرف اپنا فرض ادا کیا ہے،" عالم کو جب جنرل موسیٰ نے دیکھا تو وہ بہت حیران ہوئے۔ انہوں نے اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ ہی دیا" او ہ تم اتنے دبلے ہو" گروپ کیپٹن مسعود نے برجستہ جواب دیا" سر، یہ چھپا رستم ہے" اس پر خوب قہقہہ لگا۔

صدر سے کچھ اور نامور پائلٹوں کے علاوہ سکواڈرن لیڈر نجیب احمد کی ملاقات بھی کرائی گئی جنہوں نے انبالہ کے ہوائی اڈے کے پرخچے اڑا دیئے تھے۔ ان تمام پائلٹوں کے ساتھ صدر نے تصویر کھچوائی۔ صدر نے ہندوستانی ائرفورس کا وہ نیٹ طیارہ بھی دیکھا جسے پسرور میں اتار اگیا تھا۔ اسے ۷ ستمبر کو اترنے پر مجبور کیا گیا تھا مگر ہندوستانیوں نے اپنی مخصوص ڈھٹائی سے کام لیتے ہوئے ابھی تک اس حقیقت کا اعتراف نہیں کیا۔

پی اے ایف کے ایک افسر نے ایک ائرمین کی بے خوفی اور ایثار کا روح پرور واقعہ سنایا۔ اس نے بتایا کہ ہندوستانی ہوائی جہاز سرگودھا کے ہوائی اڈہ پر حملہ کرنے آئے۔ ہمارا ایک پائلٹ کھلے میدان میں تھا کہ ایک ہندوستانی طیارہ نے راکٹ پھینکنے کے بعد مشین گن سے فائرنگ شروع کر دی۔ ائرمین نے دیکھا تو وہ برستی گولیوں میں دوڑ کر پائلٹ کے اوپر لیٹ گیا تاکہ اسے کوئی زک نہ پہنچے۔ اس نے پائلٹ افسر سے کہا۔

" ہم آپ کو مرنے نہیں دیں گے اگر کوئی گولی لگی تو مجھے لگے گی اور آپ زندہ رہیں گے تاکہ آپ اپنا فرض اسی طرح ادا کرتے رہیں آپ کی جان میری جان سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔"

ایئر مارشل نور خاں

پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل نور خاں سپاہی ابن سپاہی ابن سپاہی ہیں ان کے والد نے جنگ عظیم میں وہ تمام اعزاز اور تمغے حاصل کیے تھے جن کے لئے ایک سپاہی خواب دیکھ سکتا ہے۔ پاک فضائیہ نے ان کی رہنمائی میں موجودہ جنگ میں اپنے سے چار گنا بڑی طاقت کے خلاف جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان پر ہر پاکستانی فخر کرتا ہے۔ اس پر برطانیہ کے وہ

حلقے بھی جن کی ہمدردیاں بھارت سے ایک روایت کی شکل اختیار کر چکی ہیں سراپا تحسین ہیں۔ لندن کے شہرۂ آفاق روز نامہ گارڈین نے جس نے شائد ہی کبھی پاکستان کے لئے کلمہ خیر کہا ہو۔ اپنی اشاعت ۲۲ ستمبر میں ایک خاص مضمون میں نور خان اور ان کے افسروں اور جوانوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے" نور خان ایک نہایت باشعور اور نہایت پختہ کار آدمی ہے۔ اگرچہ ان کی عمر ۴۲ سال ہے لیکن وہ اپنی شکل وشباہت میں اس سے کم عمر نظر آتے ہیں۔ وہ ایک سچے سپاہی کی طرح سیدھی اور صاف زبان میں گفتگو کے عادی ہیں۔ وہ اگر مگر کرنا نہیں جانتے یہی وجہ ہے کہ وہ جب بات کرتے ہیں تو سننے والا ان پر کامل اعتماد کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آگے چل کر مانچسٹر گارڈین (جس کا نام اب درحقیقت صرف گارڈین ہے) نے یہ کہا کہ پاکستانی فضائیہ نے بھارت کی چار گنی بڑی فضائیہ کے مقابلے میں جنگ نہ صرف اخلاقی طور پر جیتی ہے۔ بلکہ ٹھوس مادی بنیادوں پر بھی فتح اسی کی ہوئی ہے۔ پاکستانی فضائیہ کے ہوابازوں کو افسوس ہے کہ انہیں ایسے وقت جنگ بندی کا حکم ملا جب کہ وہ دشمن کی باقیماندہ طاقت کو تہس نہس کرنے میں مصروف تھے"۔ گارڈین کے نامہ نگار خصوصی نے کہا کہ پاکستان کے مقابلے میں بھارتی جنگی ہوائی جہازوں کے نقصان کی نسبت ایک اور دس کی ہے"۔ ایئر مارشل نور خاں نے پراعتماد لہجہ میں بتایا کہ امریکی وزارت دفاع پنٹیگن (PENTAGON) کو خوب معلوم ہے کہ ہمارے پاس کل کتنے جنگی ہوائی جہاز تھے اور وہ جان سکتے ہیں کہ اب ہمارے پاس کتنے ہیں۔ نورخاں کو اپنے شاہین صفت ہوابازوں کے ایمان اور ان کے بے پناہ حوصلوں پہ بڑا ناز ہے۔ انہوں نے بتایا کہ" ایک بمبار جہاز روزانہ اوسطاً پندرہ بیس اڑانیں لگاتا ہے لیکن مجھے اپنے ہوابازوں کو قابو میں رکھنے کے لئے انہیں اصرار سے کہنا پڑتا کہ وہ اس اوسط سے آگے نہ بڑھیں۔ یہ درست ہے کہ ہوائی جہاز کی رفتار، اسے ادھر ادھر گھمائے جانے کی صلاحیت اور اس قسم کی دوسری ٹیکنیکل خوبیاں ضروری چیز ہیں۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر ایک بات جس کی غیر فانی اہمیت ہے، یہ ہے کہ جہاز کو چلا کون رہا ہے۔ بھارتیوں کے سامنے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے برعکس پاکستانیوں کے رگ و ریشے میں یہ جذبہ

سرایت کر گیا تھا۔ کہ وہ اپنے وطن کا دفاع کر رہے ہیں۔

ایر مارشل نور خاں نے گذشتہ جولائی میں موجودہ منصب سنبھالا تھا۔ اس سے قبل آپ پی، آئی اے کے مینیجنگ ڈائرکٹر اور شہری ہوابازی کے چیف ایڈمنسٹریٹر کے عہدوں پر فائز تھے۔ آپ ہوابازی، کمان اور دوسرے فرائض کی بجاآوری کا وسیع اور متنوع تجربہ رکھتے ہیں۔ دوسری جنگ عالم گیر میں برما کے محاذ پر ہندوستانی شاہی فضائیہ کے بمبار سکواڈرن کے ساتھ جنگی خدمات انجام دیں کچھ عرصہ تک انبالہ میں ہوابازی کے تربیتی سکول میں فلائنگ انسٹرکٹر رہے۔ آزادی کے بعد دوسرے فرائض کے علاوہ پاک فضائیہ کے کالج رسالپور کے کمانڈنٹ اور فضائی ہیڈکوارٹر میں شعبۂ نظم و نسق کے ڈائرکٹر اور اسسٹنٹ چیف کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ لائمبر (انگلستان) تربیتی کورس کامیابی کے ساتھ مکمل کئے۔ آپ ایک مستعد ہواباز کا تمغہ حاصل کر چکے ہیں۔ یہ اعزاز گنے چنے ہوابازوں کو ملا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ہی انہیں پاک فضائیہ میں جیٹ طیارے رائج کرنے کا اہم فرض سونپا گیا۔

جولائی ۱۹۵۷ء میں انہیں فضائیہ کی تنظیم نو کمیٹی کا چیرمین مقرر کیا گیا۔ آپ کو ستارہ قائد اعظم اور ستارہ پاکستان کے اعزاز حاصل ہیں۔ مئی ۱۹۶۴ء میں انہیں ایر وائس مارشل اور حال ہی میں ایئر مارشل کا عہدہ دیا گیا۔

ائیر مارشل اصغر خان

جنگ پاک و بھارت شروع ہونے سے چند ماہ پہلے تک وہ پاک فضائیہ کے سربراہ تھے۔ انہوں نے بڑی ہی مختصر مدت میں پاکستان کے جوانوں کو فضائی لڑائی کی جدید تکنیک سے روشناس کرایا۔ دنیا کے کسی بھی ملک سے جو معلومات، سامان حرب یا تربیتی عملہ فراہم ہو سکتا تھا وہ اسے اپنے ملک کے لئے حاصل کرنے میں بے دریغ رہے۔ پاک فضائیہ نے موجودہ جنگ میں جس الوالعزمی، بہادری، جرأت، پھرتی، ماہرانہ فن کاری اور نتائج کے اعتبار سے دنیا بھر میں بے مثل کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اس کی تربیت کا سہرا لازماً ایر مارشل اصغر خاں کے ہی سر ہے۔ وہ اس وقت پاکستان انٹرنیشنل ایرلائن کے چیئرمین ہیں۔ لیکن جنگ کے دوران انہوں نے بہت سی فضائی کامیابیاں حاصل کیں۔ فضائیہ کے شاہین اصغر خاں سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے جنگ کے اختتام پر پاکستان فضائیہ کی بہترین کارکردگی اور

بھارت کے خلاف مثالی کارنامے انجام دینے پر پاک فضائیہ کے عملے اور افسروں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا " ہماری فضائیہ نے فضائی جنگ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ اس نے چھوٹی ہونے کے باوجود اتنی مختصر مدت میں فیصلہ کن نتائج دکھائے اور ایک طاقتور دشمن کو زیر کر لیا۔ تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جس سے پتہ چلے کہ ایک چھوٹی فضائی فوج نے اتنے مختصر عرصے میں اس قدر نتیجہ خیز اور شاندار فتح حاصل کی ہو۔ یہ بات کہ نسبتاً کم تر ساز و سامان کے ساتھ یہ فتح حاصل کی گئی، بجائے خود ایک شاندار خراج تحسین ہے اور یہ پاک فضائیہ کے اعلیٰ پیشہ وارانہ مہارت اور ہوابازوں کی شجاعت اور ایثار کو ہی زیب دیتا ہے "۔

آپ آجکل پی، آئی، اے کے چیئرمین کے علاوہ پاکستانی شہری ہوابازی کے چیف ایڈمنسٹریٹر بھی ہیں۔

گروپ کیپٹن ظفر مسعود

" فضائی جنگ کی تاریخ میں آج تک اتنی بڑی تعداد پر اور اتنے مختصر عرصہ میں ایسی شاندار فضائی برتری کسی نے حاصل نہیں کی " یہ تبصرہ پاک بھارت جنگ میں پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی پر ایک بیرونی فوجی نامہ نگار نے کیا ہے۔ اس معاملہ میں سب سے زیادہ شاندار کارنامہ پاک فضائیہ کے اس اڈہ کے کمانڈر نے انجام دیا جو دشمن کے زبردست حملوں کا مستقل شکار بنا رہا۔ لاہور میں پیدا ہونے والے وجیہہ نوجوان گروپ کیپٹن محمد ظفر مسعود کو صدر ایوب نے "قیادت کی غیر معمولی صلاحیتوں، فرض شناسی اور دشمن کے خلاف فضائی کارروائیوں کی تنظیمی قابلیت" کے صلہ میں ہلال جرأت کا اعزاز عطا کیا ہے۔

اعزاز دیتے ہوئے ان کے بارے میں کہا گیا۔ " دشمن نے کینبرا بمباروں، ہنٹروں اور مسیر فائٹر بمباروں سے فضائی اڈہ اور اس کی تنصیبات پر متعدد حملے کئے جس سکون، جرأت اور عزم کے ساتھ پورے اسٹیشن نے حملوں کا مقابلہ کیا اور اس کے طیاروں نے دشمن کے طیاروں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ اس سے واضح طور پر گروپ کیپٹن مسعود کی کمان میں اسٹیشن کے عملہ کی بلند حوصلگی اور اعلیٰ پیشہ ورانہ مہارت ظاہر ہوتی ہے "۔

ایک مبصر کا کہنا ہے کہ ۳۸ سالہ کمانڈر اپنی خوبصورت وردی میں ملبوس جس پر رینگ کے بیج لگے ہوئے نہ تھے ایک ٹیلیفون پر بیٹھے ہدایات دے رہے تھے۔ میں جب

ان کے خیمہ میں رینگتا ہوا داخل ہوا۔ جو جھاڑ جھنکار پتوں اور شاخوں سے ڈھکا ہوا تھا تو ان کی آواز میں انتہائی وقار اور اعتماد تھا۔ میں اٹھا اور مشہور کمانڈر کو سلام کیا جنگ کے دوران اس اڈہ کی معمول کے مطابق زندگی نے جو فضائی لڑائی میں انتہائی کامیابیوں کا سبب تھی اس شخص کی پرسکون تنظیمی صلاحیت کو عیاں کر دیا جس نے انتہائی شدید حالات میں بے مثال جرأت اور عزم کے ساتھ اپنے عملے کی رہنمائی کی۔ گروپ کیپٹن مسعود جنہوں نے ۱۹۵۸ء میں ایک فضائی مظاہرے میں ۱۶ ایسیبر جیٹ طیاروں کی ہیرے کی شکل میں پرواز کی قیادت کی کسی قدر تھکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ وہ دو دن اور دو راتوں سے اپنی کرسی پر بیٹھے تھے۔ اور کبھی حرکت کرتے تھے تو صرف کرسی اور اس کے پیچھے کھدی ہوئی خندق کے درمیان ان کی آنکھیں جو عام طور پر جگمگایا کرتی ہیں نیند سے بوجھل تھیں۔ ان کا نکھرا ہوا رنگ سیاہی مائل تھا۔ ان کی پیشانی پر ابھری ہوئی سلوٹیں جو ان کے چہرہ پر آہنی عزم کی غمازی کر رہی تھیں۔ ان کے چاروں طرف ٹیلی فونوں اور تاروں کا جال تھا۔ انہوں نے مسکرا کر میرے سلام کا جواب دینے سے قبل چھ بار ٹیلیفون پر بات چیت کی۔ میں جانتا تھا کہ وہ ابھی تک میرے متعلق کچھ نہیں سوچ رہے۔ انہوں نے ایک گراف پنسل اٹھائی اور مختلف سیکٹروں میں اس دن کی بمباری کا خاکہ بنانا شروع کیا۔ میں نے انہیں اسٹیشن کی شاندار کارگزاری پر مبارک باد دی۔ جسے انہوں نے مسکراہٹ کے ساتھ قبول کیا۔ جب میں نے ان سے انٹرویو کی درخواست کی تو انہوں نے ایک سچے کمانڈر کی طرح کہا ”حقیقی ہیرو تو اس سٹیشن کے افسر اور عملہ کے افراد ہیں جنہوں نے اس آزمائش کی گھڑی میں دن رات کام کیا ہے۔“

سکوڈرن لیڈر محمد محمود عالم

اسکویڈرن لیڈر ایم ایم عالم جنہوں نے ایک ہی جھڑپ میں دشمن کے ۵ طیاروں کو گرا کر تاریخ ساز کارنامہ انجام دیا ہے۔ پاک فضائیہ کے پہلے ہوا باز ہیں جنہوں نے سرگودھا کے دفاع میں اپنی گن استعمال کی۔ انہوں نے تنہا ۱۱ بھارتی ہنٹر طیارے

گرائے ہیں۔ جو بھارتی فضائیہ کے ایک فائٹر اسکویڈرن کا تقریباً دو تہائی حصہ ہیں۔ انہیں اس شاندار کارنامے پر ستارہ جرأت کا اعزاز ملا اور ترقی دی گئی۔ ان کی شخصیت کے کچھ پہلو ایک مبصر نے پیش کئے ہیں۔ جنہوں نے حال ہی میں ان سے ملاقات کی تھی۔ مبصر کا کہنا ہے کہ پاک فضائیہ کا یہ ۳۱ سالہ نوجوان جس کا نام فضائی جنگ کی تاریخ میں ایک مقام پیدا کر چکا ہے۔ پاک فضائیہ کے اڈہ کے قریب ایک ڈھکی چھپی جھونپڑی میں جہاں بہت سے ہوا باز فوری پرواز کے لئے حکم کے منتظر کھڑے تھے، چند ہوا بازوں کے ساتھ مذہب اور فلسفہ پر پر زور بحث کر رہا تھا۔ عالم ایک ہوا باز سے زیادہ مصور معلوم ہو رہا تھا۔ جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ مبصر نے لکھا ہے کہ "مجھے اس پستہ قد اور چھریرے بدن کے آدمی میں ہیرو والی کوئی بات نظر نہ آئی۔ البتہ اس کی آنکھوں میں سب کچھ موجود تھا۔ جو فولاد کی سی سختی رکھتی ہیں"۔ عالم اپنے ساتھیوں کو کہہ رہا تھا کہ مسلمان کی حیثیت سے میں اپنے اسلاف پر فخر کرتا ہوں اور خدا نے چاہا تو ہم ایک عظیم قوم بن کر رہیں گے۔ اور پاکستان اسلام کی علمبرداری کا کردار ادا کرے گا"۔ جب میں نے پوچھا کہ اپنے وہ کارنامے تو بتائیے جن کے صلہ میں آپ کو ستارۂ جرأت ملا اور ترقی دی گئی۔ تو عالم نے جن کا تعلق ڈھاکہ سے ہے مسکرا کر کہا "میں کسی کو نقصان پہنچانے کے معاملہ میں بہت جذباتی ہوں۔

لیکن جہاں ملک و قوم کے لئے فرض کی ادائیگی کا سوال ہو تو پھر اس اعتماد کا ثبوت دینا پڑتا ہے جو ملک کے لوگوں نے ہم پر کیا ہے"۔ علامہ اقبال کے شیدا اسکویڈرن لیڈر عالم نے کہا کہ "تاریخ، مذہب اور فلسفہ میں دلچسپی کے علاوہ میں فضائیہ کے لئے سانس لیتا ہوں اور فضائیہ کے لئے زندہ ہوں"۔ عالم ایک جداگانہ شخصیت کا مالک ہے اور جب اس نے جنگ پر گفتگو شروع کی تو اس کی اصلی شخصیت ابھر کر سامنے آگئی اور وہ میدان جنگ کا فن کار بن گیا۔ اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ آواز بلند ہو گئی اور اس کے منہ سے الفاظ اس طرح نکلنے لگے

جیسے توپ گرج رہی ہو۔ ۷ستمبر کو پاک فضائیہ اور بھارتی فضائیہ کے درمیان فضائی برتری کی پہلی لڑائی ہوئی تو عالم بڑی خبروں کا مرکز بن گیا۔ اس دن بھارتی فائٹروں نے سرگودہا پر سب سے بڑا حملہ کیا تھا اور عالم نے انہیں واقعی کچل کر رکھ دیا تھا۔ بھارتی طیارے یکے بعد دیگرے ٹکڑیوں میں سیلاب کی طرح امڈے آرہے تھے۔ لیکن سرگودہا کے ہوا باز زبردست مشکلات کے باوجود چٹان کی طرح ڈٹے رہے۔ صبح ہوتے ہی دشمن نے پہلا اچانک حملہ کیا۔ بھارت کے طیاروں کو جو تعداد اور اپنی قسم کے اعتبار سے بہت برتر تھے، پاک فضائیہ نے اچھا مزا چکھایا اور حملہ پوری طرح پسپا کر دیا گیا۔ دوسری مرتبہ دشمن کے دس طیارے حملہ کرنے آئے۔ لیکن ان میں سے صرف ۲ اپنی تباہی کی داستان سنانے کے لئے واپس جا سکے۔ عالم نے جو ایک سیبر جیٹ میں دفاعی کارروائی کی قیادت کر رہے تھے تنہا ۵ طیارے مار گرائے۔ تاریخ میں آج تک کسی ایک فضائی جھڑپ میں اس سے قبل اتنے طیارے نہیں گرائے گئے۔ ہنٹر سیبر کے مقابلہ میں رفتار، اسلحہ اور پرواز کے اعتبار سے کہیں بہتر طیارہ تھے۔ عالم پہلا ہوا باز تھا جس نے دفاعی پرواز کی اور سب سے پہلے اپنی گن استعمال کی۔

اس نے چار ہنٹر طیاروں کو سرگودہا کی جانب آتے دیکھا اور فوراً ایک عقاب کی طرح ان پر جھپٹ پڑا۔ اچانک اس نے دو مزید ہنٹروں کو اپنے پیچھے آتے دیکھا۔ وہ غوطہ مار کر انتہائی سرعت کے ساتھ ان کے پیچھے جا پہنچا اور چند سیکنڈوں کے اندر اندر ان میں سے ایک سرگودہا کے کسی کھیت میں پڑا جل رہا تھا اور دوسرا جان بچا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ پہلے جو ۴ ہنٹر آئے تھے وہ ایک دیہات پر بمباری میں مصروف ہو گئے۔ لیکن عالم ان کے سر پر قضا بن کر جا پہنچا اور اپنی مشین گن سے چاروں کو میدان میں مار گرایا۔ چند دن بعد ہی فیروزپور کے قریب ایک اور فضائی لڑائی میں اس نے دو بھارتی ہنٹروں کا شکار کیا۔ ایک دن وہ جموں کے قریب دشمن کی کسی چوکی پر بمباری میں مصروف تھا۔ کہ طیارہ شکن توپ نے

اس کے طیارہ کا اوپری حصہ اڑا دیا لیکن وہ ذرا ہراساں نہ ہوا اپنا مشن پورا کر کے وہ بحفاظت اپنے مرکز پر پہونچ گیا۔ جب پوچھا گیا کہ آپ کی کامیابی کا راز کیا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ "یہ تو میری خوش قسمتی تھی ورنہ پاک فضائیہ کے تمام ہوا باز اسی طرح جرأت مند اور اعلیٰ تربیت یافتہ ہیں۔ دشمن کو دواس باختہ کرنے میں ہم سب نے برابر کا حصّہ لیا ہے"۔ مبصر نے لکھا ہے کہ میں ابھی عالم سے یہ باتیں کر ہی رہا تھا۔ کہ اسے پرواز کا حکم ملا۔ اس نے اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ خود سر پہ رکھے چھتریاں سنبھالیں اور طیاروں کی جانب بڑھے۔ چند سیکنڈ کے اندر اندر ان کے جیٹ طیارے فضا میں گرج رہے تھے۔

فلائٹ لفٹیننٹ یُونس حسن

"مجھے فخر ہے کہ میرے بیٹے نے ملک و ملت اور اسلام کی عظمت کی خاطر شہادت پائی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجھے افسوس ہے کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا۔ اگر میرے اور دس بیٹے ہوتے تو میں انہیں بھی ملک و ملت کے تحفظ کی خاطر قربان کرنے میں قطعاً دریغ نہ کرتا۔ میری دلی تمنا ہے کہ میں خود بھی پاکستان کے تحفظ و بقا کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دوں"۔ اسلام اور پاکستان سے محبت اور جذبۂ قربانی سے بھرپور یہ الفاظ فلائٹ لیفٹیننٹ یونس حسن کے والد خواجہ یوسف حسن کے ہیں جو ڈپٹی کمشنر جھنگ مسٹر سعید احمد سے باتیں کر رہے تھے۔ مسٹر سعید احمد خواجہ صاحب سے ملنے کے لئے جھنگ شہر گئے تھے۔ اسوقت خواجہ یوسف حسن کے چہرہ پر زبردست عزم و استقلال اور وقار نمایاں تھا۔ اپنے اکلوتے بیٹے کا ذکر کرتے ہوئے ان کا چہرہ قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح قربانی کے عظیم جذبہ کے باعث دمک رہا تھا۔

یوسف حسن خواجہ نے بڑے عزم سے کہا کہ "یونس حسن کی دو نشانیاں" چار سالہ سجاد یونس اور ایک ماہ کا فواد یونس میرے پاس ہیں۔ خدا ان کی عمر دراز

کر سے اور یہ پھیلیں پھولیں۔ میں اسلام اور پاکستان پر جان نچھاور کرنے اور قربانی دینے کا یہ سلسلہ برقرار رکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے ان نونہالوں کو بھی تحفظ اسلام و پاکستان کے لئے وقف کر دیا ہے۔ میری یہ دلی تمنا ہے کہ قربانی و ایثار کا سلسلہ میرے خاندان میں تا ابد قائم رہے"۔ فلائٹ لیفٹیننٹ یونس حسن خواجہ کی معمر والدہ سکینہ خاتون نے کہا "خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمارے خاندان کو عالم اسلام میں بلند مرتبہ دلایا ہے۔ یہ درجہ بمشکل نصیب ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی کرم بخشی ہے کہ میرے بیٹے کو یہ سعادت حاصل ہوئی ہے"۔

پاکستانی فضائیہ نے دشمن کی فضائی طاقت پر جو کاری ضربیں لگائیں وہ دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ مثال کے طور پر پیش کی جائیں گی۔ بھارتی فضائیہ کی کمر توڑنے میں پاکستان کے جیالے نوجوانوں نے جس بے مثال کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اس کا ایک اعلیٰ نمونہ فلائٹ لیفٹیننٹ یونس حسن کی کارکردگی ہے۔ جنہیں حکومت نے ستارۂ جرأت کا اعلیٰ اعزاز دیا ہے۔ فلائٹ لیفٹیننٹ یونس حسن نے جان کی بازی لگا کر دشمن کے بہت بڑے ہوائی اڈہ پٹھانکوٹ پر موجود طیاروں کو تباہ کر دیا تھا۔ وہ دشمن کے خلاف کارروائی کے دوران شدید زخمی ہوئے اور ان کے طیارہ میں آگ لگ گئی۔ اس سنگین حالت میں انہوں نے اپنے حواس پر پوری طرح قابو رکھتے ہوئے اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کر کے بتایا "کہ میرے طیارہ میں آگ لگ گئی ہے اور میں شدید مجروح ہو گیا ہوں۔ میں پیراشوٹ کے ذریعے پاکستان واپس پہنچ سکتا ہوں۔ لیکن میں جس عظیم مقصد کو لے کر چلا تھا وہ ادھورا رہ جائیگا اس لئے مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے ہوائی جہاز سمیت پٹھانکوٹ کے ہوائی اڈہ پر جہاں کہ دشمن کے طیارے پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑے ہیں کود پڑوں" ان الفاظ کے ساتھ ہی یونس حسن کا اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ منقطع ہو گیا لیکن اس جانباز نے کسی حکم کا انتظار کئے بغیر انتہائی مہارت اور ذہانت کے ساتھ پٹھانکوٹ کے ہوائی اڈے پر دشمن کے کھڑے ہوئے طیاروں پر اپنا طیارہ گرا دیا جس سے

دشمن کے اس اڈے پر موجود کھڑے تمام طیاروں اور ہوائی اڈہ کو آگ لگ گئی. اور وہ خوفناک شعلوں کی لپیٹ میں آکر خاکستر ہو گئے۔

فلائٹ لیفٹیننٹ یونس حسن کی اہلیہ ثریا یونس نے جو اندرون اکبری دروازہ لاہور کے ایک متمول کشمیری سید خاندان سے تعلق رکھتی ہیں، بتایا کہ فلائٹ لیفٹیننٹ یونس حسن ۲۸ اگست ۱۹۶۵ء کو آخری مرتبہ گھر تشریف لائے اور اپنے نومولود بیٹے کا نام فواد یونس رکھا۔ بیگم یونس نے جو استقلال و استقامت اور صبر و ضبط کی تصویر بنی ہوئی تھیں انتہائی پُر وقار لہجہ میں کہا۔ کہ "یونس حسن ایک فرض شناس افسر، فرمانبردار بیٹے، ذمہ دار شوہر اور شفیق باپ تھے۔ انہیں ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس رہتا تھا۔ بیگم ثریا یونس سے سوال کیا گیا کہ شہید نے روانگی کے وقت کسی خاص جذبے کا اظہار کیا تھا؟ واپس جاتے ہوئے انہوں نے تمام افراد خانہ کو کہا' پاکستان کے لئے کچھ کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اب تک میں نے بہت آرام کیا ہے۔ میں انشاءاللہ اپنے فرائض کو کما حقہ نبھاؤں گا۔ آپ ۱۹۳۵ء میں پانی پت ضلع کرنال میں پیدا ہوئے۔ مڈل کا امتحان وہیں پاس کیا۔ قیام پاکستان کے بعد اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کرکے جھنگ شہر میں آباد ہو گئے۔ ۱۹۵۰ء میں میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول ملتان سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ ایمرسن کالج ملتان اور گورنمنٹ کالج جھنگ میں ایف ایس سی کی تعلیم حاصل کی ۱۹۵۱ء میں ایمرسن کالج ملتان میں ائیر فورس کے ریکروٹنگ یونٹ نے آپ کو چنا۔ مگر عزیزوں اور رشتہ داروں کے زور دینے پر شامل نہ ہوئے۔ لیکن ملک و ملت کی خدمت کا جذبہ ہر رکاوٹ پر غالب آیا اور فروری ۱۹۵۶ء میں ائیر فورس میں شامل ہو گئے اپنی خداداد قابلیت، لگن اور محنت و جانفشانی کے باعث ۱۹۶۳ء میں فلائٹ لیفٹیننٹ بنائے گئے۔ پاکستان فضائیہ کو جھنگ پر ناز ہے اور جھنگ کو یونس حسن پر ناز ہے۔

کہتے ہیں کہ یونس حسن نے اپنے آگ لگے طیارے کو پٹھانکوٹ کے ہوائی اڈہ پر ایسے طریقہ سے گرایا کہ وہ کھڑے روس سے ملے ہوئے بھارت کے تمام مگ طیارے تباہ ہو گئے۔ موت کے آخری لمحہ تک شہید نے اپنے حواس قائم رکھے۔

کیپٹن مُعظم شاہ

(ستارۂ جرأت)

"طیّارہ شکن توپوں کے گولے میرے چاروں طرف سے گزر رہے تھے۔ بھارتی ہوائی جہاز گدھوں کی طرح ارد گرد منڈلا رہے تھے اور زمین سے بھارت کے "سور ماسینک" مشین گنوں سے میرے طیارہ پر فائرنگ کر رہے تھے، میں بھارتی توپ خانہ کا سراغ لگانا چاہتا تھا اور اپنے مشن میں کامیابی حاصل کئے بغیر لوٹنا نہ چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مجھے کامیابی سے ہمکنار کیا اور میں دُشمن کے فوجی ٹھکانوں کو نیست و نابود کر کے ہی واپس آتا رہا۔" یہ جرأت مندانہ الفاظ کیپٹن مُعظّم (ستارۂ جرأت) نے کہے۔ لاہور کے ایک سیّد گھرانے کے اس چشم و چراغ نے بھارت سے جنگ کے دوران دشمن کے جنگی ٹھکانوں کا سُراغ لگانے کے لیے متعدد پروازیں کیں۔ ہر مرتبہ اس نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے فرائض ادا کئے۔ اور ہمیشہ ہی کامیاب و کامران لوٹا۔ اس شیر دل جوان نے ۵۹ء میں کاکول اکیڈیمی سے کمیشن حاصل کیا اور ۶۳ء میں فوج کی دیکھ بھال کرنے والے ہوائی بیڑے میں شامل ہو گیا۔ ۶۴ء میں اس نے ایک اور تربیتی کورس مکمل کیا تو اسے بہترین ہوا باز قرار دیا گیا تھا۔ اس پُرعزم نوجوان نے اپنے فرائض کی انجام دہی کے ساتھ صلوٰم و صلواۃ کی بھی پُوری پابندی کی ہے۔

جب بھارت نے اچانک پاکستان پر حملہ کیا تو کیپٹن مُعظّم علی شاہ ملک و قوم کی عزت و ناموس کا تحفظ کرنے والے شیر دل جوانوں میں شامل تھے۔ انھوں نے مختلف محاذوں پر دُشمن کے علاقہ میں پرواز کی اور اس کے ٹھکانوں کا سُراغ لگاتے رہے۔ آپ نے جنگ کے دوران اپنے ایک عزیز کو خط لکھتے ہُوئے بتایا کہ "یہ سائنس کا دور ہے اور انسانی ذہن کی رسائی کے مطابق میں جن خطرناک حالات سے بچ کر نکلتا رہا وہ معجزات سے کم نہ تھا میرے بعض اور ساتھی بھی حیرت انگیز حالات میں دُشمن کے نرغہ سے نکل کر آئے۔ اُنھوں نے دُشمن کو بہت زیادہ نقصان بھی پہنچایا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے

ہُوا۔ اور آئندہ بھی ہمیں اللہ تعالیٰ دُشمن پر کاری ضرب لگانے کی سعادت دے۔"

کیپٹن معظم علی شاہ نے آٹھ ستمبر کو ایک محاذ پر دُشمن کے توپ خانے کا صحیح سُراغ لگایا اور بعد ازاں ہماری فوج نے اس اطلاع کی بنا پر اس توپ خانے کا مکمل صفایا کر دیا۔ اٹھارہ ستمبر کو اُنھوں نے ایک علاقہ میں دُشمن کے توپ خانہ کا پھر سراغ لگایا اور اس اطلاع پر ہمارے لڑاکا طیاروں نے بمباری کر کے تین بڑی توپوں کو بالکل تباہ اور متعدد توپوں کو ناکارہ کر دیا۔ اُنھوں نے سیالکوٹ کے علاقہ میں توپ خانہ کی خود رہنمائی کر کے پانچ ٹینک اور پندرہ دُوسری فوجی گاڑیاں تباہ کیں۔ کیپٹن معظم علی شاہ کے ان جُرأت مندانہ کارناموں کی بنا پر انھیں ستارۂ جُرأت کا تمغہ دیا گیا ہے۔

فلائٹ لفٹیننٹ سیف اللہ خاں لودھی

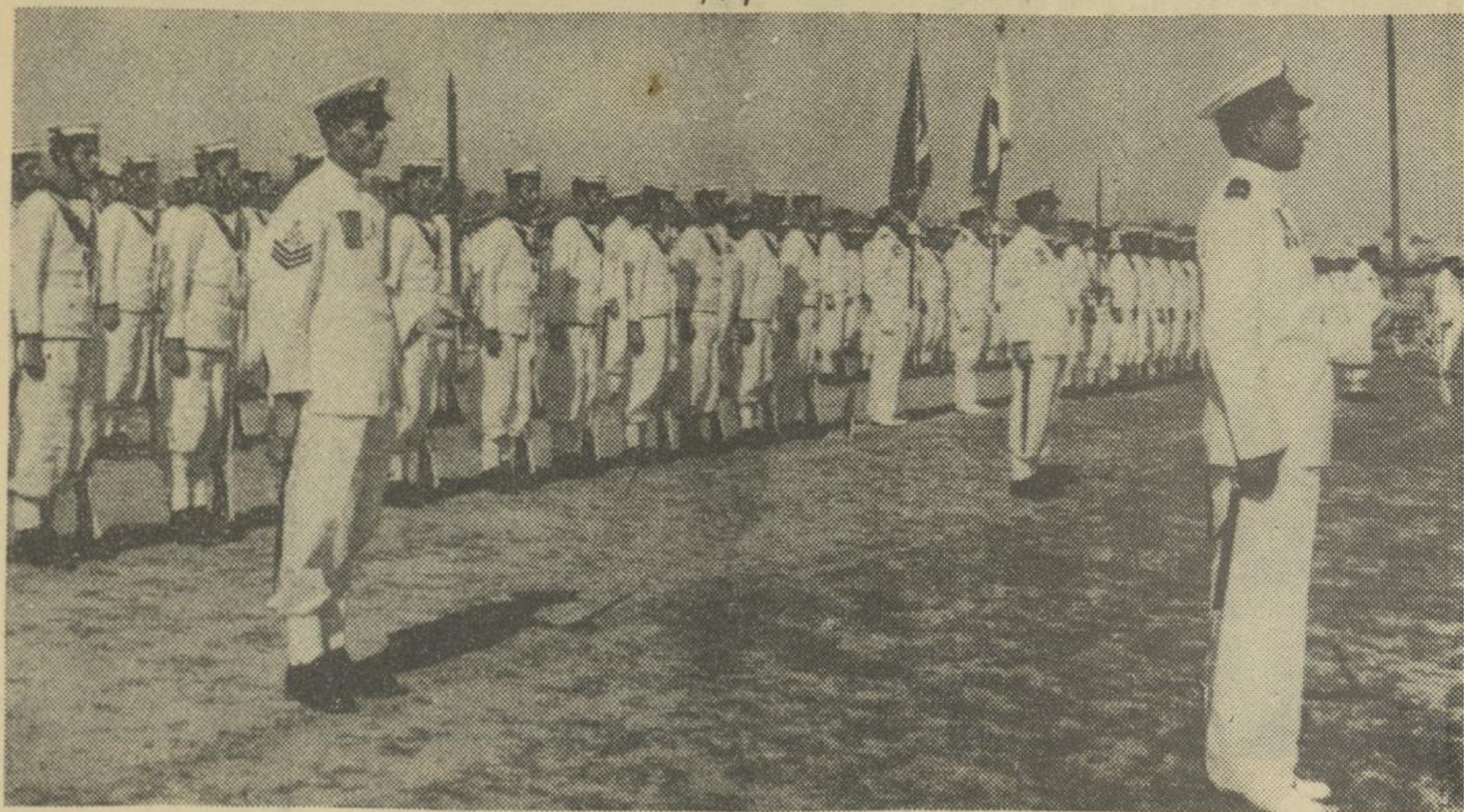
"خوش قسمت ہیں وہ والدین جن کے بچے وطن عزیز کی حفاظت میں جان دے کر ان کی سرخروئی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ عظیم اعزاز کسی خوش نصیب کے حصہ میں ہی آتا ہے۔ بدیں وجوہ میں اپنے اکلوتے فرزند کی شہادت پہ نازاں ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس کے مرحوم والد کی روح کو بھی اپنے لختِ جگر کی قربانی پہ بے پایاں مسرت حاصل ہوئی ہو گی۔ شہید بیٹے نے ہم دونوں کو خدائے قدوس کے حضور میں ممتاز کر دیا ہے۔" یہ تھے وہ جذبات جن کا اظہار فلائیٹ لیفٹیننٹ سیف اللہ خاں لودھی شہید کی والدہ محترمہ شوکت بیگم نے کیا۔ سیف اللہ لودھی کی والدہ نے بتایا کہ ان کے خاندان کی چوتھی پشت فوج میں ملازمت کرتی چلی آ رہی ہے۔ سیف اللہ لودھی شہید کے نانا رسالدار میجر محمد اکبر خاں تقسیم ملک سے قبل ۱۹۱۴، ۱۵ء میں وائسرائے کے اے ڈی سی رہے ہیں اور پہلی عالمی جنگ میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے صلہ میں انہیں وکٹوریہ کراس ملا تھا۔ سیف اللہ کے بڑے ماموں امین اکبر خاں لودھی ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل ہیں۔ دوسرے ماموں کیپٹن ایچ اے اکبر دوسری جنگ عظیم میں سنگاپور کے محاذ پہ کام آئے اور تیسرے ماموں بریگیڈیئر اے کے اکبر ایک سال قبل ریٹائر ہوئے ہیں۔

اپنے بیٹے کی شہادت کی روئیداد سناتے ہوئے سیف اللہ لودھی کی والدہ کی آنکھوں میں

شدت جذبات سے آنسو چھلک پڑے جب محترمہ شوکت بیگم سے یہ کہا گیا آپ کو اپنے بیٹے کی شہادت پر آنسو بہانے کی بجائے خوش ہونا چاہیئے کہ اس نے ملک کی مدافعت میں اپنی جان دے کر شہادت کا درجہ پایا ہے تو محترمہ نے فرمایا کہ "یہ آنسو تو خوشی کے آنسو ہیں سیف اللہ اگرچہ میرا اکلوتا بیٹا اور میرے بڑھاپے کا واحد سہارا تھا لیکن اس نے ملک کی خدمت کرتے ہوئے قربانی دی ہے میرا صرف ایک ہی لڑکا تھا کاش میرے اور بچے ہوتے تو میں انہیں بھی ملک پر قربان کرنے سے ہر گز دریغ نہ کرتی میں ملک کی سالمیت پر ایک سیف اللہ تو کیا سینکڑوں سیف اللہ قربان کر سکتی ہوں خداوند کریم پاکستان کو محفوظ رکھے" فلائیٹ لیفٹیننٹ سیف اللہ لودھی نے اپنی شہادت سے پانچ روز قبل اپنی خالہ بیگم یحییٰ خاں ایڈووکیٹ لائلپور کے نام ایک خط لکھا جو اس کی رسم قل کی ادائیگی کے ایک روز بعد موصول ہوا یہ خط سیف اللہ لودھی نے ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پشاور سے لکھا تھا اور اسے لکھ کر اپنے کمرے میں ہی چھوڑ گئے تھے خط کے ساتھ ایک سلپ لگائی گئی تھی جس پر تحریر یہ تھا کہ جو کوئی بھی اس خط کو میز پر دیکھے وہ اسے پوسٹ کر دے سیف اللہ خاں نے اپنے خط میں لکھا تھا "محترمہ خالہ صاحبہ! السلام علیکم - پاکستان اور ہندوستان کی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ یہ جنگ نہیں بلکہ آگ برس رہی ہے دعا کریں کہ آگ پھولوں میں تبدیل ہو جائے اور خداوند کریم ہمیں فتح دے - شکریہ"

ایئر کموڈور فواد شاہد حسین

فواد شاہد حسین ایک ماہر لڑاکا ہوا باز ہیں - انہوں نے اپنی فضائی زندگی کے دوران ہوابازی اور نشانہ بازی کے بہت سے ریکارڈ قائم کئے ہیں - سنٹرل گنری سکول لٹکن فیلڈ برطانیہ میں انہوں نے فضا سے فضا میں اور فضا سے زمین پر اتنے نشانے لگائے کہ دولت مشترکہ کے کسی پائلٹ نے پہلے نہیں لگائے تھے - وہ لکھنؤ میں پیدا ہوئے - لکھنؤ یونیورسٹی سے گریجویشن کے بعد رائل انڈین ایئر فورس میں ملازم ہوئے جہاں ۱۹۴۴ء میں انہیں کمیشن دیا گیا - پاک فضائیہ میں وہ مختلف سکواڈرنز کے آفیسر کمانڈنگ - ایئر ہیڈ کوارٹرز میں ڈائرکٹر آف آپریشنز چیف انسپکٹر پی - اے - ایف اور سٹیشن کمانڈر ماری پور کی حیثیت سے کام کر چکے ہیں - اس وقت ایئر ہیڈ کوارٹر میں ایئر سیکرٹری ہیں - انہوں نے ایئر فورس کے تمام اعلیٰ درجہ کے کورس مکمل کئے ہیں -



پاک بحریہ کے ہیرو

○ سترہ روزہ جنگ میں جن کی کارکردگی مختصر لیکن انتہائی دُور رس تھی

○ کئی گنا بڑی بھارتی بحریہ کو جن کے مقابلہ کی جرأت نہ ہو سکی

○ جنہوں نے بھارت کے مشہور و معروف بحری اڈا دوارکا کو تباہ و برباد کرنے کے علاوہ دس کروڑ مالیت کا ایک بھارتی فریگیٹ جہاز چشم زدن میں تہ سمندر تک پہنچا دیا

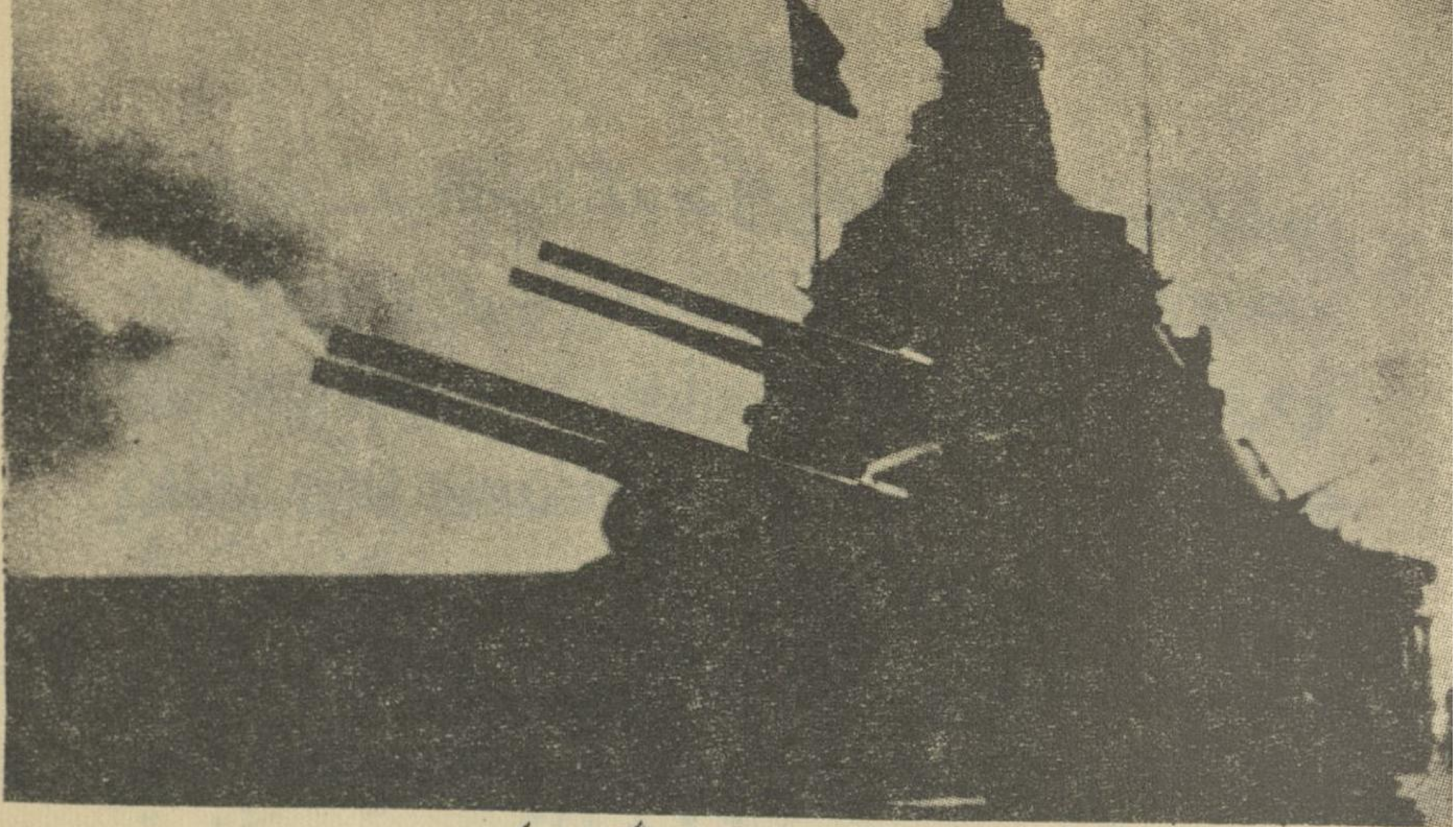
بحری جوانوں سے خطاب

بہو، تو تیز تر بہو سمندروں کے پانیو!
تمہارے سینے پر ہمارے نوجواں ہیں گرم رو
سنو اے ساحلوں پہ گھومتی ہواؤ! رک پڑو
چلو عدو کے مورچوں کی سمت باگ موڑ لو
سمندروں کے پانیو! بہو، تو تیز تر بہو

یہ ساحلوں کے پاسباں، یہ پانیوں کے رازداں
سمندروں کی تہہ میں چل رہے ہیں رواں دواں
جلا کے خاک کر دیا غنیم کا دوارکا
نہاں ہیں ان کے بازوؤں میں کیسی بجلیاں
سمندروں کے پانیو! بہو، تو تیز تر بہو

بہے چلو، بہے چلو، سمندروں کے پانیو!
بڑھے چلو، بڑھے چلو، مجاہدو، بہادرو
تمہارے بازوؤں پہ آج پھر وطن کی لاج ہے
سنو، تمہیں بلا رہی ہیں کامرانیاں سنو
سمندروں کے پانیو، بہو، تو تیز تر بہو

محمود شام



پاکستانی بحریہ کا جنگی جہاز دوارکا پر گولہ باری کر رہا ہے

پاکستان اور بھارت کے مابین سترہ روزہ جنگ میں پاک بحریہ کی کارکردگی اس کے افسروں اور جوانوں کے بے مثال حوصلے اور جرأت کی ایک لازوال داستان ہے۔ ان افسروں اور جوانوں نے سمندر میں اپنی برتری کا لوہا منوا لیا۔ جنگ کے لئے ان جوانوں کی مستعدی، شاطرانہ نقل و حرکت اور مسلسل چوکسی نے بھارت کی طاقتور بحریہ کو ایام جنگ میں چھپنے پر مجبور کر دیا۔ دن رات ہمارے ملاحوں نے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں۔ دشمن کو اتنی جرأت نہ ہو سکی کہ وہ ہمارے ساحلوں تک آسکے۔ ہماری مختصر لیکن بہترین بحریہ نے ساحلوں کے ساتھ ساتھ ایک ناقابلِ تسخیر فصیل قائم کر دی۔ ہمارے جیالے ملاح اپنی بندرگاہوں اور گودیوں کی حفاظت کے لئے چٹانوں کی طرح ڈٹ گئے۔ بحریہ کے دلیرانہ کارناموں کی تفصیل یہ ہے۔

۶ ستمبر کو بھارت نے جونہی لاہور پر بزدلانہ حملہ کیا۔ ہمارا بحری بیڑہ ہر لحاظ سے تیار ہو کر سمندر میں دشمن کی جارحیت کا جواب دینے کے لئے چوکس ہو گیا۔ پلک جھپکنے میں ہمارے بحری جہاز لہروں پر سوار سمندر کو کھنگالتے ہوئے اپنے فرائض سرانجام دینے کے لئے مستعد ہو گئے۔ ان جہازوں نے اپنے ساحل کی حفاظت کرنی تھی اور اپنی سمندری حدود کو دشمن کی مداخلت سے محفوظ رکھنا تھا۔ یہ فرائض لازوال اولوالعزمی اور قابلِ تعریف مستعدی سے انجام دیئے گئے۔ اسی مستعدی، باخبری اور ہر لحاظ سے مکمل تیاری کے باعث دشمن اپنے مکروہ عزائم کو

عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہا۔ اگرچہ بھارتی بحریہ طاقت کے اعتبار سے ہماری بحریہ سے پانچ گنا زیادہ ہے اس کے باوجود وہ اپنی حفاظتی حدود سے باہر نکلنے کی جرأت نہ کر سکی۔ مختلف اطلاعات کے مطابق بھارتی بحریہ کے متعدد جہاز کہاں تھے؟ اس طرح پاکستانی جہاز ۲۴ گھنٹے سمندروں کو کھنگالتے رہے اور اپنے ساحلوں کی حفاظت کرتے رہے۔ دشمن نے ہماری پہنچ سے باہر رہنے کا انتظام کیا ہوا تھا جبکہ ہمارے جیالے ملاحوں نے جرأت و ہمت کا ایک کارنامہ دکھایا۔ انہوں نے انتہائی خاموشی سے چھپ کر دشمن کے سمندر میں جاکر اس کا ساحلی قلعہ دوارکا تباہ کر دیا۔

دوارکا کراچی سے دو سو میل دور کچھ کے قریب واقع ہے۔ یہ ساحلی قلعہ فوجی اور جنگی اعتبار سے خاصی اہمیت کا حامل تھا۔ اس میں بڑا مضبوط راڈر نظام نصب تھا جس سے طیاروں کی پرواز اور جہازوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کی جاتی تھی۔ اس قلعہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس سے بمبئی اور جام نگر کو بحری اور ہوائی حملوں سے بھی بچایا جا سکتا تھا۔ مزید برآں اس قلعہ سے کراچی پر حملہ کرنے والے طیاروں کو بھی ہدایات دی جاتی تھیں۔ جنگ کے ابتدائی ایام میں دشمن کے اس مستحکم قلعے کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔

دوارکا پر یلغار اور اس کی تباہی

۷ اور ۸ ستمبر کی درمیانی شب کو پاک بحریہ کے یونٹ نہایت تیز رفتاری سے دوارکا کی جانب بڑھے۔ جب ہمارے یونٹ دشمن کے اس قلعے کے قریب پہنچے تو ہر جوان کے دل میں جذبات کا طوفان موجیں مار رہا تھا۔ دشمن کے نزدیک ترین ہوائی اڈے جام نگر سے ہوائی حملہ ہونے اور ساحلی توپخانے کی گولہ باری کے خدشات سے بے نیاز ہو کر ہمارے جیالے ملاح دوارکا پر ٹوٹ پڑے۔ آدھی رات کے قریب ہمارے جہازوں نے پوزیشن لے لی اور گولہ باری شروع کر دی۔ اس گولہ باری نے دشمن کا ساحلی توپ خانہ خاموش کر دیا۔ قلعہ دوارکا اور اس کا راڈر نظام مکمل طور پر تباہ و برباد ہو گیا۔ اس کے بعد ہمارے جہاز واپس پلٹے۔ لیکن اس اثنا میں دشمن کے طیاروں نے ہمارے جہازوں پر حملہ کر دیا مگر ہماری بحری

توپوں نے دشمن کے تین جہاز گرائے۔

دوارکا کے تباہ ہونے کے بعد یہ توقع تھی کہ دشمن زخمی سانپ کی طرح اپنے بل سے نکل آئے گا۔ چنانچہ ہمارے جہاز دشمن کے متوقع حملے کے پیش نظر اور بھی تیار اور چوکس ہو گئے۔ ہمارے ملاح کئی دنوں تک اپنے ساحلوں کی ہر طرح حفاظت کرتے رہے۔ وہ اپنے ایکشن سٹیشنوں پر رات کے اندھیروں میں، صبح کے اجالوں میں، دن کی شدید گرمی میں ہر وقت چوکس رہتے تھے۔ تمام دن کی مشقت کے بعد شام کو چلنے والی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے انہیں سلانے کی کوشش کرتے مگر وہ اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے نیند کو قریب نہ پھٹکنے دیتے۔ رات کو آسمان پر بادل چھا جاتے اور ہر طرف اتنی تاریکی پھیل جاتی کہ ایک ستارہ بھی ٹمٹماتا ہوا نظر نہ آتا لیکن ہمارے جیالے ملاح ہوشیار اور خبردار رہتے حتیٰ کہ دشمن نے جوابی حملہ کیا۔ لیکن اپنی روائتی مکاری اور فریب کے ساتھ۔ وہ ۲۲ ستمبر کا دن تھا بھارت نے درخواست کی کہ فائر بندی کی معیاد اگلی صبح تک بڑھا دی جائے۔ یہ بھی اس کی مکاری تھی اور وہ پاکستان پر آخری وقت ایک بھرپور حملہ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس کے جنگی جہازوں نے کھلے سمندر میں ہماری بحریہ کے ایک یونٹ پر حملہ کر دیا۔

پاکستان اور بھارت میں فائر بندی کے مقررہ وقت سے پونے نو گھنٹے قبل بحیرہ عرب میں بمبئی سے دور ساڑھے تین سو میل مغرب میں ایک بحری جنگ لڑی گئی۔ اس جنگ میں پاکستان کی آبدوز کشتی پی۔ این۔ ایس۔ غازی ہندوستان کے ایک جنگی جہاز کو غرق کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس جنگی جہاز کی قیمت پچاس لاکھ پونڈ سٹرلنگ تھی اتنی رقم سے ایک سو ٹینکوں کی قیمت غیر ملکی زر مبادلہ میں ادا کی جا سکتی ہے۔

اس بحری جنگ کی جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۲ ستمبر کی شام کو ۶ بجکر پندرہ منٹ پر یعنی فائر بندی سے تقریباً نو گھنٹے پہلے بھارت کے چار جنگی جہازوں نے پاکستان کی آبدوز کشتی پی۔ این۔ ایس۔ غازی پر جو اس علاقہ میں دیکھ بھال پر معمور تھی حملہ کیا۔ بلکہ حالات کے انتہائی ناساز گار ہونے کے باوجود آبدوز کے بہادر اور جانباز افسروں اور جوانوں نے نہایت ہی بہادری کے ساتھ حملہ آوروں کا مقابلہ کیا

اور تارپیڈو مار کر چار جہازوں میں سے ایک کو غرق کر دیا۔ بھارتیوں کے حواس باختہ ہو گئے۔ چنانچہ باقی تینوں ہندوستانی جہاز اپنے ساتھی بحری جنگی جہاز "بیوپرڈ" کو زیر آب جاتا ہوا چھوڑ کر نہایت پریشانی اور سراسیمگی کے عالم میں بھاگ کھڑے ہوئے۔

فائر بندی کے بعد پی این ایس۔ غازی جب اپنے اڈے پر واپس آ رہی تھی۔ تو بھارتیوں نے اپنے گراں قدر جہازوں میں سے ایک جہاز کے ڈوبنے کا انتقام لینے کی کوشش کی۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے ہوائی بیڑے سے بھی مدد لی چنانچہ انڈین "الائنز" طیارہ نے پاکستانی آبدوز کا کھوج لگانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی۔

بھارت کے بحری قلعہ "دوارکا" پر بمباری کے علاوہ یہ واحد بحری معرکہ تھا جو ہندوستان اور پاکستان کی سترہ روزہ جنگ کے دوران لڑا گیا۔ اس معرکہ میں ہندوستان کا "بیوپرڈ" جنگی جہاز غرق کیا گیا اس کی قیمت روپوں میں ساڑھے چھ کروڑ سے زیادہ ہے۔ پاکستانی آبدوز کے افسروں اور جوانوں نے دشمن کے مقابلہ میں جو تعداد اور طاقت میں ان سے بہت زیادہ تھا جس شجاعت اور جوانمردی کا مظاہرہ کیا اس کے اعتراف میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے پی این ایس غازی کے کمانڈنگ آفیسر کمانڈر کے آر نیازی اور لفٹیننٹ احمد تسنیم کو ستارہ جرأت اور غلام بی ای آر اے ۱ کو تمغہ جرأت عطا کیا ہے ان کے علاوہ سات جوانوں کو بھی امتیازی سندیں دی گئی ہیں۔

ہماری بحریہ نے ایک ایسی بحری طاقت کو کاری ضرب لگائی جس میں جدید ترین جنگی جہازوں کے علاوہ ایک طاقتور طیارہ بردار جہاز بھی تھا۔ لیکن پاک بحریہ کے افسروں اور جوانوں نے اپنے کٹھن، پُر خطر اور مدد ونگٹے کھڑے کر دینے والے فرائض کی انجام دہی میں کوئی تامل نہ کیا۔ انہوں نے بڑے حوصلے اور عزم کے ساتھ اپنے ساحلوں کو دشمن سے صاف رکھا۔

جنگ کے دوران میں پاک بحریہ نے بڑی کامیابی سے نہ صرف اپنی بندرگاہوں بلکہ تجارتی جہازوں کی بھی مکمل حفاظت کی۔ بحری راستوں کی پوری پوری نگرانی کی گئی اور اگر دشمن نے ہمارے بحری جہازوں کے راستوں میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈالنے کی کوشش بھی کی تو اس کوشش کو بھی ناکام بنا دیا گیا۔

۶ ستمبر سے ۲۳ ستمبر کی فائر بندی تک پاک بحریہ نے کراچی سے دو سو دس میل دور دشمن کا قلعہ دوارکا تباہ کیا۔ تین طیارے گرائے۔ ایک قیمتی فریگیٹ ڈبو یا۔ تین تجارتی جہاز اور کئی ایسے جہاز پکڑ لئے جن پر جنگی اہمیت کا سامان لدا ہوا تھا۔ ہمارے جیالے ملاحوں کے یہ کارنامے خدا کے فضل و کرم اور دس کروڑ پاکستانی عوام کی دعاؤں کا نتیجہ تھے۔ خدا کے فضل و کرم اور عوام کی دعاؤں کی وجہ سے ہی پاک بحریہ نے دشمن کے مقابلے میں اپنی برتری ثابت کی۔ آج ہماری بحری قوت نہ صرف صیح و سالم ہے بلکہ پہلے سے بھی بہتر ہے اگر دشمن نے دوبارہ جنگ کرنے کی حماقت کی تو ہماری بحریہ پھر اسے کاری ضرب لگائے گی۔ بحری جنگ کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اگرچہ بھارتی بھگوڑوں نے ہماری بری اور فضائی فوجوں کے تمام "نقصانات" بڑے بڑھا چڑھا کر بتا دیئے تھے لیکن پاک بحریہ کے نقصانات کا بالکل دعویٰ نہیں کیا۔ اس سلسلے میں بھارت کے کاذب حکمرانوں نے اپنے نقصانات کی تردید کرنے پر ہی اکتفا کیا تھا جو پاکستان کی بحریہ نے انہیں پہنچائے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بھارتی بھگوڑوں کے حوصلے بڑے پست ہیں۔ ان کی قیادت انتہائی ناکارہ ہے اور انہیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ وہ ایک ایسی جنگ میں جھونکے گئے ہیں جس کا کوئی فائدہ نہیں۔

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے بھی پاک بحریہ کے زریں کارناموں پر اسے پُرزور خراج تحسین ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری بحریہ نے جنگ کے دنوں میں اپنے سے پانچ گنی بڑی بحریہ کو اپنے ساحلوں سے دور رکھ کر جنگ میں بہترین کردار ادا کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کی بری و فضائی فوجوں کے علاوہ بحری فوج بھی ملک کے دس کروڑ عوام کے شکریے کی حقدار ہے۔ بحریہ کے چند مایہ ناز جوانوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

لفٹیننٹ احمد تسنیم

سترہ روزہ پاک بھارت جنگ کے آخری لمحہ پر — ۲۲-۲۳ ستمبر کی درمیانی شب کو دشمن کے حملے کا منہ توڑ جواب دینے والوں میں لیفٹیننٹ احمد تسنیم بھی شامل تھے۔ جنہوں نے اس موقع پر بلند حوصلگی اور عزم و استقلال کے ساتھ اپنے

فرائض انجام دیئے جس کی بنا پر انہیں صدر مملکت نے ستارۂ جرأت سے نوازا اس طرح بحری جنگ میں بھی جانفشانی فرض شناسی اور مجاہدانہ و غازیانہ کردار سے احمد تسنیم نے جھنگ کے نام کو اور اجاگر کر دیا۔ احمد تسنیم نے ستارہ جرأت کا قابل فخر اعزاز حاصل کرنے کے بعد اپنے والد مکرم کو خط لکھا جس کے الفاظ ہیں۔

"اللہ تعالٰے کی بارگاہ میں نہایت ہی خشوع و خضوع سے دعا فرماتے رہا کریں کہ خداوند قدوس مجھے اور زیادہ جرأت، بہادری اور خلوص نیت و بے لوثی کے ساتھ ملک و ملت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میری دلی تمنا ہے کہ میں پاکستان اور اسلام کے تحفظ اور ملک و ملت کی بقاء کے لئے جان دے دوں"۔

لیفٹیننٹ احمد تسنیم یکم فروری ۱۹۳۵ء کو میاں وال تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد چوہدری محمد یعقوب نقل مکانی کر کے ۱۹۳۹ء میں محلہ بھبھرانہ جھنگ صدر میں آ کر آباد ہو گئے۔ پرائمری اسی محلہ سے کی۔ احمد تسنیم نے ۱۹۴۸ء میں اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر سے امتیاز کے ساتھ اعلیٰ نمبروں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج جھنگ میں ایف۔ اے میں زیر تعلیم تھے کہ کالج میں پاکستان ایئر فورس کا ریکروٹنگ یونٹ آیا۔ لیفٹیننٹ احمد تسنیم نے مقابلے میں حصہ لیا اور چن لئے گئے۔ انہوں نے محنت اور جانفشانی سے رسالپور میں ٹریننگ لے کر کمیشن حاصل کیا۔ مگر ان کے دل میں بحری فوج میں بھرتی ہونے کا شوق پیدا ہوا اور یہ شوق پروان چڑھا۔ ایئر فورس چھوڑ کر بحری فوج میں بھرتی ہو گئے۔ جہاں سے انہوں نے ریگولر کمیشن حاصل کیا۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں برطانیہ، آسٹریلیا اور دوبارہ پھر برطانیہ میں مزید تربیت حاصل کرنے کے لئے گئے۔ کچھ عرصہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے اے ڈی سی رہے۔ اس کے بعد مزید تربیت کے لئے امریکہ چلے گئے اور ۲۸ اگست ۱۹۶۴ء کو امریکہ سے تربیت حاصل کرنے کے بعد موجودہ عہدے پر تعینات

ہو گئے۔لیفٹیننٹ احمد تسنیم اپنے دوران تعلیم میں فٹ بال کے بہترین کھلاڑی تھے۔ ان کے والد چوہدری محمد یعقوب مقامی سول ہسپتال میں اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ کے عہدہ پر تعینات ہیں۔احمد تسنیم کے اعزاز حاصل کرنے پر جھنگ کو اس جیالے وجیہہ و شکیل نوجوان پر فخر ہے۔پاکستان کو جھنگ پر ناز ہے کہ اس کی زمین سے ایسے جیالے سپوت پیدا ہوئے جنہوں نے ملک و ملت کی بقاء کے لئے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ان کا نام تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

ریئر ایڈمرل اے، آر خان

پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف اے آر خاں نے دوارکا پر بحریہ کی شاندار یلغار کے متعلق بیان کرتے ہوئے کہا" دوارکا میں سومنات کی طرح ایک بہت بڑا مندر " جگت مندر" کے نام سے ہے۔پاک بحریہ کے غزنویوں نے ایک بار پھر سومنات کے بت کی طرح اسے بھی پاش پاش کر دیا۔سلطان غزنوی نے سومنات کے بڑے بت کو تباہ کر کے رام راج کا صفایا کیا تھا۔پاک بحریہ نے دوارکا کے فوجی قلعہ کو گولہ باری کا نشانہ بنا کر برہمنی سامراج کی جارحانہ قوت کو کچل دیا۔

ریئر ایڈمرل افضل الرحمان خاں کو دوسری جنگ عالمگیر میں بحریہ کا کمشن ملا۔انہوں نے مشرق بعید، بحر اوقیانوس اور بحیرہ روم میں جنگی خدمات سر انجام دیں۔انہوں نے گنری آفیسر کی حیثیت میں مہارت حاصل کی اور گنری سکول ہمالیہ کے تربیتی عملے میں شامل رہے۔جنگ ختم ہوئی تو سٹاف کالج کوئٹہ سے آرمی سٹاف کورس کیا۔قیام پاکستان کے بعد انہیں ایک تباہ کن جہاز کی کمان سونپی گئی۔اس کے بعد انہوں نے بیڑے کے جنگی جہازوں کے کمانڈر کی حیثیت سے اپنا زیادہ وقت بین الاقوامی مشقوں میں حصہ لینے گزارا۔ ۱۹۵۲ء میں انہوں نے جائنٹ سروسز سٹاف کالج انگلستان کے کورس میں شرکت کی۔واپسی پر انہیں بحریہ کا ڈپٹی چیف آف سٹاف مقرر کیا گیا۔یکم مارچ ۱۹۵۹ء کو انہیں بحریہ کا کمانڈر انچیف بنا دیا گیا۔

صدر پاکستان نے دشمن کے خلاف نہایت جرأت اور شجاعت کا بے مثال مظاہرہ کرنے پر

پاک بحریہ کے کمانڈر کرامت رحمان نیازی اور لیفٹیننٹ احمد تسنیم کو ستارہ جرأت ۔ مسٹر غلام نبی انجن روم آرٹیفیسر فسٹ کلاس کو تمغۂ جرأت اور سات جوانوں محمد شفیق، عبدالرشید، عبدالعزیز راحت خاں، بہادر نواز اور منظور حسین سیال، نوروز خاں کو امتیازی سندیں دیں ۔

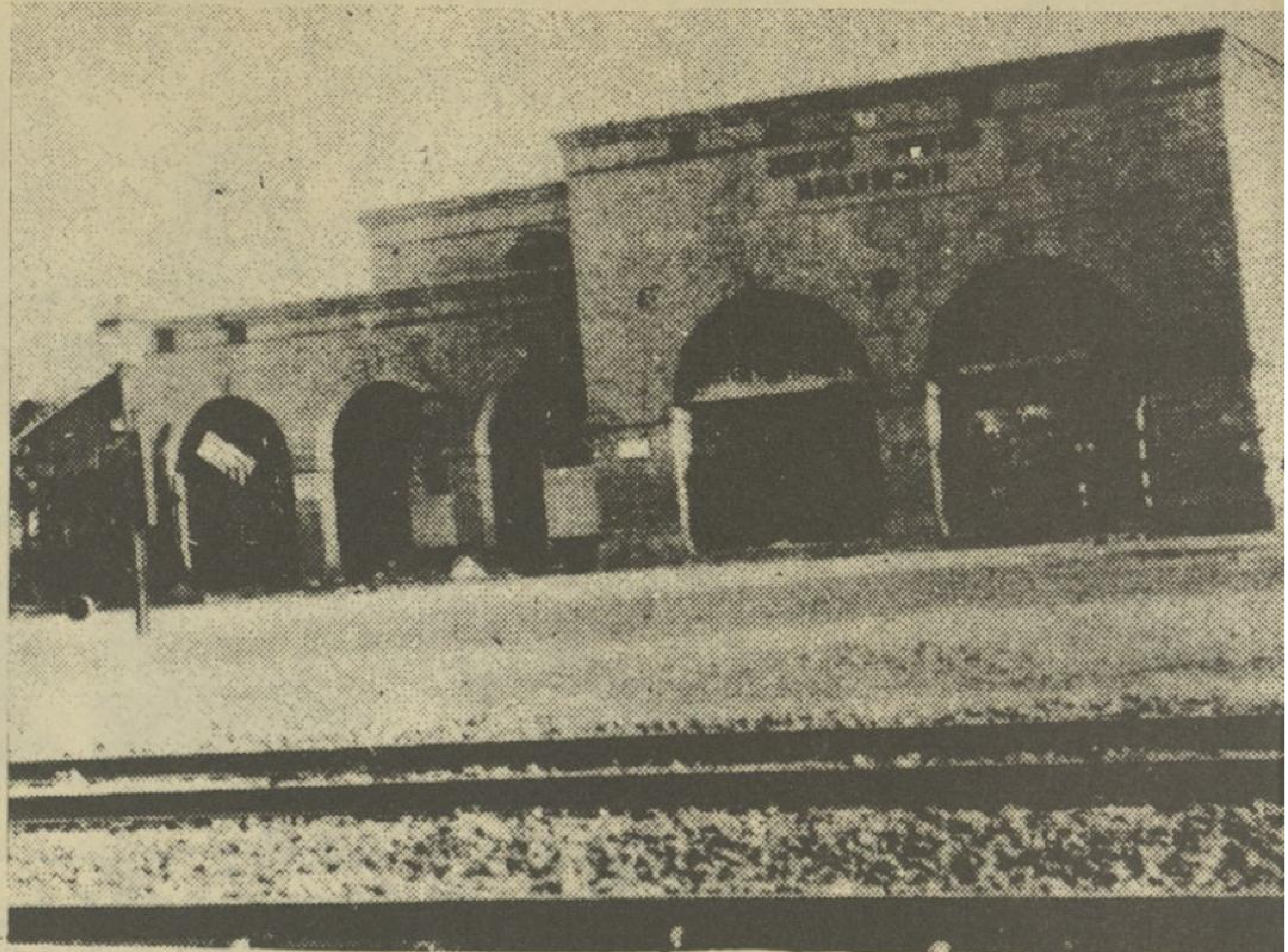
کموڈور شیخ محمد انور

دوارکا پر بحری حملہ کرنے والے پاکستانی بحریہ کی کمان کموڈور شیخ محمد انور کے سپرد تھی ۔ "بابر" ان کا فلیگ شپ تھا ۔ ۷ ستمبر کی دوپہر کو جب وہ کراچی سے ۵۰ میل دُور تھے' دوارکا پر حملہ کا حکم ملا ۔ شام کو فلیگ شپ سے آپریشن آرڈر جاری ہوا ۔ حملہ میں شریک دوسرے جنگی جہازوں "عالمگیر" "بدر" اور "خیبر" کے کمانڈروں اکرام الحق ملک' اختر حنیف' علی الترتیب نے اپنے جوانوں کو تیاری کا حکم دیا اور وہ خوشی و مسرت سے ہمکنار حملہ کے آغاز کا انتظار کرنے لگے ۔ "آپریشن دوارکا" رات کے بارہ بج کر ۲۰ منٹ پر شروع ہوا اور چند ہی منٹ میں کامیاب ہو کر ختم ہو گیا ۔ کموڈور شیخ محمد انور نے جس قائدانہ صلاحیت کا مظاہرہ کیا وہ بحریہ کی تاریخ میں یادگار رہے گی ۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے علاوہ اچانک حملہ' مؤثر نشانہ بازی' اعلیٰ جہاز رانی' انتہائی سازگار موسمی حالات افسروں اور جوانوں کے عزم و یقین نے اس مہم کو کامیاب بنایا ۔"

کموڈور ملک محمد قاسم

پاکستانی بحریہ کے کموڈور اور قومی اسمبلی کے رکن ملک محمد قاسم نے ایک ملاقات میں بتایا کہ "ہماری بحریہ نے پاکستان کے دفاع اور دشمن کے گھر جا کر اسے تباہ کرنے کا جو فرض ادا کیا ہے وہ یقیناً قابلِ ستائش ہے ۔ ہماری فوج کی بے مثل شجاعت، دلیری اور بہادری کو دنیا بھر میں تسلیم کیا گیا ہے ۔"

۱۹۶۵ء میں ملک محمد قاسم بہاولنگر سے دوسری دفعہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ۔ پاک بھارت جنگ شروع ہوتے ہی انہوں نے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات بحریہ کے سپرد کر دیں ۔ وہ سیاسیات میں آنے سے پہلے بھی پاک بحریہ میں کموڈور کے عہدہ پر متعین تھے ۔ وہ قومی اسمبلی میں پارلیمانی سیکرٹری دفاع کی حیثیت سے اہم کردار ادا کرتے ہیں ۔



کھیم کرن
ریلوے سٹیشن
جس پر پاکستان
نے قبضہ کیا

مشرقی پاکستان کے ہیرو

انگریز نے اپنے دورِ حکومت میں انہیں فوجی خدمات کے قابل نہ سمجھا لیکن آج جب وطن کی آزادی کے تحفظ کا وقت آیا تو وہی "غیر فوجی" پاکستان کے دفاع میں پیش پیش تھے۔

کھیم کرن محاذ پر ایسٹ بنگال رجمنٹ کے جانبازوں کی شجاعت و بسالت سے بھرپور کہانی۔

وہ بہادر جنہوں نے دشمن کو ایک انچ بھی آگے بڑھنے نہ دیا بلکہ جرأت و ہمت کے لازوال مظاہرے کرتے ہوئے کئی میل بھارت کے علاقہ میں گھستے چلے گئے۔

مشرقی پاکستان! رکھ لی تو نے آن

تیرے مجاہد، تیرے سپاہی، پاک وطن کی شان
مشرقی پاکستان! رکھ لی تُو نے آن

دشمن کو ہر گام پہ تیرے رکھوالوں نے للکارا ہے
جان لیا، پہچان لیا، تو اہلِ وفا کا گہوارا ہے
تیرے جانبازوں کا ساری قوم پہ ہے احسان
مشرقی پاکستان! رکھ لی تُو نے آن

تیرے شہبازوں کی جراُت، دیکھ کے دنیا تھرائی ہے
زیست کے رُخ کو دیکھ کے گویا موت کی آنکھ بھی پتھرائی ہے
تیرے جیالوں کی ہمت پر نازاں ہے اِنسان
مشرقی پاکستان! رکھ لی تُو نے آن

راہِ وفا میں مرنے والے، آخری دم تک لڑنے والے
دشمن کی خونخوار صفوں کو چیر کے آگے بڑھنے والے
تیرے جواں ہیں فتحِ دیارِ کھیم کرن کی جان
مشرقی پاکستان! رکھ لی تُو نے آن

نواز دانش



قومی اسمبلی کے سپیکر عبدالجبار خاں ایسٹ بنگال رجمنٹ کے جوانوں سے مل رہے ہیں

اَب سے دو سال پہلے کی بات ہے کہ اس مہینے میں بنگال رجمنٹ کی ایک بٹالین کے افسر اور جوان جو آج کل قصور سیکٹر میں تعینات ہیں مغربی پاکستان میں ڈیوٹی کے تاریخی دورہ پر آئے تھے۔ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ کراچی میں ویسٹ وہارف پر میں ان کے استقبال کرنے والوں میں شریک تھا۔ بلوچ رجمنٹ کے ایک بینڈ نے بندرگاہ میں نغموں سے ان کا استقبال کیا۔ جب وہ نپے تُلے قدموں کے ساتھ بحری جہاز "سفینۂ عرب" سے اُتر رہے تھے تو ان کے چہروں پر فخر اور عزم و استقلال کے جذبات اور اثرات اس قدر نمایاں تھے کہ ہر شخص محسوس کرتا اور دیکھ سکتا تھا۔ جب اُنھوں نے اسٹیشن کمانڈر سے مصافحہ کے لیے وہارف پر صف بندی کی تو معلوم ہوتا تھا کہ دُنیا ان کی ٹھوکروں میں ہے۔

وہ فخر و مباہات کا مجسمہ نظر آتے تھے۔ فتح مندی کے جذبات سے سرشار تھے۔ سربلندی کے نغمے ان کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ خُدا نے ان کے لیے مادرِ وطن کے دفاع کا عظیم کردار مقدر کر دیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی راستہ ہموار کر دیا تھا کہ انھیں عزت نصیب ہو کیونکہ اُنھوں نے لاہور کے لیے لڑائی کے دوران میدانِ کارزار میں نہایت اہم مقامات میں ایک مقام کے دفاع کا فرض انجام دیا۔

میدانِ کارزار میں حد درجہ شجاعت اور فرائض سے غیر معمولی شغف کے ذریعہ اُنھوں نے دونوں بازوؤں کے درمیان اٹوٹ خونی رشتے کو مزید مستحکم کر دیا اور ثابت کر دیا کہ اگرچہ

جغرافیائی اعتبار سے دونوں بازو ایک دُوسرے سے بہت فاصلے پر واقع ہیں لیکن اس جغرافیائی بُعد اور دُوری کے باوجود اگر مادرِ وطن کو کوئی بیرونی خطرہ درپیش ہو تو فردِ واحد اور مستحکم چٹان کی طرح دونوں بازو متحدہ طور پر دُشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

مشرقی بنگال رجمنٹ خالص پاکستانی رجمنٹ ہے جو آزادی کے بعد قائم ہوئی اسے اپنے وجُود میں آنے پر اور اس حقیقت پر فخر ہے کہ اس نے کبھی کوئی غیر مُلکی جھنڈا یا نشان نہیں اُٹھایا۔

۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو قائدِ اعظم نے ڈھاکہ میں اس رجمنٹ کی تقریبی پریڈ دیکھی تھی اور معائنہ کیا تھا، اس تاریخی موقع پر بابائے ملّت نے اس نئی رجمنٹ کے پیشہ ورانہ معیار کی زبردست تعریف کرتے ہُوئے اس کے افسروں اور جوانوں سے یہ الفاظ کہے تھے۔

”آپ نے اِس قدر مختصر عرصہ میں جو کامیابی حاصل کی ہے اس سے میں بہت متاثر ہُوا ہوں۔ اگر آپ آنے والے ایام میں اِسی جذبہ اور جوش سے کام کرتے رہے تو مجھے بھروسہ ہے کہ فوجی سپاہیوں کی حیثیت سے آپ کسی سے کم نہیں ہوں گے۔

غیر مُلکی حکومت کے زمانہ میں آپ کو غیر عسکری شمار کیا جاتا تھا۔ یہ آپ کا اپنا مُلک ہے اور آپ کی اپنی مملکت ہے اور اب آپ کا کام ہے کہ اپنی قدر و قیمت ثابت کریں۔“

مشرقی بنگال رجمنٹ نے نہ صرف وہ مقصد حاصل کر لیا جو قائدِ اعظم نے اس کے لیے متعیّن کیا تھا بلکہ وہ اس سے بھی آگے بڑھ چکی ہے۔ مغربی پاکستان کے میدانوں میں آگ اور خُون کے طُوفان سے پہلی مرتبہ گزر کر اس نے پُوری طرح عسکری اور پیشہ ورانہ بلوغت ظاہر کر دی ہے۔ اور یہ حقیقت ثابت کر دی کہ وہ فوج کی قدیم رجمنٹوں کے برابر آگئی ہے۔ سترہ دن کی خوفناک جنگ سے نمٹ کر بنگال کے شیر ایسی بٹالین کی حیثیت سے نمودار ہُوئے ہیں جس نے بہادری کے سب سے زیادہ اعزازات حاصل کئے۔ وہ میدانِ کارزار میں جُرأت اور بہادری کے مظاہرہ پر دو ستارہ جُرأت اور ۹ تمغۂ جُرأت کے حصُول کا فخر سے ذکر کر سکتے ہیں۔ انھوں نے دُشمن پر ہر جگہ اور ہر موقع پر جب بھی وہ سامنے آیا جھپٹ کر حملہ کیا اور اسے ہمیشہ زبردست جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ بٹالین کے کمانڈنگ آفیسر نے مجھے بتایا کہ جب بھی دُشمن آیا اسے بھاری نقصانات اُٹھا کر گھبراہٹ کے عالم میں واپس ہی بھاگنا پڑا۔ جب کبھی اور جہاں بھی اس نے جرأت اور ہمت دکھانی چاہی

وہاں ہم پہلے سے ہی اس کے منتظر ہوتے تھے۔ ہم نے اسے میدان میں ایک انچ بھی بڑھنے نہیں دیا۔ جوابی کارروائی کی اور اسے ایسے مؤثر طریقہ سے روکا کہ ایک دفعہ دھوکہ سے جہاں گھس آیا تھا اسے مجبوراً اسی جگہ ٹھہرنا پڑا اور اسے یہ صورتِ حال اس عالم میں پیش آئی جبکہ وہ عددی اعتبار سے ہم پر فوقیت رکھتا تھا۔ اس کے پاس گولہ باری اور فائرنگ کے لیے زبردست طاقت تھی جو اس نے ہمیں اپنے راستے سے ہٹانے کے لیے بے دریغ اور اندھا دُھند استعمال کی جس انداز اور جس طریقہ سے دُشمن نے ہم پر ہر قسم کی آتش باری آزمائی وہ ہر کسی کے بس کا کھیل نہیں اس نے گولہ باری سے میدان کو دھواں دھار کر دیا اور خاک دھول کے بادل اڑا دیئے۔ مگر نہ تو کسی فوجی ٹھکانہ کو نشانہ بنا سکا نہ ہمارے جوانوں کو کوئی خاص نقصان پہنچا سکا۔

بٹالین کے گٹھے ہوئے جسم والے صوبیدار میجر نے بھی یہی رائے ظاہر کی کہ دُشمن گولہ باری اور نشانہ بازی کے معاملہ میں اناڑی ہے اور کہا" وہ خاک دھول اُڑانے میں تو خاصے ماہر ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اپنی توپوں سے نشانہ لینا شاید ہی انھیں آتا ہو، انھوں نے گولہ بارُود کس بُری طرح ضائع کیا، سچی بات یہ ہے کہ ان کے پاس ضائع کرنے کے لیے گولہ بارُود تھا بھی بہت۔"

ایک نوجوان افسر نے کہا" دُشمن نے اس لڑائی میں اس قدر گولہ باری کی ہے کہ وہ یقیناً آسانی کے ساتھ العالمین کے پُورے محاذ پر گولہ باری سے آگے بڑھ گئی ہوگی، فوجی تاریخ میں اس قدر گولہ باری کی چند ہی مثالیں ملیں گی کہ پاور سے اس قدر کم و معمولی نتیجہ اور مقصد حاصل ہُوا ہو۔"

نوجوان افسر نے جو کچھ کہا اس کی تصدیق و توثیق کے لیے کسی کو زیادہ دُور جانے کی ضرورت نہیں پڑتی، اطراف کا دیہاتی علاقہ اس امر کا شاہد ہے کہ بھارتی توپچیوں نے فائر پاور کا بہت ہی غلط استعمال کیا۔ ایک مسجد جس کی محراب کے پرخچے اُڑ گئے خاموش کھڑی دُشمن کے اندھے غیظ و غضب کی شہادت دے رہی تھی، گاؤں کا دروازہ بھارتی گولیوں کے زخم کھائے اب بھی سر اُٹھائے کھڑا تھا۔

درختوں کے جُھنڈ بالکل جل کر خاک ہو چکے تھے اور زمین پر درختوں کی شاخیں تنے اور جھاڑیاں میدان میں جل بھن کر اس طرح بکھرے اور پھیلے پڑے تھے جیسے جنگل میں آگ لگنے سے تباہی آئی ہو۔ یہ افسوسناک نظارہ تھا اور بھارتیوں نے شہری ٹھکانوں کو نشانہ بنانے

کے جس جنون کا مظاہرہ کیا اس کا صاف صاف ثبوت تھا وہ یہ سمجھتے تھے کہ اس طرح سے وہ شہریوں کے حوصلے پست کر دیں گے اور شہری آبادی خلفشار کا شکار ہو جائے گی لیکن وہ اپنے کھیل میں بہت ہی بُری طرح ناکام رہے کیونکہ ان کی توپوں کی زبردست گولہ باری اور اس کے ذریعہ شہری املاک کو نقصان پہنچنے کے باوجود سرحدی دیہات کے لوگ وہیں رہے اور بھارتی توپ خانہ کی غوغا آرائی بکتر بند دستوں اور پیدل فوج کے غل شور کی ذرہ برابر پروا کئے بغیر اپنا روزمرّہ کا کام کرتے رہے۔

بٹالین کے کمانڈنگ آفیسر نے بتایا کہ ایک ہزار پونڈ کے وزنی بم تو نہیں گرائے لیکن دُشمن نے فضا اور زمین سے بمباری اور گولہ باری کر کے آتشبازی کا پُورا جہنم جھونک دیا تھا۔ ایک ایک دن میں ان کے فضائی بیڑے کے طیارے کئی کئی بار آتے، بمباری کرتے اور گولیاں برساتے تھے غالباً بھاری بم اُنھوں نے اس لیے نہیں برسائے تھے کہ ان کا ارادہ تھا کہ جو علاقہ وہ حاصل کرنا چاہتے تھے اسے جُوں کا تُوں حاصل کرنے کا مقصد پُورا ہو جائے۔

نتیجہ کے طور پر دُشمن نے اِس علاقہ پر اپنا پُورا زور لگا دیا ساری طاقت صرف کر دی، ۸ ستمبر کی صبح سے قبل آگے بڑھنے کے وقت سے لے کر فائر بندی کے دن تک اس علاقہ پر دُشمن بڑھ چڑھ کر سامنے سے اور اطراف سے حملے کرتا رہا۔ جس رفتار سے اور جس مقدار اور تعداد میں دُشمن نے اس مہم میں سازو سامان اور آدمی جھونکے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی علاقے میں پاؤں ٹکانے کے لیے جگہ کے حصول کے واسطے وہ کسی قیمت کو زیادہ بڑی نہیں سمجھتا تھا اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے جوانوں نے نہ صرف دُشمن کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیے بلکہ اسے سرحد کے پار دُوسری طرف کافی دُور تک دھکیل دیا، دُشمن کو جو شکستیں نصیب ہوئیں ان سے اس کے ہر طبقہ میں ایسی مایوسی اور بے دلی پھیلی اور اس قدر ہمت پست ہوئی کہ ان کے اپنے پاس ہمارے مُقابلہ کے لیے جُرأت ہی رفو چکر ہو گئی اُنھوں نے ہر مرتبہ اپنے توپخانے کی بھاری گولہ باری کی اوٹ میں آگے بڑھنے کی کوشش کی ان کی تعداد ہمیشہ ہم سے تین گنا اور چار گنا ہوتی تھی ہماری اگلی مبصروں کی چوکیوں سے اطلاعیں ملتی تھیں کہ دُشمن کی فوجوں میں ڈسپلن نہیں اور وہ بہت ہی بھوکی نظر آتی ہیں۔

جب میں کمانڈنگ آفیسر سے باتیں کر رہا تھا تو یہ محسوس کر رہا تھا کہ میرا دل فخر سے پھولا جا رہا ہے۔ یہ دو سال کے بعد کی بات تھی کہ میں ایک مرتبہ پھر بنگال کے شیروں کے ساتھ تھا اور اس خوش قسمتی کے موقع کے ملنے پر اپنی قسمت کے ستاروں کا ممنون ہوں، کراچی میں ویسٹ وہارف پر جب وہ جہاز سے اتر رہے تھے وہ خاکی وردی میں ملبوس استقبال کے لیے تیار تھے لیکن یہاں میدانِ کارزار میں ان کی وہ تقریبی زمانہ امن کی سی کیفیت تو نہیں تھی، ہاں وہ زیادہ چاق و چوبند سخت اور خوش و خرم نظر آ رہے تھے۔

درختوں کے سائے میں واقع بٹالین کے ہیڈ کوارٹرز میں مشرقی بنگال رجمنٹ کے جوان اور افسر اپنے فرائض اس طرح آسانی، تندہی اور خود اعتمادی سے انجام دیتے پھر رہے تھے جیسے وہ ایسے فوجی سپاہی ہیں جو مدّتوں جنگ کی چکّی میں پستے رہے ہوں۔ بھارت کا پاکستان کے خلاف بزدلانہ اور جارحانہ حملہ اگرچہ سترہ دن جاری رہا اور پاکستان نے جوابی کارروائی کی لیکن اس بھارتی چڑھائی نے فوجیوں سے جس قدر قربانیاں طلب کیں اور جو کچھ انھوں نے کارنامے انجام دیے۔ کسی عالمی جنگ میں نہ ایسی قربانیاں طلب ہوئیں اور نہ فوجیوں نے اس سے زیادہ شاندار کارنامے انجام دیے۔ یہ ایسی جنگ تھی جس میں ہر ایک فوجی کو گہری ذاتی دلچسپی تھی اور وہ ایسی دلچسپی تھی جو پیشہ ور فوجی سے متوقع نہیں ہوا کرتی۔ اس لیے یہ جنگ ایک عظیم محبِّ وطن کی حیثیت سے اور ایسے جوش و جذبے میں مدہوش رضا کار کی طرح لڑی جو دشمن کے حملے سے وطن کو بچانے کے لیے ہر شے قربان کرنے کو تیار رہا۔ اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ مشرقی بنگال رجمنٹ کے فوجی دشمن سے لڑنے اور اپنی اہلیت، قابلیت اور بہادری ثابت کر دی۔

جب میں بٹالین کے ہیڈ کوارٹرز میں کھڑا اطراف کی خندقوں اور مورچوں میں گٹھیلے جسم والے مشرقی پاکستانیوں کو فخر کے ساتھ دیکھ رہا تھا تو ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ہوا کی سرسراہٹ کے علاوہ ماحول بالکل خاموش تھا۔ ہوا چلنے سے مکئی کے بھٹوں کے پتے آہستہ آہستہ ہل کر آواز پیدا کر رہے تھے چاروں طرف میلوں پھیلے ہوئے سبزہ زاروں کے کھیت نغمے بکھیرنے کو تیار نظر آتے تھے۔ نہر کے کنارے کے ساتھ ساتھ خودرو اُگی ہوئی اونچی گھاس میں ہوا کے گزرنے سے دھیمی دھیمی آواز پیدا ہو رہی تھی۔ وہ خاموشی کے تاثر کو اور گہرا بنا رہی تھی۔ میدان

کے آخر میں سرے پر ایک لکڑی کا پُل دکھائی دے رہا تھا۔ اتفاق سے یہی پُل وہ مقام ہے جہاں بٹالین نے جنگ کے دوران دُشمن سے خوفناک لڑائی لڑی۔ لیکن اب آس پاس کے پھیلے ہوئے پرسکون ماحول میں یہ پُل جس طرح کھڑا تھا اس سے منظر کی تکمیل ہو رہی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سیّاحوں کے لیے کسی پوسٹر کا سین ہے۔ یہ حسین و دلفریب منظر ایسا تھا کہ آدمی اس میں کھو جائے مگر ایکا ایکی پس منظر میں گولہ باری کی آوازوں سے یہ طلسم ٹوٹ گیا۔

معلوم ہوا کہ یہ دُشمن تھا جو فائر بندی کی متعدد خلاف ورزیوں میں سے ایک اس وقت انجام دے رہا تھا۔ کمانڈنگ افسر نے کان چھُو کر مسکراتے ہوئے کہا "دیکھا جناب یہ خاموشی اور سکون کس قدر مغالطہ انگیز ہے۔ اپنی روایت کے مطابق توپ خانے کی آڑ میں اچانک حملے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ لیکن وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے — کیونکہ ہمارے فوجی ایسی جگہوں پر تھے اور اسلحہ ایسے مورچوں پر تھے کہ دُشمن خواہ کتنا ہی چالاک ہو اچانک حملے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

ہیڈ کوارٹر میں گفتگو کے بعد کمانڈنگ افسر مجھے گاڑی میں گھمانے لے گیا اور اپنی کمپنی کے مورچے دکھائے اس طرح مجھے جوانوں کو مورچوں میں دیکھنے اور ان سے مل کر باتیں کرنے کا بہترین موقع ملا۔ کئی ہفتوں کی جنگ سے ان کے چہرے تمازت کے باعث سُرخ ہو گئے تھے اور جسم سخت ہو گئے تھے۔ تاہم وہ ہر وقت دُشمن کے مقابلے کے لیے مستعد اور چوکنّے نظر آتے تھے۔

وہ رجمنٹ کے مقولے یعنی "شان و شوکت، طاقت اور تیزی کے ساتھ اقدام" کے مکمل مجسّمے نظر آتے تھے۔ یہ بالکل یقینی بات ہے کہ اگر کبھی دُشمن نے اُنھیں چیلنج کرنے کی غلطی کی تو وہ اسے چیر پھاڑ کر پھینکنے کے لیے حقیقی شیروں کی طرح اُٹھ کھڑے ہوں گے۔

مشرقی بنگال رجمنٹ کے ایک ایک جوان نے ویسے تو ہر مرحلے پر جرأت و بہادری کے بے پناہ جوہر دکھائے، ان بہادرانِ صف شکن کی شجاعت و بسالت پر تاریخ رقص کرے گی لیکن یہ موقع نہ تو ہر فرد کی جرأت و بہادری کی داستان بیان کرنے کا ہے اور نہ ہی ایسا ممکن ہے، اس لئے چند ایک بہادروں کی دلیری کا ذکر کیا جاتا ہے، یہ نمونہ مشتے از خروارے ہے۔ ان کے مطالعے سے پتہ چلے گا کہ پاکستان کے دونوں حصوں کے جوانوں کی شجاعت و بسالت اور ان میں عسکری

صلاحتیں کس حد تک عظیم ہیں، حقیقت تو یہ ہے کہ صوبیدار عظیم خاں ہوں یا سپاہی امین اللہ حوالدار عطا اللہ خاں ہوں یا سپاہی ابوالہاشم، ہر کسی نے اپنے اپنے محاذ پر دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور یہ ثابت کر دیا کہ توپوں کی گھن گرج ہو یا طیاروں کی بمباری وہ کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے۔

صوبیدار عظیم خان (ستارہ جرأت)

صوبیدار عظیم خاں پاک فوج میں جونیر کمیشنڈ آفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے پلاٹون کی کمان اس وقت سنبھالی جب کہ اس کا پلاٹون کمانڈر دشمن کے بزدلانہ حملہ کو پسپا کرنے کی زبردست جد وجہد کرتے ہوئے زخمی ہو گیا تھا۔ اسے ۱۰ سے ۱۶ ستمبر کے دوران صوبیدار عظیم خاں کی پلاٹون پر چھ گنا زیادہ بڑی تعداد سے دشمن نے پے درپے زبردست حملے کئے جس کے ساتھ ساتھ راکٹوں اور بموں کے ذریعے ہوائی حملہ بھی کیا گیا اور توپوں سے گولہ باری کی گئی۔ یہ زبردست حملہ دن رات جاری رہا۔ اس مختصر سی پلاٹون کی کمان کرتے ہوئے اس شکل میں صوبیدار عظیم نے غیر معمولی جرأت وہمت، مثالی قیادت اور وطن کے لئے اپنا فرض انجام دینے کی روایت کا مظاہرہ کیا۔ ایسے وقت میں جب کہ کھانے پینے اور سونے تک کا ہوش نہ تھا اور نہ مہلت ہی انہوں نے اپنے حوصلے بلند رکھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صوبیدار عظیم کے پلاٹون کا ہر فوجی اپنی جگہ ایک چٹان بن گیا۔ صوبیدار کی غیر معمولی شجاعت نے انہیں دشمن کے لئے ناقابل تسخیر چٹان بنا دیا تھا چنانچہ اس پلاٹون نے دشمن کو ایک انچ زمین پر بھی قبضہ کرنے نہ دیا اور اسے بھاری نقصان پہنچایا۔

صوبیدار محمد علی (ستارہ جرأت)

ایسٹ بنگال رجمنٹ کے صوبیدار محمد علی کو غیر معمولی شجاعت کے مظاہرہ پر ستارہ جرأت دیا گیا ہے۔

دشمن نے جب ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو پاکستان پر حملہ کیا اس وقت جونیر کمیشنڈ آفیسر صوبیدار محمد علی اپنی کمپنی کے پلاٹون کمانڈر تھے اس تاریخ سے ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء تک صوبیدار محمد علی کی پلاٹون نے بے مثال شجاعت اور دلیری سے دشمن کے بھاری حملوں کا مقابلہ کیا۔ راکٹوں اور بموں سے دن رات شدید حملے ہوتے رہے۔ توپیں گولے برساتی رہیں دشمن بھاری تعداد میں ہونے کے باوجود ٹینک بھی لے آیا تھا گیارہ

دنوں تک آگ اور خون کے اس سمندر میں صوبیدار محمد علی نے نہایت دلیری اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیا۔ ٹھنڈے دل و دماغ سے وہ اپنے فرض کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ان کی اس بہادری سے متاثر ہو کر ان کی پلاٹون کے فوجیوں نے دشمن کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا اور وطن کے دفاع میں چٹان کی طرح جم گئے۔ اس پلاٹون نے دشمن کو خاصا نقصان پہنچایا تھا۔

حوالدار عطاالرحمٰن (تمغۂ جرأت)

ایسٹ بنگال رجمنٹ کے نان کمیشنڈ آفیسر حوالدار عطاالرحمٰن کو دورانِ جنگ غیر معمولی کارنامہ انجام دینے پر تمغۂ جرأت دیا گیا ہے حوالدار عطاالرحمان، دشمن نے ۶ ستمبر کی صبح کو جب چوروں کی طرح پاکستان پر حملہ کیا اس وقت اپنی کمپنی کے ایک پلاٹون کے کمانڈر تھے۔ اس پلاٹون کو دشمن کے زبردست دباؤ اور ہلاکت خیز حملوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ۶ ستمبر سے ۹ اور ۱۰ ستمبر کی درمیانی رات تک دشمن نے جنگ کی شدید ترین شیلنگ کی۔ اس کے ساتھ بری فوجوں کا حملہ بھی دن رات شدت اختیار کرتا گیا لیکن دشمن کے بڑی تعداد میں ہونے اور خونریز حملے کرنے کے باوجود حوالدار عطاء الرحمٰن نے ان مشکل حالات میں جرأت و ہمت اور عزم و حوصلہ کا غیر معمولی مظاہرہ کرتے ہوئے ایک کارنامہ انجام دیا اور دشمن کے ہر حملے کو ناکام بنا دیا انہوں نے دشمن کو زبردست جانی نقصان بھی پہنچایا ۹ اور ۱۰ ستمبر کی درمیانی رات کو دشمن نے حوالدار عطاءالرحمٰن کی پلاٹون پر بہت بڑا حملہ کیا۔ لیکن بہادر فوجوں نے اسے بھی پسپا کر دیا۔ اس موقع پر غیر معمولی شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شدید زخمی ہو گئے ان کی اس بے جگری اور دلیری نے ان کی اس پلاٹون کے فوجیوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور انہوں نے قدم قدم پر دشمن کے دانت کھٹے کر دیے اور اس حملے کو بری طرح پسپا کر دیا۔

نائیک تاج الاسلام (شہید) تمغۂ جرأت

ایسٹ بنگال رجمنٹ کے نائیک تاج الاسلام شہید کو ان کے کارنامے پر تمغۂ جرأت دیا گیا ہے۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو نائیک تاج الاسلام اپنی کمپنی کے پلاٹون کے ساتھ مشین گن دستہ کے

کمانڈر کی حیثیت سے دشمن کی کمک کا راستہ روک کر مورچہ پر ڈٹ گئے۔ تقریباً گیارہ بجے ان کی پلاٹون پر دشمن کی ایک پوری ڈویژن نے جو ٹینکوں اور بھاری اسلحہ سے لیس تھی تین طرف سے بھرپور حملہ کیا اور ان کی پلاٹون پر توپخانہ سے بھاری گولہ باری کی۔ دشمن زبردست گولہ باری اور اس علاقے میں کھڑے ہوئے سرکنڈوں کی آڑ میں چھپا ہوا نائیک تاج الاسلام شہید کی پلاٹون کے بالکل نزدیک پہنچ گیا۔ دشمن نے اس بہادر پلاٹون کو اپنے گھیرے میں لے لیا مگر جونہی دشمن سامنے آیا نائیک تاج الاسلام شہید نے اپنی مشین گن سنبھال کر دشمن پر بے جگری سے حملہ کر دیا اور اسے زبردست جانی نقصان پہنچایا۔ نائیک تاج الاسلام (شہید) کے اس بھرپور حملے سے ان کے پلاٹون کے سامنے اور دائیں جانب دشمن کا گھیرا ٹوٹ گیا۔ لیکن اب دشمن نے بائیں جانب سے اس بہادر پلاٹون پر زبردست حملہ کر دیا اور وہ انتہائی خطرناک حد تک پاک جانبازوں کے دستہ کے نزدیک پہنچ گیا۔ تاج الاسلام نے اس زبردست خطرے کو محسوس کرتے ہوئے اچانک اپنی مشین گن کا دہانہ بائیں جانب کھول دیا اور دشمن کو زبردست نقصان پہنچانا شروع کیا اسی دوران دشمن کی ایک مشین گن کا ایک پورا راؤنڈ بہادر نائیک تاج الاسلام کے سینے پر لگا۔ اس مہلک زخم کے باوجود تاج الاسلام نے انتہائی عزم اور حوصلے سے کام لیتے ہوئے دشمن کا قتل عام جاری رکھا۔ دشمن نے اس قتل عام سے گھبرا کر زبردست طاقت اور تعداد کو کام میں لا کر اس عظیم سپاہی کو نشانہ بنایا اور شہید کر دیا لیکن اس کے باوجود نائیک تاج الاسلام نے اپنی مشین گن نہیں چھوڑی اور دشمن کی دو کمپنیوں کا صفایا کر کے اپنی پلاٹون کو دشمن کے گھیرے سے صاف بچ نکلنے کا موقع فراہم کیا اس نان کمیشنڈ آفیسر کی بے لوث فرض شناسی اور دشمن کی کئی گنا طاقت کا مقابلہ کرتے ہوئے اعلیٰ ذمہ داری اور اس سے بھی زیادہ یقینی موت کے سامنے انتہائی عزم و ہمت اور شجاعت کے مظاہرے نے اس کی پلاٹون کو دشمن سے بچایا۔ ورنہ یقینی طور پر اس کی پلاٹون دشمن کا شکار بن جاتی نائیک تاج الاسلام نے اعلیٰ ترین شجاعت عظیم قربانی اور فرض شناسی کی ایسی مثال قائم کی ہے جو نہ صرف اس کی اپنی بٹالین بلکہ پوری فوج کے لئے قابل تقلید اور باعثِ افتخار ہے۔ ایسٹ بنگال رجمنٹ کے بہادر پاکستانی نائیک تاج الاسلام پر فخر کرتے ہیں اور جب بھی باہمی گفتگو ہوتی ہے تو وہ اس کی بہادری کی مثالیں دے کر اُسے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

حوالدار ظہیر الحق پٹھان (تمغہ جرأت)

ایسٹ بنگال رجمنٹ کے حوالدار ظہیر الحق پٹھان کو جنگ کے دوران غیر معمولی کارنامہ انجام دینے پر تمغہ جرأت دیا گیا ہے۔ دشمن نے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شام کے ۴ بجے ٹینکوں کے ساتھ کمپنی کی دفاعی پوزیشن پر زبردست حملہ کیا۔ دشمن دراصل اس پل پر قبضہ کرنا چاہتا تھا جسے ہتھیا لینے کے بعد وہ عام شاہراہوں کے ذریعہ اپنی پیشقدمی تیزی کے ساتھ جاری رکھ سکتا تھا۔ کمپنی کی پوزیشن پر فائرنگ کی زبردست بوچھاڑ کردی گئی اور دشمن کے ٹینکوں نے پل کے بے حد قریب آکر دفاعی مورچوں پر سخت گولہ باری کی۔ حوالدار ظہیر الحق پٹھان ۱۰۶ ایم ایم مکوائل لیس رائفل ڈیٹچ منٹ کی کمان کر رہے تھے اور یہ دستہ ٹینکوں کی زد میں آنے والے علاقہ کی حفاظت کے لئے متعین تھا۔ انہوں نے دشمن کے ایک ٹینک کو الجھا دیا۔ لیکن اس طرح وہ خود قریب پہنچ جانے والے ٹینکوں کی زبردست گولہ باری میں گھر گئے۔ حوالدار نے فوری طور پر ایک اور زیادہ مناسب فائر پوزیشن سنبھال لی اور یہاں انہوں نے دشمن کے ایک ٹینک کو زبردست نقصان پہنچا کر اسے بدحواسی میں بھارتی سرحد کی طرف بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ یہی دوسرے ٹینکوں کے ساتھ بھی ہوا جو تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ حوالدار ظہیر الحق پٹھان کے فوری اور دلیرانہ اقدام نے جو انہوں نے زندگی کے لئے خطرہ مول لے کر کیا تھا دشمن کے ٹینکوں کو نہ صرف آگے بڑھنے سے روک دیا بلکہ اسے تباہ کر دیا۔

نائیک منیر الحق (تمغہ جرأت)

ایسٹ بنگال رجمنٹ کے نائیک منیر الحق کو بہادرانہ کارنامے پر تمغہ جرأت دیا گیا ہے۔ ۷ اور ۸ ستمبر ۶۵ء کی درمیانی رات کو دشمن نے زبردست فائرنگ اور تعداد کے دباؤ سے ہمارے دفاعی مورچوں کو تباہ کرنے کی ناکام کوشش کی اس حملے میں توپوں سے شدید گولہ باری کی گئی۔ حملہ آوروں کی تعداد دفاع کرنے والے کے مقابلے میں پانچ گنی زائد تھی اس حملے کے وقت نائیک منیر الحق اگلے مورچے پر مشین گن ڈیٹچ منٹ کمانڈ کر رہے تھے۔ دشمن کی فوج کی تعداد چار گنی تھی۔

دشمن ہمارے دفاعی مورچوں کے بالکل قریب پہنچ گیا اس کی بھاری تعداد سے سخت دباؤ پڑ رہا تھا۔ لیکن منیر الحق نے حوصلہ ہارے بغیر دشمن کا مقابلہ جاری رکھا اور اس پر اپنی مشین گن سے ٹھیک ٹھیک نشانے لگائے۔ حالانکہ دشمن کے قریب ہونے اور سخت فائرنگ سے ان کی جان کو زبردست خطرہ تھا وہ زخمی ہوئے اور شہید ہو کر مشین گن پوسٹ پر گر پڑنے تک بے جگری سے دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ لیکن شہادت سے قبل انہوں نے دشمن کی ایک پلاٹون کو ختم کر دیا تھا اور باقی کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ جائیں موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نائیک منیر الحق نے جس عزم و شجاعت اور بے غرضانہ اعلےٰ کردار کا مظاہرہ کیا اس نے دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا اور ان کے اس اعلےٰ کردار سے ان کے تمام ساتھی فوجیوں میں ایک نئی لہر دوڑ گئی۔

سپاہی امین اللہ (موجودہ لانس نائیک (تمغۂ جرأت)

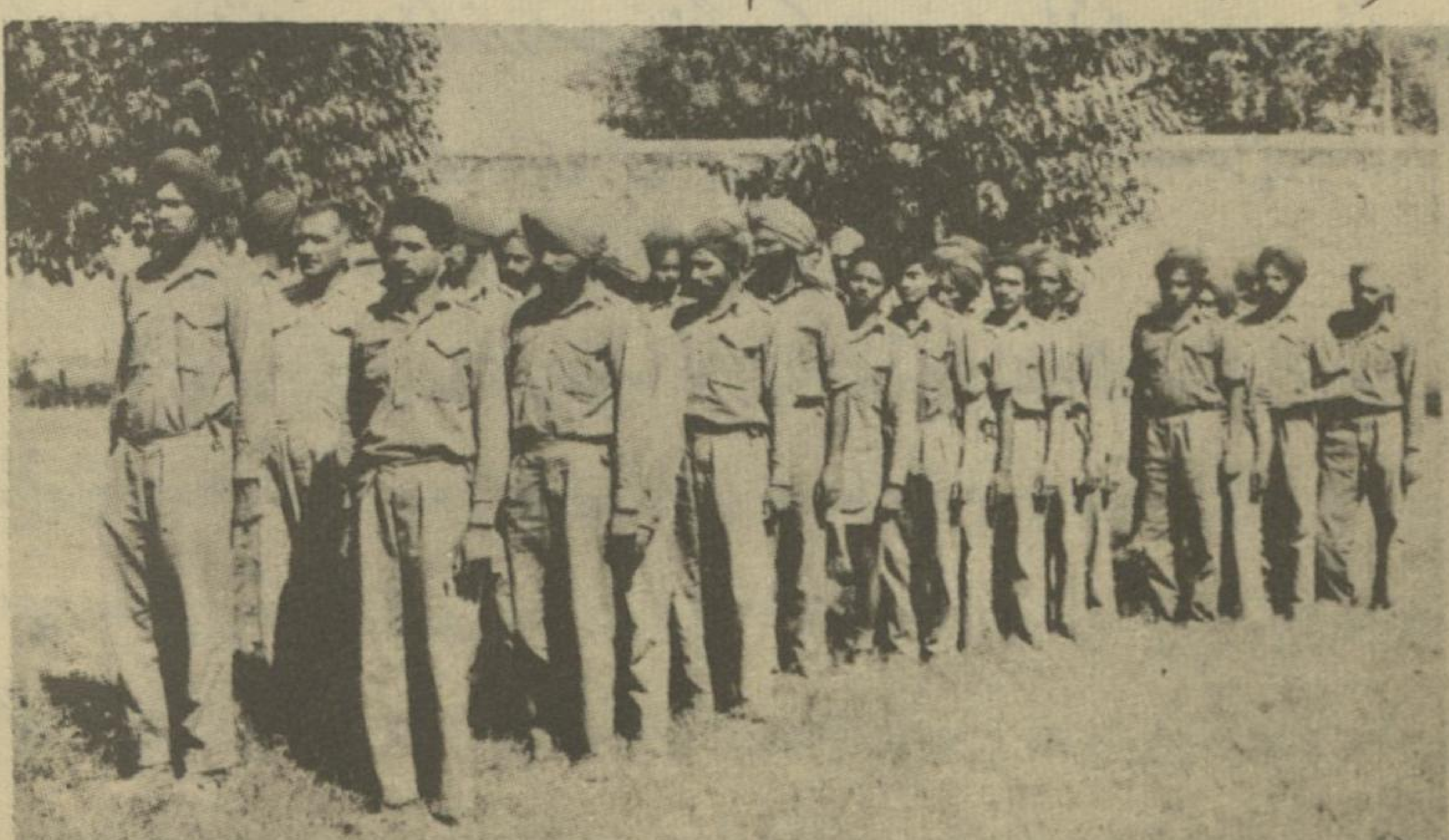
ایسٹ بنگال رجمنٹ کے سپاہی امین اللہ کو تمغہ جرأت دیا گیا ہے۔ ۱۰ ستمبر کی درمیانی رات کو ایک انتہائی ہولناک جنگ کے دوران حوالدار عطاء الرحمٰن جو اس پلاٹون کی کمان کر رہے تھے جس میں سپاہی امین اللہ موجود تھے شدید زخمی ہو کر ایک غیر محفوظ پوزیشن پر کھلے میدان میں گر پڑے توپوں کی زبردست گولہ باری اور چھوٹے اسلحہ کی زبردست فائرنگ میں انہیں اٹھا کر واپس لانا تو ناممکن تھا اس کی صرف ایک ہی صورت تھی کہ نہر میں تیر کر انہیں بچایا جائے حالانکہ یہ بھی یقینی موت کے مترادف تھا اس لئے کہ زبردست فائرنگ کے علاوہ نہر میں پانی بھی اپنی پوری رفتار سے بہہ رہا تھا اس صورت حال میں سپاہی امین اللہ نے اپنے زخمی پلاٹون کمانڈر کو اپنی پشت پر لیا اور نہر کو تیر کر پار کرنے کے بعد انہیں محفوظ جگہ پر پہنچایا۔

بلاشبہ اگر سپاہی امین اللہ یہ کارنامہ انجام نہ دیتے تو ان کے پلاٹون کمانڈر بھی امداد کے بغیر پڑے رہنے کی وجہ سے ممکن ہے زخموں سے جانبر نہ ہونے پاتے۔ سپاہی امین اللہ نے اپنے ساتھیوں کے لئے جس ہمدردانہ جذبہ کا مظاہرہ کیا اور فرض پورا کرنے میں جس اعلیٰ کردار کا ثبوت دیا ہے وہ دوسروں کے لئے قابل تقلید ہے۔

سپاہی حشمت اللہ (موجودہ یو ایل نائیک تمغۂ جرأت)

سپاہی ابوالہاشم (موجودہ یو ایل نائیک) (تمغۂ جرأت)

ایسٹ بنگال رجمنٹ کے یہ دونوں سپاہی ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اسکرین کی حیثیت سے کام کرنے والے سکیشن میں تھے۔ جو ایک ایسے پل کے تحفظ اور دفاع پر متعین تھا جس پر اگر دشمن قبضہ کر لیتا تو عام شاہراہوں کے ذریعے تیزی سے پیش قدمی میں اسے آسانی ہوتی۔ ۴ بجے شام دشمن کے ٹینکوں نے زبردست گولہ باری کے دوران پل کی جانب پیش قدمی شروع کی۔ اس سکیشن نے جوابی گولہ باری کرکے دشمن کے ٹینکوں کو روک دیا۔ دشمن کا ایک ٹینک اس موقع پر بالکل قریب پہنچ گیا اور اس نے سکیشن کو تباہ کرنے کے لئے گولہ باری کی پوری طاقت استعمال کی۔ سکیشن کو پوری دفاعی پوزیشن پر واپس آنے کا حکم دیا گیا اس موقع پر سپاہی نصیرالدین جو پل سے گزر رہا تھا دشمن کی گولہ باری سے بری طرح زخمی ہو کر پل پر گر پڑا۔ یہ دیکھتے ہی سپاہی حشمت اللہ اور سپاہی ابوالہاشم یقینی موت کی پرواہ کئے بغیر تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے اپنے زخمی سپاہی کو اٹھایا اور اسے نہر کے پار لے آئے۔ اس موقع پر ان دونوں سپاہیوں نے بے لوث کردار اور غیر معمولی شجاعت کا مظاہرہ کرکے اپنے دوسرے ساتھیوں کے لئے ایک مثال قائم کردی۔



بھارت کے فوجیوں کا ایک گروپ جسے مشرقی پاکستان کے مجاہدوں نے کھیم کرن محاذ پر گرفتار کیا۔



بریگیڈیر امجد علی چوہدری



لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد خان



میجر جنرل ابرار حسین



میجر رضا خان

فاضلکا سیکٹر کے مجاہد اور غازی



نائب صوبیدار سلطان محمود



لیفٹیننٹ سعیل ٹوانہ



میجر اسلم جنجوعہ



لیفٹیننٹ کرنل جہان زیب خاں



جنرل فضل مقیم
کمانڈنٹ پاکستان
افواج مشرقی پاکستان



صوبیدار محمد سرفراز



لیفٹیننٹ فاروق نواز جنجوعہ



حوالدار محمد صادق

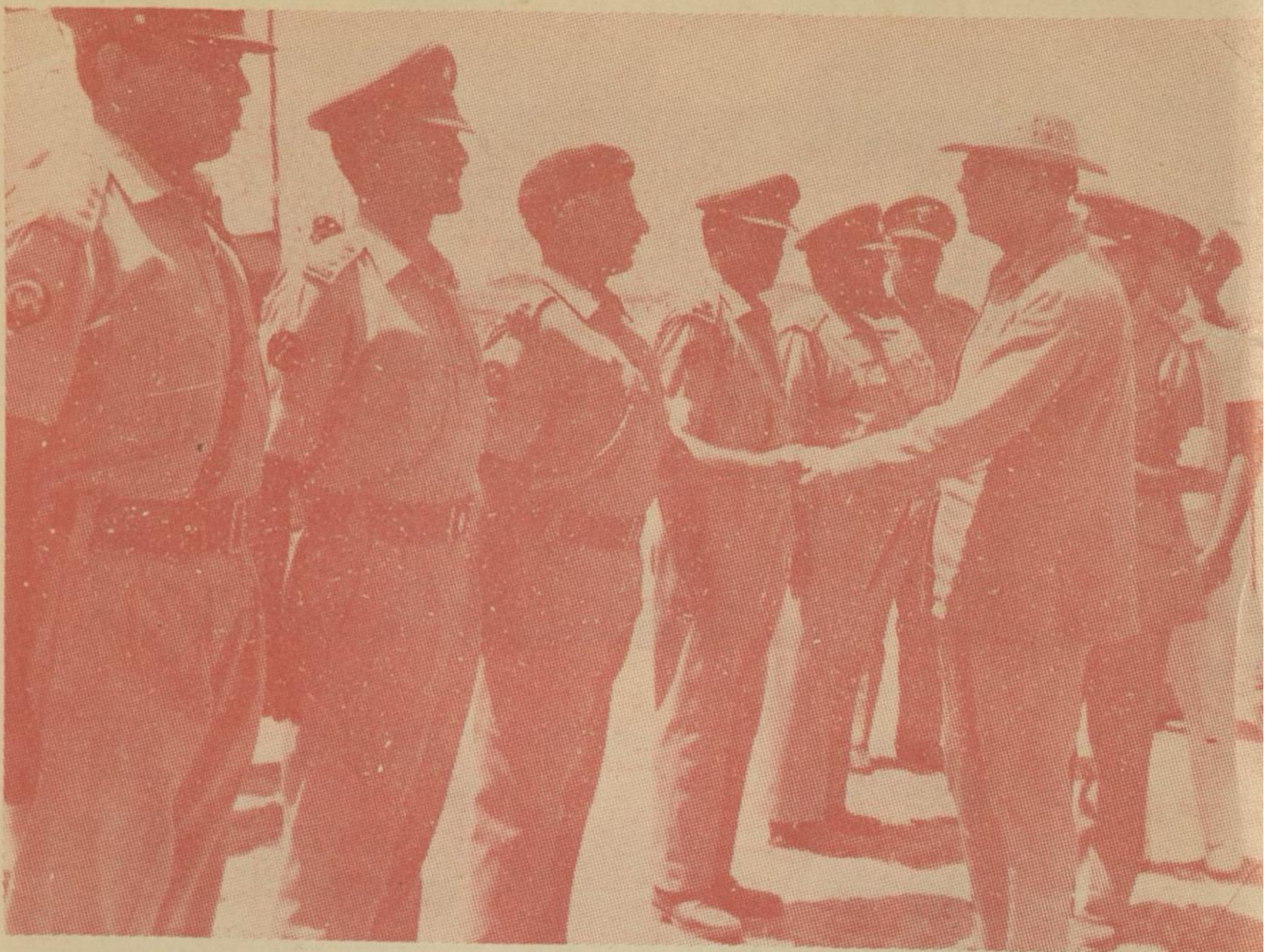


حوالدار اکبر خاں

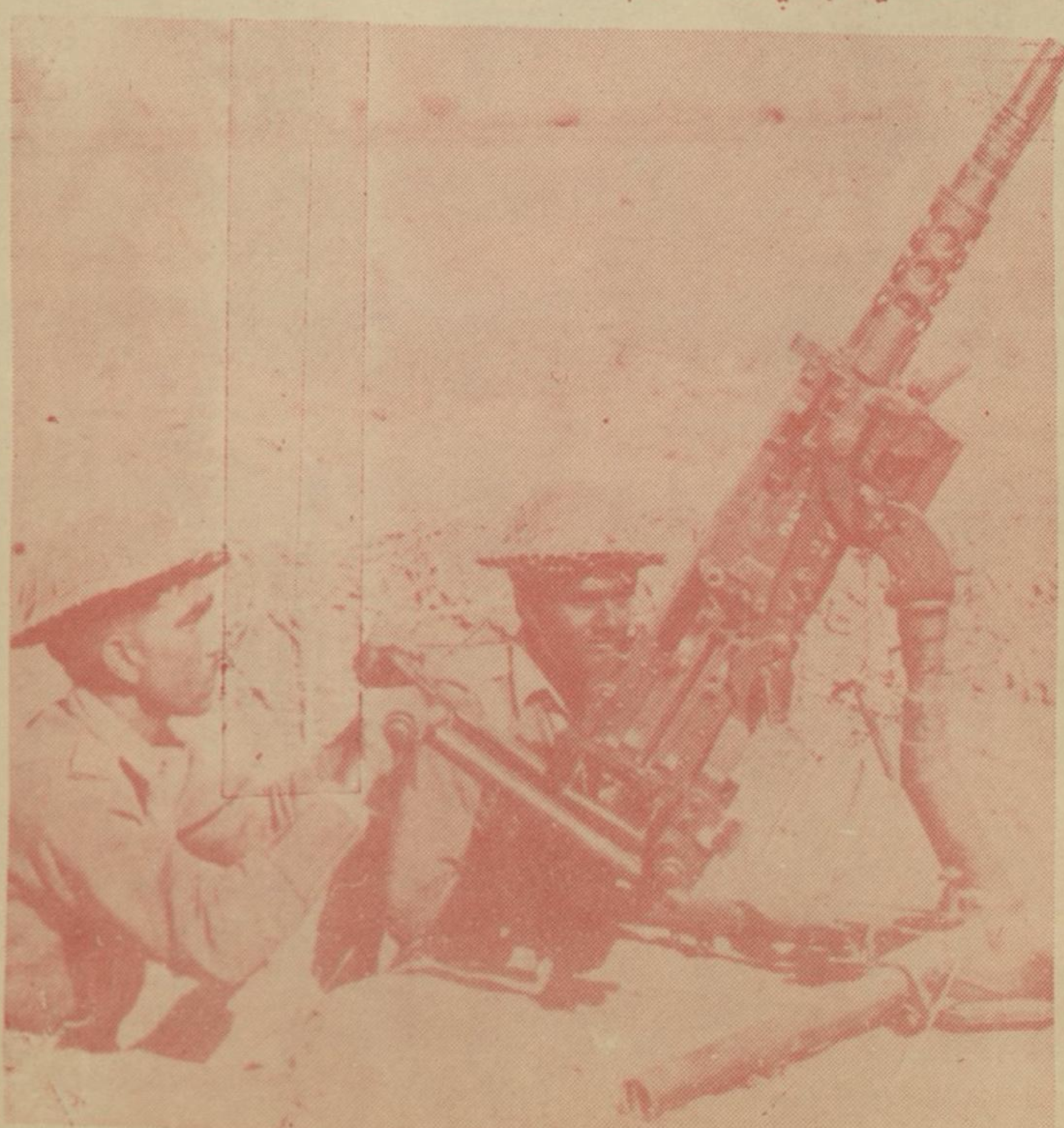
حوالدار خلاص خاں



لانس نائیک قطب الدین



صدر ایوب پاک فوج کے افسروں سے مل رہے ہیں



پاکستانی طیارہ شکن توپ (۵۰ء کواڈ) جنگ کے اگلے مورچے پر



فلائیٹ لیفٹننٹ کے ایس محمود

فلائیٹ لیفٹیننٹ ولیم ھارنی



فلائیٹ لیفٹننٹ یوسف علوی



فلائیٹ لیفٹننٹ افتخار احمد غوری



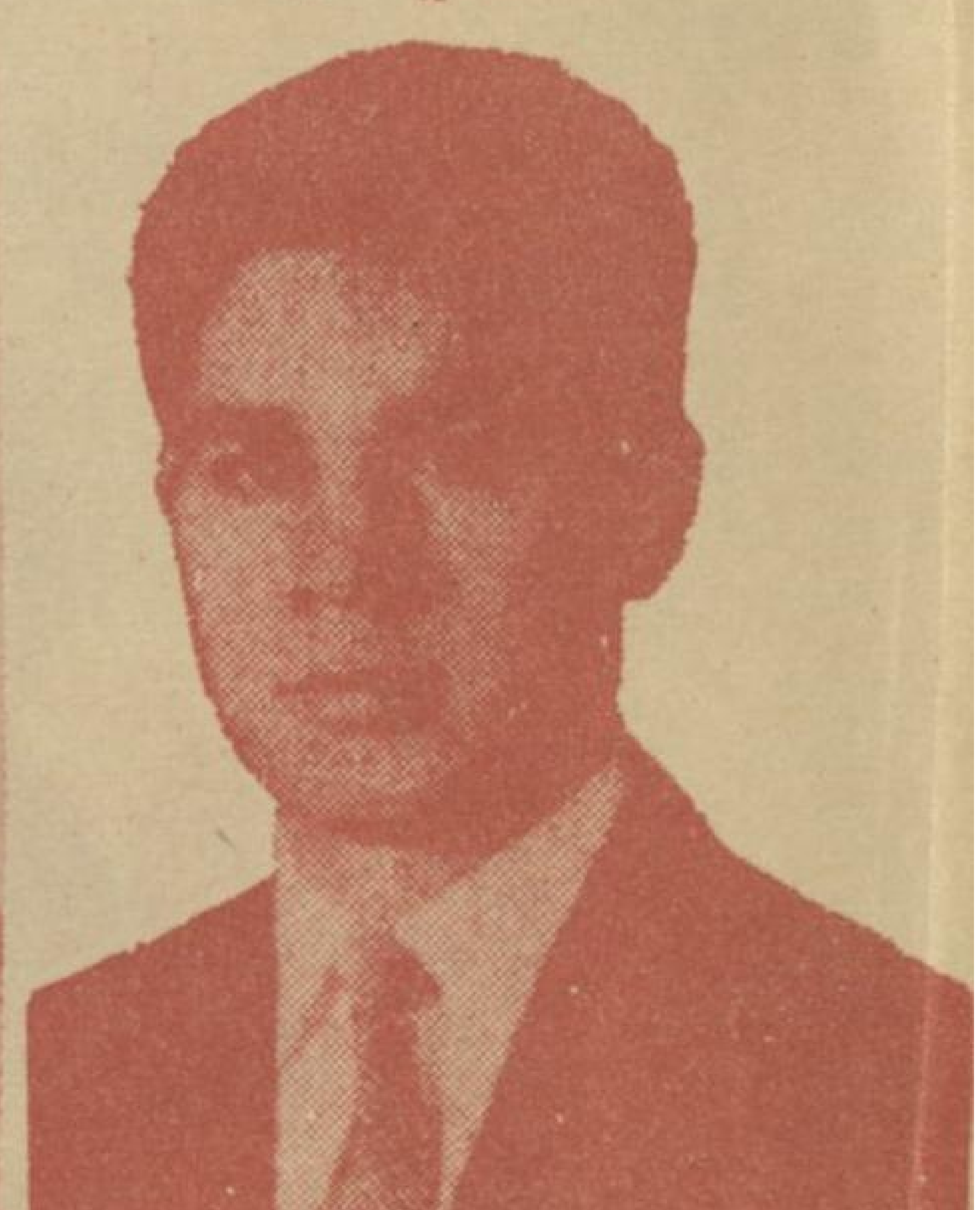
فلائیٹ لیفٹننٹ سعد حاتمی سکواڈرن لیڈر محمود عالم فلائیٹ لیفٹیننٹ سیسل چوھدری



فلائٹ لیفٹننٹ رضوان احمد



سکواڈرن لیڈر سید شبیر حسین



فلائیٹ لیفٹننٹ خالد حسن واسطی



فلائیٹ لیفٹننٹ ایس-ایم-ایچ ہاشمی



فلائٹ لیفٹیننٹ سیف اللہ خاں لودھی



سکواڈرن لیڈر سرفراز احمد رفیقی



سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد



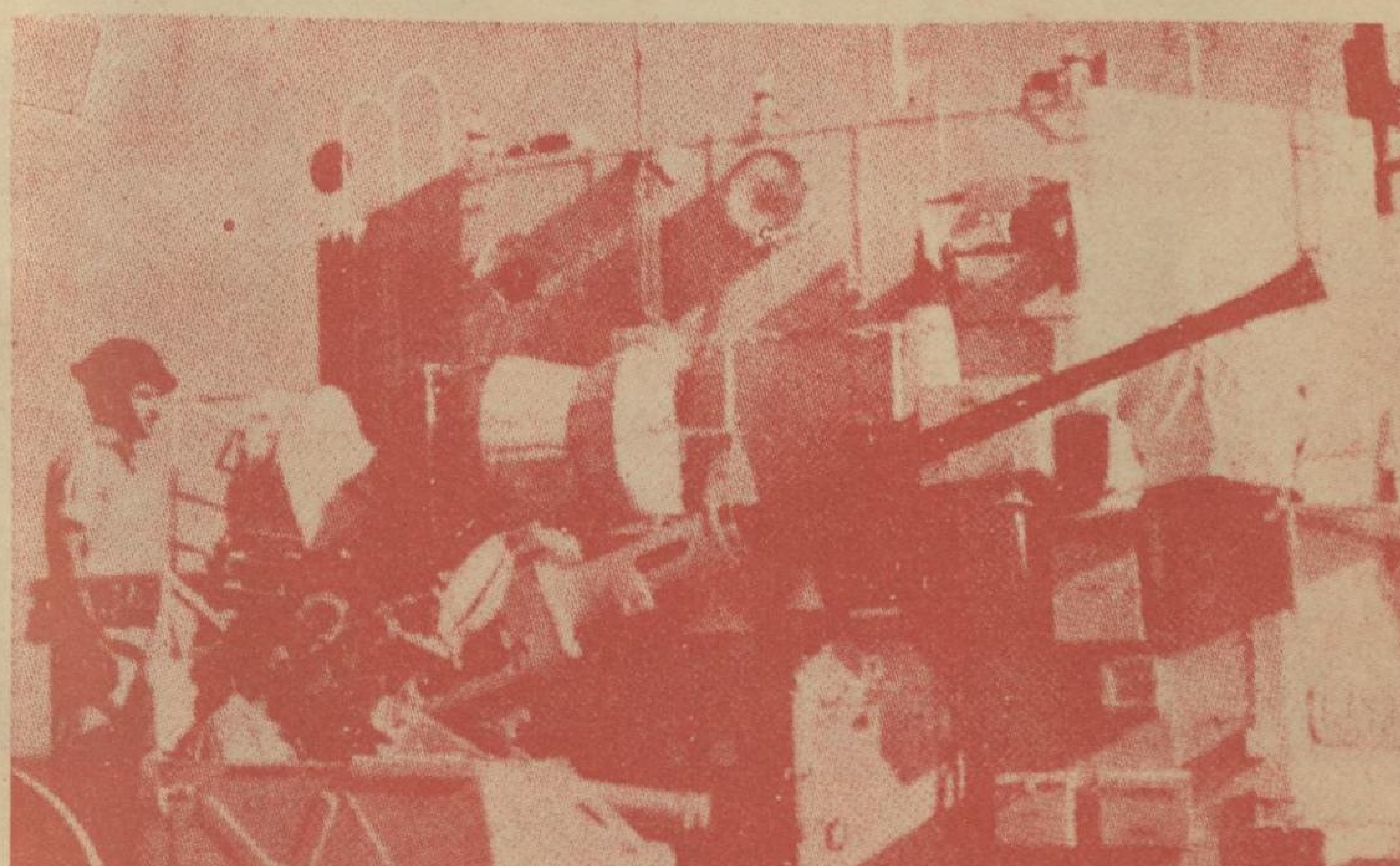
سکواڈرن لیڈر علاؤالدین احمد



ایر کموڈور فواد شاہد حسین



فلائیٹ لیفٹننٹ جاوید ملک



پاک بحریہ کے جہاز دشمن کے منتظر ہیں



صدر پاکستان

پی۔ این۔ ایس "بابر" کے عرشے پر پاک بحریہ کے افسروں سے مصروف گفتگو ہیں







وی، آر، اے غلام نبی تمغۂ جرأت

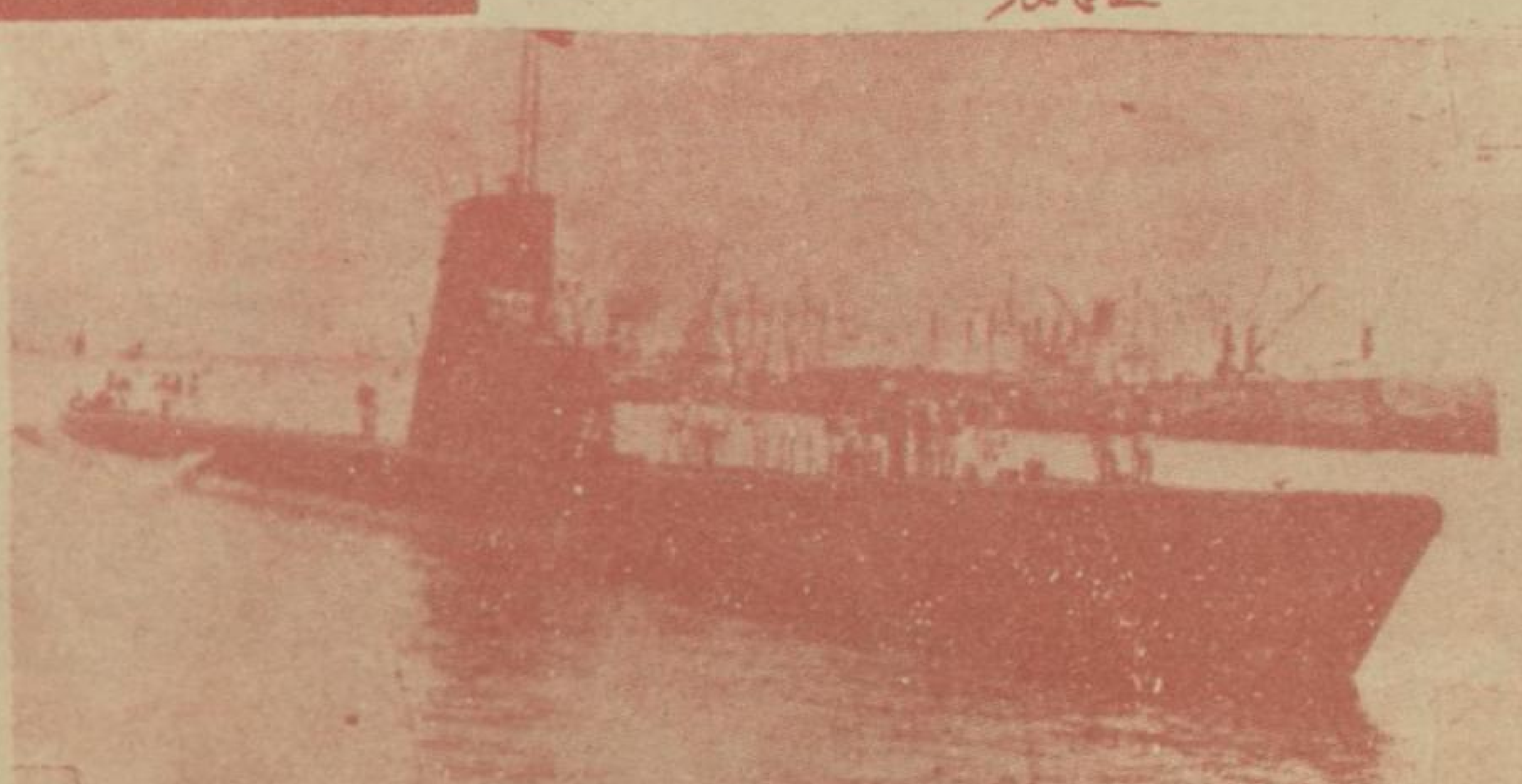
پاک آبدوز "غازی" کے کمانڈر کے، آر نیازی ستارۂ جرأت ۔ لیفٹیننٹ احمد نسیم ستارہ جرأت



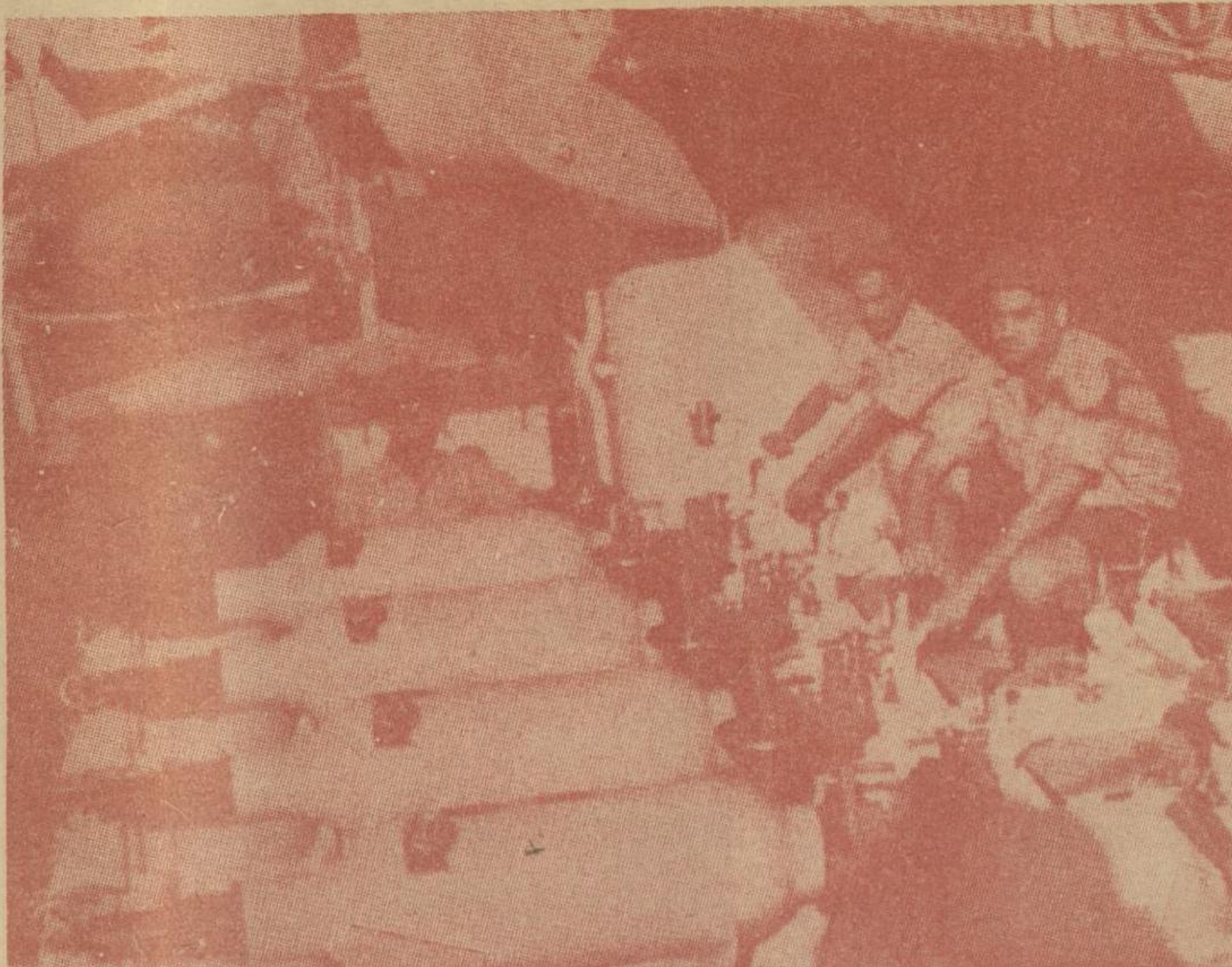
کموڈور شیخ محمد انور دوارکا پر حملہ کرنے والے پاک بحری بیڑے کے کمانڈر



دشمن جہاز کو تباہ کرنے کے لیے پاکستانی آبدوز "غازی" میں تارپیڈو رکھا جا رہا ہے



پاک بحریہ کی آبدوز "غازی"



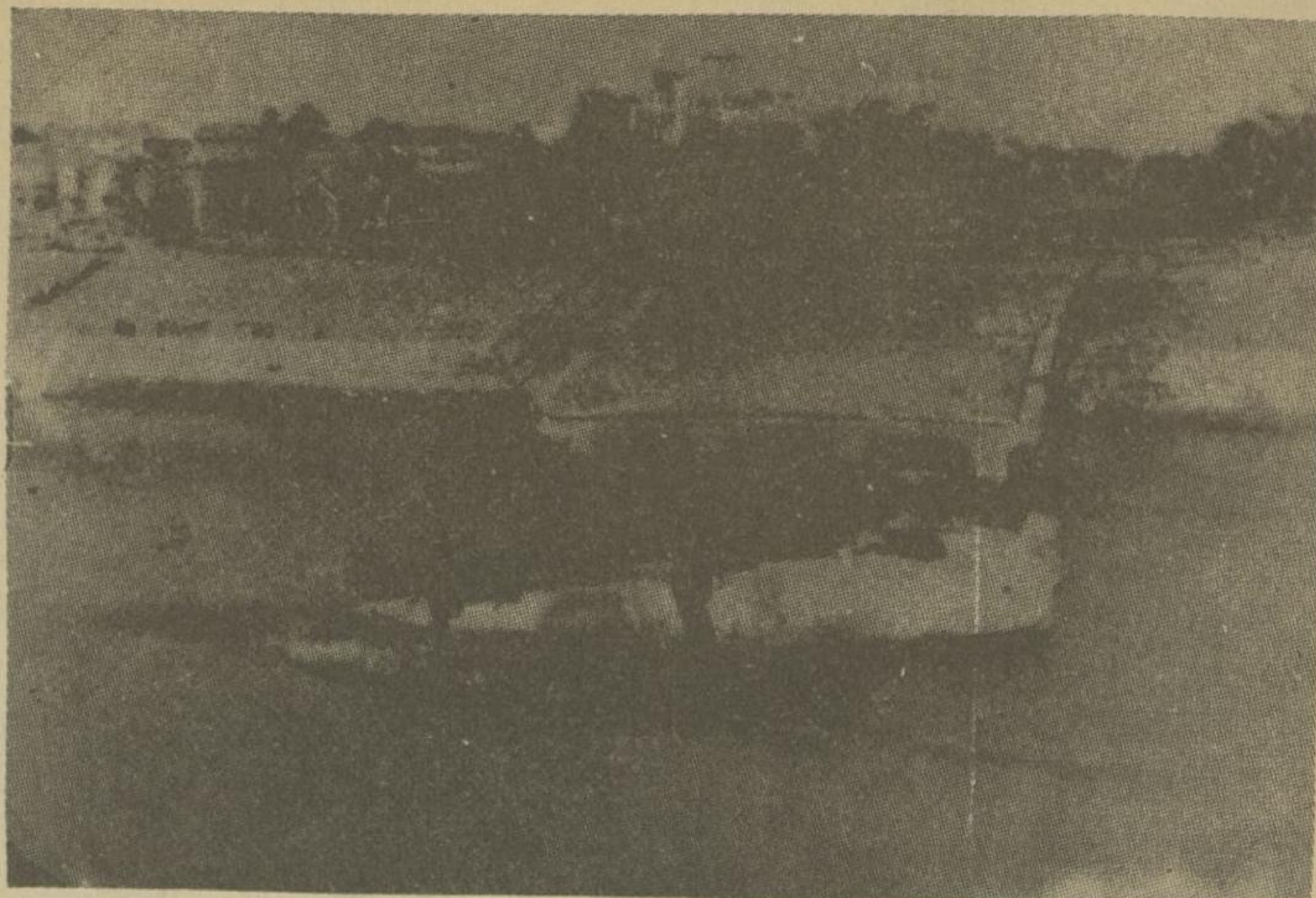
دشمن کو غرق کرنے کے لیے تارپیڈو تیار ہیں



پاکستان بحریہ کے جوان دوارکا (بھارتی بحری اڈا) پر حملے کا حکم سن کر مسرت کا اظہار کر رہے ہیں



کموڈور رٹ محمد قاسم



واھگہ محاذ کا
وہ تاریخی پل جس کے
قریب دشمن کو
عبرتناک شکست ہوئی

لاہور محاذ

- بھارت نے پاکستان کے دل پر تین اطراف سے حملہ کر کے شہ رگ کو کاٹنے کی کوشش کی۔
- جسٹر، برکی اور واہگہ کی لالہ زار زمین نے کمینے دشمن کے ارادوں کو قبرستان بنا دیا۔
- بی آر۔ بی نہر نے پہلے دفاعی مورچے کا حق ادا کیا۔

○ ○ ○

خطۂ لاہور

خطۂ لاہور! تیرے جاں نثاروں کو سلام
شہریوں کو، غازیوں کو، شہسواروں کو سلام
خطۂ لاہور! تیرے جاں نثاروں کو سلام

خطۂ لاہور! کیا رتبہ ہے تیری خاک کا!
تو ہے اک لینن گراڈ اس سرزمینِ پاک کا
ارضِ شالامار، راوی کے کناروں کو سلام
خطۂ لاہور! تیرے جاں نثاروں کو سلام

ایک ہی جھٹکے میں دُشمن کی کلائی موڑ دی
تُو نے دُشمن کی کمر اک وار ہی سے توڑ دی
اے شہیدوں کے چمن! تیری بہاروں کو سلام
خطۂ لاہور! تیرے جاں نثاروں کو سلام

زورِ بازو پر ترے اہلِ وطن کو اعتماد
اے شجاعت کے نشاں! رخشندہ و تابندہ باد
شانِ فتح و کامرانی کے نظاروں کو سلام
خطۂ لاہور! تیرے جاں نثاروں کو سلام

رئیس امروہوی

مری نگاہوں میں تیرتا ہے بلالِ ہڈیارہ کا تصور
میں مثلِ شبیر سر بسجدہ تری عبادت میں سر کٹا دوں

علامہ شبیر بخاری



بی، آر، بی نہر
جو لاہور کا حصار بن گئی
اور بھارت کے لیے
سات سمندر سے بھی بڑی
ناقابل عبور۔

یہ ۶ ستمبر کی بات ہے!

مَیں اور میرے رفقاء سارا دن لاہور کے مختلف حصّوں میں بے گھر جنگی مہاجروں کو قافلہ در قافلہ آتے دیکھ رہے تھے۔ لٹے پٹے دیہاتی چلے آ رہے تھے۔ تانگوں، ریڑھوں، لاریوں، گدھوں اور بھینسوں پر اپنا سامان لادے چلے آ رہے تھے۔ معصوم بچے، عورتیں، مرد اور لڑکیاں خستہ و خراب حالت میں سیلِ رواں کی طرح خوف اور خطرے کے دھارے پر بہے چلے جا رہے تھے، مجھے اگست، ستمبر اور اکتوبر ۱۹۴۷ء کا زمانہ یاد آ رہا تھا جب لاکھوں مظلوم اور مستقبل سے بے خبر قافلے خون کے سمندروں سے شناور کرتے ہوئے پاکستان پہنچے تھے۔ لیکن اُس دور اور اِس دور میں بڑا فرق تھا۔ اُس زمانے کے مہاجروں اور جنگی مہاجروں میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ اس وقت چہروں سے افسردگی و پژمردگی نمایاں تھی۔ وہ ویسے اور پسے ہوئے تھے لیکن اب حالات قطعی مختلف تھے۔ تباہی و بربادی کی سنگینی قریباً یکساں تھی۔ لیکن اب پیشانیوں پر نورِ یقین کی تابانیاں رقص کناں تھیں۔ وہ ایک آزاد قوم کے باشندے تھے اور انہیں اپنے عزم و حوصلے پر کامل اعتماد تھا۔ انہیں اپنی آزادی سے محبت اور کٹ مرنے کا جذبہ تھا۔ ان میں جوشِ ایمان تھا اور مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی پوری سکت تھی۔ مَیں نے ساڑھے چار بجے کے قریب مغلپورہ انجینئرنگ یونیورسٹی کے سامنے اسی قسم کے ایک قافلے کے اسی سالہ بزرگ سے گفتگو کا سلسلہ شروع کیا۔ وہ اور اس کے اہل و

عیال، لڑکے اور پوتے جو کے قریب اینٹوں کے ایک بھٹے پہ کام کرتے تھے۔ ان کا تمام اثاثہ لٹ گیا تھا لیکن اس کی بوڑھی ہڈیوں میں دشمن سے بدلہ لینے کا جذبہ تھا جو آتش فشاں کی طرح بھڑک رہا تھا۔ میں ایسے کئی قافلوں سے ملا۔ کسی فرد کی آنکھ پُرنم اور کسی کی گردن جھکی ہوئی نہیں تھی۔ ہم چلتے گئے اور شالامار باغ پہنچے۔ یہاں زخمی جوانوں کی امداد کے لئے فرسٹ ایڈ کا انتظام تھا۔ ہزاروں نوجوان ہاتھوں میں ڈنڈے، بندوقیں اور پستول لئے واہگہ محاذ پر جانے کے لئے بیقرار تھے۔ لیکن ہماری بہادر فوج کے افسروں نے انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ ان کے ہوتے ہوئے عوام کی کیا ضرورت ہے؟ شالامار سے آگے منٹ اور بجلی گھر کو پیچھے چھوڑتی ہوئی واہگہ روڈ ٹینکوں، توپوں، لاریوں اور جیپوں کے چلنے سے کھردری ہو گئی ہوئی تھی، ہر طرف خاموشی اور اتھاہ خاموشی نے چادر تانی ہوئی تھی، اس خاموشی کو توپوں اور گولوں کی گھن گرج مجروح کر جاتی تھی اور ایسے معلوم ہوتا تھا گویا واہگہ کا سارا محاذ بھارتی سامراج کے خلاف شیرانہ دھاڑ رہا ہے۔ ماحول میں دہشت پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ ٹوٹی ہوئی بندوقوں اور اسلحے کے ٹکڑے، بیکار اور ناکارہ گاڑیاں، خون کے دھبے ——— جگہ جگہ نظر آ رہے تھے ——— ہم مناواں تھانہ پہنچ گئے۔ تھانہ میں پولیس اس طرح موجود تھی۔ مَیں نے تھانیدار سے پوچھا آگے چلے جائیں؟ اس نے بڑی بے فکری سے جواب دیا۔ "ہاں چلے جائیے لیکن واپسی پہ ہمیں بھی بتاتے جائیے وہاں آپ نے کیا دیکھا ———؟"

ہم نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ درختوں کے سایوں میں مورچہ بندی کئے ہوئے ہمارے فوجی جوان ڈٹے ہوئے تھے، تھوڑی دور آگے جا کر ہمیں بتایا گیا کہ یہاں بھارتی طیاروں نے ایک بس پر بمباری کی جس سے کئی سواریاں اور بس کے اڈے پہ کھڑے کئی لوگ شہید ہو گئے۔ خون اور کٹی پھٹی بے گور و کفن لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ ہم خطرات سے بے نیاز بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ باٹا پور فیکٹری پہنچ گئے۔ ہمیں صورتِ حال کی سنگینی کا احساس نہیں تھا۔ ہمیں یہ بھی علم نہیں تھا کہ سامنے گھات میں دشمن بیٹھا ہے۔ باٹا پور فیکٹری کی عمارت اور اس کی دیواروں میں دراڑیں اور شگاف پڑے ہوئے تھے، بجلی اور ٹیلی فون کے کھمبے ٹوٹے ہوئے اور ان کی تاریں زمین پر لٹک رہی تھیں۔ عام ماحول

سے وحشت و بربریت ٹپک رہی تھی۔ ہم سے چند قدم کے فاصلے پر ایک ساٹھ ستر سالہ بڑھیا خوف وہراس سے لرز رہی تھی۔ دشمن نے ہمیں دیکھتے ہی گولہ باری شروع کر دی۔ ہم زندگی اور موت کے دوراہے پر تھے۔ ہم نے اس بڑھیا کو کار میں ڈالنے کی بڑی کوشش کی لیکن خوف وہراس سے اس کا برا حال تھا۔ وہ بید کی طرح کانپ رہی تھی۔ اسے چھوڑا نہیں جا سکتا تھا لیکن ساتھ ہی دنادن گولے برس رہے تھے۔ دھواں اٹھ رہا تھا۔ اسی اثنا میں ہمارے جہازوں نے بھی جوابی حملہ کر دیا۔

بھارت نے لاہور پر تین اطراف سے حملہ کیا تھا۔ ان کے حملہ سے تھوڑی ہی دیر پہلے پاکستان کی چند سکرین کمپنیز سرحد پر پہنچی تھیں اور انہیں ابھی اپنے مورچے کھودنے کا موقع بھی نہ ملا تھا۔ سکرین کمپنیز اور ستلج رینجرز کے مٹھی بھر جوانوں نے پانچ چھ گھنٹے دشمن کے ٹڈی دل کو روکے رکھا اتنی دیر میں پاک فوج نے اپنے مورچے سنبھال لئے۔ صبح پو پھٹے بھارتی فوج جلو تک بڑھ آئی تھی۔ بھارتی فضائیہ اپنی میدانی فوج کی مدد کر رہی تھی۔ ابھی بھارتی ٹینک نہر پار نہیں کر پائے تھے کہ پاکستانی ٹینک شکن جیپ پیام اجل لے کر وہاں پہنچ گئی۔ اس کے ڈرائیور اکبر علی نے اپنی جیپ ایک بیل گاڑی کی آڑ میں روکی اور توپچی لانس نائیک محمد شریف نے نشست باندھ کر بھارتی ٹینک پر گولہ مارا۔ پہلا گولہ خطا جانے پر دوسرا گولہ چلایا تو بھارتی ٹینک کے پرخچے اڑ گئے۔ جگہ تبدیل کر کے دوسرے فائر سے پھر ایک بھارتی ٹینک تباہ کیا۔ پھر پاکستان کے ٹینک میجر محمد امین مغل کی زیر کمان وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے دشمن کی پیش قدمی نہر کے اس پار ہی روک دی۔

بری فوج کے کمانڈر بریگیڈیئر عبدالقیوم شیر بی آر بی نہر کے پل پر شیروں کی طرح کھڑے جنگی ہدایات دے رہے تھے۔ بھارتی فوج اس پل کی اہمیت سے آگاہ تھی وہ اس پر قبضہ کرنے کی سر توڑ کوششیں کر رہی تھی۔ جنگی حالات کے تقاضے پر طے پایا کہ دشمن کا منصوبہ خاک میں ملا دینے کے لئے یہ پل اڑا دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ضروری تھا کہ بھارتی فوج کو پل سے مزید پرے دھکیل دیا جائے۔ یہ کٹھن کام میجر انور حسین شاہ کے سپرد ہوا۔ وہ جوانوں کا ایک دستہ لے کر نہر کے پار چلے گئے۔ اور جاتے ہی دشمن کو پیچھے ہٹا دیا۔ ایک اور دستہ پل توڑنے میں

مصروف تھا۔ یہ پل اس قدر پختہ بنا ہوا تھا کہ اس کا توڑنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ کشمکش آدھی رات تک جاری رہی۔ آخر چند جوان گولیوں کی بوچھاڑ کو چیرتے ہوئے پل کے نیچے پہنچے اور ڈائنامیٹ لگا دیا جس سے پل اُڑ گیا۔ اب دشمن کی راہ میں ایک نہر حائل تھی جو بھارتی فوج کے لئے سات سمندر بن گئی۔ نہر کے پار میجر انور حسین شاہ نے بہادری اور قائدانہ خصوصیات کا اعلیٰ مظاہرہ کیا۔ اس پر صدر نے انہیں ستارۂ جرأت کا اعزاز دیا۔ ہمارے جوانوں کو حکم ملا کہ کسی محفوظ مقام سے نہر کو پار کر کے سارے علاقہ کو دشمن سے خالی کرا لیا جائے۔ اس مہم کی قیادت آرمڈ کور کے میجر نذر حسین خان کے سپرد ہوئی۔ انہیں آٹھ بجے صبح یہ حکم ملا کہ نہر پار کر جائیں اور پرانی بھینی کے پل کے بالمقابل پوزیشن لیں۔ اس کام کو فوجی اصطلاح میں "برج ہیڈ" بنانا کہتے ہیں۔ جنگ میں یہ کام پلٹن سے لیا جاتا ہے۔ مگر اس موقعہ پر یہ ممکن نہ تھا۔ لہذا پہلی مرتبہ ٹینکوں سے برج ہیڈ بنانا پڑا۔ جغرافیائی محل وقوع نے اس کام کو زیادہ مشکل بنا دیا تھا۔ ہمارے ٹینکوں کو پار جانے کے لئے سائفن سے گذرنا تھا۔ سائفن تک جانے کے لئے نہر کے مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ ایک ایک کی قطار میں جانا تھا۔ یہ ساری جگہ بالکل کھلی تھی اور بھارتی توپوں کی عین زد میں تھی۔ یہ مرحلہ طے ہو جاتا تو پھر نہر کے دوسرے کنارے کے ساتھ ساتھ عین بھارتی توپوں کے سامنے سے گذر کر یعنی پل کے بالمقابل واپس آنا تھا۔ میجر نذر حسین کی زیر قیادت ٹینک سکواڈرن نے اس مہم کا پہلا مرحلہ بخیر و خوبی طے کر لیا اور وہ سائفن تک پہنچ گئے۔ سکواڈرن کے پہلے ٹینک میں خود میجر نذر حسین بیٹھے تھے۔ ان کے آگے بڑھتے ہی دشمن نے گولوں کی بوچھاڑ کر دی۔ وہ تو بحفاظت گذر گئے۔ مگر ان کے پیچھے آنے والے ٹینک پر دشمن کا گولہ لگا۔ تیسرے ٹینک نے ذرا رک کر دشمن پر ایسی گولہ باری کی کہ باقی ٹینکوں کے لئے راستہ صاف ہو گیا۔ اس ٹینک کے توپچی رسالدار غلام علی نے شجاعت کی روشن مثال قائم کی اور آخر ایک گولہ لگنے سے اپنے ٹینک ہی میں جل کر شہید ہو گئے۔ اب نہر پار کر لی گئی تھی۔ ساڑھے گیارہ بجے تک ہمارے جوانوں نے اپنا مشن مکمل کر لیا۔ وہ نہر کے پار جا کر برج ہیڈ بنانے میں کامیاب ہو گئے تھے اور دشمن سے دست بدست لڑائی کے لئے راہ ہموار ہو گئی تھی۔ مگر اس طرح کہ ادھر کے ایک جوان کے مقابلے میں دشمن کے دس فوجی ایک ٹینک کے مقابلہ میں دشمن کے چھ ٹینک تھے۔

پاکستانی فوج نے اپنی پوزیشن مضبوط بنا کر ۹ ستمبر کی صبح کو اپنے طوفانی حملے کا آغاز کیا۔ ٹینک سکواڈرن صبح چھ بجے حرکت میں آیا اور ڈیڑھ گھنٹہ کی مختصر مگر خونریز لڑائی کے بعد جی۔ٹی روڈ کے تیرھویں اور چودھویں میل پر قبضہ کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ جی ٹی روڈ پر دشمن کا ایک ٹینک تباہ ہوا اور وہ بالکل چالو حالت میں پکڑ لئے گئے۔ جی ٹی روڈ کے دائیں ہاتھ لاہور برانچ پر ایک اور پاکستانی دستہ برسرِپیکار تھا۔ اس دستہ کے جوانوں کو احساس تک نہ تھا کہ وہ حملہ آور بھارتی فوج کے ۱۵ ویں انفنٹری ڈویژن کے ڈویژنل ہیڈکوارٹرز پر ہلہ بول رہے ہیں میجر نذر حسین کے سکواڈرن کے چند ٹینک اور پیدل فوج کا ایک دستہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتا ہوا اس طرح جھپٹا کہ پہلے ہی ہلہ میں دشمن کے سو ڈیڑھ سو سپاہی ہلاک کر دیئے۔ باقی جان بچانے کے لئے سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ پاکستانی جوانوں نے تعاقب کیا۔ مگر وہ ہاتھ نہ آئے۔ یہاں میجر جنرل نرنجن پرشاد کی جیپ ہاتھ آئی جس میں سے ان کی ذاتی ڈائری، چھڑی، نقشے اور دیگر کاغذات برآمد ہوئے۔ جنرل نرنجن پرشاد بچ گئے، مگر پاکستانی جوانوں کی ہمت اور شجاعت کا خوب مشاہدہ کر گئے۔ اس مہم میں حوالدار فیض بھٹی کو جرأت رندانہ دکھانے پر تمغہ جرأت اور میجر نذر حسین کو ستارۂ جرأت عطا ہوا۔ اسی دن دوپہر کے بعد تک ہمارے جوان دشمن کو دھکیلتے ہوئے واہگہ کے بالمقابل پہنچ گئے۔

واہگہ سیکٹر میں پے درپے ناکامیوں کے بعد دشمن نے لاہور کے چودہ پندرہ میل شمال مشرق میں مقبول پورہ کے راستے ہمارے دفاعی حصار توڑنے کی کوشش کی۔ ۱۳ ستمبر کو بھارتی فوج کی زبردست جمعیت اس مقام کی طرف بڑھی مگر پاکستانی فوج نے دنداں شکن جواب دیا۔ اگلے روز بھارتی فوج نے توپخانے اور ٹینکوں کی مدد سے ایک اور حملہ کیا مگر اسے بھی پسپا کر دیا گیا۔

دشمن نے پے درپے شکستوں کا بدلہ لینے کے لئے اپنی از سرِنو صف بندی کی نئی کمک حاصل کی اور ۱۸ ستمبر کی رات کو واہگہ اٹاری سیکٹر میں پوری قوت کے ساتھ حملہ کر کے پیشقدمی کی کوشش کی۔ اس مقصد کے لئے دو طرف سے حملہ کیا گیا مگر دونوں مقامات پر اسے بھاری نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا گیا۔

اس رات میجر ضیاءالدین اوپل نے مٹھی بھر جوانوں کے ساتھ بھارت کے ایک پورے

بریگیڈ کو روک لیا۔ آخر پانچ دن کی تیاری کے بعد بھارت نے نیا اور آخری حملہ کیا۔ اس نے اس مقصد کے لئے عین فائر بندی کا وقت منتخب کیا۔ پہلے دن کے ۱۲ بجے جنگ بند ہو جانی تھی مگر بھارت نے اقوام متحدہ سے مزید ۱۵ گھنٹے کی مہلت حاصل کر لی اور پھر ۱۲ بجے سے پہلے ہی واہگہ پر پورے دو بریگیڈوں کے ساتھ بھرپور حملہ کر دیا۔ بھارتی جرنیلوں کا خیال تھا کہ وہ ایک ہی ریلے میں پاکستانی فوج کو پیچھے ہٹا دیں گے اور پھر پاکستانی فوج کے جوابی حملہ سے پہلے ہی فائر بندی ہو جائے گی۔ بریگیڈیر عبدالقیوم شیر نے یہ چیلنج بخوشی قبول کر لیا پھر پاکستانی جوانوں، توپخانہ اور فضائیہ نے مل کر دشمن کا حملہ ناکام بنا دیا۔

بھارتی فوج جو مقصد، ادن کی پوری زور آزمائی سے بھی حاصل نہ کر سکی تھی اسے فائر بندی کے بعد دھوکہ بازی سے حاصل کیا چنانچہ وہ سفید جھنڈے اٹھائے ہوئے جہاں تک آ سکتے تھے آئے اور دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔ پاکستانی جوان چاہتے تو ان میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑتے مگر انہوں نے معاہدہ کی پابندی کو ترجیح دی۔ بھارتی فوج نے واہگہ کے محاذ پر، ادن کی لڑائی میں تقریباً ساٹھ لاکھ گولے چلائے مگر حاصل کیا کیا؟ جی ٹی روڈ پر ایک چھوٹی سی پٹی!

لاہور پر سہ طرفہ حملہ میں ہر کے۔ برکی روڈ کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ بھارتی جرنیلوں کو یقین تھا کہ اگر انہیں واہگہ کے راستے لاہور میں داخل ہونے کا موقع نہ ملا تو وہ برکی کے راستے لاہور پر قبضہ جمانے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر انہیں کیا خبر تھی کہ اس سڑک پر انہیں ایسے پاکستانی جوانوں سے سابقہ پڑے گا۔ جن کی ایک کمپنی بھارت کے پورے بریگیڈ پر بھاری ہے اور جن کے مقدر میں بہادری اور دلاوری کے اعلیٰ ترین اعزازات لکھے ہیں۔

۶ ستمبر کی رات کو بھارتی فوج کے ایک بریگیڈ اور ایک ٹینک رجمنٹ نے پاکستانی کسٹم چوکی پر حملہ کیا۔ میجر شفقت حسین خاں بلوچ کی ہی کمپنی گھونڈی سے پاکستان کی طرف سے ہڈیارہ میں متعین ہوئی تھی اور ابھی اس نے مورچے بھی نہیں بنائے تھے کہ انہیں ٹیلی فون پر حملے کی اطلاع ملی۔ وہ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے سرحد کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں تلیح رینجرز کے چار جوانوں سے حالات معلوم کر کے واپس آ گئے اور اپنے جوانوں کو مختلف ناکوں پر متعین کر دیا۔ ان کے پیچھے سیم نالہ تھا اور آگے دشمن ا ساڑھے چار بجے کے قریب دشمن کے ٹینک وہاں دکھائی دیئے

لانس نائیک انور خاں مشین گن لے کر نالے کے دوسرے کنارے پہ چلے گئے اور قہر بن کر دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ ایک اور جوان غلام احمد نے راکٹ چلا کر ایک بھارتی ٹینک تباہ کر دیا بھارتی فوج کے قدم وہیں رک گئے۔ مہاجرین بحفاظت پل کے پار چلے گئے اور پھر پل اڑا دیا گیا۔

دشمن نے بائیں جانب سے مایوس ہو کر دائیں جانب سے حملہ کیا مگر یہاں بھی وہی حشر ہوا۔ نائیک مصنف خاں نے ٹینک شکن توپوں کو اس قدر مہارت اور جرأت کے ساتھ استعمال کیا کہ سترہ فائروں میں ۸ ٹینک تباہ کیے۔ انہیں اس کارنامہ پہ ستارۂ جرأت ملا۔ اسی کمپنی کے حوالدار محمد افضل نے جان جوکھوں میں ڈال کر دشمن کی راہ روک لی محمد افضل نے ۱۰ اور ۱۱ ستمبر کی درمیانی رات کو بھی بے مثال جرأت کا مظاہرہ کیا اور لڑتے ہوئے زخمی ہو گئے۔ اس کے باوجود دشمن کے پسپا ہو جانے تک اپنے جوانوں کی قیادت کرتے رہے۔ انہیں بھی ستارۂ جرأت ملا۔

میجر شفقت حسین بلوچ ہڈیارہ نالہ پہ دشمن سے لڑتے ہوئے زخمی ہو گئے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ ان کے جوانوں کا ایک پورے بریگیڈ سے مقابلہ ہے۔ مگر انہیں یہ بھی احساس تھا کہ ان کے بریگیڈ نے ابھی تک پچھلے مورچے مستحکم نہیں کیے لہذا وہ اس مایوس کن صورت حال میں بھی بے جگری کے ساتھ لڑتے رہے اور مٹھی بھر جوانوں کی مدد سے ایک بریگیڈ کو مسلسل ۱۷ گھنٹے روکے رکھا اور پھر جب مورچے مضبوط ہونے کی اطلاع ملی تو پیچھے ہٹ کر دفاعی مورچوں میں چلے گئے۔ انہیں ستارہ جرأت ملا اور ریکارڈ میں لکھا گیا "اگر وہ اتنی بہادری نہ دکھاتے تو لاہور کا پورا دفاع خطرے میں پڑ گیا ہوتا"۔

ہڈیارہ میں میجر شفقت نے جرأت دکھائی تھی تو برکی کے معرکہ میں میجر راجہ عزیز بھٹی نے شجاعت کے نئے باب رقم کیے۔ میجر راجہ عزیز برکی دفاع پہ مامور تھے۔ انہوں نے دشمن کی پیشقدمی روکنے کے لیے بارودی سرنگیں بچھانے کی کوشش کی۔ مگر بھارت کی اندھا دھند گولہ باری اور بمباری کے باعث کامیاب نہ ہو سکے اور ۸ ستمبر تک دشمن موضع برکا کلاں تک بڑھ آیا۔ اب برکی بھی دشمن کے ٹینکوں کی زد میں آگیا۔ دشمن کا دباؤ بڑھتا گیا۔ مگر راجہ عزیز کے پائیہ استقلال میں لغزش نہ آئی اور انہوں نے ۱۱ ستمبر تک دشمن کو بے بس بنائے رکھا۔ آخر اعلیٰ احکام کے حکم پہ پیچھے ہٹ آئے۔ جب وہ نہر پہ پہنچے تو دیکھا کہ وہاں دشمن پہلے ہی موجود ہے۔ اسی دوران میں اطلاع ملی کہ چند زخمی اور گاڑیاں

پیچھے رہ گئی ہیں۔ انہوں نے اپنے جوانوں کو اکٹھا کیا اور نہر پر قابض بھارتی دستے پر حملہ کیا۔ وہ خود سٹین گن لئے حملہ کی قیادت کرتے رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں دشمن پسپا ہو گیا۔ اس کے بعد زخمیوں اور جوانوں کو بحفاظت تمام نہر کے مغربی کنارے پر پہنچایا اور خود سب سے آخر میں اس طرف پہنچے۔ نہر کے اس کنارے پر آکر بھی انہوں نے دشمن کے خلاف جنگ جاری رکھی اور ایک کھلی مگر اونچی جگہ کھڑے ہو کر اپنے توپچیوں کو ہدایت دیتے رہے۔ اسی حالت میں ۱۲ ستمبر کو جام شہادت نوش کر گئے۔ انہیں فوج کا سب سے بڑا اعزاز نشان حیدر دیا گیا ہے۔

برکی کے محاذ پر بریگیڈئر امیر عبداللہ خاں نیازی ملٹری کراس، ستارہ جرأت کی زیر قیادت ہمارے مٹھی بھر جوانوں نے بڑی دلیری کے ساتھ دشمن کے حملے روکے۔ ۱۷ دنوں میں بھارتی فوج نے ایک ڈویژن کی قوت کے ساتھ ۴۲ حملے کیے جو سب کے سب ناکام بنا دیئے گئے۔ دشمن نے لاہور پر قبضہ جمانے کی خاطر دو مرتبہ پوری قوت کے ساتھ نہر عبور کرنے کی کوشش کی مگر ان کی ایک بھی کوشش کامیاب نہ ہوئی وہ آج بھی وہیں ہیں جہاں روک دیئے گئے تھے۔ بریگیڈئر امیر عبداللہ خاں نیازی کو ہلال جرأت کا اعزاز ملا ہے۔

دشمن نے جی ٹی روڈ، برکی روڈ اور کھوڈ پر دو ڈویژن انفنٹری یعنی ساتویں اور پندرھویں ڈویژن کے ساتھ حملہ کیا تھا۔ ان ڈویژنوں کو دو ٹینک رجمنٹوں اور ایک توپ خانہ کور کی امداد بھی حاصل تھی۔ دشمن نے بھینی پل پر قبضہ کے لئے بٹالین اور بریگیڈ کی قوت سے ۴ مرتبہ کوشش کی۔ مگر ہر بار ناکام رہا۔ بھینی پر جو نہر کے ایک میل مشرق میں ہے ۱۶ حملے کئے مگر منہ کی کھائی۔ واہگہ جی ٹی روڈ پر ۴۲ بھرپور حملے کیے گئے۔ فائر بندی سے ایک دن پہلے تو پورے ڈویژن کے ساتھ حملہ کیا گیا۔ مگر سڑک کے چند میل کے ٹکڑے سے زیادہ کچھ حاصل نہ ہوا۔ برکی سیکٹر میں ۲۴ حملے پسپا کیے گئے۔

سترہ روز تک یہ معرکہ آرائیاں جاری رہیں۔ تمام رات دشمن کی توپوں کے گولے اور ہماری توپوں کی گھن گرج سے لاہور کے در و دیوار کانپتے رہے تھے لیکن اہل لاہور نے بے پناہ بہادری دکھائی۔ شہری محاذ پر پوری قوم جنگ لڑ رہی تھی زخمیوں کو خون دینے سے لے کر تحائف کے انباروں تک ہر چیز اپنی بہادر فوجوں پر نچھاور کی جا رہی تھی۔



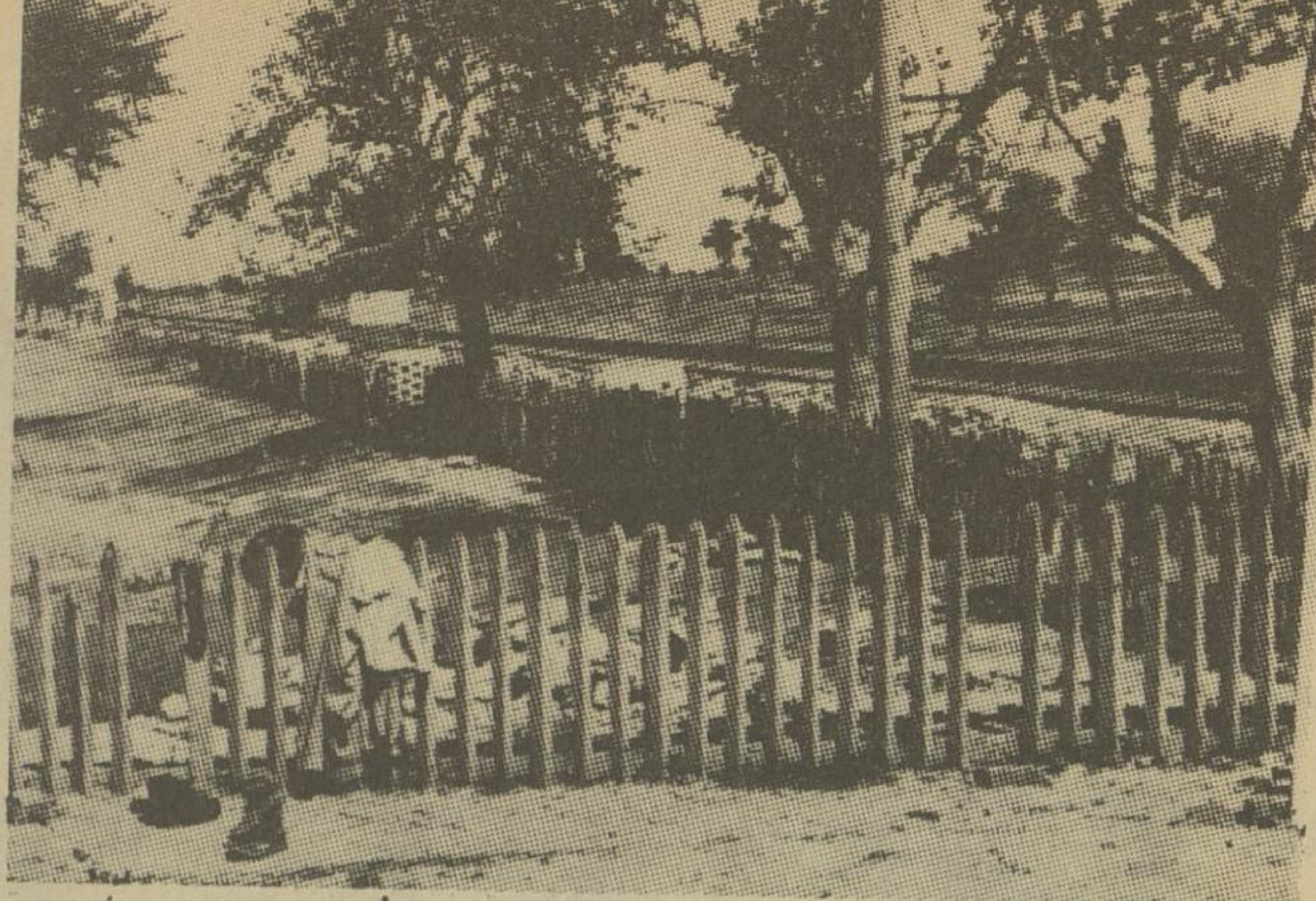
ایک بھارتی ٹینک
جو سیالکوٹ
محاذ پر پاکستانی
فوج کے قبضہ
میں آیا

سیالکوٹ و چونڈہ محاذ

- جنگ عظیم دوم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ، جس میں پاکستانی مجاہدوں نے اپنے جسموں کے ساتھ بم باندھ کر دشمن ٹینکوں کے پرخچے اڑا دیئے۔

- ہندوستان کے جنگی منصوبہ کا سب سے اہم مورچہ، جس کے مطابق گوجرانوالہ فتح کر کے مغربی پاکستان کو دو حصّوں میں بانٹ دیا جاتا۔

- بھارت کی تیس ہزار فوج کے مقابلہ میں صرف نو ہزار پاکستانی جوانوں نے قوتِ ایمان کے بل پر بھارت کو عبرتناک شکست دی۔



سرزمینِ چونڈہ

تمام اہلِ وطن کے دِل میں رقصاں ہے لگن تیری
ہمیشہ جگمگاتی ہی رہے گی انجمن تیری

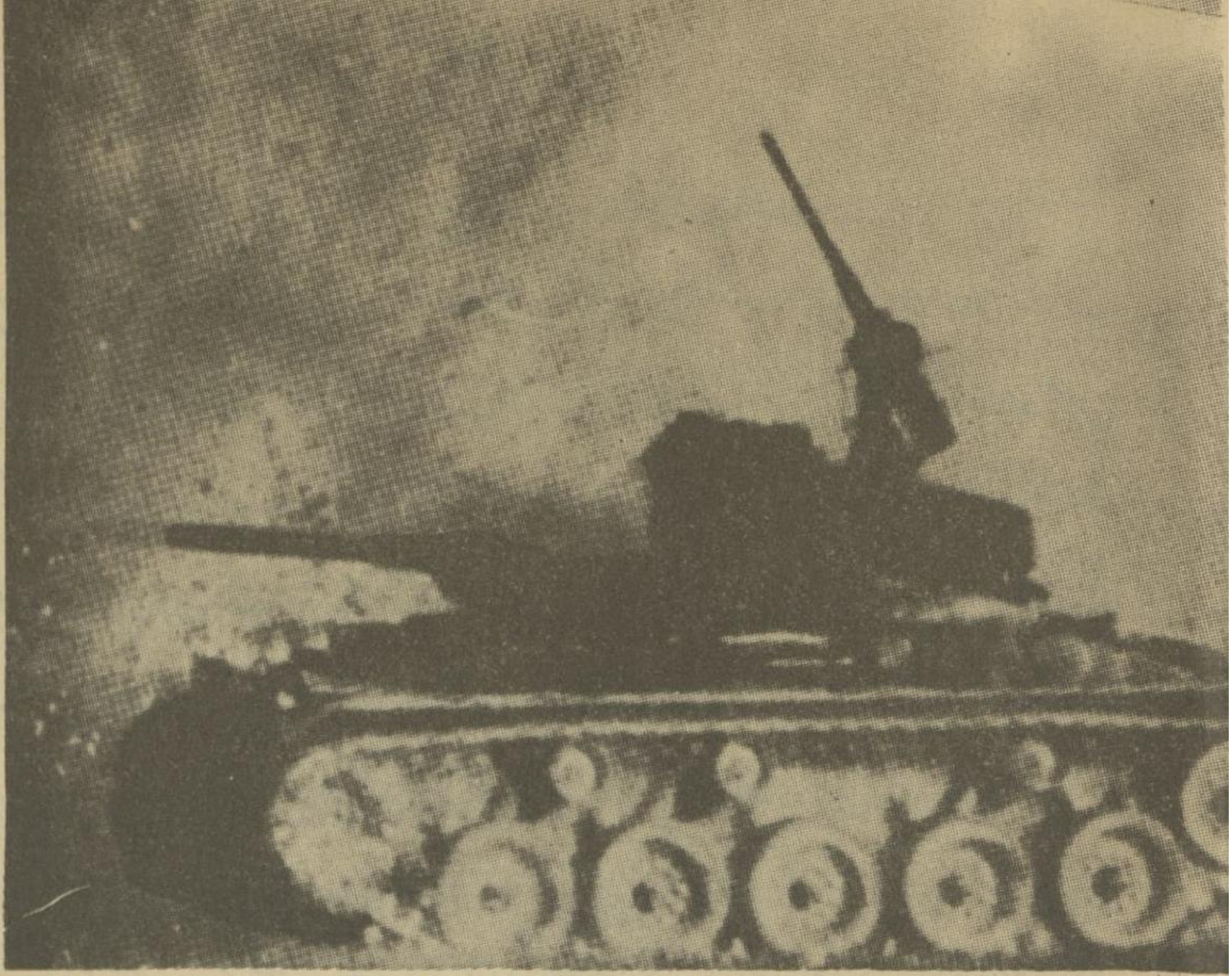
ترا احسان ہے ہم پر، ہمیں تُو نے جگایا ہے
صفِ باطل اُلٹنے کا سلیقہ بھی سکھایا ہے

تری قربانیاں تاریخ کا بن جائیں گی حصّہ
چکایا جائے گا دشمن کا ارضِ پاک سے قصّہ

یہ تیرے شیر دل غازی تری عظمت بڑھائیں گے
یہ تیرا اک اشارہ پا کے باطل کو مٹائیں گے

رقیبوں کو جلا کر خاک میں اُن کو ملایا ہے
چونڈہ کی زمیں! تُو نے وطن کو جگمگایا ہے

م۔ص صفدر



سیالکوٹ محاذ پر ٹینکوں کی لڑائی کا ایک منظر

"کون ہے جو اپنی جان پر کھیل کر دشمن کے ٹینکوں کی صفوں کو تہس نہس کر دے؟
کون ہے جو اپنے سینے پر بم باندھ کر دشمن کی آہنی اور آتشیں دیواروں کو تباہ و برباد کر دے؟
کون ہے جو اپنا گرم خون بہا کر اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزت و ناموس کو بچالے؟
کون ہے جو حرمت اسلام پر کٹ مرے؟
کون ہے جو ایک ہاتھ میں پرچم اسلام اور دوسرے ہاتھ میں قرآن تھامے بزدل دشمن کو خاک و خون میں ملا کر رکھ دے؟"

سرفروشوں، مجاہدوں، غازیوں، جیالوں اور صف شکنوں کے نعرے فضا میں گونجے ——— "ہم آگے بڑھتے ہیں۔ ہم دشمن پر جھپٹتے ہیں۔ ہم غنیم کو خاک و خون میں ملاتے ہیں۔ ہمیں اپنے رسولؐ سے اور اپنے خدا سے پیار ہے۔

ہم قسم کھاتے ہیں اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے گوہر عصمت کی، ہم کٹ مریں گے، ہم جانوں پر کھیل جائیں گے لیکن ہم اُن کی عزت و ناموس پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

ہم خوددار ہیں، ہم باغیرت ہیں، ہم باحوصلہ ہیں، ہم طوفان ہیں، ہم بے پناہ یلغار ہیں۔ ہم حیدر کرار کے نام لیوا ہیں، ہم خالدؓ کے بازو ہیں۔ ہم طارقؒ کا عزم ہیں۔ ہم صلاح الدین ایوبی کی شمشیر برہنہ ہیں۔ ہم علیؓ کا عزم بے پناہ ہیں۔ ہم محمد فاتح کی شجاعت و جنگی فراست کے کوہ پیکر ہیں۔ ہم آگے بڑھتے ہیں۔"

اور سیکڑوں سینہ تانے نوجوان صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے۔

"بس بہادرو! بس دلیرو، بس جانبازوں اب ہمیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ اب تمہیں کوئی مات نہیں دے سکتا۔ اب تمہاری ماؤں اور بہنوں کی طرف کوئی میلی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔" اور وہ یہ کہتے ہوئے دشمن پر بلائے بے اماں کی طرح ٹوٹ پڑے۔ سامنے ٹینکوں کی دیواریں تھیں جن کے منہ سے آگ برس رہی تھی اور ان میں بھارتی سورما چھپے ہوئے تھے۔ ٹینک چاروں طرف تباہی و بربادی پھیلاتے چلے جا رہے تھے۔ انہیں روکنے کے لئے صرف اور صرف یہی اور آخری تدبیر تھی جس پر عمل کیا جانا ناگزیر تھا۔ لیکن کون ہے جو اس دنیا میں جان بوجھ کر اپنی جانوں پر کھیل جائے ۔ — ؟ تاریخ شجاعت گذشتہ عالمی جنگ میں ان دو جانباز جاپانیوں کو سلام کرتی ہے جنہوں نے برطانوی جنگی جہازوں کو اپنی جانوں پر کھیل کر تباہ کیا اور خود ہلاک ہو گئے لیکن اہل جاپان کا نام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریخ کے صفحات پر ثبت کر گئے۔

لیکن —— پاکستان نے جو تاریخ شجاعت مرتب کی ہے وہ بھی کسی طور سنہری حروف سے لکھی جانے کے قابل ہے۔ ان جانبازوں کے حالات سے مورخ کا سر عقیدت سے جھک جاتا ہے۔

سینکڑوں جانثار سامنے آئے اور دشمن کو تباہ و برباد کر دیا۔ ان کے ٹینکوں کے حملے کو جن پر انہیں ناز تھا، ان کے غرور کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔

جانباز حرو! —— تم پر خدا کی لاکھوں کروڑوں رحمتیں!

سیالکوٹ کی سرزمین پر داد شجاعت دینے والو! خدا نے تمہیں اپنے دامنِ رحمت میں لے لیا ہے۔ تم زندہ ہو، تم پائندہ ہو، تم ہماری آنکھوں کے سامنے یوں مسکرا رہے ہو جیسے پھولوں کی چٹک، سبزہ کی روئیدگی، قوس و قزح کی رنگینی اور آفتاب کی پہلی کرن —— تم نے شجاعت کے وہ لازوال کارنامے انجام دیئے جو تمہاری قوم کے لئے سرمایہ افتخار ہوں گے اور جن پر قوم ہمیشہ فخر کیا کرے گی۔ دنیا میں یہ تو ہوا ہے کہ قوم نے حملہ یا دفاع کے وقت لڑائی لڑی ہو اور ایک دوسرے پر بڑھ چڑھ کر دادِ شجاعت دی ہو لیکن ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی قوم کے فرزندوں نے کھلم کھلا اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیا ہو اور خود انہوں نے موت کا استقبال کیا ہو، جنہوں

سے بم باندھ کر دشمن کے ٹینکوں میں گھس گئے ہوں۔

سلام ہو تم پر اے عرصۂ جنگ کے دلاورو!

سیالکوٹ میں جو کچھ ہُوا وہ پاکستانی فوجوں کا اِس قدر عظیم کارنامہ اور دُشمن کی شکست اس قدر تباہ کُن تھی کہ انسانی ذہن اس معرکہ کی تفصیلات بیان کرنے سے قاصر ہے۔ دورِ حاضر کی تاریخ میں اس چونتیس میل طویل محاذ کی یہ کہانی غیر کی زبانی سُنئے تو زیادہ بہتر ہے، لندن کا کثیر الاشاعت روزنامہ "ڈیلی ایکسپریس" کے نمائندہ ڈونلڈ سیمیں نے محاذِ جنگ سے جو کچھ لکھا وہ حسب ذیل ہے:۔

"جنگ بندی پر میں سیالکوٹ اور پاکستان کی افواج کے مورچوں پر گیا میں وہاں دس دس دن تک لڑی جانے والی ٹینکوں کی عظیم اور خوفناک جنگ کے نتائج دیکھنے گیا تھا، بکتربند اور ٹینکوں کے دستوں کی یہ دُوسری جنگِ عظیم کے بعد سب سے بڑی جنگ قرار دی جا سکتی ہے جنگ بندی لائن کے اس جانب سے جو حقائق سامنے آئے ہیں وہ یہ ہیں۔ بھارت نے اس محاذ پر چار ڈویژن فوج جس میں ایک بکتربند ڈویژن بھی شامل تھی، سے اس توقع پر حملہ کیا تھا کہ وہ پاکستان کی سرزمین پر اس بڑی فوجی قوت کے سہارے آگے بڑھ آئیں گے۔ لیکن پاکستان کی دو ڈویژن فوج نے جس میں ایک بکتربند ڈویژن بھی شامل ہے، ان کے ان ارادوں کو نہ صرف خاک میں ملا دیا بلکہ ان کی کمر بھی توڑ دی۔ بھارتیوں کا ارادہ یہ تھا کہ وہ سیالکوٹ میں پیش قدمی کریں، لاہور فتح کریں اور مغربی پاکستان کو دو حصوں میں کاٹ دیں اور اس طرح پاکستان کو ایک فیصلہ کُن مہم میں اپنے سامنے جُھکنے پر مجبور کر دیں۔

مگر پاکستان کی شیر دل اور بہادر افواج نے ان کے ناپاک ارادوں کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا۔ تعداد میں قلیل ہونے کے باوجود پاکستانیوں نے اس عزم و ہمت جرأت و استقلال کا مظاہرہ کیا جو بھارتیوں کو نصیب نہیں۔ بھارت کی تیس ہزار فوج کے مُقابلہ میں پاکستان کے ۹ ہزار جوان تھے لیکن سب کے سب جوش و جذبہ سے سرشار، موت کے لیے سرکیف، چار سو توپوں کے دہانوں سے سینکڑوں، ہزار گولے نکلے اور ہر طرف آگ شعلوں اور دھوئیں کی چادر پھیل گئی

۱۲۰ سے لے کر ۱۲۵ تک بھارتی ٹینک تباہ و برباد ہوئے اور بہت سوں کو نقصان پہنچا جب کہ پاکستان کے صرف ۴۴ ٹینک تباہ ہوئے۔ محتاط اندازے کے مطابق سیالکوٹ سیکٹر میں

۴۳ میل لمبے محاذ پر بھارتی فوج کے تین ہزار سے لے کر ۴ ہزار تک فوجی کھیت رہے جب کہ پاکستانی اندازے کے مطابق پاکستان کے چار سو سے ۵ سو تک فوجی شہید ہوئے۔ پاکستانیوں کے کہنے کے مطابق اس جنگ میں امریکی ساخت کے پیٹن ٹینک جن میں ۹۰ ملی میٹر کی گن نصب ہے۔ لیکن جس کی دوربین بہت اعلیٰ قسم کی ہے۔ برطانوی ساختہ سنچورین ٹینک کے مقابلہ میں جو بھارتی افواج کے استعمال میں تھے زیادہ کامیاب رہے اور ان کی کارکردگی نہایت عمدہ رہی۔ سنچورین ٹینک جن پر ۲۰ پونڈ کے گولے پھینکنے کی توپ نصب ہوتی ہے اور جس کی مار بہت دُور تک ہوتی ہے، اپنی ساخت کے اعتبار سے اس جنگ میں ناموزوں اور ناکام رہے۔ ایک رسالدار دوارنٹ آفیسر) نے مجھے ایک تباہ شدہ سنچورین ٹینک دکھایا اور کہا۔

"میں برطانوی فوج میں بھی ملازم تھا۔ تم لوگوں نے یہ ٹینک بنایا ہے یہ ایک خاصہ عُمدہ ٹینک ہے، تم یہ ٹینک مجھ سے لے سکتے ہو، لیکن یہ دیکھو میں نے اس کو تباہ کر دیا ہے"۔

جنگ بندی لائن کا نظارہ ایسا تھا جو میں کبھی نہیں بھول سکتا، ہمارے پاس زیادہ وقت نہ تھا۔ بہرحال ہم اس مختصر سے عرصہ میں محاذ کی تین میل کی پٹی کا ایک چکر لگا سکے، یہ تین میل کا علاقہ پنجاب کے گاؤں چونڈہ کے آس پاس کا تھا۔ ایک گھنٹہ سے بھی مختصر مدت میں میں نے اس علاقہ میں تباہ شدہ ۲۵ سنچورین اور شرمن ٹینکوں کا شمار کیا اس گاؤں کے جنوب میں ایک کرنل نے مجھے بتایا "بھارت کے توپ خانہ نے ہم پر اندھا دھند اور شدید گولہ باری کی تھی لیکن ہم اپنے مورچوں میں جمے رہے اور ہمارا کوئی بھی جوان زخمی تک نہ ہوا" پھر اس نے ایک گز کے فاصلہ پر ایک گہرے گڑھے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا:۔

"یہ دیکھو، بہت ہی قریب ہے۔ بھارتی یہاں سے چند سو گز کے فاصلے تک پہنچ چکے تھے ہم نے اپنی پوری قوت سے ان کا مقابلہ کیا اور ان کو روک دیا۔ اور ان کو شدید نقصان پہنچایا۔ آج صبح ہم نے ان کے مُردہ فوجیوں کو دفن کرنے کا کام ختم کیا ہے۔ ہم نے ان کے تین سو فوجیوں کو دفنا دیا ہے"۔

محاذ جنگ کا منظر بڑا دلدوز تھا۔ چاروں طرف تباہی ہی تباہی نظر آتی تھی۔ دھان اور جوار کے کھیت اجاڑ ہیں چند دن ادھر یہاں پر یہ فصلیں کھڑی ہوئی تھیں، لیکن سینکڑوں بکتر بند گاڑیوں

اور ٹینکوں نے ان کو روند ڈالا۔ اب دُور دور تک سوائے ٹینکوں اور گاڑیوں کے نشانات کے کچھ نظر نہیں آتا، سایہ دار گھنے اور مضبوط درخت جو صدہا سال سے اس علاقہ میں کھڑے تھے اور ہر آنے جانے والے کو اپنے سائے میں پناہ دیتے تھے اب مسلسل گولہ باری سے اُجاڑ پڑے ہیں کئی درخت گر چکے ہیں اور جو کھڑے ہیں ان پر سبزی نام کو نہیں، میدان میں دُور دُور تک گولیوں اور مارٹر کے خول، ٹوٹی ہوئی برین گنیں، سنگینیں وغیرہ خشک پتیوں کی طرح بکھرے پڑے ہیں جوہڑوں اور نالابوں میں مویشیوں کی لاشیں تیر رہی ہیں اور تمام فضا میں تعفن اور بدبو پھیلی ہوئی ہے۔ اس علاقہ میں جہاں جنگ بندی کے بعد اب ہیبت ناک خاموشی بکھری ہوئی ہے جہاں اب گولہ باری کی کوئی آواز نہیں آتی دُور دُور تک اب بھی ہلاکت خیزیوں کی..... داستانیں لکھی ہوئی ہیں اب آسمان پر گدھ اور چیلیں منڈلاتی ہیں اور یہ پرندے غول کے غول زمین پر اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے اپنی غذا تلاش کرتے رہتے ہیں۔

ہم اس علاقے کا دورہ کرتے رہے گولہ بارود کی سرنگوں کے خوف سے ہمارے دِل دھڑکتے رہے پھر کچھ اکا دکا گولیاں چلنے کی آواز سُنائی دی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ منظر ایسا تھا جس کو پاکستانی بجا طور پر حوصلے اور عزائم کی فتح کہتے ہیں۔ پاکستان کی افواج نے اس محاذ پر ایک عظیم جنگ لڑی ہے دُشمن ان کے مقابلہ میں کہیں زیادہ تعداد میں تھا یہ مُقابلہ ایک اور تین کا مقابلہ تھا انھوں نے بھارتیوں پر ایسی ضربیں لگائیں کہ انھیں آگے نہ بڑھنے دیا ان کی پیش قدمی کو مفلوج کرکے رکھ دیا دُشمن کی جنگی قوت کو اس علاقے میں تباہ کرنے کے بعد اُنھوں نے جنگ بندی سے چھ گھنٹے پیشتر جوابی حملے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن پاکستانی افواج نے اپنی شجاعت، عالی حوصلگی اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیاسی بُنیادوں پر اس جوابی حملے سے گریز کیا۔"

بھارت سے حالیہ جنگ میں ضلع سیالکوٹ کے ایک سرحدی قصبہ چونڈہ کو جو تاریخی حیثیت حاصل ہوئی ہے وہ محتاجِ تعارف نہیں دوسری عالمگیر جنگ کے بعد یہی وہ مقام ہے جہاں ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی لڑی گئی اور جس میں دُشمن کے کئی روز کے مسلسل اور بھرپور حملوں کو پسپا کرکے اُسے ذلت آمیز شکست دی گئی۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں دُشمن کی

طاقت کو خاک میں ملا دیا گیا۔

اگرچہ دُشمن نے سیالکوٹ سیکٹر میں بہت سے محاذ کھول رکھے تھے اور چپراڑ سے لے کر جسٹر تک کا تمام علاقہ (۲۴ میل) میدانِ جنگ بنا ہُوا تھا۔ لیکن دُشمن نے اپنی تمام بہترین افواج کو چونڈہ سَر کرنے کے لیے وقف کر دیا تاکہ وہ اس کے بعد ڈسکہ اور گوجرانوالہ کو اپنا نشانہ بنا سکے۔

بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے نرم اور دھیمے اور مُوثر انداز میں اس معرکۃ آلارا جنگ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ "یہی وہ جگہ ہے جہاں دُشمن کے تمام منصوبے اور سکیمیں خاک میں مل گئیں۔ دُشمن نے ۸ ستمبر کی درمیانی شب کو دس بجے چاروہ، مہارا جکے اور نخنال کے علاقوں میں ڈیڑھ سو ٹینکوں، بھاری توپ خانہ اور ایک ڈویژن پیدل فوج سے ایک بھرپُور حملہ کر دیا۔ اُس کے پاس اِس وقت ایک سو ٹینک ریزرو میں تھے۔ اِس کے علاوہ بھاری توپیں اور پیدل فوج کی ایک بڑی تعداد اُس کی پُشت پر تھی۔ صُبح کے وقت دُشمن کے ٹینکوں نے پھیلنا شروع کر دیا۔ خطرہ تھا کہ وہ ہماری فوج کو گھیرے میں لے لے لیکن ہم نے اس کے باوجُود کوئی خاص مزاحمت نہ کی اور انھیں آگے بڑھنے کا پُورا موقع دیا دوسرے روز تک ہم نے انھیں پُوری طرح آگے بڑھنے کا موقع دیا تاکہ ہم انھیں گھیرے میں لے کر مُوثر انداز میں جوابی کارروائی کر سکیں۔

چُنانچہ ہمارے فوجی جوانوں نے اس حملے کو جس شجاعت بہادری اور جانفشانی سے روکا وہ ہماری فوج اور قوم کے لیے ایک درخشندہ مثال ہے تھوڑی تعداد میں ہونے کے باوجُود اُنھوں نے نہایت بے جگری سے دُشمن کا مُقابلہ کیا۔ اِس حملے میں دُشمن کو نہ صرف پسپا کر دیا گیا بلکہ اُسے اتنا بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا گیا کہ اُس کے قدم اُکھڑ گئے اور اُس نے بھاگنا شروع کر دیا اور چوبارہ تک اُسے دھکیلنے میں ہمارے فوجی جوان کامیاب رہے۔

دریں اثناء پھلوارہ میں ہماری فوج نے بھی زبردست جوابی کارروائی کی اور دُشمن کو پانچ میل واپس جا کر مکمل طور پر پسپا کر دیا گیا۔ اِس لڑائی میں ہم نے دُشمن کے کئی ٹینک بالکل تباہ و برباد کر دیے۔ تین ٹینک صحیح حالت میں ہمارے ہاتھ آگئے ان میں سے ایک ٹینک سٹارٹ تھا

انھیں میں سے ایک ٹینک میں سے دُشمن کی اہم دستاویزات برآمد ہوئیں جن میں حملے کا منصوبہ، نقشہ اور حملے میں حِصّہ لینے والی رجمنٹوں کی تفصیلات درج تھیں۔ اِس حملے میں تین ٹینک رجمنٹوں کے علاوہ بھارت کی ۱۶ کیولری، ۱۷ پونا ہارس، ۲ لانسر اور ۶۲ کیولری کے کچھ حصّے نے حِصّہ لیا تھا۔ اِن کے علاوہ دو کیولرز رجمنٹیں ریزرو میں تھیں جن کو بعد کی لڑائی میں استعمال کیا گیا۔ یہ حملہ ہندوستان کی سب سے بہترین فوج یعنی فرسٹ انڈین آرمڈ ڈویژن جس کا نشان ہاتھی ہے نے کیا تھا جس میں ۴۳ لاریڈ انفنٹری بریگیڈ اور ۶ ر ۱۴ انفنٹری ڈویژن کے حصّے بھی شامل تھے دستاویزات کے مطابق تجویز یہ تھی کہ جو جو علاقے حملہ آور فوج فتح کرتی جائے اُسے وہ انفنٹری کے حوالے کر دے۔ لیکن اس حملے کی پہلی منزل چونڈہ تھی جو سولہ دن کی گھمسان کی جنگ کے باوجود دُشمن کے قبضے میں نہ آسکا اور جس پر ہمارے جانبازوں کا مکمل طور پر قبضہ ہے۔

۹ اور ۱۰ ستمبر کی رات کو اور دن کو بھی دُشمن نے بھرپُور حملے کئے اور یہ کوشش کی کہ وہ ہماری تھوڑی سی فوج کو مورچوں سے ہٹا سکے لیکن اس کی یہ آرزو پُوری نہ ہوسکی اور ہمارے ثابت قدم مجاہد اپنے مورچوں میں برابر ڈٹے رہے اور انھیں زبردست نقصان پہنچانے میں ہمہ تن مصروف رہے۔"

برگیڈیئر عبدالعلی ملک نے اپنی گفتگو کے دوران کئی بار پاک فضائیہ کا ذکر کیا اور اسے زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ انھوں نے کہا "بھارت کے ان زبردست حملوں کو ناکام بنانے میں ہماری فضائیہ نے ایک جاندار اور شاندار کردار ادا کیا ہے۔ ہماری فضائیہ کے جانبازوں نے دُشمن کی سپلائی لائن، گولہ بارود کے ذخیروں اور بھارتی فوج کو تباہ کرنے کے لیے ان پر بار بار حملے کئے اور ان کی کمر توڑ کے رکھ دی۔ اس کے برعکس بھارت کی فضائیہ کے جو لڑاکا جہاز ہم پر حملہ آور ہوتے وہ ایک دو بم گرا کر راہ فرار اختیار کر لیتے۔ اس کے باوجود ہم نے طیارہ شکن توپوں سے اسی محاذ پر دُشمن کے سترہ لڑاکا طیارے مار گرائے۔ دُشمن کی یہ حالت ہوتی تھی کہ جب بھی ہمارا کوئی لڑاکا طیارہ ان پر حملہ کرتا تو ان کے توپچی جوابی کارروائی کرنے کی بجائے اپنی جگہوں کو چھوڑ کر مورچوں میں چھُپنے کی کوشش کرتے اور اس طرح ہمارا ہر ہوائی حملہ دُشمن کے لیے موت کا پیغام ثابت ہُوا۔" انھوں نے مزید کہا "ان حملوں

کے دوران ہماری دُور مار توپوں اور ٹینکوں نے بھی دُشمن کو اس قدر جانی اور مالی نقصان پہنچایا کہ اس کے حوصلے بُری طرح پست ہو گئے۔"

بریگیڈیئر نے بتایا "تین دنوں کی گھمسان کی جنگ میں بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل چودھری کی خاص رجمنٹ ۱۶ کیولری کا ہمارے جوانوں نے مکمل طور پر صفایا کر دیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ بعد میں جو لڑائی ہوئی اس میں اس رجمنٹ کا ایک سپاہی بھی نظر نہ آیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جنگ میں ۱۶ کیولری پوری طرح ختم ہو گئی۔ اب اس رجمنٹ کا ٹائیٹل فخرِ ہند باقی ہے جس کے واحد وارث غالباً جنرل چودھری ہیں۔ اس لڑائی میں بھی دُشمن کے کئی ٹینک، بے شمار توپیں سینکڑوں گاڑیاں اور بھاری مقدار میں اسلحہ و بارود مکمل طور پر تباہ و برباد کیا گیا۔ اس محاذ پر دُشمن کی اس قدر لاشیں تھیں کہ ان کا شمار کرنا تو درکنار ان پر سے گزرنا محال تھا۔"

آپ نے کہا "دُشمن نے بڑے حملے کے لیے اس علاقے کو اس لیے منتخب کیا تھا کہ اس کے راستے میں نہ تو دریا اور نہریں ہیں اور نہ دوسری رکاوٹیں جو حملے میں فوجوں کے آگے بڑھنے میں مانع ہوں۔ چونکہ یہ علاقہ ایک کُھلا اور ہموار میدان کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے اس لیے دُشمن کو یقین تھا کہ وہ اس علاقے میں اپنے ناپاک مقاصد کو پُورا کر سکے گا۔ لیکن خُداوند تعالےٰ کا ہم پر خاص فضل و کرم تھا۔ ورنہ ٹینکوں کی اتنی زبردست لڑائی جیتنی بہت مُشکل تھی۔ بھارتی فوجوں نے حملے کے وقت "یا علی" کے نعرے لگا کر ہمارے جوانوں کو دھوکہ دینے کی بھی کوشش کی لیکن ان کے نعروں میں وہ جاہ جلال نہ تھا جس سے ہم کوئی اثر قبول کرتے اِس لیے "یا علی" کے جوابی نعرے ہی ان کے لیے موت کا پیغام لائے۔"

جنگ کے اصُول اور طریق کار کا ذکر کرتے ہُوئے ملک صاحب نے کہا "ہم نے "موبائیل وار" لڑی ہے اس میں یہ کوشش ہوتی ہے کہ دُشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جائے۔ اس کا مقصد کوئی علاقہ فتح کرنا نہیں ہوتا کیونکہ جب دُشمن ہر اعتبار سے زیادہ طاقتور ہو تو جنگ کا نقشہ بدلنے کے لیے ضروری ہے کہ دُشمن کو زبردست نقصان پہنچایا جائے تاکہ اس کے منصُوبے ختم ہو کے رہ جائیں اور اس ضمن میں ہم بہت کامیاب رہے ہیں۔ ہم نے دُشمن پر اس قدر کاری ضربیں لگائی ہیں کہ اسے مزید جارحانہ کارروائی کرنے کے قابل نہ رہنے دیا اور

اس کے بعد یہ امکان تھا کہ ہم اگر اس پر حملہ کریں تو اس میں مدافعت کی زیادہ طاقت نہیں رہے گی۔"

اُنھوں نے مزید کہا "چونڈہ اور ہڈیارہ کا درمیانی علاقہ جو میدانِ کارزار بنا رہا ہے، اس میں دُشمن کو تاریخی اعتبار سے اتنا بڑا نقصان پہنچا ہے کہ آئندہ وہ اس کو میدانِ جنگ منتخب کرنے کی کبھی حماقت نہیں کرے گا۔ اس میدان میں جب گھمسان کا رن پڑا تو دُشمن اس قدر بدحواس ہُوا کہ اس کے ٹینک پورس کے ہاتھی ثابت ہُوئے۔ پاکستانی جانباز سپاہیوں کی جوابی کارروائی اس قدر شدید تھی کہ دُشمن کی صفوں میں افراتفری پھیل گئی۔ جانیں بچانے کے لیے وہ اس طرح پیچھے بھاگنے لگے کہ اپنے پرائے کی تمیز نہ کر سکے۔ ان کے اپنے ٹینک ہی ایک دوسرے سے ٹکراتے اور گولے برساتے اپنی پیدل فوج کو روندتے ہُوئے پیچھے بھاگتے رہے۔ ساری فضا گردُ غبار اور دھوئیں سے تاریک ہو رہی تھی۔ اس میں دُشمن کو کچھ سُجھائی نہ دیتا تھا۔ اس اندھے جنگے اندھی طاقت اور اندھی فضا میں دُشمن کو اس ۲۴ میل لمبے محاذ پر کئی سو ٹینکوں اور کئی ہزار جوانوں سے محروم ہونا پڑا۔

ہمارے جانبازوں نے اس محاذ پر جو بھارتی سپاہی اور فوجی افسر قید کیے ہیں۔ ان میں راجپوت، مرہٹے، گورکھے، سکھ اور جموں و کشمیر کے ڈوگرے شامل ہیں۔ اُنھوں نے بتایا کہ انھیں تین روز سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملا اور ان کا زیادہ تر انحصار بُھنے ہُوئے چنوں پر تھا۔ یہاں انھیں صرف ۷۲ گھنٹے کی سپلائی دی گئی تھی۔ ان کے اعلیٰ افسروں کا خیال تھا کہ فتح کے بعد یہ لوگ کھانا ڈسکہ، گوجرانوالہ اور وزیر آباد میں کھائیں گے۔ مگر ان اعلیٰ افسروں کو یہ علم نہ تھا کہ ان کے سپاہیوں کو پاکستان میں کھانا کھانے کی بجائے پاکستان کے ہاتھوں منہ کی کھانی پڑے گی۔ ان قیدیوں کا بیان ہے کہ وہ پاکستان سے لڑنا نہیں چاہتے تھے اور بلاوجہ کوئی سپاہی کبھی بھی نہیں لڑ سکتا مگر انھیں لڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔"

بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے مزید بتایا "چونڈہ سیکٹر پر دُشمن نے ۱۴ ستمبر تا ۲۲ ستمبر مسلسل اور متواتر حملے کر کے اس اہم قصبہ پر قبضہ کرنے کی بار بار کوشش کی لیکن ہر بار ان کی کوششوں کو ناکام بنا دیا گیا۔ دُشمن نے یہ حملے ٹینکوں، توپوں اور انفنٹری کی مدد سے تین

اطراف سے کئی بار کئے۔ آخری اور سب سے بڑا حملہ انھوں نے مغرب اور جنوب مغرب کی طرف ۱۸ اور ۱۹ ستمبر کی درمیانی شب کو کیا۔ اس میں پہلے دشمن نے زبردست گولہ باری کی اور اس کے بعد اس نے ایڈوانس کیا، پوری رات گھمسان کی زبردست جنگ ہوتی رہی! اس عرصہ میں دشمن نے متعدد بار چونڈہ میں گھسنے کی کوشش کی جو ہر مرتبہ ناکام بنا دی گئی! اس حملہ میں دشمن کا پورا انفنٹری بریگیڈ، دو کیولری رجمنٹیں اور بے شمار توپ خانہ شامل تھا۔ ان کے مقابلے میں ہماری انفنٹری توپ خانہ اور ٹینکوں کی تعداد بہت کم تھی لیکن خدائے لم یزل کی مدد اور رحمت سے ہم نے ان کے تمام حملوں کا منہ توڑ جواب دیا اور انھیں ایسی شرمناک شکست دی جو کہ تاریخی بن گئی ہے دوسرا روز ان کے لیے شکست کا پیغام لایا تو وہ بُری طرح پسپا ہو رہے تھے تو ہمارے ٹینکوں اور انفنٹری نے ان کو بھی موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

صبح میدان دشمن کی لاشوں، تباہ شدہ ٹینکوں اور سامانِ حرب سے اٹا پڑا تھا۔ ہم نے دشمن کی تقریباً ۲۰۰ سو نعشیں زمین میں دفن کر دیں کیونکہ ان کے گلے سڑے جسموں سے سخت بدبو پیدا ہو رہی تھی جن نعشوں کو ہم نہ اُٹھا سکے انھیں اب تک گدھیں کھا رہی ہیں اور چونڈہ کا مقام فرسٹ انڈین آرمڈ ڈویژن کا قبرستان بن چکا ہے اور وہ "ہاتھی" جس پر بھارت کو بڑا فخر اور ناز تھا اس کے تمام اعضا میدانِ جنگ میں بکھرے پڑے ہیں۔ انھوں نے کہا "۱۹۵۱ء سے لے کر آج تک بھارت نے جہاں کہیں بھی پاکستان کو مرعوب کرنا ہوتا تھا وہ اسی ڈویژن کو جھانسی سے اُٹھا کر ہماری سرحدوں پر لے آیا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ پاکستان اس سے مرعوب ہو جائے گا۔"

بریگیڈیئر نے یہ بھی کہا "اب جبکہ دشمن کا بھاری نقصان ہو چکا ہے اور ہم اس قابل تھے کہ اسے بھرپور شکست دے سکتے تھے۔ ہم اس پر حملہ کرنے کے لیے بالکل تیار تھے کہ فائر بندی کا حکم آ گیا اور ہماری آرزو دل کی دل میں ہی رہ گئی" انھوں نے کہا "اگر فائر بندی نہ ہوتی تو خدا کے فضل و کرم سے ہم نہ صرف اپنا چھوٹا سا علاقہ مکمل طور پر آزاد کرا لیتے بلکہ دشمن کا بہت بڑا علاقہ ہمارے زیرِ نگیں ہوتا کیونکہ اس محاذ پر دشمن کے پاس اب وہ ساز و سامان نہیں رہا تھا جو اسے شکست سے بچا سکتا۔"



بریگیڈیر احسن رشید شامی.
شہادت کیوقت

کھیم کرن و فاضلکا محاذ

- پاکستانی فوجیں قصور، امرتسر روڈ پر یلغار کرتی ہوئیں ہندوستان کے بہت اندر امرتسر کے قریب تک پہنچ گئیں۔

- قصور پر قبضہ کرنے کی خواہشمند ہندوستانی فوجیں اپنے ہی شہر کا دفاع نہ کرسکیں۔

- یہی وہ سرزمین تھی جہاں مشرقی پاکستان کے بہادروں نے سینہ تان کر اپنی عسکریت کا لوہا منوایا۔

- سلیمانکی ہیڈ ورکس کے اُس پار چالیس مربع میل زرخیز ہندوستانی علاقہ پاکستان کے قبضہ میں کس طرح آیا۔

بڑھے چلو

یہ زِندگی کی بات کیا
حیات کو ثبات کیا
کہ موت سے نجات کیا
کہیں نہیں ہیں پیچ و خم
بڑھے چلو، بڑھے چلو مجاہدو!

یہ غزنوی کا پیرہن
پہن لو، تم ہو بُت شکن
نہ بچ کے جائے برہمن
کُچل دو اب سرِ ستم
بڑھے چلو، بڑھے چلو مجاہدو!

وطن کی عظمتیں لیے
جِلو میں نُصرتیں لیے
خدا کی رحمتیں لیے!
بڑھے چلو بصد حشم!
بڑھے چلو، بڑھے چلو، مجاہدو!

عاطر ہاشمی

○ ○ ○



مشرقی بنگال رجمنٹ کے جوان کھیم کرن محاذِ جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

۱۸ ستمبر کا دہکتا ہوا دن تھا۔ لاہور کی سرحدات پر بھارتی درندوں کا پاکستان کی بہادر اور جانباز فوجیں منہ توڑ جواب دے رہی تھیں۔ آسمان پر پاکستان کے لڑاکا طیاروں کی یلغار دشمن کے لئے تباہ کن بنی ہوئی تھی۔ کوئی دس بجے کا وقت ہوگا۔ ہم جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل سرفراز خاں سے مل کر آ رہے تھے۔ کاروں کا قافلہ رواں دواں تھا۔ میرے ساتھ فرنچ ٹیلی ویژن کے نمائندے بیٹھے تھے۔ انہیں انگریزی کچھ واجبی ہی سی آتی تھی لیکن مطلب سمجھ لیتے تھے۔ میں نے پوچھا کہاں سے آ رہے ہو۔ چہرے پر بڑی بڑی ڈاڑھیاں اور یہ برا حال" کہنے لگے "سیالکوٹ سے" اور پھر ایک لمحہ رک کر ان میں سے ایک نے محبت بھری مسکراہٹ سے کہا "تم بہت بہادر ہو۔ بخدا کمال کر دیا ہے!" ان کی یہ بات سن کر میرا سینہ تن گیا اور میں یوں محسوس کرنے لگا۔ گویا دنیا بھر کی شجاعت میری قوم کے حصہ میں آگئی ہے۔ میں نے مزید پوچھا کہ "کیا کسی اور ملک میں بھی گئے ہو—؟" کہنے لگے "کیوں نہیں؟ کانگو میں بصد مشکل جان بچائی تھی اور یہاں آنے سے پہلے ہم نے ویت نام میں موت کے بھیانک سمندروں کو پھلانگا ہے۔ لیکن جو ہولناک مناظر یہاں دیکھنے میں آ رہے ہیں اور کہاں ہوں گے"۔ میں نے بات کو بڑھاتے ہوئے کہا "کیا یہ واقعی بڑی جنگ ہے"۔ بولے "بالکل اسے ہی ٹوٹل وار کہتے ہیں۔ اس میں برّی، فضائی اور بحری تینوں فوجیں شامل ہیں۔ جنگ اسی کا نام تو ہے"۔ ہمارے قافلے کے رہنما ایک میجر تھے۔ کہنے لگے۔ "حضرات! کاروں کا قافلہ ایک ساتھ جائے گا۔ کوئی کار

الگ نہیں رکے گی۔ کل ہمیں بڑی وقت کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمارے کچھ مہمان پیچھے رہ گئے اور انہیں بعد میں خاصی پریشانی اٹھانا پڑی آپ نے جو سین فلمانے ہوں! ہمیں بتایئے تاکہ سب حضرات رک جائیں"۔ ہم قصور کی طرف جا رہے تھے۔ سڑک کے دونوں طرف اس وقت بھی زندگی مسکرا رہی تھی۔ بیل گاڑیاں، کاریں، چھکڑے، سائیکل اور پیدل آنے جانے والوں نے اپنا وطیرا نہیں بدلا تھا۔ ہماری منزل مقصود کھیم کرن تھی۔ جب ہم قصور سے دو میل کے فاصلے پر تھے تو ایک موڑ کو دیکھ کر غیر ملکی اخباری نمائندے ریجھ گئے۔ ان کے لئے یہ جگہ خاصی سحرانگیز تھی۔ وہ فوٹو لے رہے تھے۔ ٹیلی واٹر کر رہے تھے۔ ابھی یہ سلسلہ جاری تھا کہ دشمن کے طیاروں نے پورے زور کا حملہ کیا اور ساری فضائیں دھماکوں اور طیارہ شکن توپوں کے جوابی حملوں سے گونج اٹھی۔ اخبار نویس خندقوں اور مورچوں میں چلے گئے۔ اردگرد ہُو کا عالم تھا اور دور قصور کا وہ بدقسمت شہری علاقہ نظر آ رہا تھا جسے بھارتی بزدلوں نے کھنڈرات میں تبدیل کر دیا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے فضائیں دھوئیں کے بادل چھا گئے۔ جب فضائی حملہ دُور ہونے کا سائرن بجا تو ہم پھر روانہ ہوئے۔ جیپوں، گاڑیوں، ٹینکوں اور بھاری سامان کی آمدورفت کے باعث علاقہ خاصہ دشوار گزار ہو گیا ہُوا تھا۔ ہمارے جوان اپنے مورچوں میں ڈٹے ہوئے تھے اور ان کی نگاہیں دشمن پر لگی ہوئی تھیں۔ گیارہ بجے کے قریب پیچدار راستوں سے ہوتے ہوئے ہم بھارتی علاقے میں پہنچے "یہ ہے — کھیم کرن!" ہم نے کھیم کرن کی چوکی کو دیکھا۔ یہاں اندر کاغذات اور کتابیں بکھری پڑی تھیں۔ پوری عمارت گولیوں سے چھلنی ہو چکی ہوئی تھی۔ شیشے ٹوٹے ہوئے تھے اور جگہ جگہ گڑھے نظر آ رہے تھے۔ مورچہ بندیاں اتنی مضبوط اور جوان اتنے مسرور نظر آ رہے تھے کہ حیرت ہو رہی تھی۔ ان لوگوں پر کسی قسم کا خوف نہیں — اس قوم کی فوج پر خوف کیسے طاری ہو سکتا ہے جس کے افسر اور جوان سینہ تانے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے آگے بڑھ رہے ہوں۔ مجھے کھیم کرن کے اس میدان میں بریگیڈیر احسن رشید شامی یاد آ رہے تھے۔ جن کے خون کا ایک ایک قطرہ مقدس تھا اور مجھے ان تمام شہیدوں کی شہادت کی عبارت صورتِ گل مہکتی اور عطر بیزیاں کرتی دکھائی دے رہی تھی جنہوں نے اسی مقام پر بھارت کے غرور کو خاک میں ملایا تھا۔ یہی وہ سرزمین تھی جہاں مشرقی پاکستان کے بہادر

جانبازوں نے سینہ تان کر دنیا پر ثابت کر دیا تھا کہ مشرقی پاکستان ہو یا مغربی پاکستان ــــ اس وطنِ عزیز کے لئے ایک ایک انچ کی خاطر ہم سب کا خون بہے گا اور اس خون کا ایک ایک قطرہ ہمارے ملّی و وطنی اتحاد کو مضبوط و مستحکم بنا دیگا میدان جنگ میں نہ تو کوئی بنگالی تھا اور نہ ہی پنجابی نہ پٹھان تھا اور نہ ہی بلوچی اور سندھی ــــ کھیم کرن کا میدان ــــ پاکستان کے اتحاد کا عظیم نشان تھا۔ اور اس ایک محاذ پر ہی ہمارا کھولتا ہوا خون دشمن کے لئے لاوا بن کر اسے اپنی لپیٹ میں نہیں لے رہا تھا بلکہ ہر محاذ ہماری جرأت و ایثار اور اتحاد و یگانگت کا لازوال اظہار تھا۔ جب ہم آگے بڑھے تو گھنے درختوں کی چھاؤں میں جہاں ایک طرف خندقیں کھدی ہوئی تھیں، ایک میجر زمین پر کاغذ کا نقشہ پھیلا کر ہمیں بتا رہے تھے کہ کس طرح دشمن نے لاہور پر تین طرف سے حملے کر کے اسے تباہ و برباد کرنے کا منصوبہ بنایا اور دوسری طرف سے اس نے سیالکوٹ چونڈہ کے راستے ہم پر یلغار کی۔ میجر جو پشاور کے رہنے والے تھے فرانسیسی صحافیوں کو فرنچ میں بھی کچھ کہہ جاتے تھے انہیں ان کی محدود انگریزی دانی کا احساس تھا۔ اس وقت بڑا لطف آیا جب میجر نے امریکی صحافیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ــ "وہ دیکھئے اسلحہ کے ڈھیر پڑے ہیں انہیں بھارتی ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ان پر "شپ ٹو پاکستان" لکھا ہوا ہے لیکن انہیں بھارت کے حوالے کر دیا گیا۔ تاہم کوئی بات نہیں۔ یہ اپنے اصل مقام پر آ پہنچے ہیں۔ پہلے امریکہ نے ہم تک پہنچانا تھا۔ اب بھارت کے راستے ہم نے اس پر قبضہ کیا ہے"۔ اس کے بعد میجر نے کہا ــ "بھارت نے جب اس طرف سے حملہ کیا تو وہ اپنے پہاڑی ڈویژن سے مسلّح تھا۔ یہ پہاڑی ڈویژن امریکہ نے بھارت کو چین کے خلاف لڑنے کے لئے دیا تھا لیکن آپ کو یہاں پہاڑ نظر نہیں آ رہے یہ ہموار بھارتی علاقہ ہے اور اسی راستے سے قصور کے معصوم اور بے گناہ شہریوں کو تباہ کیا گیا"۔

ابھی باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ توپوں کی آوازیں فضا میں گونج گئیں۔ اب پھر وہی فضائی جنگ کا نقشہ تھا۔ ہمارے شیر دل اور جاں بکف فوجی دشمن پر حملہ آور تھے اور اس کے چھکے چھڑا رہے تھے۔ توپوں کی گھن گرج اور طیاروں کی اس جنگ کے دوران میں ہیلی کوپٹروں کی پرواز بھی جاری تھی۔ اس میں ہمارے بہادر، دشمن کی نقل و حرکت کو جانچنے کے لئے آگے جا رہے تھے۔ میجر کہنے لگا۔ "یہ سلسلہ تو ایسے ہی رہے گا۔ ہم اپنا کام جاری رکھتے ہیں"۔ وہ ہمیں جنگ کی صورتِ حال سے

کرتے رہے۔ ہم صورتِ تصویر ان کی باتیں سن رہے تھے۔ مَیں نے دور نظریں دوڑائیں تو دیکھا کہ ہمارے جوان ایک کنوئیں پر نہا رہے تھے گویا ان پر کسی بات کا کچھ اثر ہی نہیں۔ میجر سے باتیں کرنے کے بعد جب روانہ ہونے لگے تو بریگیڈیئر نے پیغام بھیجا کہ آپ کو چائے پی کر آگے جانے دیا جائے گا۔ چنانچہ پچاس ساٹھ قدم کے فاصلے پر ایک دوسرا پڑاؤ تھا۔ یہاں بھی مورچے بنے ہوئے تھے۔ توپوں اور اینٹی کرافٹ گنوں کے منہ کھلے تھے۔ میں نے اپنے ایک جیالے سپوت سے پوچھا کیسے گزرتی ہے کتنا سوتے ہو'، کہنے لگا۔ 'سچ تو یہ ہے کہ اب یہ ٹھک ٹھک نہ ہو تو نیند نہیں آتی۔ سونے کی بات چھوڑیئے'۔ امریکن براڈ کاسٹنگ سروس کے نمائندوں نے خندقوں میں بیٹھے ہوئے ہمارے مجاہدوں کو ایکشن اور نعرہ ہائے تکبیر کے لئے فرمائش کی جو انہوں نے پوری کر دی۔

یہاں دم لینے، ستانے اور رکنے کے بعد ہم جیپوں میں سوار کھیم کرن شہر کی طرف بڑھے۔ سڑک کی دونوں طرف سنگ میل لگے ہوئے تھے اور ان پر ہندی اور انگریزی میں فاصلہ درج تھا اور سڑک کی دونوں جانب تباہ شدہ ٹینک بھارتی بے بسی پر مرثیہ خواں تھے۔ کھیم کرن میں ہُو کا عالم تھا۔ دور دور تک کہیں کسی شخص کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ گلیاں ویران اور کوچے بد بو سے بھرے ہوئے تھے۔ مکانوں پر تالے پڑے ہوئے تھے اور کسی نے انہیں ہاتھ نہیں لگایا تھا بعض مکانات کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور ایسے لگتا تھا کہ جلدی میں سارا سامان چھوڑ کر بھاگ نکلے ہیں ہمیں بتایا گیا کہ ہندو مہاشوں نے یہاں کی سکھ آبادی سے دھوکہ کیا۔ ہندوؤں کو پہلے بتا یا گیا تھا کہ قصور پر حملہ کیا جانے والا ہے۔ یہاں سے نکل جائیں لیکن سکھوں کو بے خبر رکھا گیا۔ بعض مکانات کے اندر گائیں اور بھینسیں بندھی ہوئی تھیں لیکن فوجی کچھ نہیں کر سکتے تھے وہ انہیں ہانک کر کہیں نہیں لے جا سکتے تھے یہ کام ان کی فوجی مصلحتوں کے منافی تھا۔ ہم مختلف مکانات کے اندر گئے۔ اکثر مکانوں میں فلم ایکٹرسوں اور خاندانوں کے فوٹو آویزاں تھے۔ بعض مکانات کے باہر بورڈ بھی اسی طرح آویزاں تھے۔ بعض جگہ مکانات شکستہ حالت میں تھے اور ان کی اینٹیں گلیوں میں گری پڑی ہوئی تھیں اور ہماری فوجیں شہر سے آگے دوسری طرف مورچوں میں ڈٹی ہوئی تھیں۔ اس سارے علاقے میں لاشوں کی بد بو سے ناک پھٹا جا رہا تھا۔ ابھی یہ مفتوحہ علاقہ دیکھ رہے تھے کہ اچانک پھر

فضائی بمباری شروع ہوئی اور طیارہ طیارے سے ٹکرانے لگا۔ اچانک ایک بھارتی طیارہ پھٹ کر گیا اس میں سے دھواں اور آگ نکل رہی تھی۔ اور پائلٹ جہنم واصل ہو چکا تھا۔ توپوں کی گھن گرج ٹھنڈی پڑ گئی۔ اس خاموش ویرانے میں ایک کتا بھونک رہا تھا۔ بی بی سی ٹیلی ویژن کا نامہ نگار شہر کی گلیوں میں پھرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"یہ ہے جنگ کا انجام۔ بھارتی جنگ باز کہتے ہیں کہ قصور ان کے قبضہ میں ہے لیکن ہم کھیم کرن کے بھارتی علاقہ سے بول رہے ہیں۔ اب یہاں کوئی نہیں اگر کوئی آواز سننے میں آرہی ہے تو وہ اس مریل کتے کی ہے"۔ ہم بڑی دیر تک اس علاقہ میں پھرتے رہے گاؤں کا کچا گرجا، اٹھارہ سال پہلے کی شکستہ مسجد، ہندوؤں کا مندر اور سکھوں کا گوردوارہ سب بھارتی جارحیت اور بزدلی کے خلاف شہادت دے رہے تھے۔ ہم میں سے ایک نے شکستہ قبرستان پہ فاتحہ پڑھی۔

ہم محاذ کے مختلف حصوں میں پھرنے کے بعد جب تیسرے پہر لوٹنے لگے تو امریکن براڈ کاسٹنگ سروس کے نمائندے نے ہماری ایک بڑی توپ کے بہادروں سے کہا کہ وہ ایکشن کر کے دکھائیں تاکہ وہ اسے ریکارڈ کر لیں۔ ایک نوجوان نے بڑی بے نیازی سے پٹرل کو گھمایا۔ پھر پاؤں کو دبایا۔ فضا گولوں سے گونج اٹھی اور اس خطے میں جتنی بھی توپیں تھیں ان کے ساتھ سب نے آگ برسانا شروع کر دی —— عین اس وقت ایک مجاہد نماز عصر ادا کر رہا تھا۔

کھیم کرن کی طرح فاضلکا کے محاذ پر بہادر فوجیوں نے جو جوہر دکھائے وہ کسی سے پنہاں نہیں۔ ہمارے بہادروں نے نہ صرف اس محاذ پر اپنی پوزیشن کو مستحکم بنایا بلکہ فوجی اہمیت کی بہت سی کامیابیاں بھی حاصل کیں اور دشمن کی بعض مضبوط ترین چوکیوں پر قبضہ کر کے اس کی برتری اور طاقت کے گھمنڈ کو خاک میں ملا دیا۔ اسی طرح پاکپتن سے سلیمانکی کی جانب جو شاہراہ جاتی ہے اس کے پہلے سنگ میل پر جلی حروف میں 'دہلی ۲۹۹ میل۔ سلیمانکی ۳۵ میل' کے لکھے ہونے کا مفہوم اچھی طرح بھارت کے پاکستان پر حملے اور فتح و کامرانی کی بجائے ذلت و شکست اٹھانے پر سمجھ میں آیا۔ ایک دن ایک کار اور جیپ میں سوار ہم چند صحافی فاضلکا سیکٹر کی جانب رواں دواں تھے۔ جب نیا سنگ میل آتا تو ایک میل کا فاصلہ کم ہو جاتا پھر خیال آتا کہ سیز فائر نہ ہوئی ہوتی تو دہلی نہ سہی دہلی کے بہت نزدیک تو ہماری بہادر فوج سبز پرچم گاڑ چکی ہوتی۔

ہم ایسی ہی باتیں سوچتے جا رہے تھے کہ سلیمانکی آگیا۔

سلیمانکی سے آگے (ستلج کے اس پار) "نئے پاکستان" کی سرحد شروع ہوتی ہے۔ یہ علاقہ ہمارے بہادر فوجیوں نے ۶ ستمبر کے بعد فتح کیا۔ میلوں پھیلتے ہوئے اس علاقہ کے درخت، جھاڑیاں اور گرد و غبار ہمارے جانبازوں کی شجاعت کے گواہ ہیں۔ اس وسیع علاقہ میں بھارت کی جنگی تیاریوں کے ٹھوس ثبوت ہر جگہ موجود ہیں۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر پختہ مورچے جنہیں سیمنٹ اور کنکریٹ سے تیار کیا گیا تھا اپنی ٹوٹی ہوئی چھتوں سے اپنے آقاؤں کی بزدلی کی داستانیں سنا رہے تھے۔

سلیمانکی سے جب اِس علاقے میں جانے کی اجازت ملی تو ہمارا رہنما ایک چاق و چوبند اور چھریلا نوجوان لانس نائیک اسحاق تھا۔ لانس نائیک اسحاق کی تعریف ہم اس کے افسروں سے سن چکے تھے۔ اب ہم اپنی پرانی سرحد پر پہنچ گئے تھے۔ ہمارا دیکھ بھال کا مینار اب بھی سر بلند تھا۔ بھارتی طیاروں کے سینکڑوں نشان اس مینار کی دیواروں میں موجود تھے اور اس کے ارد گرد پانچ سو پونڈ کے ان پانچ بموں کے کھودے ہوئے گھڑے بھی ہر شخص کو اپنی جانب متوجہ کرتے تھے جو اس مینار کو تباہ کرنے کیلئے گرائے گئے تھے۔ ان ظالم بموں کے بڑے بڑے ٹکڑے دیکھ کر مجھے خدائے ذوالجلال کی رحمت یاد آگئی۔ اسی کو تو یہ طاقت ہے کہ وہ آتشِ نمرود کو گلزار بنا دیتا ہے اور اسی نے اپنے نام لیواؤں پر پھر کرم فرمایا۔ یہ آتشیں ٹکڑے ٹھنڈے ہو گئے۔ ان کی ہر چیز کو خاکستر بنانے والی قوت و حرارت ناکارہ ہو گئی۔ اب یہ آہنی ٹکڑے صرف نمائش کا کام دے سکتے تھے۔ اس بلند و بالا مینار سے ذرا دور داہنی جانب ہماری ایک عمارت ہے اس عمارت کو شدید بم باری اور گولہ باری کے باوجود خراش تک نہیں آئی۔ ذرا آگے نکل کر بھارت کی اصل سرحد شروع ہوتی ہے۔ جس کی نشان دہی وہ پختہ سڑک کرتی ہے جو یوں دکھائی دیتی ہے جیسے آج ہی بنائی گئی ہو۔ اس سڑک کی اس قدر دیکھ بھال کیوں کی جاتی تھی؟ اس کا جواب تو خود بھارت والے ہی دے سکتے ہیں۔ البتہ یہ سوچنے کا محل ضرور ہے کہ یہ سڑک جو قیام پاکستان سے پہلے ملتان اور دہلی کو سلیمانکی کے راستے سے ملاتی تھی اور اس وقت بھی پختہ تھی، ۱۹۴۷ء کے بعد اس کی نہ صرف باقاعدہ مرمت ہوتی رہی بلکہ اسے

از سرِ نو کیوں تعمیر کیا گیا۔

ہم اپنی جیپوں میں سوار اس مفتوحہ علاقہ میں گھوم رہے تھے۔ کپاس، باجرہ، کماد اور دوسری فصلیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے مرجھا رہی تھیں۔ کہیں کہیں پاکستانی چرواہے اپنے مویشیوں کو ہانکتے نظر آجاتے۔ بھارتی چوکیاں کھنڈر کا روپ دھار چکی تھیں اب ہم پکا گاؤں کے قریب پہنچ گئے تھے۔ یہ گاؤں کبھی مسلمانوں کا تھا اور پکا چشتی کہلاتا تھا۔ اس کی مسجد کے مینار قیام پاکستان کے ساتھ ہی بھارتی درندوں نے گرا دیئے تھے اور اب ایک کمرے کی صورت میں اس کی صرف دیواریں موجود تھیں۔ اس گاؤں کے مغربی جانب بھارتی سینا کے پختہ مورچے شکستہ حالت میں موجود تھے۔ یہ مورچے سیمنٹ اور کنکریٹ سے تیار کئے گئے تھے۔

پکا سے آگے سوار والا آتا ہے دراصل یہ پکا گاؤں کا ہی ایک حصہ تھا۔ اٹھارہ سال پہلے اس جگہ مسلمانوں کے چند گھر آباد تھے جنہوں نے ایک مسجد بھی تعمیر کی تھی۔ جب آزادی ملی تو یہاں کے باشندے پاکستان میں چلے آئے اور اس جگہ ہندوؤں اور سکھوں کے گھر آباد ہو گئے۔

بھارتی فوجیوں کے مورچے راستے میں جس جگہ بھی نظر آئے ان کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ پاکستانیوں کی نشانہ بازی نے انہیں تباہ کیا ہوا تھا اور پھر کیا مجال جو کوئی گولہ مورچے سے باہر لگا ہو۔ اردگرد کی دیواریں، درخت اور فصلیں صحیح وسالم تھے۔ جب ہم نے اس اعلیٰ نشانہ بازی کی لانس نائیک اسحاق سے تعریف کی تو اس نے بتایا کہ یہ حیرت آپ ہی کو نہیں ہم نے جن بھارتی سپاہیوں کو قید کیا ہے وہ خود حیران تھے۔ ان میں سے بعض قیدیوں نے بتایا کہ ہمیں یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی شخص ہاتھ سے ہمارے مورچوں میں گولے رکھ رہا ہو۔ یہ بات پاکستانیوں کی مہارت اور تجربے کی سب سے بڑی اور روشن دلیل ہے۔

ہم جن مورچوں پر بھی گئے پاکستان کے جیالے نوجوان دشمن کو تباہ و برباد کرنے کے لئے مستعد نظر آئے۔ اس علاقے سے میلوں آگے ہم آزادانہ گھومتے رہے۔ مٹھیانوالی۔ چانن والا۔ منباکھر کی چوکیاں اور جانے کتنی چھوٹی چھوٹی بستیاں اور گاؤں گھومتے پھرے۔ ہم ان راہوں پر چلتے ہوئے فخر محسوس کر رہے تھے۔ ہمیں اس بات کا احساس تھا کہ ان راہوں نے جوشِ جہاد کے جذبہ سے سرشار نوجوانوں کے قدم چومے تھے۔ بھارت نے جنگ بندی کے بعد اپنی بد دیانتی

کا سلسلہ یہاں بھی جاری رہا چنانچہ ۲۵ ستمبر کو یہاں گھمسان کا رن پڑا۔ ۲۶ ستمبر کی صبح تک جنگ جاری رہی اور آخر کار بزدل بھارتی اپنی خاصی بڑی تعداد کو جہنم واصل کرا کے صلح کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ اس محاذ پر ان کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں لانس نائیک اسحاق نے بے مثل شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ وہ مختلف جگہوں پر پوزیشن سنبھالتا رہا۔ توپوں کے گولے اس سے تین انچ کے فاصلے پر گرتے رہے۔ اسی طرح اسی محاذ پر لفٹیننٹ سعید ٹوانہ نے اپنی بے مثال جرأت کا مظاہرہ کیا۔ اس نے دشمن کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ وہ رات بھر دشمن کی صفوں میں گھس کر اپنے ٹینک سے گولے برساتا رہا۔ اس نے تمام رات ایک منٹ کے لئے بھی آرام نہیں کیا۔ وہ نو فوج میں دوبارہ آیا ہی جہاد کے جذبے کے تحت تھا۔ سعید ٹوانہ چند برس پیشتر فوج میں لفٹیننٹ تھا۔ اس نے اپنی زمین کی دیکھ بھال کی خاطر ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ ۶ ستمبر کو جب بھارت کے بزدلانہ حملے کی خبر ملی تو وہ پھر آگیا۔

ایک مورچے میں ہماری ملاقات ایک ایسے جوان رعنا سے ہوئی جسے ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ یہ جوان رعنا میجر خالد لیبین تھا۔ اس نے جس دلیری اور جس ذہانت سے اس جنگ میں حصہ لیا وہ صرف اسی کا حصّہ تھا۔ ہم جس سمت بھی گئے ہمارے شیروں نے ہمارے ایمان اس طرح تازہ کر دیئے جن کا صحیح اندازہ صرف محاذ پر بیٹھے ہوئے جوانوں اور افسروں سے ملاقات کے بعد ہی ہوتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کے ایثار کی قیمت کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ ان کے حوصلوں اور ان کے ولولوں کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

پاکستانی فوجوں نے جو سلیمانکی سیکٹر میں متعین تھیں ۶ اور ۷ ستمبر کی رات کو ہی صادقیہ اور پکا چوکیوں پر قبضہ کر لیا تھا اور دوسری رات دس بجے تک اس نے جھنگڑ کا سارا گاؤں بھی قبضہ میں کر لیا۔ سخت دشواریوں کے باوجود پاکستانی سرفروش سپاہ ایک کے بعد دوسری چوکی پر قبضہ کرتی رہی۔ آخر کار اس نے سوار والی، چنن والا، خان والا، تیجا سنگھ والا، کھیکھر اور بہارہ سونا پر قبضہ کر لیا اور ہندوستان کی چوکیاں جی جی ۱، جی جی ۲ اور جی جی ۳ بھی اس کے قبضہ میں آگئیں۔ ۲۳ ستمبر کو فائر بندی کے وقت پاکستانی فوجوں کے قبضہ میں اس محاذ پر ہندوستان کا قریباً چالیس مربع میل علاقہ آچکا تھا۔



راجستھان کے صحرامیں
ایک پاکستانی جیپ
بھارتی جیپوں کے نشان پر
اُن کا تعاقب کررہی ہے

راجستھان محاذ

بھارت نے کھوکھراپار کے راستہ لاہور و کراچی کو منقطع کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پہلے ہی ہلہ میں حملہ آور کی بجائے اپنے دفاع پر مجبور ہو گیا۔

وہ محاذ جہاں پیر پگاڑو کے بہادر مرید "حروں" نے جان کی بازی لگا کر ایک فقید المثال جرأت کا ثبوت دیا۔

پاکستان نے سوا سولہ سو مربع میل علاقہ پر قبضہ کر کے بھارت کے ہر جارحانہ اقدام کا قلع قمع کر دیا۔

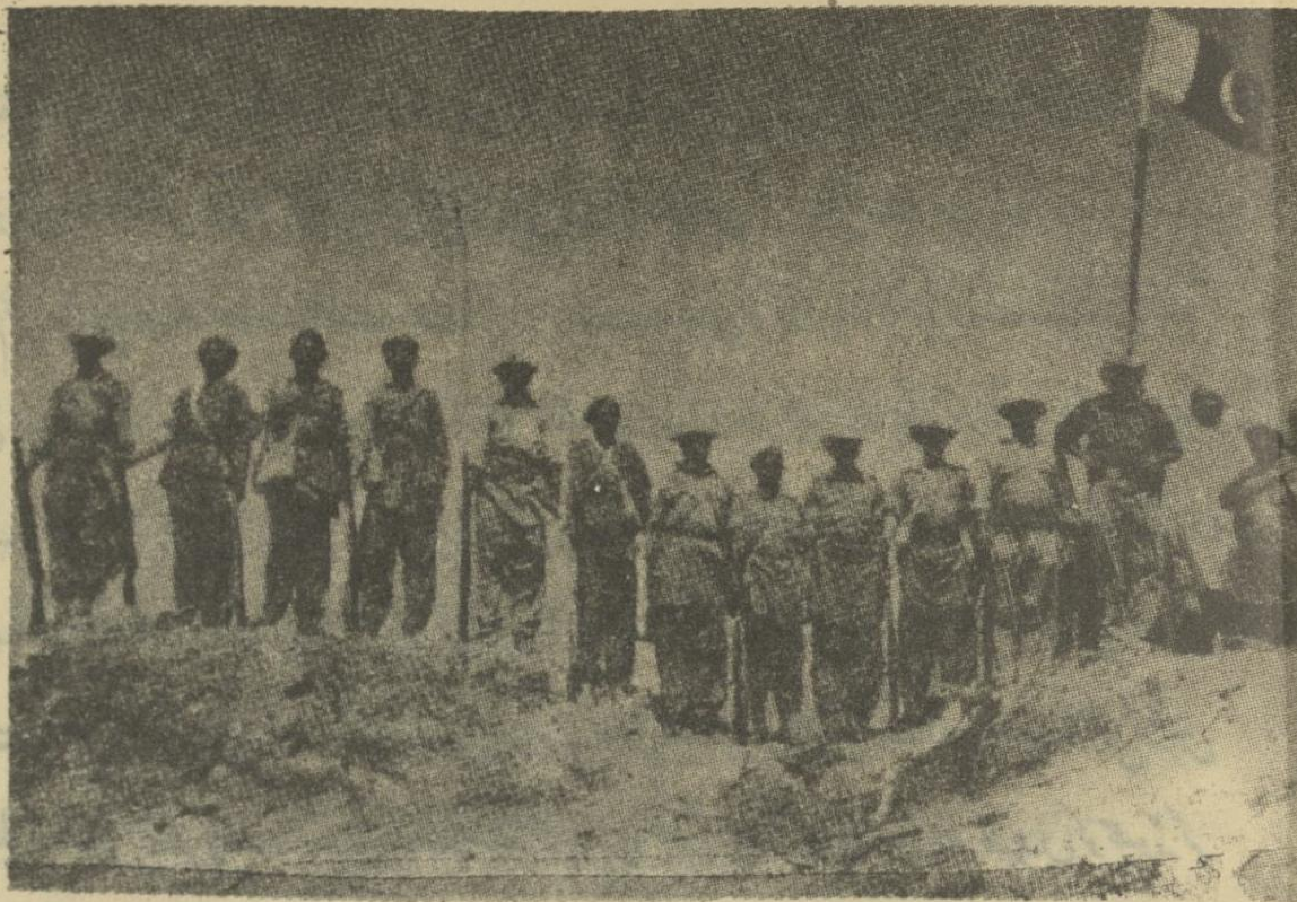
سپاہی سے خطاب

یہ ہند ہی کیا، تو تو ہواؤں پہ ہے قادر
افلاک پہ، بادل پہ، گھٹاؤں پہ ہے قادر
خورشید پہ، انجم پہ، ضیاؤں پہ ہے قادر
تو بدر کی اُن پاک خلاؤں پہ ہے قادر
اب بڑھ کے ذرا ہند میں تُو اپنی ادا دیکھ

سمجھے گا یہ کفّار کا ناکارہ سپاہی
اُلجھا ہے مسلماں سے تو دیکھے گا تباہی
ایک ایک مسلماں رہِ ہمّت کا ہے راہی
تاریخ بھی اس بات کی دیتی ہے گواہی
تاریخ کے اوراق میں تُو اپنی جگہ دیکھ

غازی نہیں دبتا ہے کبھی کفر وریا سے
افواج کی تعداد سے، توپوں کی بلا سے
اکثر جو بگڑتا ہے تو لڑتا ہے ہوا سے
میدانِ وغا میں نہیں ڈرتا یہ قضا سے
خالد کی بھی تلوار کا اِک وار ذرا دیکھ

نور الصباح بیگم



بھارت کی "بھٹے والا" چوکی پر پاکستانی پرچم لہرا رہا ہے

سندھ راجستھان کے علاقہ میں پاکستان کی سرحد سے تین میل کے فاصلہ پر ہندوستان کے اندر ہندوستانی ریلوے اسٹیشن مونا باؤ پر فاتح پاکستانی فوجوں کا پرچم ہندوستان کی بزدلی اور جھوٹ کی زندہ مثال ہے۔ اس ریلوے سٹیشن پر ہماری فوجوں کا قبضہ ہے۔ ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جنگ کے اُتار چڑھاؤ کے متعلق پاکستان کے اعلانات کتنے درست اور ہندوستان کے دعوے کتنے دروغ آمیز ثابت ہوتے رہے ہیں۔ ہماری فوجوں نے ریلوے سٹیشن پر ۱۳ ستمبر کو قبضہ کر لیا تھا مگر ہندوستان کا ریڈیو فائر بندی سے پانچ روز پہلے تک یہ اعلان کرتا رہا کہ مونا باؤ ابھی ہندوستان کے قبضے میں ہے۔

ملکی اور غیر ملکی اخبار نویس اس جگہ گئے تو نئے پاکستانی سٹیشن ماسٹر ایم اے غفار نے ان کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے کہا "میں نے جب سٹیشن کا چارج سنبھالا تو یہاں کا سارا ہندوستانی عملہ بھاگ کر جا چکا تھا۔ ہماری فوجوں کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ سٹیشن چھوڑ گئے تھے، وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ عملے کے بعض کوارٹروں میں ہنڈیاں چولہوں پر رکھی تھیں اور آدھی کٹی ہوئی سبزیاں باورچی خانوں میں پڑی تھیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستانی کس افراتفری کے عالم میں بھاگے تھے۔"

بعض جگہوں پر ریل کی پٹڑی ٹوٹی ہوئی تھی اور سگنل شکستہ حالت میں تھے۔ اس سے پتہ چلتا

تھی کہ جب ہندوستانیوں نے اس علاقہ میں گڈڑو کے مقام پر بکتر بند فوج سے حملہ کر کے ہمارے خلاف دوسرا محاذ کھولنے کی کوشش کی تو اس کے ساتھ ہی اُنھوں نے مونا باؤ کو خالی کرنے کا پروگرام بھی بنا لیا تھا۔ بھاگنے سے پہلے انھوں نے ضروری کاغذات جلا ڈالے تھے کچھ کاغذات اور فائلیں، ریلوے گزٹ اور غیر فروخت شدہ ٹکٹ اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے تھے۔ دلچسپ بات یہ تھی کہ اس اہم ریلوے سٹیشن کو یوں بزدلی کے ساتھ ہاتھ سے گنوانے کے بعد ہندوستانیوں نے اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ البتہ وہ جاسوسی کے لیے اپنے آدمی گاہ لگاہ مونا باؤ سے بیس میل آگے تک بھیجتے رہے۔ مونا باؤ سے بیس میل آگے تک ہمارا مکمل کنٹرول ہے اس علاقہ کے بیشتر ہندوستانی باشندے بھی اپنی بھگوڑی فوج کے ساتھ گھروں کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

راجستھان میں بارہ سو مربع میل ہندوستانی علاقہ پاکستانی فوجوں کے قبضے میں ہے پاکستان کے فوجی کمانڈر نے اخباری نمائندوں کو اپنے تاثرات بتاتے ہوئے کہا: مجھے بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ ہندوستانیوں نے ہمیں یہ موقع ہی نہیں دیا کہ ہم جوہر دکھا سکتے وہ لڑائی میں ہمارے سامنے ہی نہیں آئے۔ اس کے باوجود ہندوستانیوں نے یہ تسلیم ہی نہیں کیا کہ مونا باؤ کے ریلوے سٹیشن پر پاکستان کا قبضہ ہو چکا ہے آپ خود جا کر دیکھ لیں کہ وہاں کس کا قبضہ ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ محض مونا باؤ ہی نہیں بلکہ اس سے آگے تین چار اور ریلوے سٹیشن بھی ہمارے قبضے میں آچکے ہیں"

اس علاقہ میں سب سے اہم جنگ ڈالی کے مقام پر لڑی گئی۔ ہندوستانیوں نے ڈالی پر حملہ کیا وہ یہاں سے چھچھرو اور وہاں سے امر کوٹ اور حیدر آباد تک پہنچنا چاہتے تھے۔ پاکستانی فوج نے انھیں اس علاقہ میں کسی مزاحمت کے بغیر آگے بڑھنے دیا۔ جب وہ فتح کے نشے میں بدمست کچھ آگے بڑھ چکے تو ہمارے مجاہدوں نے انھیں پیچھے سے دبوچ لیا۔ ہندوستانیوں کے پاس ٹینک تھے۔ وہ دو بٹالینوں کے ساتھ حملہ آور ہوئے تھے اس معرکہ میں بہت سے ہندوستانی مارے گئے۔ دو سو سے زیادہ ہمارے قیدی بنے" بارود ہمارے ہاتھ لگا۔ کمانڈر نے کہا: یہ اسلحہ اور گولہ بارود اب ہمارے کام آرہا ہے۔

ہندوستانی فوج ہمارے لیے جو سامان چھوڑ گئی ہے اس میں پینتالیس ٹرک، بہت سے

ساڑھے تین راکٹ لانچر، تین انچ مارٹر، دو انچ مارٹر، ایک وکر (برطانوی ساختہ مشین گن) ڈیڑھ سو سے زیادہ رائفلیں، بیالیس سٹین گنیں، تین برین گنیں، بڑی مقدار میں گولہ بارود اور بالکل صحیح حالت میں اٹھاسی وائرلیس سیٹ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے ہلکے پستول، ایک چھوٹا ٹیلی فون ایکس چینج، دستی بم پھینکنے والی رائفلیں مع گولہ بارود، کمپاس، دُوربین، وردیاں، برتن، بے شمار خطوط، منی آرڈر اور ہندوستانی فوجیوں کی دُوسری متفرق چیزیں بھی ملیں۔ یہ زیادہ تر ستر ہویں مدراس رجمنٹ اور پانچویں مرہٹہ رجمنٹ کے فوجیوں کی تھیں۔ تین شرمن ٹینک بھی ہاتھ لگے یہ دونوں رجمنٹیں اب ہندوستانی آرمی میں باقی نہیں رہیں ان کا نام ونشان ہی مٹ گیا ہے۔

مونا باؤ' پاکستان کے آخری ریلوے سٹیشن کھوکھرا پار سے کوئی چھ میل اور پاکستان کی سرحد سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ مونا باؤ سٹیشن پر پاکستانی پرچم لہرا رہا ہے اور ہماری فتح وکامرانی اور بے اصُول دُشمن کی ذلت ونامرادی کی عبرتناک داستان سُنا رہا ہے۔" اخباری نمائندے ہندوستان سے چھینے ہُوئے تین ٹرکوں میں بیٹھ کر مونا باؤ سے گیارہ بارہ میل کے فاصلہ پر روہیری گئے۔ فائر بندی کے بعد ہندوستانیوں نے ایک کمپنی کی جمعیت سے اس پر حملہ کیا تھا اور قبضہ بھی کر لیا تھا مگر پاکستانی سول آرمڈ فورس اور مقامی رضا کاروں کے جو تینتالیس جوان یہاں متعین تھے، اُنھوں نے پانچ گھنٹے کی لڑائی کے بعد ہندوستانیوں کو یہاں سے بھگا کر اس پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ روہیری بڑا گاؤں ہے اُس کی آبادی ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہاں پر میٹھے پانی کے چار کنویں ہیں۔

اخباری نمائندے روہیری سے واپس آرہے تھے کہ خبر ملی ہندوستان کا ایک لیفٹننٹ کرنل وی کے نمدیہ اپنے چار افسروں اور بہت سے سپاہیوں سمیت 'سندرا' میں پکڑا گیا ہے اُنھوں نے اس چوکی پر فائر بندی کے بعد حملہ کیا تھا۔ فائر بندی سے پہلے اس پر پاکستان کا قبضہ ہو چکا تھا چار دن تک لڑائی ہوتی رہی بالآخر پاکستانی رینجرز اور مقامی رضا کاروں نے اس پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ گولہ بارود اور دُوسرے سامان کے بھرے ہُوئے پانچ ٹرک اِن کے ہاتھ لگے۔ اخبار نویس کمانڈر پوسٹ میں چائے پانی پی رہے تھے کہ اطلاع ملی ہندوستانیوں نے پاکستان کے علاقہ میں تین میل اندر ایک گاؤں کنرّو پر فائرنگ شروع کر دی ہے۔ جب دوسری طرف سے جوابی کارروائی کی گئی تو ہندوستانی پیچھے بھاگ گئے۔

اخباری نمائندے راجستھان میں سب سے پہلے جیسلمیر کی ایک چوکی لونگانے والا گئے یہ چوکی پاک سرحد سے تقریباً پندرہ میل ہندوستانی علاقے کے اندر واقع ہے اور اس وقت پاکستانی جیالوں کے قبضے میں ہے۔ یہ ہندوستان کی نہایت مضبوط چوکی تھی۔ کنکریٹ کے پختہ مورچوں کے علاوہ فوجی ٹھکانے آہنی چادروں سے بنائے گئے تھے۔ ہندوستانی سورماؤں کو یہ خیال ہوگا کہ سنگ و آہن کے ان اڈوں کو آسانی سے تسخیر نہیں کیا جا سکے گا۔ مگر جب پاکستانی فوجوں نے پیش قدمی شروع کی تو اتنی مضبوط چوکی پر بھی ہندوستانی سوربیروں کے قدم جمے نہ رہ سکے۔ اُنھوں نے بڑی افراتفری میں یہ مورچہ خالی کیا اور پاک فوج نے بہت تھوڑا گولہ بارود استعمال کرنے کے بعد یہاں پاکستانی پرچم لہرا دیا۔

اخبار نویسوں نے لونگانے والا کے بعد گھٹارو کے قلعہ کا رُخ کیا جو اٹھارہ میل آگے تھا۔ اس قلعہ پر پاکستانی پرچم پوری شان سے لہرا رہا تھا یہ قلعہ سندھ کے مسلمان فرمانروا امیر عثمان نے تعمیر کرایا تھا۔

بعد میں یہ ریاست جیسلمیر کے ہندو راجاؤں کے تصرّف میں آگیا اور اُنھوں نے اس کے اندر ایک مندر بھی تعمیر کرلیا۔ قلعہ کے اندر مسلم عہد کے ہتھیار اَب بھی پُرانی یادیں تازہ کر رہے تھے قلعہ گھٹارو کے فاتح کیپٹن صدیقی نے بتایا کہ اس قلعہ پر ہماری تھوڑی سی مگر بہادر فوج نے حملہ کیا، لیکن دُشمن اِتنا بزدل نکلا کہ وہ آدھ گھنٹہ بھی مقابلہ میں نہ ٹھہر سکا۔ اور بڑی ذِلّت سے بے شمار فوجی ساز و سامان چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ اس قلعہ کے اندر اور باہر بھی کنکریٹ کے مضبوط مورچوں کے علاوہ دفتروں کی عمارتیں اور اسلحہ خانے آہنی چادروں سے بنائے گئے تھے۔

گھٹارو کے مقامی باشندوں نے اخبار نویسوں کو بتایا "ہم ہندوستان کے برہمنی راج سے بہت تنگ آئے ہوئے تھے۔ ہندوستانی حکمرانوں اور مہاجنوں نے ہمارے خون کا قطرہ قطرہ نچوڑ لیا تھا۔ اور ہم فاقہ کشی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے۔ جب سے اس علاقے پر پاکستان کا قبضہ ہوا ہے ہم نے اطمینان کا سانس لیا ہے" ان لوگوں نے پاکستانی فوج کو بھی ایک یادداشت پیش کی ہے کہ اس علاقے کے باشندوں کے مفاد کے پیشِ نظر پاکستان

اسے خالی نہ کرے، کیونکہ اگر پاکستان نے یہ علاقہ ہندوستان کے حوالے کردیا تو ہندوستان کی فوج اور حکمران ان کی زندگی اور اجیرن بنادیں گے۔

گھنّارو کے قلعہ سے سولہ میل مغرب میں شاہ گڑھ کا تاریخی مقام ہے جس کی سرزمین کو ماضی میں محمد بن قاسم، محمود غزنوی، بابر اور دوسرے نامور فاتحوں نے روندا تھا۔ اب پاکستانی بہادر افواج نے وہی تاریخ دہرائی ہے۔ یہاں پر بھی دشمن کے بڑے مضبوط اور بظاہر ناقابلِ تسخیر مورچے تھے۔ بارکیں موٹے موٹے شہتیروں سے تعمیر کی گئی تھیں اور اہم عمارتوں پر لوہے کی موٹی چادریں چڑھی ہوئی تھیں مگر پاکستانی فوج نے شاہ گڑھ کی تسخیر میں اتنی دیر بھی نہیں لگائی جتنی دیر میں کوئی ویران چوکی فتح کی جاتی ہے۔

کشن گڑھ کے مشہور اور قدیم قلعے پر بھی اب پاکستانی پرچم لہرا رہا ہے۔ کشن گڑھ ضلع رحیم یار خاں سے جنوب مشرق میں ہندوستانی سرحد کے چودہ میل اندر واقع ہے۔ کشن گڑھ کا ابتدائی نام دین گڑھ تھا یہاں کی مسجد کو ہندو باورچی خانے کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ یہاں کا قلعہ بے حد مضبوط تھا اور کوئی بھی لڑنے والی فوج یہاں مدّتوں مخالف فوج کا مقابلہ کرسکتی تھی۔ لیکن ہندوستانی فوج نے اتنے مضبوط اور محفوظ قلعے کو چشم زدن میں مسلمان فاتحین کے لیے خالی کردیا۔ لونگانے والا، شاہ گڑھ، اور کشن گڑھ کی بڑی بڑی چوکیوں کے علاوہ کالا دھارا ٹوبہ، سرکاری تارا، سانچو، مالاسر، سارے والا، اچھری ٹوبہ، بھٹے والا، دھرمی کھوہ اور متعدد ذیلی چوکیوں پر بھی پاکستان کا قبضہ ہے۔

یہ وہ حقائق ہیں جنھیں ملکی اور غیر ملکی اخباری نمائندے اپنی آنکھوں سے دیکھ آئے ہیں مگر ہندوستان برابر یہ کہے جارہا ہے کہ اس کی فوج نے راجستھان کے علاقے میں پاکستان کو کسی چوکی پر قبضہ کرنے نہیں دیا۔ شپرہ چشموں کی حقائق سے چشم پوشی کے باوجود ناقابلِ تردید حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ راجستھان کا بارہ سو مربع میل کا علاقہ اس وقت پاکستان کے قبضے میں ہے۔

راجستھان، عام ریگستانوں کی طرح، بے آب و گیاہ علاقہ ہے۔ یہاں خاردار جھاڑیوں اور ٹنڈ منڈ درختوں کے علاوہ کوئی نباتات نہیں اُگ سکتی کوئی چیز جڑ نہیں پکڑ سکتی مگر پاکستانی

آرمی کی جڑیں یہاں پوری مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں۔ راجستھان میں گدارو کی طرف سے دشمن کا داخلہ دراصل کھوکھراپار اور پھر حیدرآباد کی طرف بڑھنے کی نیت سے تھا یہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا جس پر پوری قوت کے ساتھ عمل کیا گیا تھا لیکن اسے پاکستان کی بلند ہمت فوج کے عزم صمیم نے نہ صرف ناکام بنا دیا بلکہ دشمن کی فوجی برتری کا قلع قمع کر کے اس سے پہل کرنے کی استعداد چھین کر اپنے ہاتھ میں لے لی۔ راجستھان میں ہندوستان نے فوج کشی کر کے کچھ نہ کچھ کر گزرنے کے لئے جو حرکت کی تھی اس کا انجام نامرادی اور رسوائی کے سوا کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ ۹ ستمبر کو گدارو میں پاکستان رینجرز کی چوکی پر اچانک حملہ کیا گیا تھا اس دن سے لے کر ۲۳ ستمبر تک (جب کہ فائر بندی کا اعلان ہوا) ہندوستان نے تمام جتن کر ڈالے لیکن اسے منہ کی کھانی پڑی۔

راجستھان کی اس ساری جدوجہد میں جن لوگوں نے بہت زیادہ کدوکاوش سے کام لیا ان میں سرفہرست سندھ کے مشہور پیر پگاڑو کے پیروکار "حُر" پیش پیش رہے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کی طرف سے پاکستان پر حملہ ہوتے ہی ۷ ستمبر کو پیر پگاڑو نے اپنے تمام مریدوں کو اپنے ہیڈکوارٹر عمرکوٹ جمع ہونے کی ہدایات کی جس کے جواب میں پچیس ہزار "حر" جمع ہوئے۔ جنہیں پیر موصوف نے جہاد کی تلقین کرتے ہوئے پاکستانی فوج کے سپرد کیا۔ ان "حُر" مجاہدوں میں سے لال خاں منگریو کمپنی کمانڈر۔ حاجی خاں راجڑ۔ بارو منگریو اور ولی محمد منگریو نے لاجواب بہادری و جرأت کے مظاہرے کئے اور کئی محاذوں پر داد شجاعت دی۔

یہ صحرا نشین اس علاقہ میں ریت کے ایک ایک ٹیلے سے واقف ہیں۔ وہ پاؤں کے نشان پہچاننے میں بھی ماہر ہیں۔ وہ نقوش پا دیکھ کر بڑی بے تکلفی سے یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ کسی علاقہ میں کتنے مویشی اور کتنے انسان ہیں۔ وہ پہلے کہاں تھے اور اب کہاں چلے گئے ہیں۔ ان حُر مجاہدوں کی معلومات کی روشنی میں ہی دشمن پر چوٹ لگانے کا فیصلہ کیا جاتا رہا۔ ۲۱، ۲۲ ستمبر کی درمیانی رات کو بھی چولستان کے صحرا میں ایسی ہی معلومات کی بنا پر پاکستانی افواج نے شاہ گڑھ، قلعہ گھنٹارو، بھٹے والا، لونگانے والا، دھرمی کھوہ، سرکاری تارا، سانچو مارا، چند ملیشیر اور قلعہ کشن گڑھ پر قبضہ کر لیا۔ حُر "بھیج پگاڑا" کا نعرہ لگا کر حملہ کرتے ہیں جس کا مطلب ہے "پیر میرے سر کی مدد کر"۔ اس میں وہی جذبہ ہے جو عام مسلمان "یا علی" کا نعرہ لگانے پر محسوس کرتے ہیں۔



مشرقی پاکستان کے بہادر ہوا باز ایئر مارشل نور خاں کے ساتھ جو فلائٹ لیفٹیننٹ محمد طارق حبیب خاں کو اعزازی تمغہ لگا رہے ہیں

مشرقی پاکستان محاذ

○ مشرقی پاکستان کے بہادرو! —— تمہیں مغربی پاکستان کے جیالوں کا سلام پہنچے۔ ہمارا مشترکہ خون استحکامِ پاکستان کا سب سے بڑا راز اور عظیم ترین قوت ثابت ہوا تمہاری شجاعت سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ تم وہ بے جگرے ہو جن کے سامنے طوفانوں کے دل دہل جاتے ہیں تم نے اپنے اسلاف کی روایات کو زندہ اور اپنے اجداد کے کارناموں کو روشن و منور کر دیا ہے تم نے سترہ روزہ جنگ میں دشمن کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ تم ناقابلِ تسخیر ہو، تم ناقابلِ شکست ہو، تم نے شجاعت کی مٹی پر جنم لیا ہے۔ دشمن تمہارے اس عزمِ بے پناہ کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا ہے۔ تم پر خدا کی ہزار ہزار رحمتیں ہوں۔

○ —— جغرافیائی فاصلہ دلوں کی قربت پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہو سکتا

مرحبا اے سرفروشو! مرحبا

تم سے روشن ہیں شجاعت کے چراغ
ہمّت و جرأت، حمیّت کے چراغ
تم نے اپنے خون سے روشن کیے
قوم کی خوابیدہ غیرت کے چراغ
تم سے قائم ملک و ملّت کی بقا
مرحبا! اے سرفروشو! مرحبا

تم ہو روح و جان و ایمانِ وطن
ہے تمہارے دم سے ہی شانِ وطن
تم مؤرّخ ہو نئی تاریخ کے!!
جاوداں ہو تم، جوانانِ وطن
تم نے پھر ماضی کو زندہ کر دیا!
مرحبا، اے سرفروشو! مرحبا



تسنیم احمد خان



ہر محاذ پر
پاکستانی فوجوں
کا
دباؤ بڑھتا
رہا

مشرقی پاکستان میں سترہ روزہ جنگ میں مغربی پاکستان کی طرح میدانی لڑائی کا محاذ تو نہیں کھلا۔ البتہ فضائیہ کی لڑائیاں کافی زور شور سے لڑی گئیں۔ اگر بھارتی طیاروں نے مختلف اوقات میں مشرقی پاکستان کے شہروں لال منیر ہاٹ، شوگنگا، ٹھاکرگاؤں، کریم ٹولہ، رنگ پور، جیسور، چاٹگام اور دیناجپور پر بم باری کی تو پاکستان کے شاہین صفت جانبازوں نے بھارت کے ہوائی اڈوں کلائی کنڈہ، باغ ڈوگرہ، بیرک پور اور اگرتلا پر یلغار کرنے میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ کسی طرح نظر انداز نہیں کئے جا سکتے۔ صدر پاکستان نے سکواڈرن لیڈر شبیر حسین سید اور فلائٹ لفٹیننٹ محمد طارق حبیب خاں کو ان کی بہترین کارکردگی پر ستارہ جرأت کے اعزاز دیئے۔ ایئر مارشل نور خاں نے ڈھاکہ میں ایک تقریب میں بتایا کہ مشرقی پاکستان میں متعین پاکستانی فضائیہ کے مختصر یونٹ نے دشمن کے ۲۲ طیارے تباہ کئے اور ۱۰ کو شدید نقصان پہنچایا۔ اس کے برعکس پاکستان کا صرف ایک طیارہ ضائع ہوا۔ انہوں نے ہوابازوں کو ان کے حیرت انگیز کارناموں پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا "جنگ کے دوران آپ نے مشرقی پاکستان میں عظیم کارنامہ انجام دیا ہے جس پر ہم سب کو فخر ہے۔ اگر اب دوبارہ پاکستان اور بھارت میں جنگ ہوئی تو پاکستانی فضائیہ زیادہ مؤثر کارگر اور زبردست طریقہ سے مقابلہ کر کے دشمن پر زیادہ کاری ضربیں لگائے گی۔ اس جنگ میں پاکستانی فضائیہ نے بہت معمولی سا نقصان اٹھا کر دشمن کو شدید ترین نقصانات پہنچائے ہیں لیکن اس کے باوجود بھارت اپنے ہوابازوں کو "بہادری" کے اعزازات دے رہا ہے۔ دراصل بھارت

دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش میں مصروف ہے کہ اس نے مشرقی پاکستان پر بمباری ہی نہیں کی لیکن ہر کوئی جانتا ہے کہ مشرقی پاکستان کے کم سے کم بارہ شہروں پر فضائی حملے کئے گئے"۔ ایئر مارشل نور خاں نے بھارت کی غلط بیانیوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا۔ "شہری آبادی اور مسافر ٹرینوں پر بھارتی طیاروں کے حملے کا مقصد عوام میں خوف اور دہشت پھیلانا تھا۔ لیکن نتیجہ اس کے بالکل برعکس ہوا اور عوام سراسیمہ ہو کر بھاگنے کی بجائے اپنی جگہ پر ڈٹے رہے اور یہی نہیں بلکہ وہ محاذِ جنگ پر جا کر لڑنے کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ انسان کو آئینہ میں اپنی ہی صورت نظر آتی ہے اس لئے بھارت نے ہمیں بھی ویسا ہی سمجھ رکھا تھا جیسے وہ خود ہیں"۔

مشرقی پاکستان پر بھارتی "سورماؤں" کے "کارناموں" کا اجمالاً نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ نقشہ انتہائی اجمالی ہے اس لئے کہ پوری قوم محاذ جنگ پر اپنے آپ کو محسوس کر رہی تھی تاہم اس کا تاریخ وار مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

۷ ستمبر: مغربی پاکستان کے دارالحکومت لاہور پر تین اطراف سے حملہ کرنے کے دوسرے روز ہی بھارت نے مشرقی پاکستان پر فضائی حملہ کر کے جنگ کے دائرے کو اور زیادہ وسعت دے دی۔ بھارتی طیاروں نے ڈھاکہ کے قریب کریم ٹولہ، رنگ پور، جیسور، چاٹگام، دیناج پور اور لال منیر ہاٹ کی شہری آبادیوں اور ٹھاکر گاؤں کے ہوائی اڈے پر بمباری کی جس سے نہتے شہری جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے کو نقصان پہنچا۔ جس کے جواب میں پاک فضائیہ کے طیاروں نے کلکتہ کے نزدیک کلائی کنڈہ کے بھارتی ہوائی اڈہ پر زبردست حملہ کر کے چار کینبرا طیارے تباہ کر دیئے اور گیارہ کینبرا طیاروں کو زمین پر ہی برباد کر دیا۔ ایک مقام پر پاکستانی طیاروں کی بھارتی ہوائی جہازوں سے جھڑپ ہوئی جس میں ایک بھارتی جیٹ بمبار تباہ ہو گیا۔ پاکستان کا ایک طیارہ لاپتہ ہو گیا۔

۸ ستمبر: ڈپٹی کمشنر ڈھاکہ نے فوری طور پر غروب آفتاب سے صبح تک شہر میں مکمل بلیک آؤٹ کے احکام جاری کر دیئے۔ اس بارے میں جو احکام جاری کئے گئے ان میں لوگوں کو سختی سے ہدایت کی گئی کہ بلیک آؤٹ مکمل طور پر کریں اور ذمہ دار لوگ اس کی نگرانی کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی ایک شخص کی غلطی سے بے گناہوں کو جانی و مالی نقصان

کا سامنا کرنا پڑے۔

۹ ستمبر: بھارتی فوج نے رات کے وقت ضلع رنگپور میں بھتل ہاٹ کے علاقہ میں چار گھنٹے تک اندھا دھند فائرنگ کی۔ بھارت نے ۲۵ پونڈ کے گولے بھی برسائے۔ پاکستان کی فوج نے اس کا منہ توڑ جواب دیا اور گولہ باری کر کے دشمن کی توپوں کو ٹھنڈا کر دیا۔ پاکستان کا کوئی سپاہی شہید یا زخمی نہیں ہوا۔ آل انڈیا ریڈیو پر اعلان کیا گیا۔" پاکستان نے بہرام پور اور دوسرے مقامات پر چھاتہ بردار فوج اتار دی ہے۔" پاکستان کے سرکاری ترجمان نے اس کی تردید کر دی۔

حکومت پاکستان نے ایک اعلان کے ذریعے پاکستان میں واقع بھارت کی تمام املاک ضبط کر لیں۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق مشرقی پاکستان میں واقع بھارت کی مملوکہ املاک کو بھی ضبط کر لیا گیا۔

۱۰ ستمبر: بھارت کے وزیر دفاع مسٹر چون نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔"ہم مشرقی پاکستان کی طرف سے بھارت پر حملے کے مقابلے کے لئے تیار ہیں۔" آزاد خیال مبصروں کا اندازہ ہے کہ بھارتی وزیر دفاع کا یہ اعلان ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے ماتحت تھا۔ اغلباً بھارت، مغربی پاکستان کی طرح مشرقی پاکستان پر بھی ایک بڑا بری اور ہوائی حملہ کرنا چاہتا تھا اور پیش بندی کے طور پر ہی یہ اعلان کیا گیا۔ لیکن بعد میں چین کی طرف سے سکم کی سرحد پر دباؤ اور مغربی پاکستان پر اپنے حملہ کے حشر سے خوف زدہ ہو کر وہ اس منصوبہ پر عمل درآمد نہ کر سکا۔

۱۱ ستمبر: پاکستانی فضائیہ نے بھارت کے ہوائی اڈے باغ ڈوگرہ پر حملہ کر کے دو طیاروں اور فوجی ٹھکانوں کو تباہ کیا۔ یہ اڈہ مغربی بنگال میں واقع ہے دشمن کے تباہ ہونے والے طیاروں کی تعداد اب ستر سے زیادہ ہو گئی تھی۔ بھارت کے پاس روسی مگ طیاروں کا جو بیڑا تھا وہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا۔ باغ ڈوگرہ کے ہوائی اڈہ پر جو حملہ کیا گیا اس میں ایک بمبار اور ایک ہنٹر جہاز تباہ ہوئے اور کئی فوجی مرکزوں کو شدید نقصان پہنچا۔

۱۲ ستمبر: بھارت کے ہوائی جہازوں نے رات شیو گنج اور ویناج پور کے علاقوں پر بم گرائے جن سے شہری آبادی کو نقصان پہنچا۔ قومی اسمبلی کے سابق رکن مولوی فرید احمد نے ایک بیان میں کہا کہ "بھارت و پاکستان کے درمیان جتنے بھی تنازعات ہیں ان کا مستقل فیصلہ میدان جنگ میں ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بھارت نے روز اوّل سے پاکستان کو تسلیم نہیں کیا۔ پاکستانی قوم بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے۔ مسئلہ کشمیر ہی بھارت و پاکستان کے تمام تنازعات کی جڑ ہے لہٰذا جب تک اس کا فیصلہ نہ ہوگا۔ امن قائم نہیں ہو سکتا۔" آل انڈیا ریڈیو نے اس بات کا اعتراف کیا کہ مشرقی پاکستان میں اقلیتیں بالکل چین سے ہیں اور انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں۔

۱۴ ستمبر: بھارتی فضائیہ کے بزدل ہوابازوں نے پھر مشرقی پاکستان کے شہری ٹھکانوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے لال منیر ہاٹ اور شوگنگا کے قصبوں پر بمباری کی۔ پاک فضائیہ کے شاہبازوں نے بھارتی فضائیہ کے خلاف جوابی کارروائی کی اور بیرک پور و اگرتلا کے اُن ہوائی اڈوں پر حملہ کیا جہاں سے مشرقی پاکستان کے نہتے شہریوں پر بمباری کی جاتی تھی۔ ان دونوں اڈوں کو تباہ کر دیا گیا۔ پاک فضائیہ کے حملہ کے وقت ان اڈوں پر ایک کینبرا بمبار تین سی ۱۱۹ پیکٹ طیارے اور ایک فوجی ڈکوٹا کھڑا تھا۔ جو بالکل تباہ ہو گئے۔ ان اڈوں کے فوجی مراکز اور دوسرے ساز و سامان کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

۱۵ ستمبر: حکومت مشرقی پاکستان نے ۶ کروڑ روپے کا قرضہ جاری کیا جس پر سوا پانچ فی صد سود ۱۹۷۱ء کی واپسی پر ادا کرنے کا اعلان کیا گیا۔ ایک ہی دن میں ۶ کروڑ سے بھی زیادہ روپے وصول ہوئے۔

پاکستان نیشنل عوامی پارٹی کے صدر مولانا عبدالحمید خان بھاشانی نے ایک بیان میں بھارتی جارحیت کے خلاف جنگ کو جہاد قرار دیا۔ انہوں نے کہا "بھارت نے پاکستان اور کشمیری حریت پسندوں کے خلاف جنگ شروع کر کے نہ صرف پاکستان دشمنی کا ثبوت دیا ہے بلکہ امن عالم کو پامال کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمارے فوجیوں کو چاہیئے کہ وہ بھارتی جنگ بازوں کو کچل دیں اور عوام قومی دفاعی فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔"

ڈھاکہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر نے پاکستان کی بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ، ایئر مارشل نور خاں اور ایڈمرل اے۔ آر خاں کو مبارکباد دی کہ انہوں نے بھارتی حملے کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے اپنی افواج کی شاندار قیادت کی۔

۱۶ ستمبر: بھارتی حملہ آوروں نے مغربی پاکستان کے ہر محاذ پر شکست کھانے کے بعد مشرقی پاکستان پر حملے کی تیاریاں کیں۔ بھارت کے جنگجو لیڈروں نے مشرقی پاکستان کو مٹانے کے لیے اس کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ فوجیں جمع کرنا شروع کر دیں۔ آسام اور مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں نے تازہ مارچے بنانے اور نئی خندقیں کھودنی شروع کر دیں۔ بھارتی حکام نے سرحدی پولیس کو ہٹا کر اس کی جگہ جدید اسلحہ سے لیس بھارتی فوجیں متعین کر دیں۔

حکومت چین نے بھارت کو الٹی میٹم دیا کہ وہ تین دن کے اندر اندر چین و سکم کی سرحدوں پر سے اپنے مورچے اور جنگی تنصیبات کو ہٹائے ورنہ اسے سنگین نتائج بھگتنے ہوں گے۔ سکم کی ریاست سلسلہ ہمالیہ میں بھارت کے زیر حفاظت ہے اور اس کی سرحدات بھارت، تبت اور چین سے ملتی ہیں۔ چین نے بھارت کو جو تحریری الٹی میٹم دیا اس میں کہا گیا کہ بھارت اور چین، سکم اور چین کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے بھاری اجتماع، جنگی تیاریوں اور اشتعال انگیزیوں کی شدید مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ وہ نہ صرف اپنی تنصیبات ہٹائے بلکہ سرحدی خلاف ورزیوں سے بھی باز آجائے اس کے علاوہ چین کے سرحدی علاقوں سے بھارتی فوج نے جن باشندوں کو اغوا کیا ہے انہیں بھی واپس کرے۔ سرحدوں پر چوری چھپے حملوں اور دیہی آبادی کو پریشان کرنے کا سلسلہ فوراً ختم کرے۔

اس الٹی میٹم کا براہ راست اثر مشرقی پاکستان کے خلاف بھارت کی جارحانہ کارروائیوں پر بھی ہوا۔ اندازہ ہے کہ بھارت کو مشرقی پاکستان پر حملہ کرنے کی جو جرأت نہیں ہوئی تو اس میں اس الٹی میٹم کا اس لحاظ سے ایک حصہ ہے کہ بھارت کو چین کی سرحدوں پر بھی توجہ دینی پڑی۔ اگرچہ وزیر اعظم بھارت نے اس الٹی میٹم کو مسترد کر دیا لیکن اس کے اثرات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

۱۷ ستمبر: مشرقی پاکستان اسمبلی کے رکن و پارلیمانی سیکرٹری سراج الدین احمد نے ایک بیان میں کہا کہ "پاکستان کا بچہ بچہ اپنے ملک کی مقدس سرزمین کے دفاع کے لئے اپنے خون

کا آخری قطرہ تک بہانے کو تیار ہے۔"

۱۸ ستمبر: بھارت نے مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر اپنی فوجوں میں اضافہ کر دیا۔ اس اجتماع نے مشرقی پاکستان کے لوگوں پر کوئی اثر نہیں کیا۔ ان کے حوصلے بہت بلند رہے اور وہ ہندوستانی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے پہلے سے بھی زیادہ تیار ہو گئے۔

۱۹ ستمبر: قومی جمہوری محاذ کے رہنما اور پاکستان کے سابق وزیر خارجہ حمید الحق چودھری نے مشرقی پاکستان کے دوسرے رہنماؤں کی طرح اپنی خدمات حکومت پاکستان کو پیش کیں اور کہا کہ وہ ہنگامی حالات میں ملک کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔

۲۱ ستمبر: ڈھاکہ کے طلباء نے انجینئرنگ کالج میں جلسہ کیا جس میں کشمیری عوام کے لئے حق خود ارادیت کا مطالبہ کیا گیا اور پاکستان کے تین نکاتی منصوبہ کی حمایت کی گئی۔ پھر ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا جو گورنمنٹ ہاؤس گیا اور گورنر مشرقی پاکستان کو ایک یادداشت پیش کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان اس وقت تک جنگ بند نہ کرے جب تک کشمیر میں رائے شماری نہ کرائی جائے۔

۲۲ ستمبر: ایک پاکستانی ہوا باز نے کہا "پاکستان کے حملے صرف جوابی تھے۔ پاکستانی ہوا بازوں نے کسی شہری آبادی پر حملہ نہیں کیا اور نہ ہی شہری آبادی پر حملہ کرنا کبھی ان کا مقصد رہا۔ کیونکہ بھارتی شہری بھی پاکستانیوں کی طرح امن پسند ہیں۔ پاکستان کے ہوا باز پرعزم اور جرأت مند ہیں اور دشمن کے حملوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار۔ وہ صرف جوابی حملے کرتے ہیں اور وہ بھی صرف فوجی ٹھکانوں پر۔ جبکہ بھارتی ہوا باز بزدل ہیں جو شہری آبادی پر بم گراتے ہیں ہم نے صرف ان فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے ہیں جو ان علاقوں میں بڑی اہمیت کے حامل تھے۔ جب بھی ہمارے ہوا باز حملے کر کے لوٹتے وہ اپنے صحیح نشانوں کے نتیجہ میں ان اڈوں کو جلتا ہوا دیکھتے۔

پاکستان و بھارت نے سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق جنگ بندی کا اعلان کر دیا کہ ۲۲، ۲۳ ستمبر کی درمیانی رات کو ۳ بجے دونوں طرف سے فائرنگ بند کر دی جائے گی۔ صدر ایوب نے اعلان کیا کہ پاکستانی فوجیں اپنے مورچوں پر موجود رہیں گی۔

اعزازات کی دوسری فہرست

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے سترہ روزہ پاک و بھارت جنگ میں بہادرانہ کارنامے سرانجام دینے پر مندرجہ ذیل مزید سرفروشانِ اسلام کو اعزازات عنایت فرمائے۔ کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے اعزاز پانے والوں کو ایک خاص پیغام میں دلی مبارکباد دی اور شجاعت و فرض شناسی کو سراہا۔

ہلال جرأت

۱- بریگیڈیئر نوازش علی (تمغہ پاکستان)
۲- بریگیڈیئر ظفر علی خان۔

ستارۂ جرأت

۳- لیفٹیننٹ کرنل محمد مبین خاں بلوچ۔
۴- " کرنل ظفر خاں شنواری بلوچ۔
۵- " کرنل ابوطاہر خیرالحق مشرقی بنگال۔
۶- " " احمد خاں پنجاب۔
۷- " " محمد ممتاز خاں۔
۸- " " جہاں زیب ارباب پنجاب
۹- " " ممتاز علی پنجاب۔
۱۰- " " محمد حیات۔
۱۱- " " نصراللہ خاں بابر آرٹلری۔
۱۲- میجر محمد رفیق پنجاب۔
۱۳- میجر غلام مرتضیٰ ناردرن اسکاؤٹس۔
۱۴- " رشید احمد آرٹلری۔
۱۵- " محمد احمد۔
۱۶- " مظہر القیوم بلوچ۔
۱۷- " سیدل خان آرٹلری۔
۱۸- " محمد عثمان حسن بلوچ۔
۱۹- " سید خورشید انور پنجاب۔
۲۰- " اصغر احمد خاں بلوچ۔
۲۱- " سید نسیم حیدر رضوی بلوچ (شہید)
۲۲- " شاہ رفیع عالم اے سی۔
۲۳- " شیخ مبارک علی پنجاب (شہید)
۲۴- " شمس الحق چودھری بلوچ۔
۲۵- " عابد حسین گیلانی بلوچ۔
۲۶- " مسعود اختر گیانی اے سی (شہید)
۲۷- " سرفراز بانی آرٹلری۔
۲۸- " شمیم عالم خاں اے سی۔
۲۹- " محمد اعظم خاں اے کے
۳۰- کیپٹن بشارت احمد سلطان پنجاب۔
۳۱- " صغیر حسین پنجاب (شہید)
۳۲- کیپٹن مسرت نواز پنجاب۔
۳۳- " سلطان احمد بلوچ۔
۳۴- " نصیر احمد خاں ایف ایف۔
۳۵- کیپٹن بلال امین بابر انجنیئرز،
۳۶- کیپٹن طارق رفیع سگنلز،
۳۷- کیپٹن محمد صادق آرٹلری (شہید)
۳۸- کیپٹن ہدایت اللہ خاں نیازی انجنیئرز،
۳۹- کیپٹن میاں رضا شاہ اے سی (شہید)
۴۰- کیپٹن طارق محمود بلوچ،
۴۱- کیپٹن ظہور الاسلام آفریدی بلوچ (شہید)
۴۲- کیپٹن محمد دین اے کے،
۴۳- لیفٹیننٹ محمد سعید ٹوانہ اے سی،
۴۴- " احمد منیر ایف ایف (شہید)
۴۵- " امتیاز احمد بلوچ
۴۶- " محمد سعید بلوچ
۴۷- " محمد عبدالرحمٰن ایف ایف
۴۸- " فاروق آدم خاں پنجاب

۴۹۔ ؍؍ ارشد محمود آرٹلری
۵۰۔ ؍؍ مقبول احمد اے ایم سی
۵۱۔ ؍؍ شبیر شریف ایف ایف
۵۲۔ ؍؍ فاروق نواز جنجوعہ پنجاب
۵۳۔ ؍؍ فاروق عبدالعزیز پنجاب (شہید)
۵۴۔ ؍؍ محمد صابر بیگ اے سی (شہید)
۵۵۔ صوبیدار محمد دین آرٹلری
۵۶۔ ؍؍ محمد سرفراز پنجاب
۵۷۔ ؍؍ کرم داد پنجاب
۵۸۔ ؍؍ عالم زیب پنجاب (شہید)
۵۹۔ ؍؍ سیال باز ٹی کے ایف ایف (شہید)
۶۰۔ ؍؍ گلاب خاں اے کے
۶۱۔ ؍؍ علی محمد اے کے
۶۲۔ ؍؍ محمد شفیع اے کے
۶۳۔ ؍؍ محمد یعقوب اے کے
۶۴۔ ؍؍ محمد یعقوب خاں اے کے
۶۵۔ ؍؍ علی مدد ناردان اسکاؤٹس
۶۶۔ ؍؍ فضل گل ژہوب ملیشیا
۶۷۔ ؍؍ نظر بند شاہ ٹوچی اسکاؤٹس (شہید)
۶۸۔ ؍؍ سمندر گل ساؤتھ وزیرستان اسکاؤٹس
۶۹۔ نائب رسالدار عبدالرحمٰن اے سی
۷۰۔ ؍؍ صوبیدار سلطان محمود پنجاب
۷۱۔ ؍؍ ؍؍ سلطان محمد پنجاب
۷۲۔ ؍؍ ؍؍ داؤد علی بلوچ
۷۳۔ ؍؍ ؍؍ محمد یعقوب اے کے
۷۴۔ ؍؍ ؍؍ رحمٰن گل ٹوچی اسکاؤٹس
۷۵۔ سب انسپکٹر محمد افضل انڈس رینجرز (شہید)

تمغۂ جرأت

۷۶۔ حوالدار میجر گلاب خان اے کے
۷۷۔ ؍؍ میجر محمد ایوب اے کے
۷۸۔ ؍؍ میجر محمد رفیق اے کے (شہید)
۷۹۔ ؍؍ راج محمد ستلج رینجرز (شہید)
۸۰۔ ؍؍ عظیم خان ٹوچی اسکاؤٹس (شہید)
۸۱۔ ؍؍ گولی شاہ ساؤتھ وزیرستان اسکاؤٹس
۸۲۔ ؍؍ سلیمان خان اے کے
۸۳۔ ؍؍ محمد یوسف اے کے
۸۴۔ ؍؍ محمد یعقوب اے کے
۸۵۔ دفعدار نیاز علی اے سی
۸۶۔ ؍؍ علی اکبر اے سی
۸۷۔ گنر حوالدار عبدالرحمٰن آرٹلری
۸۸۔ ؍؍ ؍؍ بشیر خاں آرٹلری
۸۹۔ ؍؍ ؍؍ سعید ولی آرٹلری
۹۰۔ حوالدار اورنگ زیب آرٹلری
۹۱۔ ؍؍ انار خان پنجاب (شہید)
۹۲۔ ؍؍ میجر خادم حسین پنجاب
۹۳۔ ؍؍ محمد شریف بلوچ
۹۴۔ ؍؍ محمد شریف بلوچ (شہید)
۹۵۔ ؍؍ حق نواز بلوچ
۹۶۔ ؍؍ پسوار علی ایف ایف
۹۷۔ ؍؍ بادشاہ گل ایف ایف
۹۸۔ ؍؍ خوشی محمد پنجاب
۹۹۔ ؍؍ نجم الحسن پنجاب
۱۰۰۔ ؍؍ فتح خان ایف ایف
۱۰۱۔ ؍؍ مرزا خان بلوچ
۱۰۲۔ لانس حوالدار محمد اشرف اے کے
۱۰۳۔ ؍؍ دفعدار گل بادشاہ اے سی
۱۰۴۔ لانس دفعدار نور محمد اے سی
۱۰۵۔ ؍؍ حوالدار محمد اسلم آرٹلری
۱۰۶۔ ؍؍ ؍؍ محمد نصیب پنجاب
۱۰۷۔ ؍؍ ؍؍ فیض محمد بلوچ
۱۰۸۔ ؍؍ ؍؍ فرمان علی پنجاب
۱۰۹۔ نائک اکرم داد انڈس رینجرز (شہید)
۱۱۰۔ ؍؍ غلام قاسم انڈس رینجرز
۱۱۱۔ ؍؍ اکبر دین اے کے (شہید)

۱۱۲۔ ״ حبیب اے کے
۱۱۳۔ لانس دفعدار امانت حسین اے سی (شہید)
۱۱۴۔ ״ ״ عبدالمجید اے سی
۱۱۵۔ ״ ״ شاہ محمد اے سی (شہید)
۱۱۶۔ ״ ״ غلام مہدی خاں اے سی (شہید)
۱۱۷۔ نائک محمد صادق پنجاب
۱۱۸۔ ״ لہراسب حسین پنجاب
۱۱۹۔ ״ اصغر علی بلوچ (شہید)
۱۲۰۔ ״ لال حسین بلوچ
۱۲۱۔ ״ غلام احمد پنجاب
۱۲۲۔ ״ تاج الاسلام ایسٹ بنگال (شہید)
۱۲۳۔ لانس نائک نور رحمٰن ژوب ملیشیا (شہید)
۱۲۴۔ ״ ״ موسم خان ٹوچی اسکاؤٹس (شہید)
۱۲۵۔ ״ ״ عبدالسبحان اے کے (شہید)
۱۲۶۔ ״ ״ محمد لطیف اے کے (شہید)
۱۲۷۔ ״ ״ محمد شیر اے کے (شہید)
۱۲۸۔ ״ ״ محمد فاضل اے کے (شہید)
۱۲۹۔ ״ ״ محمد زمان اے کے (شہید)
۱۳۰۔ ״ ״ عبدالرحمٰن آرٹلری
۱۳۱۔ ״ ״ حیدر علی پنجاب
۱۳۲۔ ״ ״ درویش گل پنجاب
۱۳۳۔ ״ ״ خوشی محمد پنجاب
۱۳۴۔ ״ ״ راؤ محمد انور خان ژوب بلوچ (شہید)
۱۳۵۔ ״ ״ علی محمد بلوچ
۱۳۶۔ ״ ״ علی افسر بلوچ
۱۳۷۔ ״ ״ انور خان پنجاب
۱۳۸۔ ״ ״ عصمت اللہ پنجاب (شہید)
۱۳۹۔ لانس نائک عبدالستار ای ایم ای
۱۴۰۔ سپاہی امام غلام ٹوچی اسکاؤٹس (شہید)
۱۴۱۔ ״ سعید محمد اے کے
۱۴۲۔ ״ خان داد اے کے (شہید)
۱۴۳۔ سوار ابران گل اے سی
۱۴۴۔ ״ محمد ظریف اے سی (شہید)
۱۴۵۔ ״ عبدالمتین اے سی (شہید)
۱۴۶۔ گنر اختر بادشاہ آرٹلری (شہید)
۱۴۷۔ سپاہی حسن شاہ بلوچ (شہید)
۱۴۸۔ ״ زر گل ایف ایف (شہید)
۱۴۹۔ ״ منظور حسین ایف ایف
۱۵۰۔ ״ عبدالرحمٰن ایف ایف (شہید)
۱۵۱۔ ״ شیر بادشاہ ایف ایف
۱۵۲۔ ״ فضل رحمٰن بلوچ (شہید)
۱۵۳۔ ״ خداداد ایف ایف
۱۵۴۔ ״ محمد مرتضیٰ اے ایس سی
۱۵۵۔ ״ اعجاز حسین شاہ اے ایس سی

تمغۂ بسالت

۱۵۶۔ میجر محمد یعقوب پنجاب
۱۵۷۔ کیپٹن محمد نواز خان اے ایس سی
۱۵۸۔ ״ خادم حسین انجنیئرز
۱۵۹۔ انسپکٹر محمد منیر خان ستلج رینجرز

امتیازی سند

۱۶۰۔ لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا ایس پی، ایس پی کے، ایس کیو اے، ایم سی،
۱۶۱۔ میجر جنرل عبدالحمید خان ایس اے کیو
۱۶۲۔ ״ ״ ٹکہ خان ایس پی کے
۱۶۳۔ بریگیڈیئر حسام محمود الافندی
۱۶۴۔ ״ صاحب داد
۱۶۵۔ ״ ریاض الحسن ایم سی
۱۶۶۔ ״ جمیل اختر عزیز
۱۶۷۔ ״ سید محمود حسین
۱۶۸۔ ״ محمد اسحاق
۱۶۹۔ ״ آفتاب احمد خان
۱۷۰۔ کرنل محمد رفیق
۱۷۱۔ ״ شیر دل خان نیازی

۱۷۲- لیفٹیننٹ کرنل نصراللہ خاں اے سی

۱۷۳- ″ ″ محمد گشتاسب بیگ اے سی

۱۷۴- ″ ″ مبیک پیشانجی سپاری والا بلوچ

۱۷۵- ″ ″ محمد انور اے ایس سی

۱۷۶- ″ ″ نذیر احمد خان اے سی

۱۷۷- ″ ″ محمد رحیم خان بلوچ

۱۷۸- ″ ″ عطا محمد ٹی اے کیو

۱۷۹- ″ ″ بشیر احمد خان ملک بنگال

۱۸۰- ″ ″ احسان الحق ملک آرٹلری

۱۸۱- ″ ″ مختار احمد گیلانی پنجاب

۱۸۲- ″ ″ حمید اصغر کیانی آرٹلری

۱۸۳- ″ ″ عبدالبصیر شمسی بلوچ

۱۸۴- ″ ″ انوار احمد قریشی سگنلز

۱۸۵- ″ ″ ہاشم علی خان

۱۸۶- ″ ″ افتخار بشیر پنجاب

۱۸۷- ″ ″ ملک محمد علی آرٹیلری

۱۸۸- ″ ″ غلام حسین ″

۱۸۹- ″ ″ شمس الحق قاضی ″

۱۹۰- ″ ″ ظہور احمد چغتائی سگنلز

۱۹۱- ″ ″ سید وجاہت حسین اے سی

۱۹۲- ″ ″ میاں منصور احمد آرٹیلری

۱۹۳- ″ ″ عبدالحی لقمان ″

۱۹۴- ″ ″ علم دوست بلوچ

۱۹۵- ″ ″ محمد افضل خٹک آرٹیلری

۱۹۶- ″ ″ نور الٰہی ای، ایم ای

۱۹۷- ″ ″ ارشاد اللہ خاں انجینیرز

۱۹۸- ″ ″ محمد صدیق اے ایم سی

۱۹۹- ″ ″ محمد اقبال خاں انجینیرز

۲۰۰- ″ ″ محمد حسین انصاری آرٹلری

۲۰۱- ″ ″ محمد صدیق اے ایم سی

۲۰۲- میجر ایم اے حق مرزا اے کے

۲۰۳- ″ محمد اقبال سکندر ″ ″

۲۰۴- ″ عبدالعزیز ″ ″

۲۰۵- ″ محمد اشرف ″ ″

۲۰۶- ″ محبوب علی خاں ″ ″

۲۰۷- ″ میاں فقیر احمد ایف ایف

۲۰۸- ″ محمد سعید اے ایس سی

۲۰۹- ″ شفیق احمد خاں دوتنی ایف ایف

۲۱۰- میجر محمد شریف بلوچ

۲۱۱- ″ یوسف علی خاں اے سی

۲۱۲- ″ محمد بخت آور حسین خاں ایف ایف

۲۱۳- ″ الٰہی بخش خاں اے سی

۲۱۴- ″ سردار محمد فیروز الدین خاں پنجاب

۲۱۵- ″ انوار الحق ایف ایف

۲۱۶- ″ سکندر خاں اے سی

۲۱۷- ″ فضل حق ″ ″

۲۱۸- ″ اعجاز محمود ایف ایف

۲۱۹- ″ ہاشم خاں آرٹلری

۲۲۰- ″ محمد اقبال قریشی ایسٹ بنگال

۲۲۱- ″ محمد سرور خاں پنجاب

۲۲۲- ″ لقمان محمود ایف ایف

۲۲۳- ″ مظفر خاں ملک اے سی

۲۲۴- ″ جہاں زیب خاں ایف ایف

۲۲۵- ″ خالد مجید نیازی پنجاب

۲۲۶- ″ محمد یوسف خاں آرٹلری

۲۲۷- میجر سلطان میر پنجاب

۲۲۸- ″ مصطفےٰ خاں آرٹلری

۲۲۹- ″ محمد اسلم آرٹلری

۲۳۰- ″ بشیر احمد خاں آرٹلری

۲۳۱- ″ محمود الرحمٰن چودھری

۲۳۲- ″ خواجہ محمد اسماعیل آرٹلری

۲۳۳- ″ محمد فاروق خاں اے سی

۲۳۴- ″ عنایت اللہ خاں اصغر اے سی

۲۳۵- ″ محمد سرور چودھری اے سی

۲۳۶۔ // غلام محمد خاں درانی اے سی
۲۳۷۔ // عبدالمجید خاں نیازی آرٹلری
۲۳۸۔ // خالد محمود عارف آرٹلری
۲۳۹۔ // چودھری کرم احمد عثمانی
۲۴۰۔ // غلام سرور خاں آرٹلری
۲۴۱۔ // آصف جاہ شاد آرٹلری
۲۴۲۔ // یار محمد بلوچ
۲۴۳۔ // رفیع احمد سگنلز
۲۴۴۔ // محمد اکبر خاں پنجاب
۲۴۵۔ // محمد اکبر خاں آرٹلری
۲۴۶۔ // اعجاز ایف ایف
۲۴۷۔ // سید افتخار علی شاہ بلوچ
۲۴۸۔ // احمد سلیم شیخ پنجاب
۲۴۹۔ // محمد محسن پنجاب
۲۵۰۔ // عبدالحمید بٹ ایسٹ بنگال
۲۵۱۔ // آغا سالار احمد شاہ آرٹلری
۲۵۲۔ // مظہر الحسن صدیقی آرٹلری
۲۵۳۔ // عبدالحق آرٹلری
۲۵۴۔ // منصور الحق ملک سگنلز
۲۵۵۔ // محمد امتیاز علی بلوچ
۲۵۶۔ // آغا ذوالفقار علی خاں بلوچ
۲۵۷۔ // محمد عباس خاں اے سی
۲۵۸۔ // عبداللطیف اعوان آرٹلری
۲۵۹۔ // محمد توفیق مرزا بلوچ
۲۶۰۔ // نذیر احمد بٹ بلوچ
۲۶۱۔ // محمد اسلم خاں انجینئرز
۲۶۲۔ // عبدالکریم ڈار پنجاب
۲۶۳۔ // ملک حکمت خاں پنجاب
۲۶۴۔ // محمد مقیم الدین خاں آرٹلری
۲۶۵۔ // سید ریاض حسین شاہ جعفری سگنلز
۲۶۶۔ // قاضی سعید الدین حفیظ آرٹلری
۲۶۷۔ // محمد آفندی اے سی
۲۶۸۔ // منصور احمد سیال آرٹلری
۲۶۹۔ // منظور الحسن آرٹلری
۲۷۰۔ // میر آباد حسین اے سی
۲۷۱۔ // سید مستحسن احمد ترمذی آرٹلری
۲۷۲۔ // اختر اقبال ملک ای ایم ای
۲۷۳۔ // محمد عبداللطیف آرٹلری
۲۷۴۔ // ریاض احمد رشید انجینئرز
۲۷۵۔ // عباس علی انجینئرز
۲۷۶۔ // ناصر عباس اے سی
۲۷۷۔ // خالد یاسین پنجاب
۲۷۸۔ // خورشید انور سامی اے ایم سی
۲۷۹۔ کیپٹن احمد سعید باجوہ بلوچ
۲۸۰۔ // مظفر حسین مرزا ہمدانی آرٹلری
۲۸۱ // خواجہ راحت لطیف ایف ایف
۲۸۲۔ // عبدالرشید قریشی ایف ایف
۲۸۳۔ // محمد رشید خاں عباسی اے کے
۲۸۴۔ // محمد اسحٰق ضیا اے کے
۲۸۵۔ // محمد شفیع اے کے
۲۸۶۔ // فیروز خاں اے کے
۲۸۷۔ // نوابزادہ میر عزیز عالم خاں بلوچ
۲۸۸۔ // محمد عبدالباسط خاں آرٹلری
۲۸۹۔ // شمس الزماں آرٹلری
۲۹۰۔ // اختر محمود ملک آرٹلری
۲۹۱۔ // راجہ جاوید اختر خاں ایف ایف
۲۹۲۔ // محمد جبیں ناگی آرٹلری
۲۹۳۔ // این اے وحید انجینئرز
۲۹۴۔ // الطاف احمد ای ایم ای
۲۹۵۔ // گلاب خاں آرٹلری
۲۹۶۔ // سید مشتاق حسین رضوی آرٹلری
۲۹۷۔ // سید ظفر مہدی عسکری آرٹلری
۲۹۸۔ // آفتاب احمد بلوچ

۲۹۹۔ // فہیم الدین انصاری آرٹلری

۳۰۰۔ // نعمان محمود اے سی

۳۰۱۔ // سجاد احمد ناظم ایف ایف

۳۰۲۔ // نذر حسین پنجاب

۳۰۳۔ // جمیل اختر خالد سگنلز

۳۰۴۔ // محمد سجاد یونس اے سی

۳۰۵۔ // خالد سعید خان اے سی

۳۰۶۔ // محمد اشرف بلوچ

۳۰۷۔ // مختار حسین شاہ انجینئرز

۳۰۸۔ // فاروق احمد خان آرٹلری

۳۰۹۔ // اصغر حسین آرٹلری

۳۱۰۔ // ارشد علی راشد پنجاب

۳۱۱۔ // نصیر نواز جنجوعہ پنجاب

۳۱۲۔ // ابرار حسین انجینئرز

۳۱۳۔ // ریاض احمد قریشی آرٹلری

۳۱۴۔ // سید شاہد عباس نقوی آرٹلری

۳۱۵۔ // جہانگیر ملک ایف ایف

۳۱۶۔ // سلیم اختر پنجاب

۳۱۷۔ // خواجہ معین الدین احمد آرٹلری

۳۱۸۔ // انوار احمد خان آرٹلری

۳۱۹۔ // خالد اے خان پنجاب

۳۲۰۔ // شمشاد علی خان اے سی

۳۲۱۔ // عبدالمجید اے ایم سی

۳۲۲۔ لیفٹیننٹ محمد فہیم اقبال اے کے

۳۲۳۔ // منور احمد ببر پنجاب

۳۲۴۔ // سید اظہر حسین نقوی ایف ایف

۳۲۵۔ // سعید الدین آرٹلری

۳۲۶۔ // اجمل خان پنجاب

۳۲۷۔ // عبدالقدوس مرزا آرٹلری

۳۲۸۔ // احمد اجمل انجینئرز

۳۲۹۔ // امتیاز احمد ملک آرٹلری

۳۳۰۔ // محمد جاوید انجینئرز

۳۳۱۔ // پرویز مشرف آرٹلری

۳۳۲۔ // طارق خلیل آرٹلری

۳۳۳۔ // اظہر علی شاہ پنجاب

۳۳۴۔ لیفٹننٹ محمد اقبال پنجاب

۳۳۵۔ لیفٹیننٹ خالد سعید احمد چوہدری اے
ایم سی۔

۳۳۶۔ سیکنڈ لیفٹیننٹ ایوب علی رانا اے
ایس سی۔

۳۳۷۔ سیکنڈ لیفٹیننٹ مشتاق احمد بلوچ۔

۳۳۸۔ // // محمد عبدالحلیم بلوچ

۳۳۹۔ // // صلاح الدین ترمذی
اے سی۔

۳۴۰۔ سیکنڈ لیفٹیننٹ عبدالحسن آرٹلری۔

۳۴۱۔ آنریری لیفٹیننٹ محمد زماں خاں اے سی۔

۳۴۲۔ // // داد خان اے کے۔

۳۴۳۔ رسالدار میجر محمد اسلم اے سی۔

۳۴۴۔ صوبیدار میجر عظمت علی خاں اے کے۔

۳۴۵۔ صوبیدار میجر خدا بخش ایف ایف۔

۳۴۶۔ // // محمد افسر پنجاب۔

۳۴۷۔ // // محمد شفیع اے ایس سی۔

۳۴۸۔ رسالدار خوشی محمد اے سی۔

۳۴۹۔ // پھول بادشاہ اے سی۔

۳۵۰۔ // مبارک احمد اے سی۔

۳۵۱۔ // محمد یوسف اے سی۔

۳۵۲۔ // غلام محمد اے سی۔

۳۵۳۔ صوبیدار علی شبیر ناردرن اسکاؤٹس۔

۳۵۴۔ // غلام رسول اے کے۔

۳۵۵۔ // محمد حسین شاہ اے کے۔

۳۵۶۔ // ملک اصغر اے کے۔

۳۵۷۔ // سرور خاں اے کے۔

۳۵۸۔ // محمد نواز۔ آرٹیلری۔

۳۵۹۔ // محمد افضل //

۳۶۰۔ // محمد یعقوب //

۳۶۱۔ // نذیر احمد //

۳۶۲- 〃 اقبال حسین 〃
۳۶۳- 〃 علم الدین انجنیئر -
۳۶۴- 〃 گل حید ر ٹوچی اسکاؤٹس -
۳۶۵- 〃 آصف الرحمان ایم ایم سگنلز -
۳۶۶- 〃 عالم گیر بلوچ -
۳۶۷- 〃 گل نصیب بلوچ -
۳۶۸- 〃 رولی محمد ایف - ایف -
۳۶۹- 〃 محمد حسیب پنجاب -
۳۷۰- 〃 راجے خاں -
۳۷۱- 〃 برخوردار پنجاب -
۳۷۲- 〃 عبدالحق ای ایم ایف -
۳۷۳- 〃 صنوبر خاں ای ایم ایف -
۳۷۴- 〃 محمد یعقوب ای ایم ایف -
۳۷۵- 〃 فضل حسین بلوچ مرزا -
۳۷۶- 〃 سخی دتہ پنجاب -
۳۷۷- 〃 محمد اشرف پنجاب -
۳۷۸- 〃 لطیف شاہ بلوچ -
۳۷۹- 〃 جلال خاں پنجاب -
۳۸۰- 〃 قربان حسین پنجاب -
۳۸۱- 〃 محمد نواز بلوچ -
۳۸۲- 〃 اقبال خاں ایف ایف -
۳۸۳- 〃 نائب رسالدار عبدالحمید خاں
۳۸۴- رسالدار شبیر گل اے سی -
۳۸۵- نائب رسالدار لیاقت علی اے سی -
۳۸۶- نائب بوستان احمد اے سی -
۳۸۷- نائب رسالدار محمد خان اے سی -
۳۸۸- 〃 〃 عبدالعزیز 〃 〃
۳۸۹- 〃 〃 محمد بخش 〃 〃
۳۹۰- 〃 〃 محمد اسماعیل 〃 〃
۳۹۱- 〃 〃 محمد یوسف 〃 〃
۳۹۲- نائب صوبیدار محمد عزیز خاں اے کے جی ایم -
۳۹۳- 〃 〃 شیر دل آرٹلری -
۳۹۴- 〃 〃 محمد خالق 〃

۳۹۵- 〃 〃 محمد شریف 〃
۳۹۶- 〃 〃 فیروز خاں 〃
۳۹۷- 〃 〃 〃 〃
۳۹۸- 〃 〃 عبداللطیف 〃
۳۹۹- 〃 〃 مبارک شاہ 〃
۴۰۰- 〃 〃 امداد حسین 〃
۴۰۱- 〃 〃 محمد رشید 〃
۴۰۲- 〃 〃 غلام محمد 〃
۴۰۳- 〃 〃 محمد اکرام انجنیئرس -
۴۰۴- 〃 〃 مخدوم الحق 〃
۴۰۵- 〃 〃 گل جان اے ایس سی -
۴۰۶- 〃 〃 محمد وارث اے ایم سی -
۴۰۷- 〃 〃 محمد عالم ای ایم ای -
۴۰۸- 〃 〃 رمضان خاں اے سی سی -
۴۰۹- 〃 〃 محمد الیاس پنجاب -
۴۱۰- 〃 〃 خان زمان 〃
۴۱۱- نائب صوبیدار علی افضل پنجاب -
۴۱۲- 〃 〃 غلام رسول بلوچ -
۴۱۳- 〃 〃 سرور خاں -
۴۱۴- 〃 〃 عبدالغنی بلوچ -
۴۱۵- 〃 〃 اوصاف علی 〃
۴۱۶- 〃 〃 محمد حیات ایف ایف -
۴۱۷- حوالدار میجر ولی محمد اے کے -
۴۱۸- کوارٹر ماسٹر دفعدار نذر حسین اے سی -
۴۱۹- حوالدار میجر غلام اکبر آرٹلری -
۴۲۰- 〃 〃 صادق حسین 〃
۴۲۱- 〃 〃 نظیر حسین اے ایس سی -
۴۲۲- حوالدار کبیر الدین اے کے -
۴۲۳- 〃 امین الحق ٹوچی اسکاؤٹس
۴۲۴- 〃 خانہ گل 〃 〃
۴۲۵- 〃 محمد رمضان اے کے
۴۲۶- حوالدار سخی داد اے سی کے -
۴۲۷- حوالدار میر حسین - اے کے

۴۲۸- 〃 عبدالغفار 〃 〃

۴۲۹- 〃 خادم حسین 〃 〃

۴۳۰- 〃 علی محمد 〃 〃

۴۳۱- 〃 لال حسین 〃 〃

۴۳۲- 〃 محمد حسین 〃 〃

۴۳۳- دفعدار ممتاز خان 〃 〃

۴۳۴- 〃 رمضان خان 〃 سی

۴۳۵- دفعدار شبیر علی خان اے سی۔

۴۳۶- 〃 محبوب خان 〃 〃

۴۳۷- 〃 برکت علی 〃 〃

۴۳۸- 〃 محمد بشیر احمد 〃 〃

۴۳۹- حوالدار گنر غلام حسین آرٹلری۔

۴۴۰- 〃 محمد عجائب 〃

۴۴۱- 〃 حکم خان 〃

۴۴۲- 〃 گنر رحمت آرٹلری۔

۴۴۳- 〃 گنر خاکی جان 〃

۴۴۴- 〃 محمد اکبر 〃

۴۴۵- 〃 محمد موسیٰ 〃

۴۴۶- 〃 محمد یٰسین 〃

۴۴۷- 〃 اقبال حسین شاہ انجنیئرس۔

۴۴۸- 〃 لہراسب خان 〃

۴۴۹- 〃 شہر دل خان 〃

۴۵۰- 〃 عبدالرحمٰن 〃

۴۵۱- 〃 عبدالرشید پنجاب۔

۴۵۲- 〃 محمد اسلم پنجاب

۴۵۳- 〃 رب نواز خان پنجاب

۴۵۴- 〃 سکندر خان بلوچ۔

۴۵۵- 〃 این ایف کے محمد بلوچ۔

۴۵۶- 〃 محمد اسلم آرٹلری۔

۴۵۷- 〃 سکندر خان بلوچ۔

۴۵۸- 〃 محمد یوسف پنجاب۔

۴۵۹- 〃 سمندر خان بلوچ۔

۴۶۰- 〃 گنر رب نواز آرٹلری۔

۴۶۱- حوالدار سیدن گل ایف ایف۔

۴۶۲ 〃 خان گل 〃 〃

۴۶۳- 〃 شیوا خان 〃 〃

۴۶۴- 〃 انصار علی 〃 〃

۴۶۵- 〃 محمد عزیز 〃 〃

۴۶۶- 〃 محمد اسحٰق پنجاب

۴۶۷- 〃 عزیز الحق 〃

۴۶۸- 〃 رزری خان آرٹیلری۔

۴۶۹- 〃 حبیب اللہ پنجاب۔

۴۷۰- 〃 لطف الرحمٰن چودہری انجنیئر۔

۴۷۱- 〃 اسلام گل ایف ایف۔

۴۷۲- 〃 گنر محمد بشیر آرٹیلری۔

۴۷۳- 〃 مہتاب خان سلنگز۔

۴۷۴ 〃 میاں شریف خان ایف ایم۔ ای۔

۴۷۵- سبحان الدین کیمپ۔

۴۷۶- لانس دفعدار شوکت علی اے سی۔

۴۷۷- 〃 〃 شان علی اے سی۔

۴۷۸- لانس حوالدار نوشیری آرٹیلری۔

۴۷۹ 〃 〃 جہاں خان آرٹیلری۔

۴۸۰ حوالدار محمد انوار آرٹیلری۔

۴۸۱- 〃 محمد اسلم 〃

۴۸۲- لانس حوالدار کرم علی آرٹیلری۔

۴۸۳- 〃 〃 محمد لطیف خاں آرٹیلری۔

۴۸۴- 〃 〃 محمد اسمٰعیل آرٹیلری۔

۴۸۵- 〃 〃 تاج حسین شاہ انجنیئر۔

۴۸۶- 〃 〃 محمد عباس بلوچ۔

۴۸۷- 〃 نعمت خان ایف ایف۔

۴۸۸- 〃 〃 غلام مصطفیٰ 〃

۴۸۹- 〃 〃 نور خاں 〃 〃

۴۹۰- 〃 خان داد خان 〃 〃

۴۹۱- 〃 〃 عبدالجبار بلوچ۔

۴۹۲- حوالدار غلام حسین سگنلز۔

۴۹۳- نائک یوسف۔ ناردرن اسکاؤٹس۔

۴۹۴- نائک ارباب خان خیبر رائفلز۔

۴۹۵- ″ محمد جان ناردرن اسکاؤٹس

۴۹۶- ″ ″ ″ ٹوچی اسکاؤٹس -

۴۹۷- ″ غلام حسین اے کے -

۴۹۸- ″ عبدالرحمن ″ ″

۴۹۹- ″ حکم داد ″ ″

۵۰۰- لانس دفعدار الطاف حسین اے سی -

۵۰۱- ″ ″ محمد حسین ″ ″

۵۰۲- ″ ″ محمد سرور خاں ″ ″

۵۰۳- نائک محمد امیر آرٹیلری -

۵۰۴- ″ محمد توفیق ″ -

۵۰۵- ″ شیر احمد انجنیئرز -

۵۰۶- ″ غلام جیلانی ″

۵۰۷- ″ محمد آزاد پنجاب -

۵۰۸- ″ منظور حسین شاہ پنجاب -

۵۰۹- ″ محمد عالم خان ″

۵۱۰- ″ غلام صفدر بلوچ -

۵۱۱- ″ محمد سرور ″

۵۱۲- ″ امام اللہ خان سی ایم پی -

۵۱۳- ″ محمد بشیر ایف ایف -

۵۱۴- ″ عمرالدین ″ ″

۵۱۵- ″ شیر خاں ″ ″

۵۱۶- ″ زنجیر گل ″

۵۱۷- ″ محمد اشرف سگنلز -

۵۱۸- ″ حمید گل ″

۵۱۹- ″ محمد حسین ″

۵۲۰- ″ سعید احمد ″

۵۲۱- ″ محمد انور ″

۵۲۲- ″ عبدالرؤف ای ایم ایف -

۵۲۳- ″ سخاوت حسین اے سی -

۵۲۴- لانس نائک محمد شفیع انجنیئرز -

۵۲۵- ″ ″ محمد سعید اے کے -

۵۲۶- ″ ″ محمد اکرم سگنلز -

۵۲۷- ″ ″ محمد اشرف آرٹیلری -

۵۲۸- ″ ″ علی اصغر شاہ ″

۵۲۹- ″ ″ محمد اسلم ″

۵۳۰- ″ ″ فتح خان ″

۵۳۱- لانس نائیک صابر علی -

۵۳۲- ″ ″ عبدالرحمن پنجاب -

۵۳۳- ″ ″ میر زمان پنجاب -

۵۳۴- ″ ″ بلند شاہ ″

۵۳۵- ″ ″ محمد محبوب ″

۵۳۶- ″ ″ کریم داد ″

۵۳۷- ″ ″ امین اللہ بلوچ -

۵۳۸- ″ ″ محمد زمرد ″ -

۵۳۹ ″ سلطان سکندر کیمپ

۵۴۰- ″ ″ شمروز خاں ایف ایف

۵۴۱- ″ ″ عبداللہ خاں سگنلز

۵۴۲- ″ ″ منظور حسین سگنلز

۵۴۳- ″ ″ محمد صغیر اے ایم سی

۵۴۴- ″ ″ یعقوب نور اے او سی

۵۴۵- ″ ″ محمد یٰسین ای ایم ای

۵۴۶- ″ ″ محمد اشرف انجنیئرز

۵۴۷- ″ ″ محمد حسین پنجاب

۵۴۸- سپاہی منور خاں خیبر رائفلز

۵۴۹- ″ عمر خان ٹوچی اسکاؤٹس

۵۵۰- ″ انصام علی ٹوچی اسکاؤٹس

۵۵۱- ″ محمد حسین اے کے

۵۵۲- ″ میر احمد اے کے

۵۵۳- ″ محمد یوسف اے کے

۵۵۴- ″ محمد شریف اے کے

۵۵۵- ″ غلام حسین اے کے

۵۵۶- ″ محمد افسر اے کے

۵۵۷- سوار شادی خاں اے سی

۵۵۸- ″ شمشیر علی اے سی

۵۵۹- ″ لال محمد اے سی

۵۶۰- ″ محمد صدیق اے سی

۵۶۱۔ // عارف علی اے سی
۵۶۲۔ // محمد تاج اے سی
۵۶۳۔ // غلام رسول اے سی
۵۶۴۔ // عبدالجبار اے سی
۵۶۵۔ سپاہی محمد امتیاز اے ایم سی
۵۶۶۔ گنر محمد ابراہیم آرٹلری
۵۶۷۔ // ناظر احمد آرٹلری
۵۶۸۔ // صابر حسین آرٹلری
۵۶۹۔ // صادق حسین آرٹلری
۵۷۰۔ سپر منیر احمد انجینئرز
۵۷۱۔ سپاہی محمد ریاض پنجاب
۵۷۲۔ // محمد حنیف پنجاب
۵۷۳۔ // نور خان پنجاب
۵۷۴۔ // مال خاں پنجاب
۵۷۵۔ // غلام فرید پنجاب
۵۷۶۔ // جاوید اختر پنجاب
۵۷۷۔ // امانت علی پنجاب
۵۷۸۔ // غلام حسین پنجاب
۵۷۹۔ // محمد شریف بلوچ
۵۸۰۔ // عبدالبلاد شاہ بلوچ
۵۸۱۔ // محمد خاں بلوچ
۵۸۲۔ // صادق علی بلوچ
۵۸۳۔ // فضل رحمان ایف ایف
۵۸۴۔ // لال خاں ایف ایف
۵۸۵۔ // بہرام خاں ایف ایف
۵۸۶۔ // سرور خاں ایف ایف
۵۸۷۔ // باشمشیر احمد ایف ایف
۵۸۸۔ // محمد شریف بلوچ
۵۸۹۔ // محمد شفیع ایف ایف
۵۹۰۔ سگنل مین مظفر احمد سگنلز
۵۹۱۔ // // محمد سعید سگنلز
۵۹۲۔ // // رشید احمد سگنلز
۵۹۳۔ // // محمد الٰہی سگنلز
۵۹۴ // // شہباز خاں سگنلز
۵۹۵ // // محمد امران سگنلز
۵۹۶۔ سپاہی محمد شیراز اے ایس سی
۵۹۷۔ // محمد دین اے ایم سی
۵۹۸۔ // صابر حسین اے ایم سی
۵۹۹۔ // محمد زمان ای ایم ایف
۶۰۰۔ انسپکٹر اے طالب خاں ڈیزرٹ رینجرز
۶۰۱۔ // محمد صابر مغربی پاکستان رینجرز
۶۰۲۔ سب انسپکٹر حلیم حسین مغربی پاکستان رینجرز
۶۰۳۔ انسپکٹر قبول احمد خاں ڈیزرٹ رینجرز
۶۰۴۔ نائب سب انسپکٹر عالم شیر خاں رینجر پولیس

سول تمغات

صدر پاکستان نے پاکستان پر بھارت کے حالیہ حملہ کے دوران شاندار کارکردگی اور فرائض منصبی کی بے لوث بجاآوری کے صلے میں پاکستان کی تینوں مسلح افواج کے افسروں اور جوانوں کو سول تمغات دیئے

ستارۂ پاکستان

۱۔ میجر جنرل وصال احمد خان
۲۔ ایئر کموڈور اے رحیم خان
۳۔ // مسرور حسین
۴۔ // ڈبلیو جے ایم ترویز

ستارۂ قائد اعظم

۵۔ میجر جنرل سلیم احمد میاں
۶۔ بریگیڈیئر مظہر الحق
۷۔ // خواجہ محمد اظہر خاں
۸۔ کرنل عبدالحمید خاں

۹۔ گروپ کیپٹن سعید اللہ خاں
۱۰۔ ″ جی حیدر
۱۱۔ ″ ایم کے عباس
۱۲۔ ″ ٹی ایس جان
۱۳۔ ″ ایس ایچ ملک

ستارہ جرأت

۱۴۔ بریگیڈیئر مسعود محمدی
۱۵۔ ″ قربان علی خاں
۱۶۔ ″ خداداد خاں،
۱۷۔ کرنل ملک شیر افضل خاں
۱۸۔ ″ میاں اعجاز احمد
۱۹۔ لیفٹیننٹ کرنل عظمت بخش اعوان
۲۰۔ کموڈور مظفر حسین
۲۱۔ ″ ایس اے رؤف
۲۲۔ ″ ایس زیڈ حسین

تمغہ پاکستان

۲۳۔ میجر سعد اللہ رشید خاں
۲۴۔ میجر محمد ایم اللہ
۲۵۔ لیفٹیننٹ کرنل آفتاب علی
۲۶۔ ″ ریاض عزیز
۲۷۔ میجر محمد خان
۲۸۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد انیس الرحمان خاں
۲۹۔ میجر مسعود اکرم
۳۰۔ ″ محمود الحسن
۳۱۔ ″ عنایت الدین قاضی
۳۲۔ کیپٹن آر ایم عزیز پاکستان نیوی
۳۳۔ ″ اے حنیف پاکستان نیوی
۳۴۔ ″ آر اے ممتاز پاکستان نیوی
۳۵۔ ″ آر یو باجوہ پاکستان نیوی
۳۶۔ ″ ایم بی اے اعوان پاکستان
۳۷۔ ونگ کمانڈر ایس ڈی ارشد
۳۸۔ ونگ کمانڈر ایم این انصاری
۳۹۔ ″ اے ایم جعفری
۴۰۔ ″ ایم زیڈ بٹ
۴۱۔ ″ ایچ ایچ کریم
۴۲۔ ″ ایم امان اللہ خاں
۴۳۔ ″ ایم ایم حسن
۴۴۔ ″ ایم اے یو چودھری
۴۵۔ ″ ریاض ایچ ایس
۴۶۔ ″ ایم تقی
۴۷۔ ″ آئی اے خاں
۴۸۔ ″ ایم ایم خاں
۴۹۔ ″ آئی ایچ شاہ
۵۰۔ ″ غلام حسن
۵۱۔ ″ ایس ایم ایس حق
۵۲۔ ″ جی ایم ڈین
۵۳۔ لیفٹیننٹ کرنل این ایم گوندل،
۵۴۔ ″ ممتاز حسین

تمغہ شجاعت

۵۵۔ بشیر احمد پاکستان ائر فورس
۵۶۔ کارپورل محمد حسین پاکستان
۵۷۔ ائیر فورس کارپورل خاں ایس بی پاکستان
۵۸ سپاہی رضا خاں فوجی پاکستان رینجرز معرفت ڈیزرٹ رینجرز بہاول پور
۵۹۔ مسٹر مسیح احمد سٹاف آفیسر سول ڈیفنس حکومت مشرقی پاکستان دیناج پور
۶۰۔ مسٹر محمد حبیب ڈرائیور لال منیر ہاٹ پاکستان ایسٹرن ریلوے

تمغہ قائد اعظم

۶۱۔ لیفٹیننٹ کرنل طالب حسین شاہ
۶۲۔ میجر قربان حسین شاہ
۶۳۔ ″ میاں عبدالقیوم
۶۴۔ ″ میاں محمد محمود
۶۵۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد غیاث الدین
۶۶۔ میجر بشیر احمد
۶۷۔ ″ اعجاز عظیم
۶۸۔ ″ عبدالقیوم خاں
۶۹۔ ″ عبدالرحمان
۷۰۔ ″ محمود نواز

۷۱۔ ″ بشیر احمد راٹھور
۷۲۔ ″ نذیر احمد
۷۳۔ لیفٹیننٹ ایس اے انصاری
۷۴۔ کیپٹن محمد اکرم
۷۵۔ لیفٹیننٹ صدیق الرحمان، چودھری
۷۶۔ کیپٹن ارشاد علی راجہ
۷۷۔ ″ نصرت جہاں بیگم
۷۸۔ کمانڈر آر یو خاں پاکستان نیوی
۷۹۔ کمانڈر اے کے والی قاضی پاکستان نیوی
۸۰۔ کمانڈر ایچ ایچ احمد پاکستان نیوی
۸۱۔ کمانڈر ایم اے بیطت پاکستان نیوی
۸۲۔ کمانڈر، غلام سرور پاکستان نیوی
۸۳۔ سکواڈرن لیڈر غلام مصطفیٰ
۸۴۔ ″ لیڈر انور احمد
۸۵۔ ″ لیڈر اے ایس چودھری
۸۶۔ ″ ″ ایم ٹی صدیقی
۸۷۔ ″ لیڈر اے کیو طارق۔
۸۸۔ ″ ″ آئی اے قاضی
۸۹ ″ ″ اے بی سبحان
۹۰ ″ ″ کے اے جی خان
۹۱۔ فلائنگ آفیسر ایم اے قدیم
۹۲ سکواڈرن لیڈر اے کیو مرزا
۹۳ ″ ″ ایم سعد اللہ خاں
۹۴ ″ ″ احمد خاں
۹۵ ″ ″ سی ایچ وزیٹ
۹۶ ″ ″ ایم ایم یعقوب خاں
۹۷ ″ ″ ایم اے اعوان
۹۸ ″ ″ زیڈ آئی بھٹی
۹۹ فلائٹ لیفٹیننٹ ایم کے ملک
۱۰۰ ″ ″ ضیاء اللہ ضیاءؔ
۱۰۱ فلائنگ آفیسر محمد نذیر
۱۰۲ سکواڈرن لیڈر ریاض احمد
۱۰۳ ″ ″ محمد یعقوب
۱۰۴ ″ ″ این ایچ بھٹی
۱۰۵ فلائٹ لیفٹیننٹ سی ایم اشرف
۱۰۶ سکواڈرن لیڈر ریڈمیسی

۱۰۷ ″ ″ اے ایم شہزاد
۱۰۸ ″ ″ نور الٰہی خاں
۱۰۹ میجر مقصود احمد خانی
۱۱۰ سکواڈرن لیڈر سی ایچ زمان
۱۱۱۔ سکواڈرن لیڈر ایس ایم اظہر
۱۱۲۔ ″ ″ ایم ایس انور
۱۱۳۔ فلائٹ لفٹیننٹ ایم اے صدیقی
۱۱۴۔ ″ ″ ایم اے ایچ قدوسی
۱۱۵۔ فلائنگ آفیسر ایس ایچ نقی
۱۱۶۔ سکواڈرن لیڈر سی ایس محمود
۱۱۷ ″ ″ ایس صلاح الدین
۱۱۸۔ مسٹر سراج الدین صدیقی
۱۱۹۔ مسٹر رشید احمد کریمی

تمغہ خدمت

۱۲۰۔ لفٹیننٹ اے ایچ شاہ پاکستان نیوی
۱۲۱۔ وارنٹ آفیسر شاہ محمد
۱۲۲۔ ″ ″ اے یو چودھری
۱۲۳۔ ″ ″ ایم اے فاروقی
۱۲۴۔ ″ ″ بی اے خاں
۱۲۵۔ ″ ″ ایف آر مرزا
۱۲۶۔ ″ ″ ملک محمد جلال
۱۲۷۔ ″ ″ محمد علی سندھو
۱۲۸۔ ″ ″ راؤ محمد حسین خاں
۱۲۹۔ ″ ″ ایس کے عباس
۱۳۰۔ ″ ″ راجہ عبد الخالق
۱۳۱۔ ″ ″ ایم اے شاہین
۱۳۲۔ ″ ″ ایم خاں
۱۳۳۔ ″ ″ ایم نواز خاں
۱۳۴۔ سارجنٹ محمد حسین
۱۳۵۔ ″ محمد اقبال صدیقی
۱۳۶۔ ″ عبد الماجد
۱۳۷۔ ″ عمر خاں
۱۳۸۔ ″ خلیل
۱۳۹۔ ″ ایم فضل
۱۴۰۔ ″ بشیر عالم

۱۴۱۔ // ملک محسب خاں
۱۴۲۔ // سردار علی خاں،
۱۴۳۔ اے قیوم
۱۴۴۔ کارپورل شیخ رفیق احمد
۱۴۵۔ مسٹر نوروز مرزا اسسٹنٹ انجنیئر
۱۴۶۔ مسٹر منشی خاں سی جی او
۱۴۷۔ معز ز علی نقوی ایس ڈی او

تمغۂ خدمت کلاس (ا)

۱۴۸۔ سارجنٹ ایم آر مجیب
۱۴۹۔ // بشیر احمد
۱۵۰۔ // محمد نذیر
۱۵۱۔ // محمد صادق
۱۵۲۔ // ایم نذیر
۱۵۳۔ // سردار علی
۱۵۴۔ // ظہور الدین
۱۵۵۔ // این آئی بٹ
۱۵۶۔ // ارشاد علی
۱۵۷۔ // ایم دلدار
۱۵۸۔ // اے عباس
۱۵۹۔ // ایم ایس اختر
۱۶۰۔ // جی ایم مفتی
۱۶۱۔ // محمد بشیر
۱۶۲۔ // فیض الحسن زیدی
۱۶۳۔ // فہیم الدین
۱۶۴۔ // اختر حسین
۱۶۵۔ // ایم رندھاوا
۱۶۶۔ // فضل حسین
۱۶۷۔ // اکرم
۱۶۸۔ // محمد یاسین
۱۶۹۔ // محمد شعبان
۱۷۰۔ // شمشاد عالم خاں
۱۷۱۔ // سردار محمد شیخ
۱۷۲۔ // محمد فیروز خاں
۱۷۳۔ // ایم علی
۱۷۴۔ سارجنٹ ظہور احمد دامبو
۱۷۵۔ // ایم امیر خاں
۱۷۶۔ // ایم اے طارق
۱۷۷۔ // کیو اے وہاب
۱۷۸۔ // ایم حسین
۱۷۹۔ // ایم کے مشتاق
۱۸۰۔ // اے رشید
// محمد عجائب
۱۸۱۔ // کرامت اللہ
۱۸۲۔ // محمد اقبال
۱۸۳۔ // نذیر احمد
۱۸۴۔ // عبدالحکیم
۱۸۵۔ // ایس ایچ حسین
۱۸۶۔ // بی اے ملک محبوب الٰہی
۱۸۷۔ کارپورل ایم اے آرزو
۱۸۹۔ // عبدالستار
۱۹۰ // محمد دفضل
۱۹۱۔ // غلام اکبر
۱۹۲۔ // محمد اسلم
۱۹۳ // افضل احمد
۱۹۴ // محمد ناصر خاں
۱۹۵ مسٹر مہر دین سپرنٹنڈنٹ
۱۹۶ مسٹر خوشی محمد اسسٹنٹ فورمین
۱۹۷ مسٹر بشیر احمد ہیڈ ڈرافٹسمین

تمغۂ خدمت کلاس (اا)

۱۹۸۔ مسٹر خانن خاں مستری سیلکشن گریڈ
۱۹۹۔ مسٹر نذیر احمد مستری کلاس نمبر ا
۲۰۰۔ مسٹر عبدالسلیم مستری کلاس نمبر ا، محمد سلطان ہیڈ لک، غریب اللہ ہیڈ لک، فضل داد باورچی، حمید گل، محمد اسماعیل، غلام رسول، ولی محمد، گلی بہار اعتبار خاں، نذیر مسیح، غلام قادر۔
۲۱۲۔ نذرت سید شاہ، عبدالطیف

ستارۂ بسالت

۲۱۳ ونگ کمانڈر ایاز احمد خاں
۲۱۴ فلائٹ لفٹیننٹ محمد خاں
۲۱۵ // // محمد سالم خاں
۲۱۶ // // سید محمد احمد

تمغہ بسالت

۲۱۷ سکواڈرن لیڈر رمبار الدین احمد
۲۱۸ سکواڈرن لیڈر محمد یونس
۲۱۹ // // مرزا اسحاق بیگ
۲۲۰ // // عبدالغفار محمود
۲۲۱ // // میاں محمد اشفاق
۲۲۲ // // ادررنگ زیب ملک
۲۲۳ // // محمد یعقوب علی بھیا
۲۲۴ // // عبدالعزیز خاں راجہ
۲۲۵ فلائٹ لفٹننٹ سید نفیر احمد جیلانی
۲۲۶ // // آفتاب عالم خاں
۲۲۷ // // راجہ الطاف احمد
۲۲۸ // // جاوید احمد خواجہ
۲۲۹ // // حکیم اللہ
۲۳۰ // // محمد عارف اقبال
۲۳۱ // // محمد افضل چودھری
۲۳۲ // // سجاد اشرف خاں
۲۳۴ کیپٹن سکندر خاں
۲۳۵ فلائنگ آفیسر محمد احتشام اکرام
۲۳۶ // // محمد مسعود اختر
۲۳۷ // // شفیق حیدر
۲۳۸ وارنٹ آفیسر محمد نثار خاں

اعزازات کی آخری فہرست

ہلالِ جرأت

۱ کمانڈر انچیف بری جنرل محمد موسیٰ
۲ // فضائی ایرمارشل نور خاں
۳ // // بحری وائس ایڈمرل اے، آر، خاں
۴ سکویڈرن لیڈر سرفراز احمد رفیقی

ستارۂ جرأت

۱ سکویڈرن لیڈر منیر الدین احمد
۲ // // علاؤ الدین احمد

ستارۂ شجاعت

۱ بشارت احمد مدارا وزیر پور (ظفروال)
۲ خان حیدر سب انسپکٹر رینجرز حیدر آباد
۳ مرسہ خاں سب انسپکٹر // //
۴ محمد سلیمان سب انسپکٹر // //
۵ حسن علی سب انسپکٹر حیدر آباد
۶ فقیر سالار سوم مجاہد کمپنی رحیم یار خاں
۷ فضل رحیم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ حیدر آباد

تمغہ شجاعت

۱ محمود الزماں خاں پی، سی، ایس افسر مال قصور
۲ منظور احمد ملک ڈیولپمنٹ افیسر قصور
۳ غلام نبی فٹ کانسٹیبل سیالکوٹ
۴ نائیک محمد اشرف رینجرز حیدر آباد
۵ لانس نائیک جام دوست مرحوم کالر ضلع سانگھڑ
۶ نائیک بوستان علی رینجرز حیدر آباد۔
۷ حوالدار رضا خاں رینجرز حیدر آباد
۸ حوالدار گلاب شاہ رینجرز حیدر آباد
۹ سالار خلیفہ محمد امین حُر لیڈر رحیم یار خاں۔
۱۰ حوالدار جہاں بادشاہ رینجرز ہربنس پورہ
۱۱ جُما خاں سب انسپکٹر رینجرز //
۱۲ لانس نائیک علی اصغر // //
۱۳ عبدالرحمٰن اسٹیشن ماسٹر سیالکوٹ
۱۴ طالب خاں سب انسپکٹر رینجرز بہاولپور
۱۵ مقبول احمد // // //
۱۶ افضل شاہ // // //
۱۷ سید اکبر خاں // // //
۱۸ کریم بخش // // //
۱۹ امیر علی // // //
۲۰ نائیک خادم حسین رینجرز حیدر آباد

کیا کھویا اور کیا پایا

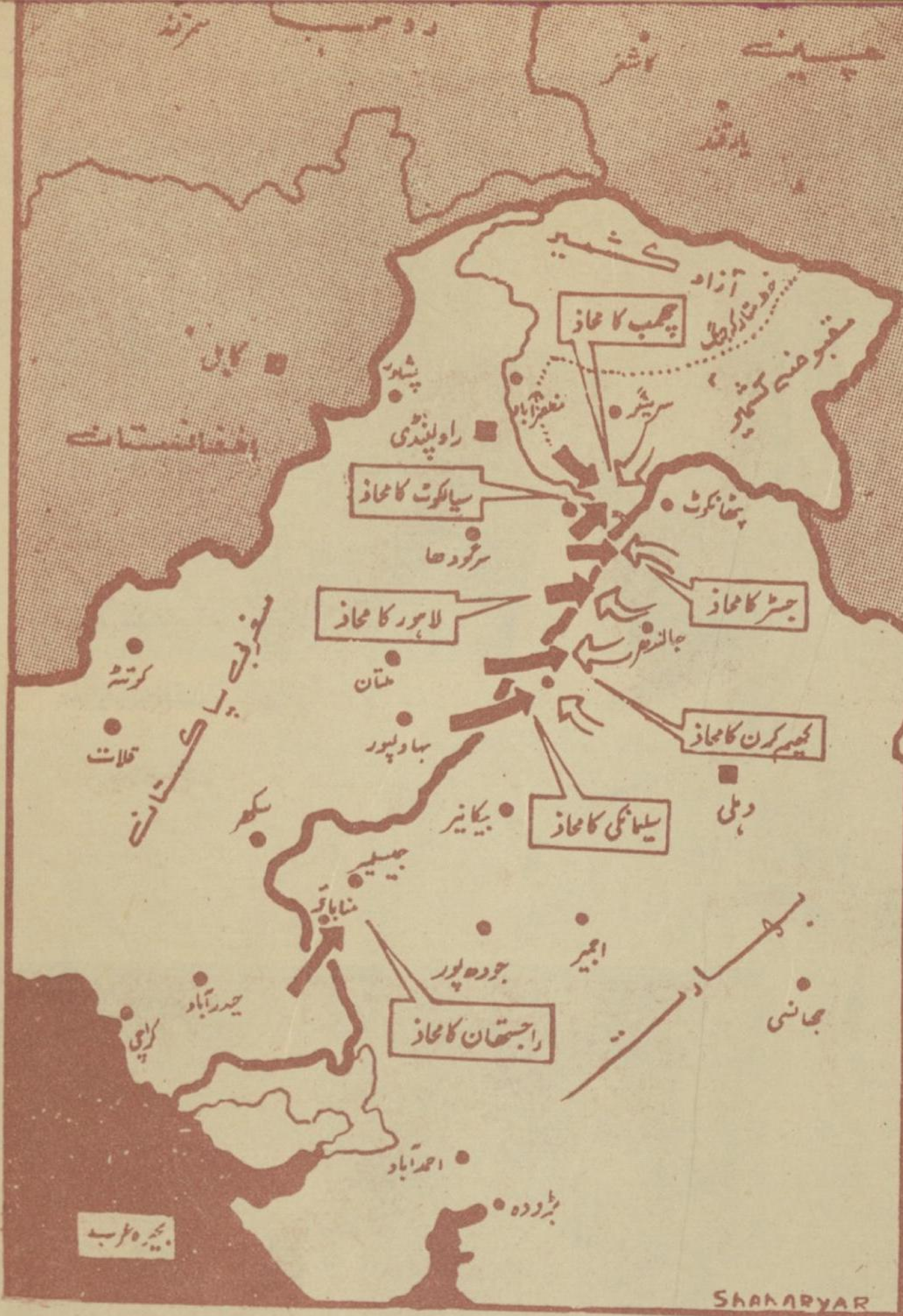
سترہ روزہ پاک بھارت جنگ میں دونوں ملکوں کی تینوں فوجوں (بری - ہوائی اور بحری) نے حصّہ لیا۔ اس جنگ میں اگرچہ پاک بحریہ کا کردار بہت ہی مختصر ہے لیکن اتنا جامع نتیجہ خیز اور دوررس ثابت ہوا ہے کہ ساری جنگی صورت حال اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہی۔ پاکستان کی بری فوجوں نے کرگل سے لے کر کراچی کے کناروں تک جو کارہائے نمایاں سر انجام دیئے وہ سابقہ صفحات میں بڑی وضاحت کے ساتھ آچکے ہیں۔ پاکستان کی میدانی فوج نے اپنے سے چھ گنا بڑی طاقت ور فوج کے جس طرح پرخچے اڑائے ہیں اس کا زندہ ثبوت اس صورت میں دنیا کے سامنے آیا کہ جنگ بند ہونے پر حملہ آور اپنا ہی ۱۶۱۷ مربع میل علاقہ پاکستان کے حوالے کر چکا تھا۔ زمین کے علاوہ آٹھ سو سے ایک ہزار تک قیدی اور سات آٹھ ہزار سے زائد سینک موت کے سپرد کر چکا تھا۔ پاک فوج نے بھارت کے پانچ سو سولہ ٹینک تباہ کئے۔ اٹھارہ ٹینک صحیح حالت میں قبضہ میں لئے۔ بہت سا جنگی سامان جس میں گولہ بارود، مشین گنیں، توپیں، خودکار اسلحہ، رائفلیں، بے شمار فوجی گاڑیاں اور امریکہ، روس، کینیڈا، آسٹریلیا اور برطانیہ کی طرف سے چین کا مقابلہ کرنے کے لئے عطا کیا ہوا سامانِ جنگ مالِ غنیمت کے طور پر پاکستان کو ملا۔

اس کے مقابلے میں اس ساری جنگ کے دوران پاکستان کے ۳۵ ٹینک ضائع ہوئے۔ ۸۳۰ بہادروں نے شہادت کا رتبہ پایا اور ۱۷۰ فوجی دشمن کی قید میں گئے اور مختلف سیکٹروں میں فائر بندی کے بعد عیاری اور دھوکہ سے ۴۴۶ مربع میل کے علاقہ پر دشمن نے دھرنا مار کر قبضہ کر لیا۔

فضائی فوج میں بھی ہندوستان کو برتری حاصل تھی۔ غیر جانبدار مبصروں کی اطلاع کے مطابق پاک فضائیہ کے مقابلہ میں بھارت کی فضائیہ پانچ گنا زیادہ تھی۔ لیکن اس جنگ میں پاک فضائیہ نے ایک سو پندرہ بھارتی ہوائی جہازوں کو تباہ کیا۔ بیس جہازوں کو نقصان پہنچایا۔

میدانی فوجوں کی مدد کرتے ہوئے تقریباً بھارت کے ۱۷۳ ٹینک تباہ کئے اور ساٹھ کو نقصان پہنچا کر ناقابل استعمال کر دیا۔ اسی طرح ساڑھے چھ سو فوجی گاڑیاں تباہ کیں۔ تریسٹھ توپیں برباد کیں اور اٹھارہ یا انیس کو نقصان پہنچایا۔ اس کے علاوہ بھارتی فضائیہ کے سات ہوا باز گرفتار کئے۔ اس کے مقابلہ میں پاکستان کو ایف ۸۶ قسم کے چودہ، بی۔۵۷ قسم کے دو ہوائی جہازوں کا نقصان ہوا۔ جن میں سے دو اپنی ہی توپوں سے اور چار بعض ٹیکنیکل خرابیوں کے باعث ضائع ہوئے۔ پاکستان کے تین ہوا باز اور دو نیوی گیٹر دشمن کے قبضہ میں گئے۔
بھارتی بمباری سے پاکستان کے ۱۳۴ شہری شہید اور ۴۷۳ زخمی ہوئے اور لاکھوں روپے کا مالی نقصان ہوا جس کے جواب میں پاک فضائیہ نے بھارت کی بکتربند طاقت کے پرخچے اڑا دیئے اور تمام اہم فضائی اڈے تباہ کر دیئے۔ بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم رام کشن کے بیان کے مطابق صرف اس صوبہ کو مجموعی طور پر پندرہ کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ فوجی ہوائی اڈوں کے قریب رہنے والے ۱۸۹ شہری ہلاک اور ۳۲۰ زخمی ہوئے۔
بھارت نے صرف لاہور سیکٹر میں ۶۰ لاکھ گولے چلائے جن کی قیمت ۵۴ کروڑ روپے ہوتی ہے۔

بری اور ہوائی فوج کے مقابلہ میں پاک بحریہ کی کارکردگی اس لحاظ سے اور بھی قابل فخر ہے کہ اس نے بغیر کسی مالی اور جانی نقصان کے ہندوستان کے مضبوط ترین فوجی۔ ہوائی اور بحری اڈا "دوارکا" کو صفحہ ہستی سے ہی مٹا دیا۔ جو کاٹھیاوار کے علاقے میں واقع تھا اور مغربی پاکستان کے جنوبی حصے پر جارحانہ اقدامات کے لئے اہم بھارتی مرکز کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ چنانچہ اس ہوائی اڈا سے کراچی وغیرہ پر حملے کئے گئے۔ راڈر سٹیشن اور ساحلی توپ خانہ بھی اپنی مثال آپ تھا جو پیوند زمین کر دیا گیا۔ پاک بحریہ نے فائر بندی سے چند گھنٹے قبل کراچی سے دور بھارتی بحریہ کے حملہ کو ناکام بناتے ہوئے اس کے ایک فریگیٹ جہاز کو بھی غرق کر دیا۔
اس ساری صورت حال کو دیکھ کر بڑی آسانی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بھارتی نیتاؤں کو ان کی بدنیتی کا کیسا بدلہ ملا۔ اور کیا اس عبرتناک انجام کے بعد آئندہ کبھی ہندوستان کو یہ جرأت ہوگی کہ وہ پاکستانی قوم کو میدانِ جنگ میں اترنے کی دعوت دے۔



سترہ روزہ جنگ پاک و بھارت جن محاذوں پر لڑی گئی وہ اس نقشہ سے ظاہر ہیں



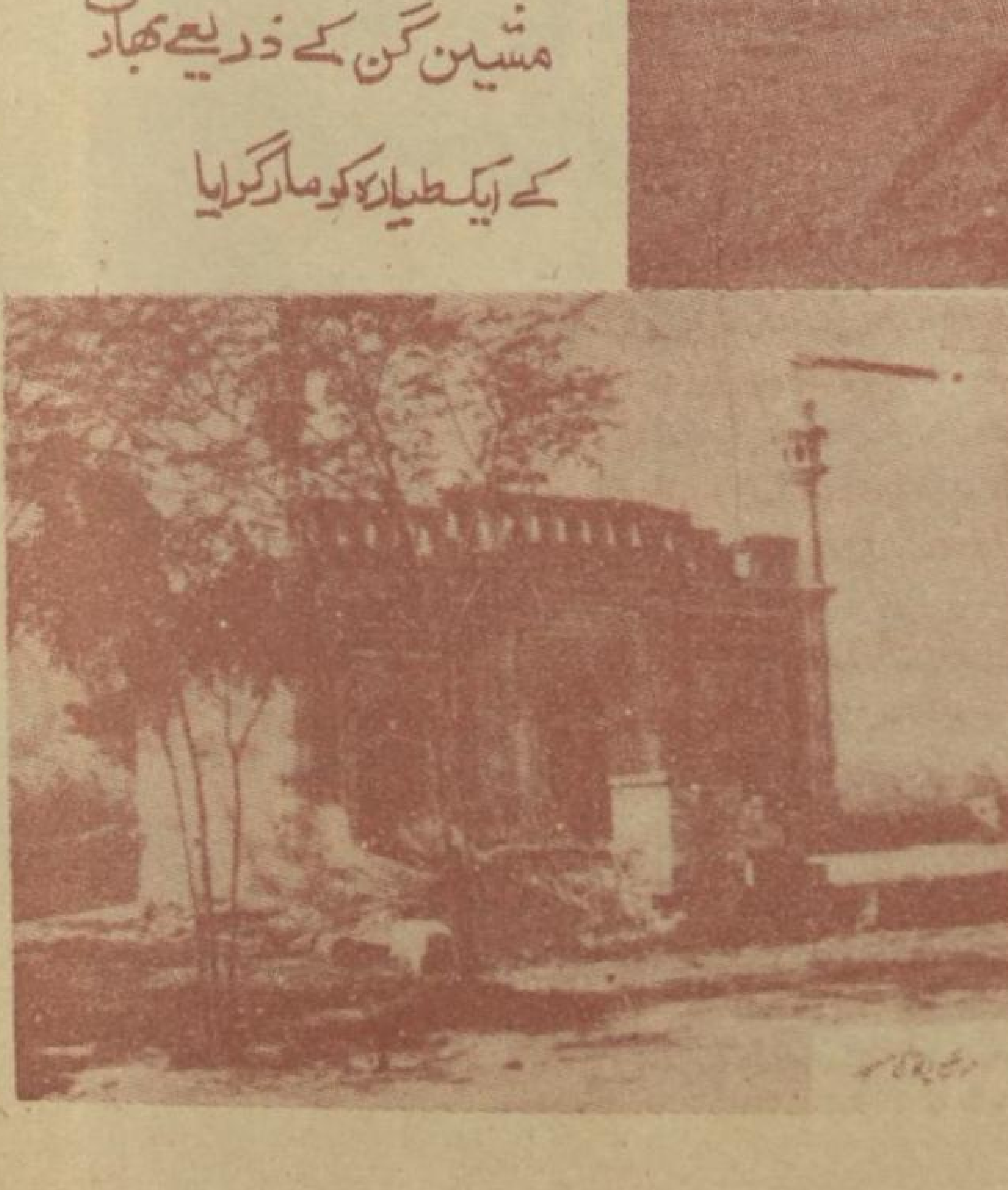
جب پاکستان پر جنگ ٹھونس دی گئی تو پاکستانی مستورات بھی رائفل ٹریننگ لینے لگیں



صدر پاکستان
ایک پاکستانی
زخمی کی
تیمارداری
کر رہے ہیں



پنجاب رجمنٹ کے نائب
صوبیدار عبد القادر
جنہوں نے ۲۰ ستمبر کو
برکی سیکٹر میں اپنی
مشین گن کے ذریعے بھارت
کے ایک طیارہ کو مار گرایا



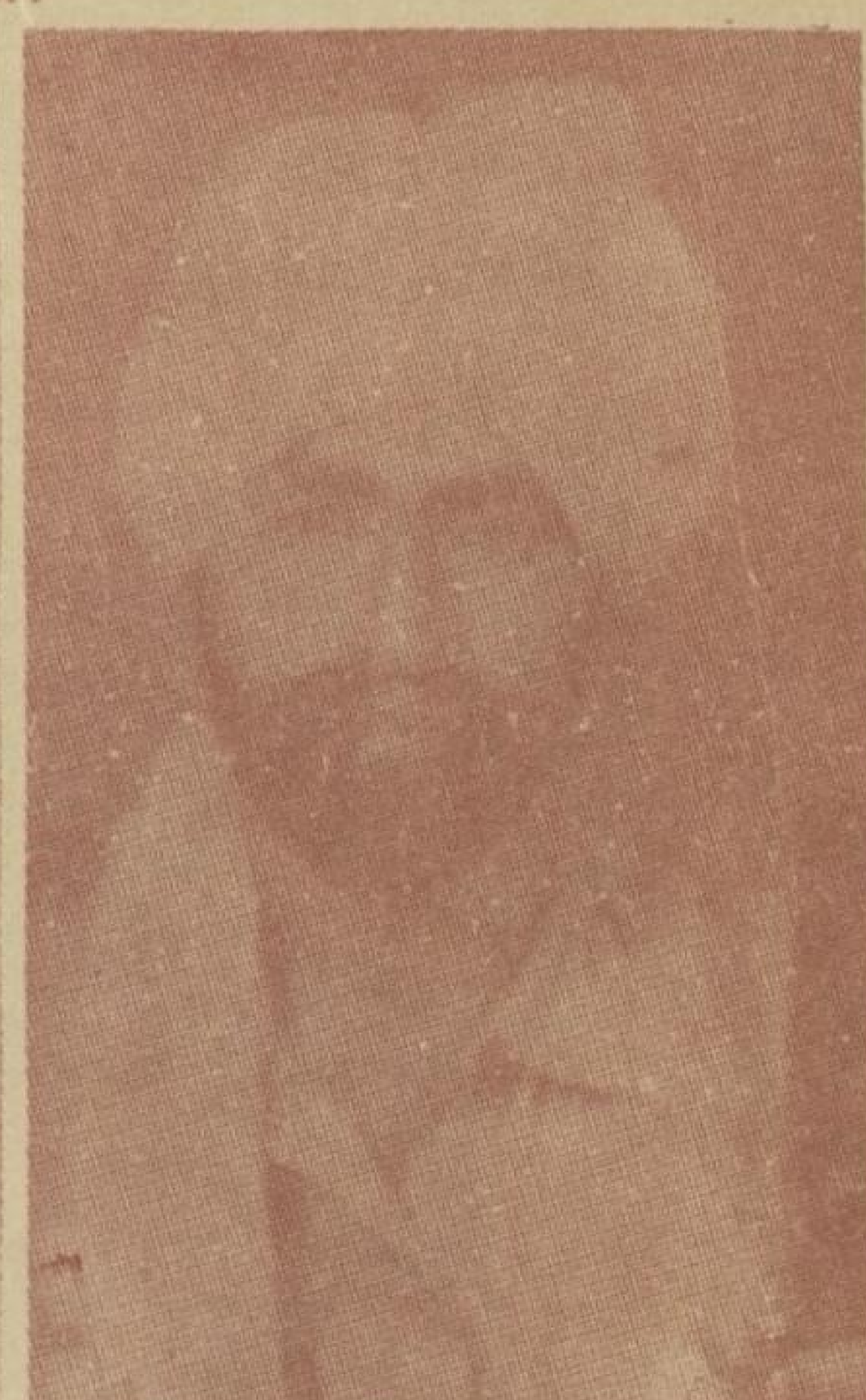
پکا والا (فاضلکا سیکٹر) کی قدیم مسجد
جس میں پھر اللہ کا نام بلند ہونے لگا



حضرت سید صبغت اللہ شاہ پیر پگاڑو شہید



موجودہ پیر پگاڑو سید سکندر علی شاہ



ولی محمد منگریو



حاجی خان راجڑ



مارو منگریو



فقیر امین خان پیر پگاڑو کے خلیفہ اور حُر راہنما



لال خان منگریو کمپنی کمانڈر حُر مجاہدین



پاکستانی جوان راجستھان میں دشمن کا تعاقب کر رہے ہیں



پاکستانی مجاہد راجستھان کے مورچوں میں



راجستھان کے اندر بھارتی گاؤں میں پاکستانی مجاہد بچے کھچے دشمن کا صفایا کر رہے ہیں



راجستھان میں دشمن کا ایک ٹینک جس پر پاک فوج نے قبضہ کیا



قلعہ کشن گڑھ پر پاکستانی پرچم لہرا رہا ہے

مشرقی پاکستان کے ہیرو


نائیک تاج اسلام شہید


نائیک منیرالحق شہید


صوبیدار محمد علی


نائیک حشمت اللہ


حوالدار ظہورالحق پٹھان


حوالدار عطاءالرحمان


صوبیدار عظیم خان


سپاہی امین اللہ


سپاہی ابوالہاشم



پاکستان کی مشہور
گلوکارہ نورجہاں
جس کے نغمات نے
پاک فوجیوں میں
ولولہ پیدا کیا



تاشقند کی جدید طرز کی یونیورسٹی



صدر پاکستان تاشقند
کانفرنس میں شرکت
کے لیے وزیراعظم روس
الیکسی کوسیجن کے ہمراہ
کھلی کار میں عام گذرگاہوں
سے گذر رہے ہیں



ـدر ایوب اور وزیر اعظم بھارت لال بہادر شاستری



تاشقند کانفرنس کے ابتدائی اجلاس میں پاکستانی وفد — بھارتی وفد



تاشقند کانفرنس کا آخری اجلاس بھارتی وفد، روسی وفد پاکستانی وفد



آنجہانی وزیر اعظم بھارت لال بہادر شاستری کی ناگہانی موت کے بعد ان کا جنازہ توپ گاڑی پر رکھا گیا اور روس، بھارت و پاکستان کے وفد سوگ میں کھڑے ہیں



سردار سورن سنگھ

وزیر خارجہ بھارت



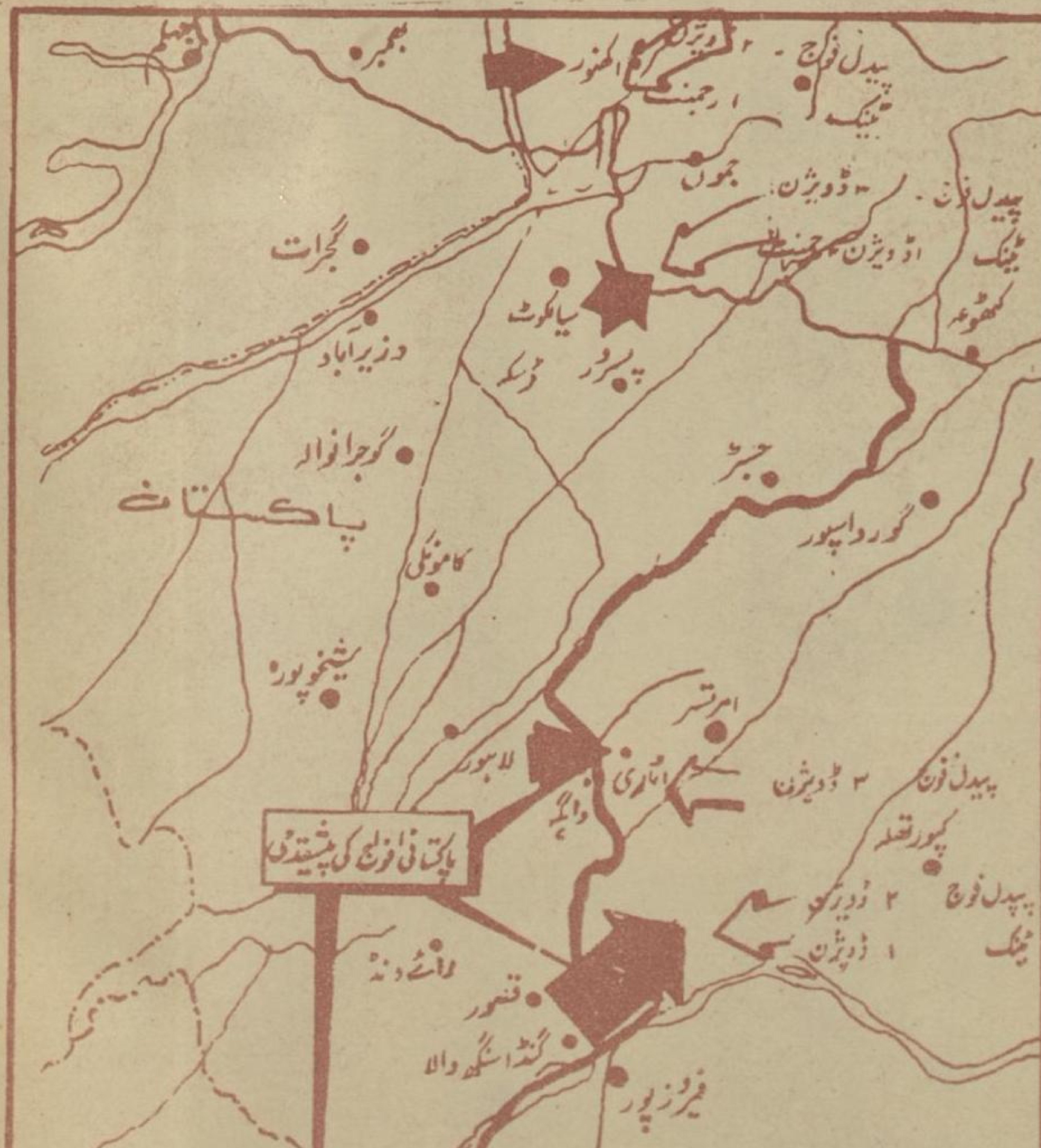
مسز اندرا گاندھی

منتخب وزیراعظم بھارت

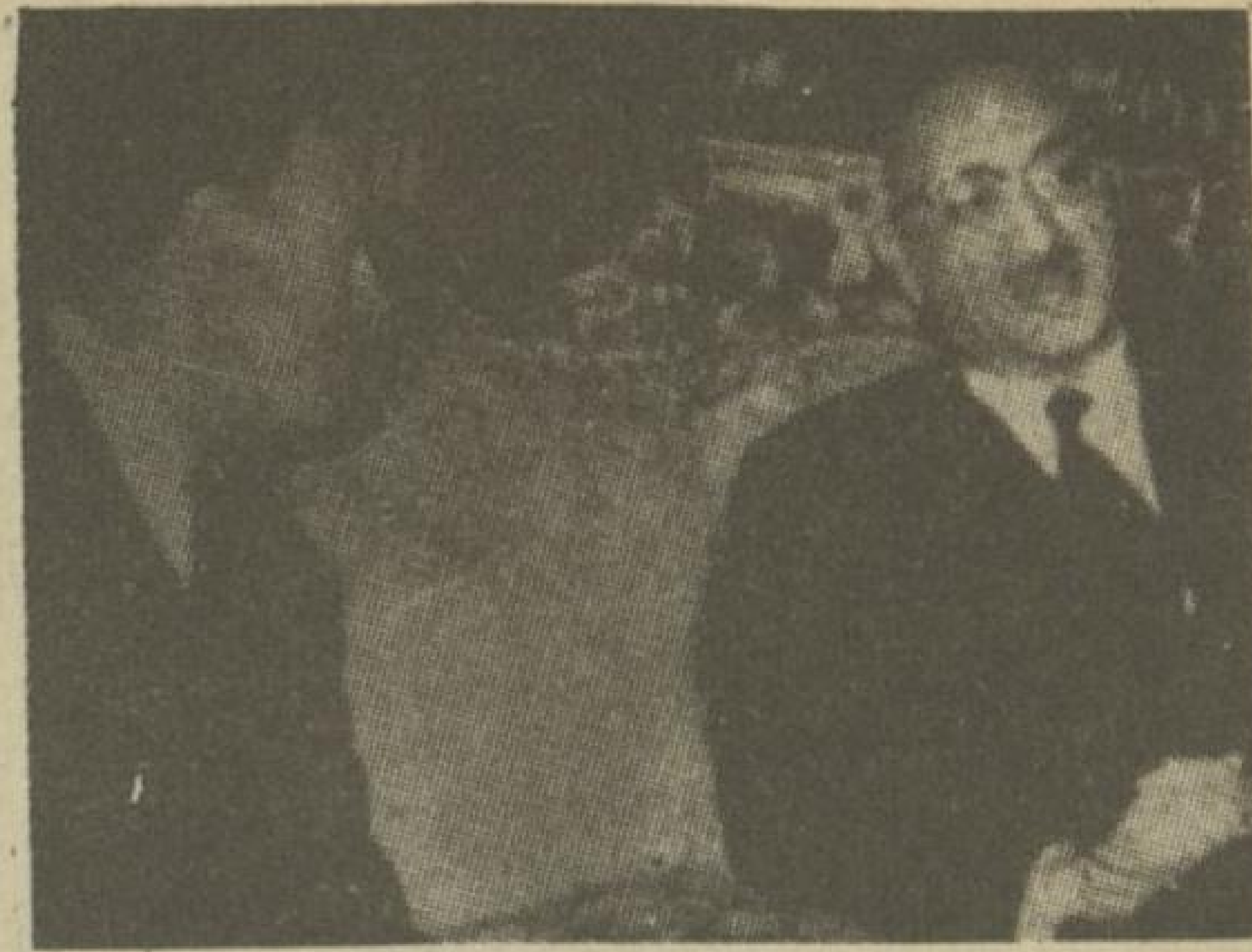


جنرل جے۔ این چودھری

کمانڈر انچیف بھارتی افواج



اس نقشہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ بھارت نے پاکستان کے خلاف مختلف محاذوں پر کتنی فوج استعمال کی۔



صدر پاکستان محمد ظاہر شاہ
شاہنشاہ افغانستان کے ہمراہ



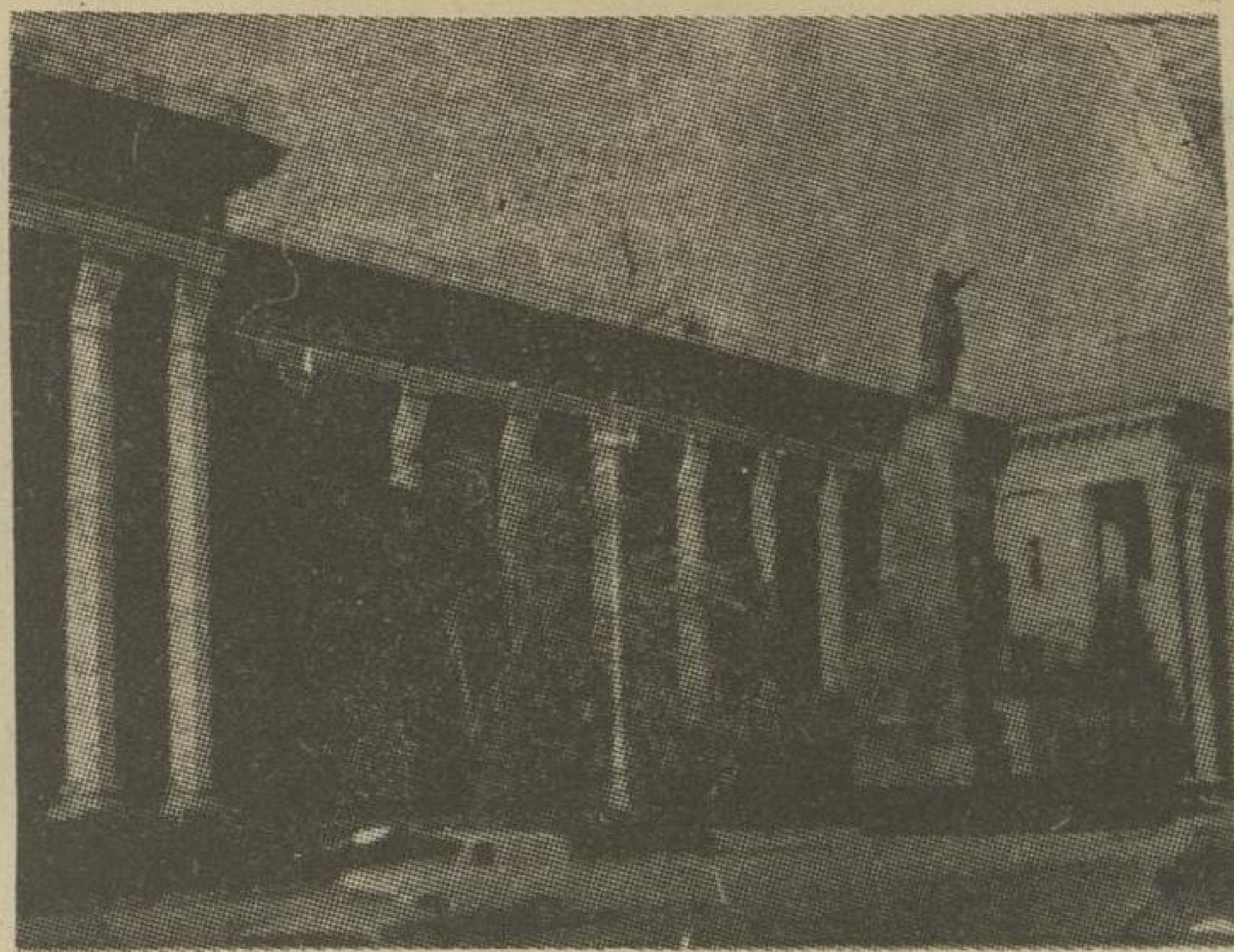
لنڈن بی جانسن صدر امریکہ
صدر پاکستان کے ہمراہ

امن کے لئے
تاشقند کانفرنس
تک

۳ جنوری ۱۹۶۶ء سے ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء

- ہم نہیں چاہتے کہ بھارت جموں اور کشمیر کی ریاست پاکستان کے حوالے کردے ہم تو بھارت سے اپنا وعدہ پورا کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔
- بھارت کو بھی امن کی ضرورت ہے اور ہمیں بھی اور سب ہی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔
- "تاشقند مذاکرات میں مسئلہ کشمیر کو بھی طے کرنے کی کوشش کی جاتی تو یہ اور اچھی بات ہوتی پھر بھی اس اعلان سے یہ مسئلہ حل کرنے کی راہ کھل جائے گی"۔

صدر پاکستان محمد ایوب خاں



تاشقند کی تاریخی
عمارت جس میں
امن کانفرنس
منعقد ہوئی

تاشقند

مرکزِ حالاتِ دوراں آجکل ہے تاشقند
ہم شعارِ زلفِ پیچاں آجکل ہے تاشقند

کہنے والے کہہ رہے ہیں اپنی اپنی داستاں
اور ہر قصے کا عنواں آجکل ہے تاشقند

کوئی صورت امن کی تخلیق کرنے کے لیے
خواستگارِ عہد و پیماں آجکل ہے تاشقند

ایک عالم پر ہے طاری عالمِ امید و بیم
نوکِ مضرابِ رگِ جاں آجکل ہے تاشقند

امنِ عالم کا ہے اس کی بات پر دار و مدار
باعثِ تسکینِ انساں آجکل ہے تاشقند

یوں لگی ہے اس کی جانب ساری دنیا کی نگاہ
جیسے کُل دنیا کا ارماں آجکل ہے تاشقند

کیا خبر کیا ہو مآلِ آرزوئے دوستی
دیکھنے کو خندہ افشاں آجکل ہے تاشقند

تم بھی اس کی کامیابی کی دعا مانگو نثار
جیسے خود بھی اس کا خواہاں آجکل ہے تاشقند

اصغر نثار قریشی



صدرِ پاکستان وزیراعظم روس الیکسی کوسیجن، وزیراعظم بھارت لال بہادر شاشتری سے ایک ساتھ تاریخی مصافحہ کر رہے ہیں

پاکستان اور بھارت کی جنگ کے بعد، بین الاقوامی افق پر جو حالات سامنے آئے ان میں سب سے نمایاں حقیقت یہ ابھری کہ مسئلہ کشمیر، جب تک کشمیری عوام کی مرضی، منشا اور انڈین انڈی پنڈنس ایکٹ کے تحت حل نہیں ہو گا اس وقت تک برصغیر پاک وہند میں مستقل بنیادوں پر امن قائم نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اس حقیقت کو مزید واضح کرنے کے لئے صدر ایوب نے دسمبر میں امریکہ کا دو روزہ سرکاری دورہ کیا۔ جس میں انہوں نے صدر جانسن کے ساتھ کھل کر گفتگو کی۔ اس کے بعد صدر ایوب اور آنجہانی وزیراعظم بھارت مسٹر لال بہادر شاستری کی تاشقند میں تاریخی ملاقاتیں ہوئیں۔

تاشقند کانفرنس کے انعقاد کے بارے میں روسی وزیراعظم مسٹر الیکسی کوسیجن نے ۴ ستمبر کو اس وقت دونوں ملکوں کے سربراہوں کو دعوت دی تھی جب کہ دونوں ملکوں میں کشیدگی تو عروج پر تھی لیکن بھارت نے پاکستان کی بین الاقوامی سرحدات پر حملہ نہیں کیا تھا۔ چنانچہ جب دونوں ملکوں نے یہ طے کر لیا کہ اقوام متحدہ کی زیر کمان فوجوں کی واپسی کو عملی صورت دی جائے تو صدر ایوب نے اعلان کیا کہ انہوں نے وزیراعظم روس کے دورۂ تاشقند کی ۴ ستمبر والی دعوت قبول کر لی ہے۔ وہ بھارتی لیڈروں کے ساتھ وزیراعظم روس کی موجودگی میں، دونوں ملکوں کے کشیدہ تعلقات کے بارے میں گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کانفرنس میں دعوتِ شرکت کو قبول کرنے کی جو دوسری وجوہ بیان کی گئیں ان میں ایک وجہ یہ تھی کہ مسئلہ کشمیر

کے متعلق روس کا رویہ پاکستان کے نقطۂ نظر سے ہمیشہ مخالفانہ و معاندانہ رہا۔ اس نے سلامتی کونسل میں ہمیشہ اس مسئلہ کو ویٹو کیا۔ صدر ایوب نے اس کانفرنس کے متعلق یکم جنوری سنہ ۱۹۶۶ کو اپنی ماہانہ تقریر میں پاکستانی موقف اور پوری قوم جن حالات و واقعات کی تباہ کارانہ مشکلات سے گزری ہے کا اجمالی جائزہ لیا۔ اس نقطہ نظر سے اس تقریر کو ذرا تفصیل سے دیا جاتا ہے۔ دراصل یہ تقریر بھی ہماری تاریخ کا ایک حصہ بن گئی۔ اس تقریر میں صدر ایوب نے کہا:۔

"میرے لئے دسمبر کا مہینہ سفر کا مہینہ تھا۔ اندرون ملک میں نے مغربی پاکستان میں لاہور سیالکوٹ، پسرور کا اور مشرقی پاکستان میں ڈھاکہ، کاکسس بازار، بوگرا اور کھلنا کا دورہ کیا۔ ملک کے دونوں حصے آلام و مصائب کا شکار ہو چکے ہیں۔ مغربی پاکستان میں میری ان لوگوں سے ملاقات ہوئی جو ستمبر کی جنگ کے باعث بے گھر ہو چکے ہیں۔ میں نے ان کی آبادکاری سے متعلق بات چیت کی۔ فی الحال انہیں متعدد اضلاع میں واقع کیمپوں میں عارضی پناہ دی گئی ہے۔ ان کیمپوں کو مقامی انتظامیہ چلا رہی ہے اور مخیر افراد بڑی فراخدلی سے اس سلسلہ میں انتظامیہ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں مجھے توقع ہے کہ وہ دن دور نہیں جب یہ لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں گے۔ میں نے مشرقی پاکستان میں حالیہ طوفان سے متاثر ہونے والے بعض علاقوں پر پرواز کی۔ اس طوفان سے بھاری جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ صوبائی حکومت نے جو امدادی اقدامات کئے ہیں۔ میں نے ان کا بذاتِ خود جائزہ لیا۔

غیر ملکی دورہ: میرا غیر ملکی دورہ بھی میرے اندرونِ ملک سفر سے کچھ کم اہم نہیں تھا۔ میرے دورہ امریکہ کی غرض و غایت یہ تھی کہ ہم اس ملک سے اپنے الجھے ہوئے تعلقات کو اعتدال پر لاسکیں۔ اس دورہ کی بدولت مجھے صدر جانسن سے آزادانہ تبادلۂ خیالات کا موقعہ ملا جن کا میں ذاتی طور پر بہت احترام کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ان مذاکرات کے نتیجہ میں امریکہ کے رہنما ہماری پالیسیوں کو بہتر طور پر سمجھنے لگے ہیں۔

ہماری خارجہ پالیسی جغرافیائی حقائق کی بنیاد پر وضع ہوئی ہے۔ یہ جغرافیائی حقائق اٹل ہیں اور بڑی طاقتوں کی پالیسیوں میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ ان میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی۔ پاکستان کی سرحدیں تین بڑی طاقتوں کے علاقے سے ملتی ہیں۔ کسی اور ملک کو ایسی حیثیت حاصل نہیں ہے

اس لئے ہماری سالمیت اور قومی مفاد کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنے تمام ہمسایوں کے ساتھ بہتر سے بہتر تعلقات قائم رکھیں۔ بھارت کے ساتھ بھی ہم ایسے ہی تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ ایسا کرنے دے۔ ہمیں بھارت کے علاقہ پر قبضہ کرنے کی ہوس نہیں ہے اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ بھارت جموں اور کشمیر کی ریاست پاکستان کے حوالے کر دے۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ بھارت اپنا وہ وعدہ پورا کرے جو اس نے جموں اور کشمیر کے ۵۰ لاکھ انسانوں سے کر رکھا ہے جو اس نے ہم سے کر رکھا ہے اور جو اقوام متحدہ کے ذریعہ ساری دنیا سے کیا گیا ہے۔ بھارت کو لازم ہے کہ وہ کشمیریوں کو یہ فیصلہ کرنے کا حق دے کہ وہ اپنی ریاست کو بھارت کے ساتھ ملانا چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ۔

پاک بھارت تنازعات: اقوام متحدہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر بھارت اپنا یہ وعدہ پورا کر دے اور پاکستان اور بھارت کے درمیان دیگر جھگڑے نمٹانے کے لئے پر امن طریقوں پر اتفاق ہو جائے تو بھارت اور پاکستان آپس میں جنگ نہ کرنے کا عہد بھی کر سکتے ہیں۔ میری یہ تجویز اقوام متحدہ کے منشور کے عین مطابق ہے۔ ہم بھارت سے کوئی ایسی بات کرنے کو نہیں کہتے جسے ہم خود کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ امریکہ کو اب اس بات کا احساس ہو گیا ہے۔ کہ اگر وہ بھارت کو جو ہمارا دشمن بنا ہوا ہے۔ زبردست فوجی امداد دے کر اس کی قوت بڑھاتا رہا تو ہماری سلامتی مستقل طور پر خطرے میں پڑی رہے گی۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے اور اسے کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایک خود مختار ملک کی حیثیت سے ہم پر اپنے عوام کا جو فرض عاید ہوتا ہے، اس سے ہم کسی طرح غافل نہیں رہ سکتے اور اس کے لئے عملی طور پر جو بھی ضروری ہو گا کیا جائے گا۔ امن کی ضرورت اس علاقے میں سب کو تسلیم ہے۔ بھارت کو بھی امن کی ضرورت ہے اور ہمیں بھی۔ بھارت کے لئے یہ کسی طرح سود مند نہیں ہے کہ وہ اپنے ان وسائل کو جو اقتصادی ترقی کے لئے درکار ہیں۔ بے دریغ فوجی تیاریوں پر صرف کرتا رہے۔ اس طرح مجبوری کے عالم میں اگر ہمیں بھی ایسا ہی کرنا پڑے تو ہم بھی اپنے عوام کی بہتری کے لئے کچھ نہیں کر سکیں گے۔

امریکہ کو اب اس کا پورا احساس ہو چکا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان جھگڑے

اگر اس طرح جاری رہے تو دنیا کے لئے خطرناک صورت پیدا ہوسکتی ہے - چنانچہ ان کی یہ دلی خواہش ہے کہ ان جھگڑوں کو ختم ہونا چاہیے تاکہ اس برصغیر میں پائیدار امن قائم ہو جائے۔ امریکی حکام نے اس سلسلے میں اپنے وعدے کو پھر تاکید سے دہرایا ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کی ۲۰ ستمبر اور ۵ نومبر کی قرار دادوں کے مطابق بھارت اور پاکستان کے درمیان جھگڑے کی اصل وجہ یعنی کشمیر کے مسئلہ کا کوئی مناسب اور منصفانہ حل تلاش کرنے میں مدد دیں گے۔

تاشقند کانفرنس:

روسی حکومت نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے میں تاشقند جا رہا ہوں اور صاف دلی کے ساتھ جا رہا ہوں۔ ہم پوری نیک نیتی سے چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے لیکن یہ حل باعزت اور منصفانہ ہونا چاہیئے۔

میں اس بات کے لئے بھی تیار رہوں کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان جتنے بھی اختلافات ہیں ان سب پر گفتگو کی جائے۔ ہوسکتا ہے کہ تاشقند کی اس کانفرنس سے برصغیر کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہو۔ اگر ایک دوسرے کا نقطہ نظر سمجھنے کا جذبہ موجود ہو اور خلوص کے ساتھ جھگڑوں کو مٹانے کی خواہش بھی ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے آپس کے جھگڑے منصفانہ طور پر طے نہ کرسکیں اور ایک دوسرے کے لئے اچھے پڑوسی ثابت نہ ہوں۔"

یکم جنوری کو صدر ایوب تاشقند جانے سے پہلے افغانستان میں شاہ ظاہر شاہ کی دعوت پر کابل گئے۔ ان کا یہ دورہ دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کے لئے مفید ثابت ہوا اور دونو ملکوں کے سربراہوں نے اپنے اعلامیہ میں اپنے تاریخی اور روایتی مودّت و احترام کے جذبات کا اظہار کیا۔ جس میں یہ بھی کہا گیا تھا "دونوں ملکوں کے درمیان تجارت و صنعت کے مختلف میدانوں میں وسیع تر بنیادوں پر کام کیا جائے گا۔ پاکستان اور افغانستان مشترکہ طور پر فولاد کا کارخانہ قائم کریں گے"۔

صدر ایوب اور آنجہانی لال بہادر شاستری ۳ جنوری کو روس کے سرکاری دورے پر ماسکو پہنچ گئے۔ ان دونو رہنماؤں کا سرکاری طور پر استقبال کیا گیا۔ ماسکو ریڈیو نے اس کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:-

"اگر پاکستان اور بھارت کے قائدین اپنے اختلافات حل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو

ایشیا کے لئے یہ سالِ نو کا ایک قیمتی تحفہ ہوگا۔ تاشقند کانفرنس ان تمام افریقی، ایشیائی اور یورپی ممالک کی دلچسپی کا آئینہ دار ہے جو پاکستان اور بھارت کے تعلقات کو اعتدال پر لانے کے خواہشمند ہیں کیونکہ سامراجیوں نے جنوب مشرقی ایشیا میں ویت نام کی جنگ جاری رکھ کر علاقے کے امن کو خطرے میں ڈال رکھا ہے۔ ان حالات میں پاک و ہند تصادم سے سارے ایشیا کا امن درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔ اسی لئے رُوس نے دونوں ملکوں میں تصفیہ کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے کی پیشکش کی تھی اور تاشقند کانفرنس بلانے کے انتظامات کئے ہیں۔ لیکن دوسری طرف مغرب نے تاشقند کانفرنس کے انعقاد کو ناکام بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ مگر یہ ساری کوششیں ناکام ہوگئیں اور دونوں ملکوں کے سربراہ منگل کی صبح اپنے مذاکرات کا آغاز کر رہے ہیں۔ جو اس علاقے کے امن کے لئے یقیناً نیک فال کے مترادف ہے۔"

تاشقند کانفرنس میں کیا ہوا، سب کا مختصر حال تاریخ وار ملاحظہ فرمائیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ کانفرنس کن مراحل سے گزر کر کس نتیجہ پر پہنچی:۔

۴ جنوری: روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے صدر ایوب اور مسٹر شاستری سے پاکستان اور بھارت کے جھگڑوں کا حل تلاش کرنے کو کہا۔ مسٹر کوسیجن نے پاک بھارت جھگڑوں پر دونوں ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے ان کا خیر مقدم کیا اور کہا۔" صدر ایوب اور مسٹر شاستری ایشیا کے دو عظیم ملکوں، پاکستان اور بھارت کے ممتاز لیڈر ہیں۔ ان ملکوں کے عوام کے لئے روسی عوام کے دلوں میں دوستی اور احترام کا مخلصانہ جذبہ موجود ہے۔ صدر ایوب اور مسٹر شاستری کو چاہیے کہ وہ دونوں ملکوں کے باہمی جھگڑوں کو طے کرنے کا تاریخی مقصد حاصل کرنے کے لئے مل جل کر کوشش کریں۔ اس وقت دنیا بھر کے لوگوں کی نظریں تاشقند پر لگی ہوئی ہیں اور وہ کوئی خوشخبری سننے کے منتظر ہیں۔" کانفرنس شروع ہونے سے قریباً پانچ گھنٹے پہلے صبح دس بج کر پانچ منٹ پر تاشقند کے نواح میں ایک بنگلہ میں صدر ایوب خاں اور وزیر اعظم شاستری کے درمیان غیر رسمی بات چیت ہوئی، یہ بات چیت قریباً چالیس منٹ تک جاری رہی۔ اس میں روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن، وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو اور وزیر دفاع

مارشل ملنوسکی نے بھی حصہ لیا۔ صدر ایوب کی امداد کے لئے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو، وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین، وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق اور سیکرٹری امور خارجہ مسٹر عزیز احمد موجود تھے۔ مسٹر شاستری کے ہمراہ اس کے ساتھی تھے۔ اس بات چیت کے بعد روس کی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ سربراہوں کی کانفرنس جن مسائل سے نمٹے گی اس ملاقات میں ان پر ابتدائی بات چیت ہوئی اور اس میں روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے امداد اور مشورہ دیا۔ چنانچہ اس غیر رسمی بات چیت کو بڑی اہمیت دی گئی کیونکہ اس سے باضابطہ بات چیت کے لئے فضا سازگار ہونے کی پوری توقع کی گئی تھی۔ صدر ایوب کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے "غیر جانبدار بنگلے" کی طرف جا رہے تھے تو راستہ میں دونوں طرف روسی عوام انہیں دیکھنے کے لئے موجود تھے۔ جنہیں دیکھ کر صدر ایوب نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔ صدر کی کار میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو بھی تھے اور کار کے آگے موٹر سائیکل سوار تھے۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری کے ہمراہ ماسکو میں بھارتی سفیر مسٹر کول بھی تھے۔ وزیر اعظم کوسیجن نے دونوں پارٹیوں کا استقبال کیا۔ اس مختصر سی رسمی بات چیت کے بعد وہ کانفرنس روم میں منتقل ہو گئے۔ جہاں ایک بڑی بیضوی میز کے گرد بات چیت شروع ہوئی جس میں دونوں رہنماؤں نے دوستانہ ماحول میں بات چیت کی۔ وزیر اعظم روس برابر شریک رہے۔

۵ جنوری : ایجنڈے پر کوئی اتفاق رائے نہ ہو سکا۔ ایجنڈا کی تیاری کے سلسلہ میں وزارتی سطح کی بات چیت جمعرات کو بھی جاری رکھنے کا فیصلہ ہوا۔ فریقین نے توقع ظاہر کی کہ دوسرے روز ایجنڈے کو آخری شکل دے دی جائے گی۔ صدر ایوب اور مسٹر شاستری کے درمیان صبح اکیلے میں ایک گھنٹہ بات چیت بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ برصغیر کے دونوں لیڈروں کے درمیان یہ پانچویں ملاقات تھی پہلے ان کے درمیان چار مرتبہ رسمی اور غیر رسمی بات چیت ہوئی تھی۔ اس بات چیت میں روسی وزیر اعظم نے حصہ نہیں لیا۔ اگر بات چیت میں کوئی دشواری پیدا ہوتی تو ممکن تھا وہ بھی اس میں حصہ لیتے۔ دونوں لیڈروں کی یہ دوسری پرائیویٹ ملاقات تھی۔ اس سے پہلے باضابطہ کانفرنس شروع ہونے کے فوراً بعد ان کے درمیان غیر متوقع طور پر نجی بات چیت ہوئی تھی۔ یہ بات چیت پوری سنجیدگی سے ہوئی۔ اس میں دونوں ملکوں کے درمیان مشکل ترین مسائل کو حل

کرنے کے طریقوں پر غور جاری رہا۔ دونوں ملکوں کے وفود نے افتتاحی اجلاس میں ہونے والی تقاریر کو تعمیری قرار دیا لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں حکومتوں کی پوزیشنوں میں پہلے جیسا اختلاف موجود تھا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار کنارڈ فنک کی اطلاع کے مطابق پاکستان اور بھارت کے درمیان اعلیٰ کانفرنس نازک نجی مذاکرات میں تبدیل ہوگئی تھی اور اس کے سامنے مسئلہ کشمیر موجود تھا۔ اطراف کے افسروں کے بیان کے مطابق دونوں لیڈروں کے درمیان اس بات چیت سے یہ واضح ہونے کی توقع تھی کہ آیا اعلیٰ سطح کی کانفرنس سے کوئی قابلِ ذکر نتیجہ نکل سکے گا یا نہیں۔ ایک پاکستانی ترجمان نے کہا "کانفرنس ہر روز کے تقاضوں کے مطابق شکل اختیار کرے گی"۔ ایک روسی ترجمان نے بتایا کہ مسٹر کوسیجن تازہ بات چیت میں حصہ نہیں لے رہے لیکن اگر ان کی ضرورت ہوئی تو وہ بات چیت میں مدد دیں گے۔ اگر صدر ایوب اور مسٹر شاستری چاہیں کہ مسٹر کوسیجن پورے مذاکرات میں شریک رہیں تو وہ اس کے لئے تیار ہوں گے۔ سفارتی نمایندوں کے بیان کے مطابق روسی جنہوں نے اس کانفرنس کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کیں یہ چاہتے تھے کہ یہ کانفرنس کسی کامیابی پر ختم ہو اسی لئے مسٹر کوسیجن نے پاکستان اور بھارت کے لیڈروں سے کہا تھا کہ وہ دوستی اور امن کے دور کے لئے کوشش کریں۔ چنانچہ رات روسی وزیر اعظم نے مسٹر شاستری کے ساتھ دو گھنٹے علیحدگی میں بات چیت کی تھی۔ مسٹر کوسیجن صدر ایوب اور شاستری پر اعتدال پسندی اختیار کرنے کے لئے زور دیتے رہے۔ رات ایک بھارتی ترجمان نے پھر یہ دعویٰ کیا تھا کہ کشمیر پر بات چیت نہیں کی جاسکتی، جبکہ پاکستانی ذرائع نے کہا کہ کشمیر ہی برصغیر کی تمام برائیوں کی اصل وجہ ہے لہٰذا یہ مسئلہ حل ہونا چاہیے۔ کانفرنس کے پہلے روز بھارتی وزیر اعظم نے زور دیا کہ دونو ملک طاقت استعمال نہ کرنے کے معاہدہ پر دستخط کریں۔ لیکن صدر ایوب نے اس شرط کو اس صورت میں قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی کہ اگر بھارت مسئلہ کشمیر کو حل کرنے پر آمادہ ہو جائے تو پاکستان بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہے۔ پاکستان کی گذشتہ تمام حکومتیں جنگ نہ کرنے کے سلسلہ میں یہی شرط عائد کرتی رہی تھیں۔

۶ جنوری: روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے صدر ایوب سے طویل ترین ملاقات کی اور سربراہوں کی کانفرنس کے مختلف پہلوؤں پر پاکستان کا نقطہ نظر معلوم کیا بعد میں روسی وزیر اعظم نے بھارتی وزیر اعظم شاستری سے بھی طویل ملاقات کی۔ پاکستان کانفرنس کے ایجنڈے میں کشمیر کا مسئلہ شامل کرانے پر بدستور ڈٹا ہوا تھا۔ دوسری طرف بھارت کی کوشش یہ تھی کہ کشمیر کا مسئلہ زیر بحث نہ آنے پائے۔ اس طرح کانفرنس میں تعطل ختم نہیں ہوسکا۔ توقع تھی کہ دوسرے روز ایوب شاستری ملاقات کے بعد صورت حال واضح ہوجائے گی۔ روسی وزیر اعظم تاشقند کی ملاقاتوں کو کامیاب بنانے کے لئے بڑا مؤثر کردار ادا کرتے رہے۔ دریں اثنا پاکستان اور بھارت کی بات چیت نازک مرحلہ میں داخل ہوگئی تھی۔ مسٹر کوسیجن نے صدر ایوب سے تین گھنٹے سے زیادہ عرصے تک ملاقات کی۔ یہ بات چیت پروگرام کے مقررہ وقت سے دو گھنٹے زیادہ دیر تک جاری رہی۔ اس گفت وشنید میں مسٹر بھٹو اور مسٹر گرومیکو بھی موجود تھے۔ اس تبادلہ خیال کے طول پکڑ جانے کی وجہ سے مسٹر کوسیجن اور مسٹر شاستری کی ملاقات مقررہ وقت سے بہت دیر بعد شروع ہوئی۔ یہ ملاقات بھی ڈھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ اصل رکاوٹ ایجنڈے کی تھی۔ پاکستان مصر تھا کہ کشمیر کا مسئلہ ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ پاکستانی وفد اس خیال کا اظہار کررہا تھا کہ مسئلہ کشمیر پر بحث کئے بغیر ساری گفت وشنید بے معنی ہوگی اور جب تک کشمیر کا تنازعہ نپٹایا نہ جائے گا دونوں ہمسایہ ملکوں میں دوستانہ تعلقات پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ بھارت کشمیر کے سوال کو ایجنڈے میں شامل کرنے کی سخت مخالفت کرتا رہا اور اس کے لئے یہ دلیل دیتا رہا کہ کشمیر بھارت کا اندرونی معاملہ ہے بہرحال دونوں وفد بڑے محتاط تھے اور وہ بہت سے سوالات کا جواب دینے سے بھی انکار کرتے رہے۔۔ جن سوالات کا جواب دیتے وہ بھی خوب غور وفکر کرنے کے بعد۔ پاکستانی ترجمان کے مطابق بات چیت کچھ آگے ضرور بڑھی تھی۔ دونوں ملکوں کی کوشش یہ تھی کہ جس طرح بھی بن پڑے مفاہمت کی کوئی راہ نکالی جائے۔ مسٹر کوسیجن فریقین کو زور دیتے رہے کہ وہ تاشقند سے خالی ہاتھ نہ جائیں کیونکہ اس طرح روس کے علاوہ برصغیر کے دونوں ملک جگ ہنسائی کا موجب بنیں گے۔

ایک مبصر کے مطابق پاکستان نے کشمیر کا مسئلہ ایجنڈے میں شامل کرنے کی تجویز پیش کی تھی لیکن بھارت نے اس سے اتفاق نہ کیا اس لحاظ سے سہ پہر کی بات چیت کافی نازک رہی۔

پاکستانی ترجمان مسٹر الطاف گوہر نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ "کشمیر پر پوری طرح غور کرنا کرنا ضروری ہے اور بھارت و پاکستان کے درمیان کشیدگی اور جھگڑے کی اصل وجہ یہی ہے۔" بھارت کی طرف سے فارن سیکرٹری مسٹر جھا نے کہا "کہ یہ پاکستان کا روایتی نقطہ نظر ہے جس سے بھارت بالکل متفق نہیں ہے۔" صدر ایوب مسٹر کوسیجن کی سوجھ بوجھ، صبر و تحمل اور ہمدردی کے مظاہرے سے بہت متاثر تھے۔

۹ جنوری: ۷ اور ۸ جنوری کو بھی دونوں ہی سربراہوں کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ جاری رہا، لیکن دونوں اپنے اپنے موقف پر اڑے رہے۔ ان دو دنوں میں صدر ایوب، مسٹر لال بہادر شاستری اور روسی وزیر اعظم کوسیجن کی ملاقاتیں ہوئیں، ان ملاقاتوں میں دوبارہ متنازعہ امور پر بحث و مذاکرت ہوئے۔ اور بات یہاں تک پہنچی کہ کانفرنس میں مشترکہ ایجنڈا طے نہ پاسکے تو دونو ملک ایک مشترکہ اعلان ہی جاری کردیں۔

۹ جنوری کو کانفرنس کی سرگرمیاں اپنے نقطہ عروج تک پہنچ گئیں اور یوں محسوس ہونے لگا جیسے یہ کانفرنس ناکام ہوجائے گی اور دوسرے دن دونو وفود اپنے اپنے ملک چلے جائیں گے۔

کانفرنس کا یہ دن چونکہ انتہائی نازک تھا اس لئے اس روز کی سرگرمیاں زیادہ تفصیل کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں یہ سرکاری اعلانات کے مطابق یہ کہا گیا کہ تاشقند میں پاکستان اور بھارت کے سربراہوں کی کانفرنس کل ختم ہو رہی ہے۔ صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری دونوں منگل کو واپس روانہ ہوجائیں گے۔ دونوں ممالک کے ترجمانوں نے اندیشہ ظاہر کیا کہ کانفرنس کوئی رسمی اعلان جاری کئے بغیر کل ختم ہوجائے گی۔ تاشقند کانفرنس جس کا ابھی تک ایجنڈا تیار نہیں ہوسکا اب انتہائی نازک دور میں پہنچ گئی۔ فریقین کے درمیان مشترکہ اعلان کے مسوّدہ پر بھی اختلاف پیدا ہوگیا۔ روسی وزیر اعظم نے کانفرنس کو مکمل ناکامی سے بچانے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ انہوں نے دونو سربراہوں سے دو دو مرتبہ ملاقات کی۔ دوسرے روز ایک آخری ملاقات متوقع تھی۔ پاکستانی ترجمان نے بتایا۔" اس ملاقات سے ظاہر ہوجائے گا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔"

تاشقند کانفرنس ساتویں روز انتہائی نازک دور میں داخل ہوگئی تھی۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے کانفرنس کو ناکامی سے بچانے کے لئے ان تھک کوششیں جاری رکھیں۔ انہوں

نے صدر ایوب سے دو مرتبہ ملاقات کی ۔ پہلی ملاقات کوئی پون گھنٹہ اور دوسری سوا گھنٹے سے زاید وقت جاری رہی ۔ ان ملاقاتوں میں روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو بعض دیگر روسی رہنماؤں کے ہمراہ پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ بھٹو اور وزارتِ خارجہ کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد بھی موجود تھے ۔ روسی وزیر اعظم نے مسٹر شاستری سے بھی دو بار ملاقات کی ۔ اس کے علاوہ مسٹر بھٹو اور بھارتی وزیر خارجہ سورن سنگھ کے درمیان بھی ایک ملاقات ہوئی جو پندرہ بیس منٹ جاری رہی ۔ روسی وزیر خارجہ گرومیکو اور مسٹر بھٹو کے درمیان بھی ملاقات متوقع تھی ۔ صدر ایوب اور مسٹر شاستری کے درمیان کل آخری مرتبہ ایک اور ملاقات ہوگی جس کے بعد تاشقند کانفرنس کی کامیابی یا ناکامی کے متعلق واضح طور پر پتہ چلنے کی امید ظاہر کی گئی ۔

فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کے بقول، دونوں رہنماؤں نے کانفرنس کا آخری اعلان جاری کرنے کے متعلق ایک دوسرے کے مسودے نامنظور کر دیئے اور یہ کام روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن پر چھوڑ دیا کہ وہ فریقین کے لئے قابل قبول کوئی مسودہ تیار کریں ۔

بقول روسی ترجمان بات چیت کٹھن مرحلہ سے گزر رہی تھی لیکن دونوں فریق کسی قابل قبول حل پر پہنچنے کے لئے بھرپور کوشش کرتے رہے ۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان پائے جانے والے مسائل بے حد پیچیدہ اور کٹھن تھے لیکن ان کے نقطۂ نظر کے مطابق اہم بات یہ تھی کہ دونوں فریق ان مسائل کو طاقت کے ذریعے نہیں بلکہ بات چیت سے حل کرنے میں کوشاں تھے ۔ یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ ان مسائل کا حل رات بھر میں دریافت کیا جا سکے گا ۔ کیونکہ مسٹر کوسیجن محض مصالحت کنندہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے ۔

پاکستانی وفد کے سرکاری ترجمان مسٹر الطاف گوہر نے ان مذاکرات کو بھرپور قرار دیا ۔ انہوں نے کہا" اب ہم اصل مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ کل مذاکرات کا آخری دن ہوگا ۔ پاکستان نے بھارت کا پیش کردہ مسودہ مسترد کر دیا ہے ۔ ہمیں کاغذ کا ایک پرزہ دیا گیا تھا جو ہمارے لئے قابل قبول نہ تھا ۔ ہم نے بھی کاغذ کا ایک پرزہ ان کے حوالے کیا ہے اور اس کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں "۔ انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ آیا روسی وزیر اعظم نے موجودہ تعطل کو ختم کرنے کے لئے کوئی تجویز پیش کی ۔ صرف اشارۃً یہ کہا" ممکن ہے مسٹر کوسیجن نے بعض تجاویز پیش کی

ہوں - اب اصل مسئلہ پر گفتگو ہو رہی ہے - ہمارا خیال ہے کہ کل ہمیں پتہ چل جائے گا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں - پاکستان کشیدگی اور لڑائی کا اصل سبب مسئلہ کشمیر کو سمجھتا ہے - ہم نے دونوں ممالک کے مجموعی تعلقات کی روشنی میں بھی اس مسئلہ کو اٹھایا ہے - ہمیں اس سوال کو حل کرنا ہی ہوگا۔"

ان ملاقاتوں میں کانفرنس کے آخری مشترکہ اعلان پر بات چیت کی گئی، پاکستان نے ایسی کوئی تجویز قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے جس سے مسئلہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کے قراردادوں میں کوئی تبدیلی ہوتی ہو - بھارتی ترجمان نے بتایا کہ " بھارت کے نزدیک ضروری بات یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح کوئی اتفاق رائے کر لیا جائے "۔ تاشقند مذاکرات میں پہلا تعطل اس وقت پیدا ہوا جب بھارت نے مسئلہ کشمیر کو ایجنڈا میں شامل کرنے سے انکار کر دیا۔ اور پھر تعطل اس سوال پر معلوم ہوا کہ آخری اعلان میں اس مسئلہ کا ذکر کیسے کیا جائے - اس کے علاوہ بھارت جنگ نہ کرنے کے معاہدے کو اوّلیت کا درجہ دیتا رہا - وہ کشمیر کے سوال پر گفتگو کرنے کے لئے تو آمادہ تھا لیکن ریاست کے مستقبل پر کوئی بات چیت کرنے کے لئے رضامند نہیں - موجودہ تعطل کے باوجود پاکستان اور بھارت دونوں کے ترجمانوں نے کہا کہ " وہ اب بھی پُر امید ہیں "۔

بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری شاہ بھوٹان کے دورہ نئی دہلی کو مسئلہ کشمیر پر مذاکرات سے زیادہ اہمیت دے رہے تھے - ان کا کہنا تھا کہ وہ شاہ بھوٹان کا خیر مقدم کرنے کے لئے جلد واپس جانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ پاک وہند تعلقات اور برصغیر کا امن مسئلہ کشمیر سے وابستہ تھا - بھارتی حلقے بڑی شدومد سے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے رہے کہ مسٹر شاستری مسئلہ کشمیر سے پیچھا چھڑانے کے لئے واپس جانا نہیں چاہتے لیکن اس دلیل کو کوئی ماننے پر تیار نہیں ہوا -

پاکستان مسئلہ کشمیر پر اس قدر ڈٹا ہوا تھا کہ اس کے ترجمان نے کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہو سکتا ہے کہ تاشقند کانفرنس کوئی آخری اعلان جاری کئے بغیر ہی کل ٹوٹ جائے - صدر ایوب منگل کو تاشقند سے روانہ ہو رہے ہیں اور وزیر اعظم شاستری بھی اسی روز واپس جانے کی تیاری کر رہے ہیں "۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا کانفرنس کے اختتام پر کوئی مشترکہ اعلان جاری کیا جائے گا اور دونوں رہنما کوئی دستاویز اپنے ہمراہ لے کر جائیں گے - تو پاکستانی ترجمان نے کہا " دستاویز کوئی ٹکٹ نہیں ہے - اس کے بغیر بھی روانگی ہو سکتی ہے۔ مشترکہ اعلان کوئی ضروری چیز نہیں اصل ضرورت تو

ایک دوسرے کو سمجھنے کی ہے۔ کانفرنس ابھی تک شدید بحران میں مبتلا ہے۔ یہ بحران سب سے زیادہ اہم سوال یعنی مسئلہ کشمیر پر ہے۔

جب تک مسئلہ کشمیر کا باعزت تصفیہ نہ کیا جائے یا اسے حل کرنے کے لئے کوئی موثر انتظام نہ کیا جائے پاکستان بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے معاہدے پر قطعاً دستخط نہیں کرے گا۔ اس سے یہ مطلب نکالنا غلط ہے کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کو حل کرانے کے لئے طاقت استعمال کرنے کا حق محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ اور بھارت کا یہ دعویٰ بھی غلط ہے کہ بھارت کو سرحدی خلاف ورزیوں پر احتجاجی مراسلہ دینے سے چین تاشقند کانفرنس میں مداخلت کرنا چاہتا ہے یا وہ پاکستان کو سخت رویہ اختیار کرنے کی ترغیب دینا چاہتا ہے۔

پاکستانیوں کے نزدیک مسئلہ کشمیر کی اہمیت اس قدر واضح تھی کہ ۹ جنوری کو کہ جس روز کانفرنس انتہائی نازک مرحلے پر داخل ہو چکی تھی کمانڈر انچیف پاکستان جنرل محمد موسیٰ نے چھمب اکھنور سیکٹر کے اگلے مورچوں میں جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "صدر ایوب مسئلہ کشمیر پر زور دینے میں حق بجانب ہیں"۔

تاشقند میں وزیر اعظم روس مسٹر الیکسی کوسیجن نے اپنی مصالحانہ سرگرمیاں جاری رکھیں۔ وہ سارا دن دوڑ دھوپ کرتے رہے اور رات گئے مسٹر شاستری سے ایک اور ملاقات کی۔ رات صدر ایوب نے مسٹر کوسیجن کے اعزاز میں ڈنر دیا تھا اس ڈنر سے پہلے بھی انہوں نے مسٹر کوسیجن سے ملاقات کی۔

نو جنوری کا دن جس قدر تذبذب کا حامل تھا اس سے عام خیال یہی پایا جاتا تھا

۱۰ جنوری: کہ دونوں ملکوں کے وفود ناکام واپس چلے جائیں گے۔ ۱۰ جنوری کا دن اسی قدر تعجب کا باعث ثابت ہوا۔ وجہ بڑی صاف اور واضح ہے کہ تاشقند کانفرنس کا اختتام دونوں ملکوں کے سربراہوں نے ایک مشترکہ اعلان کی صورت میں کیا۔ جس کے مطابق دونوں ملکوں نے طے کیا کہ ان کی فوجیں ۲۵ فروری تک ۵ اگست کی جگہوں پر واپس چلی جائیں گی۔ دونوں ملک پُرامن ذرائع سے تنازعات طے کریں گے اور ایک دوسرے کے خلاف پروپاگنڈہ نہیں کریں گے۔ اس اعلان کے جو نو نکات مرتب کئے گئے وہ حسب ذیل تھے۔

۱۔ دونوں ممالک ہمسائیگی کے بہتر تعلقات قائم کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ انہوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ طاقت کا استعمال نہیں کریں گے اور تمام تنازعات اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق پُرامن طریقوں سے حل کریں گے۔ مسئلہ کشمیر پر ان نکات کی روشنی میں بات چیت کی گئی۔

۲۔ دونو ممالک کی افواج ۲۵؍ فروری تک ان جگہوں پر واپس بلالی جائیں گی جہاں وہ گذشتہ سال ۵؍ اگست کو متعین تھیں۔ فریقین فائر بندی کی پابندی کریں گے جس کا فیصلہ گذشتہ موسم خزاں (ستمبر) میں اقوام متحدہ نے کیا۔

۳۔ دونو ممالک ایسے پراپیگنڈے کی حوصلہ شکنی کریں گے جس سے کشیدگی پھیلے اور باہمی دوستی کو فروغ دینے کے پروپیگنڈے کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

۵۔ دونو ممالک کے درمیان معمول کے سفارتی تعلقات بحال کئے جائیں گے اور دونو کے ہائی کمشنر اپنے اپنے ہائی کمیشن میں واپس چلے جائیں گے۔

۶۔ دونو ممالک اپنے تجارتی، اقتصادی اور ثقافتی تعلقات اور باہمی مواصلات بحال کرنے کے اقدامات پر غور کریں گے۔

۷۔ دونو ممالک کے سربراہ اپنے اپنے حکام کو جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے انتظامات کرنے کی ہدایت کریں گے۔

۸۔ دونو ممالک ترکِ وطن اور غیر قانونی طور پر ترک وطن کرنے والے افراد کے مسئلے پر بات چیت جاری رکھیں گے۔ نیز حالیہ جنگ میں ایک دوسرے کی ضبط کردہ املاک اور اثاثے واپس کردیں گے۔

۹۔ دونو ممالک اعلیٰ اور دیگر سطحوں پر باہمی ملاقاتیں جاری رکھیں گے۔ انہوں نے ایسے مشترکہ ادارے قائم کرنے کی ضرورت بھی تسلیم کی ہے جو آئندہ اقدامات کے بارے میں اپنی حکومت کو رپورٹ پیش کیا کریں گے۔

صدر ایوب نے تاشقند میں اس اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں یہ اعلان پاکستان اور بھارت کے تعلقات کو معمول کے مطابق لانے اور اچھے ہمسایوں جیسے روابط قائم کرنے کے بارے میں ایک اچھی ابتدا ہے۔ اگر تاشقند مذاکرات

میں مسئلہ کشمیر کو بھی طے کرنے کی کوشش کی جاتی تو یہ اور اچھی بات ہوتی۔ مجھے امید ہے کہ اس اعلان سے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کم ہوگی اور اس مسئلہ کو حل کرنے کی راہ کھل جائے گی جو دونوں کی لڑائی کا باعث بنا ہے۔ اگر اس مسئلہ کو ایک مرتبہ حل کر لیا جائے تو پھر برصغیر میں پائیدار امن قائم کرنے کی کوششیں کامیاب ہو جائیں گی۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے ان مذاکرات میں تدبر اور باہمی دوستی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ امن کے خواہشمند ہیں۔"

اس سے قبل صدر ایوب وزیر اعظم شاستری کی دعوت پر ان کی قیامگاہ پر پہنچے اور دونوں رہنماؤں نے دوپہر کا کھانا اکٹھے کھایا۔ مسٹر شاستری نے باہر سیڑھیوں پر صدر کا خیر مقدم کیا۔ صدر ایوب نے اس موقعہ پر موجود بھارتی اخبار نویسوں سے مخاطب ہو کر کہا "ہم آپ کے ساتھ امن سے رہنا چاہتے ہیں لہذا آپ بھی امن قائم کرنے میں تعاون کریں۔"

بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے اپنے بیان میں کہا:۔

"اعلان تاشقند پر عمل درآمد کے لئے دونوں ممالک وزارتی سطح پر ٹھوس اقدامات شروع کر دیں گے۔ اس کام کے لئے مختلف سطحوں پر مشترکہ کمیٹیاں بھی قائم کی جائیں گی۔ یہ اعلان عقل سلیم اور دانش مندی کی فتح کی دلیل ہے۔ اس اعلان سے ٹھوس نتائج برآمد ہوتے ہیں یہ بات سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان حقیقی امن قائم کرنے کے لئے پختہ اقدام کیا گیا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس اعلان سے نہ صرف ایشیا بلکہ پوری دنیا میں امن کو فروغ حاصل ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ دیگر ممالک کی طرح پاکستان اور بھارت کے عوام تاشقند کانفرنس کے نتائج پر اطمینان کا اظہار کریں گے۔"

وزیر اعظم روس مسٹر کوسیجن جنہوں نے اس کانفرنس کو نتیجہ خیز بنانے میں بے انتہا محنت سے کام کیا نے مشترکہ اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:۔

"مجھے امید ہے کہ یہ تاریخی دستاویز دونوں ممالک کے درمیان خوشگوار تعلقات اور دوستی کو فروغ دینے کی بنیاد ثابت ہوگی۔ اس سے نہ صرف پاکستان اور بھارت بلکہ روس اور پاکستان نیز روس اور بھارت کے درمیان اچھے تعلقات بڑھانے میں مدد ملے گی۔

حالیہ مذاکرات اگرچہ کافی مشکل اور کٹھن تھے مگر دونوں لیڈروں نے کمال تدبر اور رواداری کا ثبوت دے کر انہیں کامیاب بنایا۔" انہوں نے تاشقند کانفرنس کی خبریں بھیجنے والے اخباری نامہ نگاروں اور پاکستان و

بھارت کے عوام کا بھی شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا "پاکستان اور بھارت کے اختلافات انہیں نوآبادیاتی نظام کی طویل حکمرانی کے دورسے ورثہ میں ملے ہیں۔ نوآبادیاتی حکمران محکوم عوام کو ایک دوسرے کے خلاف ہمیشہ لڑاتے ہیں۔ ہم اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ ایسے ممالک کے رہنماؤں کے لئے جو حال ہی میں اسیر جنگ رہ چکے ہوں ایک ہی میز کے گرد بیٹھ کر بات چیت کرنا، آپس میں مصافحہ کرنا اور انتہائی پیچیدہ مسائل کو حل کرنا بے حد مشکل کام ہے لیکن صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری نے ان باتوں سے بلند ہو کر ہماری دعوت قبول کر لی اور بات چیت کے لئے تاشقند آپہنچے ہمارے نزدیک یہ رویہ ان کے زبردست تدبر کا مظہر ہے۔ تاشقند کے اعلان پر عمل درآمد کا انحصار اب دونوں ممالک کے رہنماؤں کے تدبر اور دانش مندی پر ہوگا۔"

پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے اس کانفرنس کی تقریب دستخط کے بارے میں جو مختصر سی خبر دی وہ بھی بڑی دلچسپ تھی اور اس سے پتہ چلتا تھا کہ کانفرنس کا اختتام کس ماحول میں ہوا۔ خبر میں کہا گیا "آج یہاں صدر ایوب اور وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کے درمیان مشترکہ اعلان پر دستخط ہونے کے بعد تاشقند کانفرنس ختم ہو گئی۔ دونوں ملکوں نے اعلان پر دستخط کرنے کے بعد بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ آزادی کے بعد دونوں ملکوں کے سربراہوں کی یہ اہم ملاقات تھی۔"

جب دونوں رہنما بیضوی میز پر کانفرنس ہال میں اپنی کرسیوں پر بیٹھے تو ان کے چہروں پر بشاشت ٹپک رہی تھی اور وہ کانفرنس کے نتائج سے مطمئن نظر آ رہے تھے جس وقت دونوں رہنما مشترکہ اعلان پر دستخط کرنے کے بعد ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن اور وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو کی نگاہ ان پر جمی ہوئی تھی اور کانفرنس کے خاتمے پر جب اعلان پڑھ کر سنایا جا رہا تھا تو وہ بار بار ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ٹھیک تین بجے تینوں وفد تین دروازوں سے کانفرنس ہال میں داخل ہوئے، صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری نے مصافحہ کیا اس کے بعد وزیر اعظم کوسیجن نے ان دونوں سے ہاتھ ملایا۔ اور تالیوں کی گونج میں تصویر اتروائی۔ اس کے بعد تینوں وفد اسی طرح بیٹھ گئے جس طرح کانفرنس کے پہلے روز بیٹھے تھے۔ وزیر اعظم کوسیجن درمیان میں اور دونوں وفد ایک دوسرے کے سامنے تھے۔ اس کے بعد مسٹر کوسیجن نے آخری اجلاس کا آغاز کیا۔ روسی افسر مشترکہ اعلان پڑھ چکا تو مسٹر عزیز احمد نے صدر ایوب اور مسٹر جھا نے مسٹر شاستری کے سامنے دستخطوں کے لئے اعلان رکھا۔ پھر مسٹر عزیز احمد نے مسٹر شاستری اور مسٹر جھا نے صدر ایوب سے دستخط کرائے۔ اعلان پر چار بج کر اٹھارہ منٹ پر دستخط مکمل ہو گئے۔ اس وقت ایک سو سے زیادہ نامہ نگاروں اور فوٹو گرافروں نے تالیاں بجائیں اور مسٹر کوسیجن نے

آگے بڑھ کر صدر ایوب اور مسٹر شاستری سے ہاتھ ملایا۔ ان کے بعد دونوں وفدوں کے ارکان نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا یہ ساری تقریب ۲۵ منٹ میں ختم ہو گئی۔

پاکستانی ترجمان نے اس اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے جن خیالات کا اظہار کیا وہ تاریخ کے ایک طالب علم کے لئے خاصہ مفید ہو گا۔ "یہ نہ تو پاکستان کی فتح ہے اور نہ بھارت کی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ اعلان عقلِ سلیم کی فتح ہے۔ اعلان کی یہ دفعہ خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے کہ فریقین کو تمام جھگڑے پُرامن طریقے سے نپٹانے چاہئیں۔ ظاہر ہے کہ تمام جھگڑوں میں کشمیر کا جھگڑا بھی شامل ہے۔ جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے جو طریق کار تجویز ہوا ہے۔ وہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ہے اور اقوام متحدہ کے سارے ارکان اس کے پابند ہیں۔ توقع ہے کہ اقوام متحدہ کے طریق کار پر عمل کر کے کشمیر کا جھگڑا نپٹایا جا سکے گا۔ فوجوں کی واپسی کے بعد کشمیر کا جھگڑا نپٹانے کے لئے راستہ کھل جائے گا کیوں کہ سلامتی کونسل کی بیس ستمبر کی قرارداد کی دفعہ چار بھی یہی کہتی ہے کہ فوجیں ہٹالی جائیں۔ اس کے بعد اصل تنازع نپٹانے کے لئے کارروائی کی جائے۔ تاشقند کا نو نکاتی اعلان بھی یہی کہہ رہا ہے اور اس کے تحت کشمیر کے بارے میں بات چیت شروع کی جائے گی۔ ایک دفعہ کشیدگی ختم ہو جائے تو کشمیر کا معاملہ طے کرنے کے لئے روس کی خدمات بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اعلان تاشقند پاکستان کے مطابق بے حد تعمیری اور اہم ہے۔ روس نے جن مساعی جمیلہ کا اظہار کیا ہے۔ پاکستانی حلقوں نے انہیں بے حد سراہا ہے۔

فریقین مشترک اعلان پر آج ڈیڑھ بجے متفق ہوئے۔ اس سے پہلے مسٹر کوسیجن اور صدر ایوب میں لنچ کی میز پر بات چیت ہوئی تھی اور مسٹر کوسیجن کل آدھی رات کے بعد مسٹر شاستری سے بھی ملاقات کر چکے تھے۔ اگرچہ مشترک اعلان نے اچھی خاصی بنیاد رکھ دی ہے لیکن جس حد تک ہم چاہتے تھے اعلان اس حد تک نہیں جا سکا۔

یہ توقع کسی کو بھی نہیں تھی کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان بنیادی تنازعہ کشمیر تاشقند کی اس پہلی ملاقات میں ہی طے ہو جائے گا۔ لیکن ہمیں امید تھی کہ کسی ایسے طریق کار پر سمجھوتہ ہو جائے گا جو بعد میں اس تنازعہ کو سلجھانے میں مدد دے گا۔"

اس اعلان پر دستخط کرنے کے بعد رات گئے بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال کر گئے۔ ان کی نعش کو پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ تاشقند سے نئی دہلی روانہ کیا گیا۔ جن ممتاز حضرات نے آں جہانی شاستری کی نعش کو کندھا دیا ان میں صدر ایوب اور مسٹر کوسیجن بھی شامل تھے۔ نعش کے ساتھ پاکستان کی طرف سے وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نئی دہلی گئے۔ قائم مقام بھارتی وزیر اعظم مسٹر

گلزاری لال نندہ نے اس اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا "میری حکومت اعلان تاشقند کی پابند رہے گی"۔ دوسرے بھارتی لیڈروں نے بھی اپنے بیانات میں اعلان تاشقند کا خیر مقدم کیا۔ پاکستان میں اعلان تاشقند کے بارے میں ملے جلے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ لاہور اور بعض دوسرے مقامات پر اس کے خلاف مظاہرے بھی ہوئے۔ چنانچہ ۱۲ جنوری کو راولپنڈی سے حکومت پاکستان کے ایک سرکاری ترجمان نے کہا "اعلان تاشقند قضیۂ کشمیر کی طرف ایک اہم قدم ہے اور یہ خیال سراسر غلط ہے کہ اعلان تاشقند سے مسئلہ کشمیر پس پشت ڈال دیا گیا ہے"۔ صدر ایوب نے اسی روز اعلان تاشقند کے متعلق کابینہ، دونوں صوبوں کے گورنروں اور تینوں فوجوں کے کمانڈر انچیفوں کو مذاکرات و اعلانِ تاشقند کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ ۱۴ جنوری کو چار مخالف سیاسی رہنماؤں مولانا مودودی، سردار شوکت حیات، چودھری محمد علی اور نوابزادہ نصراللہ خاں نے اس اعلان کے بارے میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور مشترکہ بیان بھی جاری کیا۔ متحدہ اسلامی محاذ کے رہنماؤں شیخ حسام الدین، مولانا کوثر نیازی، مولانا غلام غوث اور مفتی محمد محمود نے بھی ایک پریس کانفرنس میں اس اعلان کو مشکوک قرار دیا اور مستقبل کے حالات کو ہی اس کے نتائج کا ذمہ دار قرار دیا۔ اسی روز ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ کے تمام تعلیمی ادارے جن میں صوبہ بھر کی یونیورسٹیاں بھی شامل تھیں تا اطلاع ثانی بند کر دینے کا حکم دے دیا۔ صوبہ کے بعض شہروں میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلسے منعقد کرنے، جلوس نکالنے، نعرے لگانے اور پانچ یا پانچ سے زیادہ افراد کے جمع ہونے پر بھی پابندی عائد کر دی گئی۔ یہ سب کچھ اس لئے کرنا پڑا کیونکہ سرکاری اعلان کے مطابق لاہور کے طلباء و پولیس میں تصادم ہو گیا تھا جس کے باعث دو افراد جاں بحق ہو گئے۔

۱۴ جنوری کو صدر ایوب نے ساڑھے بارہ بجے دوپہر قوم کے نام ایک خصوصی نشری تقریر میں اعلان تاشقند کے بارے میں کہا:۔

"پاکستان کبھی تسلیم نہیں کرے گا کہ ریاست جموں و کشمیر بھارت کا داخلی معاملہ ہے اور پاکستان کا موقف اب بھی یہ ہے کہ ریاست کے عوام اپنے مستقبل کا فیصلہ حق خود ارادیت کی بنیاد پر کریں گے۔ اعلان تاشقند کشمیری عوام کے اس حق پر اثر انداز نہیں ہوتا اور اس برصغیر میں پائیدار امن صرف مسئلہ جموں و کشمیر کے آبرومندانہ اور منصفانہ حل ہی کے بعد ممکن ہے۔ کشمیری عوام کو سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حق خود ارادیت ضرور ملنا چاہیے۔ پاکستان اور ریاست جموں و کشمیر کے عوام کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں

نہیں جانے دیا جائے گا، اعلان تاشقند سے کشمیری عوام کے حقوق کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے، بلکہ یہ تنازعہ کو پرامن طور پر حل کرنے کی ایک کوشش ہے اور پاکستان پُرامن طور پر اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتا ہے۔ عوام سلامتی کونسل کی ۲۰ ستمبر کی قرارداد کی روشنی میں اعلان تاشقند کا جائزہ لیں اور مفاد پسند عناصر کے پراپیگنڈے سے گمراہ نہ ہوں۔ ملک کے مفادات عوام کی طرح مجھے بھی عزیز ہیں۔ میں عوام کے جذبات و احساسات کا احترام کرتا ہوں اور انہیں ہمیشہ پیش نظر رکھتا ہوں لیکن عوام کو مفاد پرستوں کے کہنے پر گمراہ نہیں ہونا چاہیے۔ اعلان تاشقند نے پاکستان اور بھارت کے درمیان بنیادی جھگڑے (مسئلہ جموں وکشمیر کو) پرامن ذرائع سے حل کرنے کی نئی راہیں کھول دی ہیں۔ اس کے تحت بھارت کے ساتھ براہ راست بات چیت ممکن ہوگئی ہے اور اس کے ذریعے سلامتی کونسل کی ۲۰ ستمبر کی قرارداد پر عمل کرانے میں مدد ملے گی۔ برصغیر میں بحالی امن کے سلسلے میں روسی حکومت اور عوام اور وزیراعظم مسٹر کوسیجن کی کوششوں کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستانی عوام کو چاہیے کہ وہ اعلان تاشقند پر عمل کرنے میں حکومت کی مدد کریں۔ پاکستان مسئلہ کشمیر کو حل کرنے اور امن حاصل کرنے کے لئے اعلان تاشقند سے پورا فائدہ اٹھائے گا۔ ہماری قوم امن کی راہ پر گامزن رہے اور اس سلسلے میں زمانہ جنگ جیسے استقلال اور عزم کا مظاہرہ کرے۔"

اس تقریر کے بعد بھی اعلانِ تاشقند کے مختلف پہلوؤں پر نکتہ چینی کی گئی۔ برسر اقتدار جماعت کے کئی ایک زعما نے اس اعلان کی حمایت میں بیانات دیئے۔ ان تمام حضرات کے بیانات درج کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے صرف وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کا وہ بیان دیا جاتا ہے جو ان کے حوالے سے ان کے آبائی شہر لاڑکانہ سے جاری ہوا۔ اس میں انہوں نے کہا "اعلانِ تاشقند سے پیدا شدہ غلط فہمی کی خبریں سن کر مجھے گہری تشویش ہوئی ہے۔ گذشتہ روز صدر نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے عوام کو خاص طور پر یقین دلایا ہے کہ مقبوضہ جموں وکشمیر کے عوام کے حق خودارادیت کی حمایت کرتے ہوئے یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ پاکستان اور بھارت نے اپنی آزادی کے مختصر دور میں باہمی مسائل بات چیت کے ذریعے طے کرنے کی متعدد بار کوشش کی ہے۔ جس کی ایک مثال لیاقت نہرو معاہدہ ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھیئے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کا دونوں کے درمیان ایک معاہدہ میں ذکر موجود ہے جیسا کہ اقوام متحدہ کی کونسل برائے پاکستان اور بھارت نے بھی اپنی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادوں میں تذکرہ

کیا ہے ۔اگر باہمی طور پر منظور شدہ بین الاقوامی معاہدہ کے باوجود دونوں ملک اپنے تعلقات بہتر بنانے میں کامیاب نہ ہو سکے تو اس کی وجہ تنازعہ حل کرنے کی صلاحیت سے محرومی نہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت اس معاہدہ پر عملدرآمد پر ناکام رہا ہے ۔اس مسئلہ کے حل کی اہمیت پر صدر ایوب نے تاشقند میں ۴ جنوری کو اپنے ابتدائی بیان میں زور دیا تھا ۔آپ نے کہا تھا کہ جب تک ہم دونوں ملکوں کے باہمی تنازعات کی بنیادی وجہ کی طرف توجہ نہ دیں گے ۔ہم اپنے تنازعات حل کرنے میں ناکام رہیں گے ۔اسلامی نقطۂ نظر سے امن اور انصاف میں چولی دامن کا ساتھ ہے ۔عزت کے بغیر امن کا تصور محال ہے اور یہ بات ہمارے نظریہ کے خلاف ہے ۔تاریخ میں ایسی مثالوں کی کمی نہیں ہے جب کہ مسلسل بے انصافی اور عدم مساوات کے سامنے امن کے جمع خرچ سے کوئی نتائج برآمد نہ ہوئے ۔خالی الفاظ مقصد کا نعم البدل ثابت نہیں ہو سکتے ۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اعلان تاشقند کا مکمل طور پر اور کشمیر میں حصول انصاف کی جدوجہد کے پس منظر میں جائزہ لیا جائے اور اس کو اس مقصد کی کسوٹی پر کسا جائے جو تمام بات چیت کے نتائج کا تعین کرتا ہے ۔کسی دستاویز کے الفاظ کی گمراہ کن، متعصب اور طرفدارانہ ترجیح کے باوجود اس میں موجود سچائی کی جھلک ضرور نظر آجاتی ہے ۔اعلان تاشقند پر عملدرآمد کی صورت میں اس کی روح اور اس کی مخصوص دفعات اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ تمام تنازعات خصوصاً تنازعہ کشمیر کے حل کی طرف قدم اٹھایا جائے ۔

امن کے لئے الفاظ کی بجائے عمل کے ذریعہ کام کیا جاتا ہے جنگ اور تنازعات کا سایہ صرف اسی صورت میں دور کیا جا سکتا ہے جب جموں و کشمیر کے عوام کا حق خود ارادیت تسلیم کر کے پائیدار امن قائم کیا جائے ۔وہاں کے عوام کی جدوجہد آزادی و ترقی ایک عظیم تحریک پر مبنی ہے جس نے موجودہ صدی کی تاریخ پر گہر نقش چھوڑا ہے وہ عظیم مملکت دیونین آف سوشلسٹ سوویٹ ری پبلک، جس کی سرزمین پر یہ کانفرنس منعقد ہوئی اس عظیم تاریخی تحریک کے نتیجہ میں وجود میں آئی تھی جس کی بنیاد انسانی مساوات اور عوامی حقِ خود ارادیت کے اصولوں پر رکھی گئی تھی ۔تاریخی اور نظریاتی اعتبار سے ان نظریات کے لئے روس کا وعدہ حتمی اور واضح ہے ۔روس بذاتِ خود جبر و استبداد کی قوتوں کے خلاف جدوجہد کر چکا ہے ۔روسی عوام نے سامراجیت اور استحصال کے خلاف دلیرانہ اور مسلسل جدوجہد کی ہے اور انسانی غلامی کے خلاف جہاد کر کے انہوں نے تاریخ انسانی میں ایک سنہری باب کا اضافہ کیا ہے ۔اگر روس کی کوششوں سے کشمیری عوام اپنا جائز حق حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ اس کے لئے ایک شایان شان خراجِ تحسین ہوگا ۔چنانچہ جب تاشقند کانفرنس میں انہوں نے

اس بات پر رضامندی کا اظہار کیا کہ مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنا ضروری ہے تو ان کے ذہن میں اپنی عظیم تاریخی روایات کی یاد موجود تھی۔

پاکستان بذاتِ خود حق خود ارادیت کے نتیجہ میں معرض وجود میں آیا تھا۔ اور وہ دن دور نہیں جب جموں وکشمیر کے عوام کو بھی اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق مل جائے گا۔ جموں وکشمیر میں جو جدوجہد جاری ہے وہ غیر ملکی حکومت کے ظلم وستم اور آزادی وخود ارادیت کے درمیان ہے۔ پاکستان کسی کے علاقہ پر حق جتانا نہیں چاہتا بلکہ صرف یہ چاہتا ہے کہ کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے۔

اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ ۱۵ میں بھی ہر قوم کو اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ہم نے اعلانِ تاشقند کے ذریعہ اس منشور کے تحت اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے کا دوبارہ وعدہ کیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم تاشقند میں مسئلہ کا فوری حل تلاش نہ کر سکے۔ ہم کو اس مسئلہ کے حل کا مطالبہ کرنے سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اعلان بذات خود منزل نہیں ہے اور نہ ہی بھارت سے ہمارے تعلقات میں تبدیلی کا ضامن بن سکتا ہے۔ کیونکہ مسئلہ کشمیر کے دائمی اور پُرامن حل کی ضرورت کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے شہداء نے خریدشدہ امن کے لئے نہیں بلکہ باعزت وباانصاف امن کے لئے اپنا خون بہایا تھا۔ ان کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔ ہم خود کو اس کا اہل ثابت کر کے رہیں گے۔

اٹھارہ سال سے مسئلہ کشمیر تعطل اور التواء کا شکار رہا ہے۔ حتیٰ کہ چند سال قبل اس کو اقوام متحدہ کے سردخانہ کے سپرد کر دیا گیا۔ مگر اب یہ ایک مردہ مسئلہ نہیں ہے۔ یہ مسئلہ نہ صرف دوبارہ زندہ ہو گیا ہے۔ بلکہ جموں وکشمیر کے عوام بھی جاگ اٹھے ہیں اور تمام دنیا ان کو حق خود ارادیت دینے کی ضرورت جان چکی ہے۔ بڑی طاقتیں اس مسئلہ کی دُوررس پیچیدگیوں کو تسلیم کر چکی ہیں۔ پاکستانی عوام کی جدوجہد کے لئے اس سے بڑھ کر خراج تحسین اور کیا ہو سکتا ہے کہ مغرب کے ساحل سے لے کر جنوب مشرقی ایشیا کے سمندروں تک ملت نے اس قدر استحکام کا مظاہرہ کیا ہے۔ عربوں، ایرانیوں، ترکوں اور انڈونیشی عوام نے پاکستان کے جائز موقف کی کھل کر حمایت کی ہے۔ افریشیائی اور لاطینی امریکہ کے ملکوں نے بھی ہماری حمایت کی اور کہا کہ مسئلہ کشمیر کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ بنیادی حقیقت یہی ہے اور اس پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔"

صدر ایوب، مسٹر بھٹو اور دوسرے لوگوں کے بیانات محض اس لئے تفصیل کے ساتھ دیئے گئے ہیں تاکہ علم ہو سکے کہ پاکستان کس منزل سے چل کر کہاں پہنچا ہے۔ اعلان تاشقند کے کیا فائدے اور کیا نقصانات ہیں؟

ان کا صحیح تعین مستقبل ہی کرے گا۔ اگر بھارت نے اپنے بین الاقوامی وعدوں کو نبھایا اور اعلانِ تاشقند کا عملی احترام کیا تو اس کے نتائج یقیناً نہایت حوصلہ افزا نکلیں گے اور اگر بھارت نے حسبِ معمول اپنی سابقہ روش ہی اختیار کئے رکھی تو پھر مستقبل ہی بتائے گا کہ اس روش کے کیا نتائج نکلیں گے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ پاکستانی قوم نے سترہ روزہ جنگ میں جس یگانگت و یک جہتی اور زندگی کے ہر شعبہ میں عظیم قربانیاں پیش کیں۔ ان سے مستقبل کی تاریخ کا تعین کرنا مشکل نہیں۔ امن داشتی کی دلدادہ یہ قوم پھر بھی سرفروشانہ زندگی کا مظاہرہ کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔



شہیدوں کا البم مرتبہ - ابن راعی

پاکستان و بھارت کی پہلی جنگ میں بھارت کے ناگہانی حملے اور اخلاقی وبین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کے باوجود پاکستان کی بہادر فوجوں نے جس طرح قرون اولا کے مسلمانوں کی سی شجاعت کا مظاہرہ کیا اور محیرالعقول واقعات سے تاریخ عالم میں ایک مقام پیدا کیا وہ آئندہ نسلوں کیلئے مشعل راہ کا کام دیں گے - اس جنگ میں جن جن شجاع دلیروں اور شاہین صفت ہوا بازوں نے جام شہادت نوش کیا ہے - یہ البم ان کے مفصل واقعات شہادت اور مستند سوانح پر مشتمل ہے۔

غازیوں کا البم مرتبہ ابن راعی

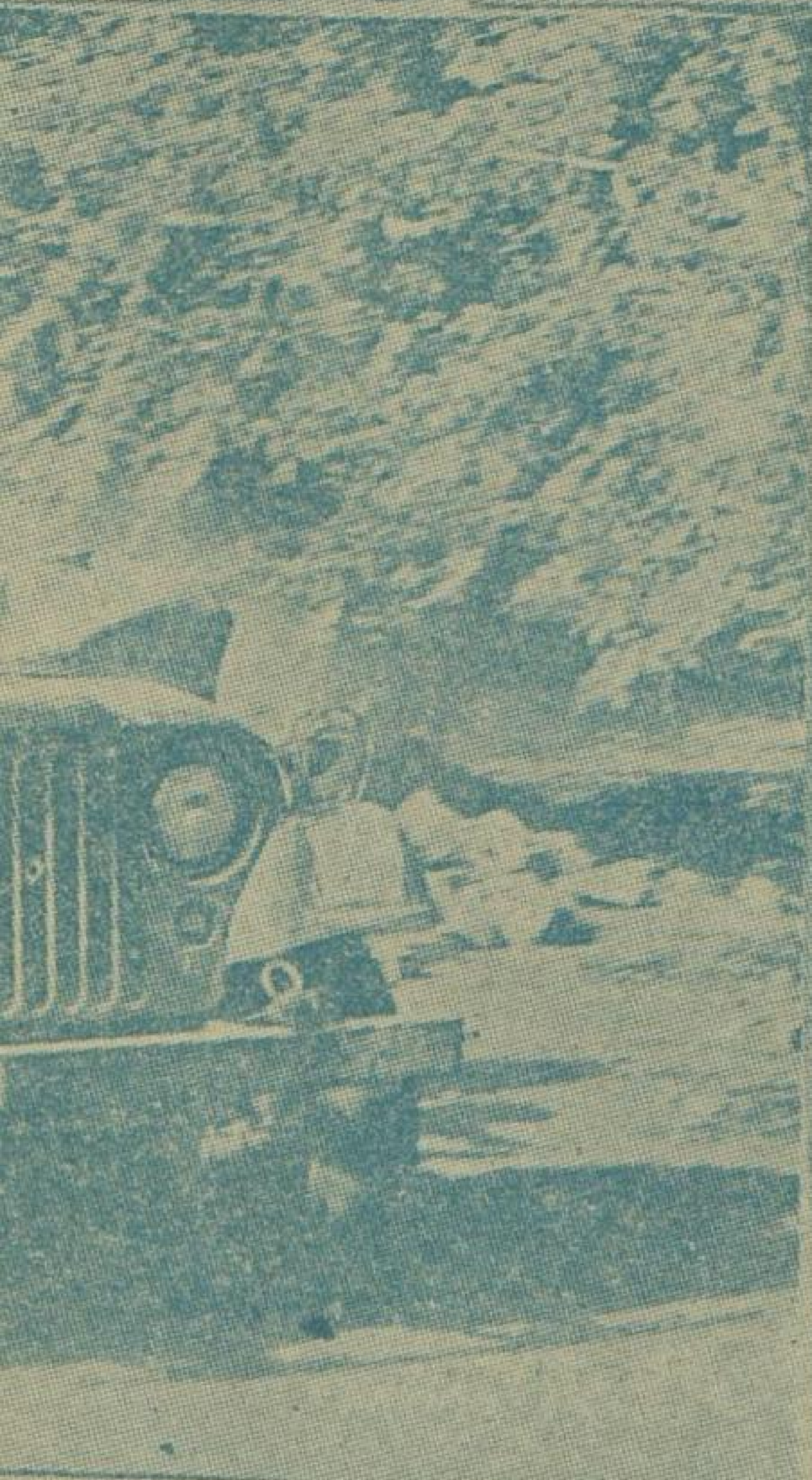
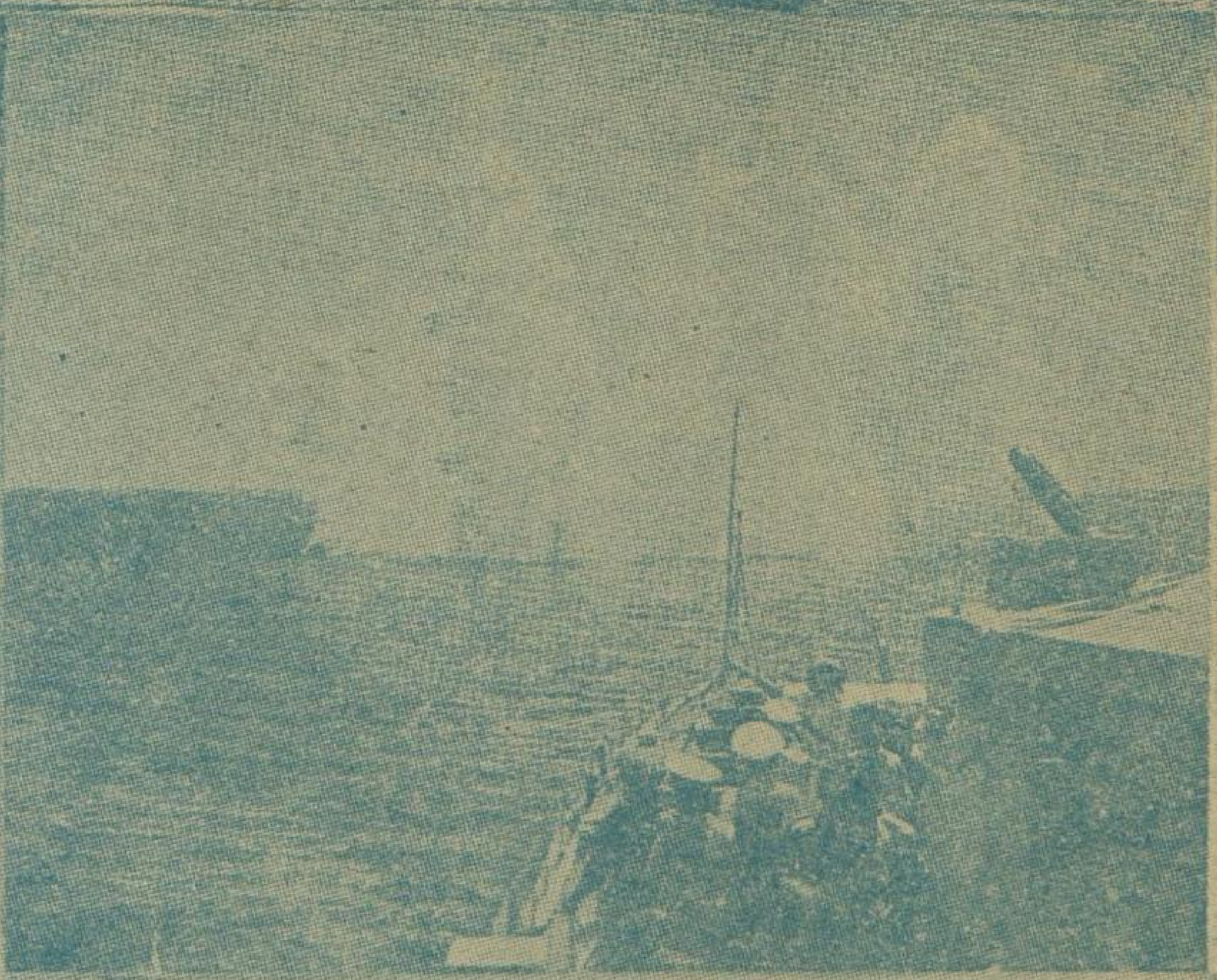
سترہ روز کی مختصر جنگ میں جن ہزاروں دلاووں نے لاجواب کارھائے نمایاں سرانجام دئے ان سبھی کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں - پھر بھی اس کتاب میں زیادہ سے زیادہ غازیان پاکستان کی سوانح یکجا کی جارہی ہیں۔ خصوصاً جنہیں پروردگار نے ملک کی مزید خدمت کیلئے آگ و خون کے اس طوفان میں بھی زندہ و سلامت رکھا۔

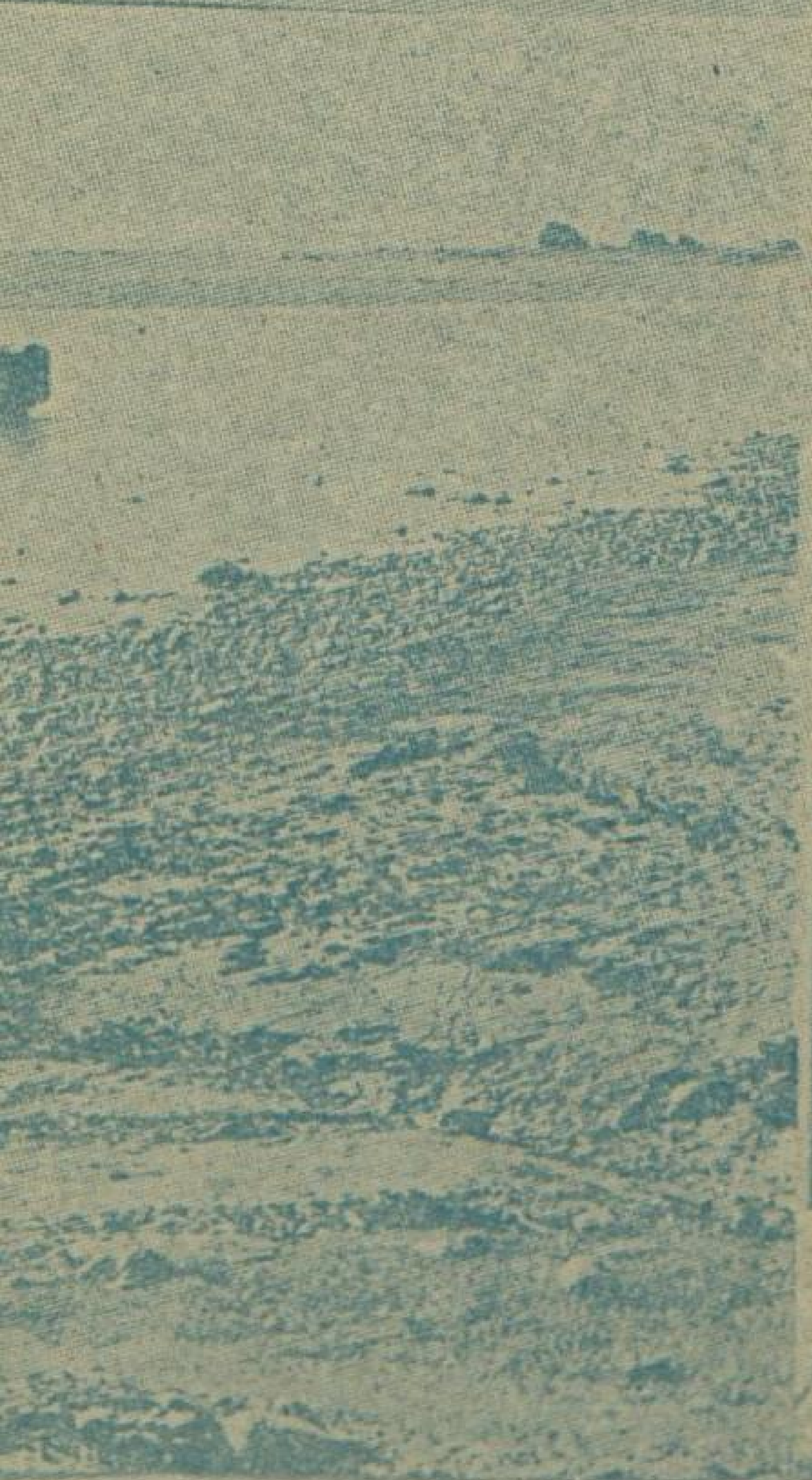
سوانح اور واقعات کی صحت کیلئے یہ ضروری ہے کہ شہداء کے لواحیقین اور غازی و مجاھد خود یا ان کے متعلقین مفصل سوانح، واقعات شہادت وکارھائے نمایاں تفصیل اور موزوں تصاویر مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از جلد اسال فرمائیں - یہ البم بڑے سائز پر رنگین آفسٹ پر چھپیں گے۔

بساط ادب ۔چوک انارکلی - لاہور ۲

PUNJAB COTTON MILLS LTD.
Managing Director.








ہماری نئی مطبوعات

بساط ادب، چوک انارکلی، لاہور-۲

سرورق رپن پریس لمیٹڈ، لاہور میں چھپا




نائیک تاج الاسلام


فلائٹ لفٹیننٹ یونس حسن

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون ۝


نائیک منیر الحق


کیپٹن صغیر حسین

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں ان کی نسبت یوں بھی مت کہو کہ وہ (معمولی مردوں کی طرح) مردہ ہیں، وہ تو ایک ممتاز حیات کے ساتھ زندہ ہیں لیکن تم ان حواس سے اس حیات کا ادراک نہیں کر سکتے


کیپٹن عبدالعزیز داؤد زئی


میجر مسعود اختر

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیه حقا فی التورىة والانجیل والقرآن ومن اوفى بعهده من اللہ فاستبشروا ببیعكم الذی بایعتم به وذلك هو الفوز العظیم ۝


سیف اللہ خان لودھی


بریگیڈیئر احسن رشید شامی


لفٹیننٹ محمد صابر بیگ


کیپٹن ظفر اقبال

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے اُن کے نفس اور اُن کے مال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں چنانچہ مارتے ہیں اور مرتے ہیں ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے چکا لیا ہے، یہی سب سے بڑی ... ہے۔" (توبہ ۱۱۰، پ ۱۱، ع ۱۳)


لفٹیننٹ عابد مجید


...ندیم




میجر محمد سرور


میجر ضیاء الدین عباسی

